

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2004

عمرات 8، مسجد المبارک 9، صفحہ 12، مکمل 13، پدم 14، جنوری 2004
(یوم الخمس 15، یوم الجم 16، یوم الاربعین 19، یوم الثلث 20، یوم الاربعاء 21، ذی القعدہ 1424ھ)



چودھویں اسمبلی : تیراھواں اجلاس

جلد 13: شماره جات 1 تا 7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیراھواں اجلاس

بمعمرات '8- جنوری 2004

جلد 13، شماره 7

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
809 -----		1- ایجنڈا
811 -----		2- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
812 -----		3- کورم کا سوال
		سوالات
		(حکمرات امور پرورش حیوانات و ذیری ڈیٹمنٹ اور بہبود آبادی)
815 -----		4- نفلان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
847 -----		5- نفلان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوں کی میز پر رکے گئے)
858 -----		6- غیر نفلان زدہ سوال اور اُس کا جواب
		تصاریک التوائے کار
		7- کروڑوں روپوں کے فراڈ میں ملوث ملام فتح محمد
860 -----		ہنواری کی گرفتاری (--- بحث جاری)
		8- محکمہ بہبود آبادی کی جانب سے احکام ہداوندی
868 -----		کی نافرمانی (--- بحث جاری)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لے گئے)

- 872 ----- 9- مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سرگودھا صدرہ 2003
- 10- مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ
ٹیکنالوجی فیکلٹی صدرہ 2003
- 892 ----- 11- مسودہ قانون (ترمیم) قلم جٹ یونیورسٹی برائے خواتین
راولپنڈی صدرہ 2003
- 897 -----
- رپورٹ
- 12- پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن بل پر مجلس قائد برائے تعلیم
کی رپورٹ کا پیش کیا جانا
- 904 -----

جمعیۃ المبارک، 9- جنوری 2004

جلد 13، شماره 8

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
905 -----	ایجنڈا	13-
907 -----	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	14-
	تعزیت	
908 -----	تقل کینال میں بس گرنے سے ہلاک ہونے والے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت	15-
	پوائنٹ آف آرڈر	
909 -----	تقل کینال میں بس گرنے سے ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے لئے ملی امداد	16-
912 -----	اجلاس میں شامل نہ ہونے پر حکومتی ارکان کو "شوکار نوٹس"	17-

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	سوالات (محکمہ تعلیم)	
918	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	18-
944	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	19-
	رپورٹیں (توسیع)	
	مجلس کانہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے	20-
979	کی میلا میں توسیع	
	پواننٹ آف آرڈر	
983	ناڈن سپیکر B-1 میں اہم و صناک واقعہ	21-
	تجاریک التوانے کار	
985	وعدت کالونی ہسپتال کی اہتر مات	22-
987	زیلک سیکرزمیں ختمی سسٹم کی روایت	23-
	پاکتین کے نوائی قصبہ میں بس سینڈ کے مصلطے	24-
988	پر فوری ایگن نہ لینے پر صورتحال میں کشیدگی	
991	بہاولنگر کے قصبہ ڈونگہ بونگہ میں امن عامہ کا مسئلہ	25-
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر فور لایا گیا)	
996	مسودہ قانون 'دی یونیورسٹی آف گجرات صدرہ 2003	26-
	پیر '12- جنوری 2004	
	جلد 13، شمارہ 9	
صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
999		27- ایجنڈا
1001		28- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	پوائنٹ آف آرڈر	
1002	صدر مملکت پر اعتماد کے ووٹ کے بارے میں اعداد خیال	29
	تعزیت	
1011	مرومیں کے لئے دمانے مغزت	30
	سوالات (محکمات قانون و پارلیمانی امور اور اطلاعات)	
1011	نظان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	31
1039	نظان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	32
1056	غیر نظان زدہ سوال اور اُن کا جواب	33
	توجہ دلاؤ نوٹس	
1060	غانوال میں ہاری کے قتل کی ایف۔ آئی۔ آر کی تصدیقات	34
1065	اراکین اسمبلی کی درخواست ہانے رخصت	35
	تجاریک استحقاق	
1070	ریٹوے ملازم کی مسز زرن اسمبلی کے ساتھ بدتمیزی	36
	تجاریک التوائے کار	
	چنیوٹ میں واقع شوگر ملز کی طرف سے گئے	37
1071	کی قیمت کی عدم ادائیگی	
1072	وعدت کلاونی ہسپتال کی بہتر حالت (۔۔۔ بحث جاری)	38
1074	ضلع انک میں اساتذہ کو تنخواہ کی عدم ادائیگی	39
1075	فتح جنگ ڈھیلیں روڈ کی تعمیر میں ناقص میٹریل کا استعمال	40
	بین وال ہنڈادان خان میں ویڈیو سٹروں کی آر	41
1078	میں غیر اخلاقی فلموں کی ناخش	
1081	ناؤن سپ پولیس کے ہاتھوں بے گناہ جہری کا قتل	42

صفحہ	مندرجات	نمبر
	رپورٹیں (توسیج)	
1085	مجلس قائد برائے صنعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی سیلاب میں توسیج	43-
1085	مجلس قائد برائے امور دہلی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی سیلاب میں توسیج	44-
	سرکاری کارروائی	
1086	سال 2000-2001 کے لئے مالی حسابت 'مدبندی حسابت اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	45-
1086	مسودہ قانون 'دی یونیورسٹی آف گجرات صدرہ 2003	46-
منگل '13- جنوری 2004		
جلد 13، شمارہ 10		
صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
1151	اجنڈا	47-
1153	تلاوت قرآن پاک اور ترمیم	48-
	پوائنٹ آف آرڈر	
1154	کھیلوں کے سوبان وزیر نسیم اللہ حبیبی کا اغواء	49-
	سوالات (مکرر سمت)	
1159	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	50-
13	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکے گئے)	51-
	غیر نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	52-

رپورٹ

- 53- رپورٹ بت ترمیک اتوانے کارنمبر 576 کا پیش کیا جانا
 1231 -----
- پوائنٹ آف آرڈر
 54- ریٹائر ہونے والے سیکرٹری اسپلی ڈاکٹر سید ابوالحسن نجی
 کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مشترکہ
 قرارداد پر اتفاق
 1233 -----
- تجاریک اتوانے کار
 55- زرعی ادویات کی قیمت
 قرار دادیں (ملاحد سے متعلق)
 56- ڈاکٹر سید ابوالحسن نجی کی خدمات کو خراج تحسین
 پیش کرنے کے لئے قرارداد کا پیش کیا جانا
 1251 -----
- Arid گرین ہیرل یونیورسٹی راولپنڈی
 57- کے نام کی تبدیلی (--- کٹ جاری)
 1254 -----
- 58- نئے نوٹوں کے ہار بنانے اور پہنانے پر پابندی
 1258 -----
- 59- زکوٰۃ فڈ سے ہمیز دیے وقت پیشگی نکاح نامے کی طبی کاغذ
 1268 -----
- 60- صحافتی کارڈ بنانے کے لئے میاد میں ہر ماہ کی توسیع
 1274 -----
- 61- آؤٹ آف ٹرن قرارداد پیش کرنے کے لئے
 قواعد کی مصلی کی ترمیک
 1275 -----
- 62- زرعی سٹامد کے لئے قرضوں کی فراہمی
 1276 -----

بدھ، 14۔ جنوری 2004

جلد 13، شماره 11

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
1293	-----	63۔ اجنڈا
1295	-----	64۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
		پوائنٹ آف آرڈر
1296	-----	65۔ صوبائی وزیر کھیل کی بازیابی کے لئے پیشرفت سوالات (محکمہ صحتی حکومت و دیسی ترقی)
1301	-----	66۔ نفلان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
1341	-----	67۔ نفلان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکے گئے)
1367	-----	68۔ غیر نفلان زدہ سوالات اور ان کے جوابات رپورٹیں (توسیع)
		69۔ مجلس استھاکت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
1374	-----	70۔ مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ بابت مسودہ قانون، نقرمانی مہابرات عوامی نمائند گن پنجاب صدرہ 2003 ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
1374	-----	71۔ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ بابت شادی بل 2003 کے متعلق قوانین پر عملدرآمد کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
1375	-----	تحراریک التوانے کار
		72۔ تحصیل لیاقت پور میں سکارپ VI کے سرکاری یوب و یلون کی بندش (۔۔۔ بحث جاری)
1376	-----	

- 73۔ بینوب میں واقع شوگر ملوں کی طرف سے گئے
کی قیمت کی عدم ادائیگی (۔۔۔ بحث جاری)
1377 -----
- 74۔ گوجرانوادر پولیس کا کینگ ریپ کے مرتکب ملزمان
کو گرفتار کرنے میں ہل و پھیل
1379 -----
- 75۔ ڈھکو پھٹی 'پاک تین میں بس ڈرائیور کا ملہا
پر بس بڑھانے سے بگاڑ آرٹھی
1381 -----
- تحریک استحقاق
76۔ سب انسپکٹر حافی و ع پولیس کا سید ناظم حسین شاہ رکن اسمبلی
سے توہین آمیز سلوک
1390 -----
- سرکاری کارروائی
مسودات قانون (جو زیر غور لے گئے)
1394 -----
- 77۔ مسودہ قانون 'دی یونیورسٹی آف گجرات صدرہ 2003
1400 -----
- 78۔ مسودہ قانون 'دی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن صدرہ 2003
تحریک زیر قاعدہ 150(a)
79۔ مجالس قائد میں طے کی گئی ترامیم کی لہرت اور مجالس
کو ایوان کی طرف سے ختب تصور کرنے کے لئے تحریک
1439 -----
- 80۔ زراعت پر عام بحث
1440 -----
- 81۔ ایلاس کے انتقام کا اعلامیہ
1501 -----
- 82۔ انڈیکس

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8 - جنوری 2004

1- سوالات (مکملات امور پرورش حیوانات و ذیری ڈومینٹ اور سبود آہلی)

(1) نکلن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(2) غیر نکلن زدہ سوال اور اُس کا جواب

2- سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے جائیں گے)

(1) مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سرگودھا صدرہ 2003

(2) مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا

صدرہ 2003

(3) مسودہ قانون (ترمیم) قلم جتھ یونیورسٹی برائے خواتین راولپنڈی

صدرہ 2003

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

جمعرات 8۔ جنوری 2004

(یوم الخمیس 15۔ ذی القعدہ 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس، اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساسی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری صاحبزادہ افتخار الدین نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَيْطَنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْعَلَّ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى

لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا

أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْآخِرَةَ هُمْ يُؤْمِنُونَ ۝

سورة البقرہ آیات 1 تا 4

الف لام میم ۵ یہ کتاب (کہ) کوئی فہم اس میں نہیں ہدایت ہے (اللہ سے) ڈر رکھنے والوں کے لئے ۵ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور ناز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں ۵ اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اُس پر جو آپ پر اُنارا کیا ہے اور (اُس پر) جو آپ سے قبل اُنارا کیا ہے اور

وماعلینا الالبلاغ ۵

آخرت پر بھی (وہ) پورا یقین رکھتے ہیں ۵

جناب سپیکر، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈا پر حکمہ جات امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمینٹ اور بسود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

کورم کا سوال

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ ریاض احمد پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! کل بھی یہاں سارا دن وزیر اعلیٰ صاحب کے سیکرٹری موجود رہے اور آج بھی موجود ہیں تاکہ کورم پورا رہے۔ یہاں وزیروں، مشیروں، چیئرمینوں اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی ایک فوج ہے لیکن آج پھر وہ یہاں موجود ہیں اور ان کی موجودگی کے باوجود سارے وزیروں، مشیروں، چیئرمینوں اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی موجودگی کے باوجود [*****]

اب بھی کورم پورا نہیں ہے۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں، کورم پورا نہ ہے، گنتی کرائی جائے۔

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

راجہ ریاض صاحب! آپ کہاں جا رہے ہیں، تشریف رکھیں، آپ نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔ آپ اپنی موجودگی میں گنتی کروائیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں یہاں ہی بیٹھا ہوں۔

* حکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر، کورم پورا نہ ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجانی چاہئیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجانی گئیں)

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے پر 5 منٹ کے وقفے کے بعد دوبارہ گنتی کی گئی)

تمام مسز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! مجھے اس بات پر قطعاً اعتراض نہیں ہے، میں خود 1997 سے لے کر

1999 تک اپوزیشن میں رہا ہوں اور ہم نے اپوزیشن میں بڑا active کردار ادا کیا ہے۔ یہ ایوان Rules of

Procedure کے تحت چلتا ہے اور کچھ traditions کے تحت بھی چلتا ہے، اپوزیشن کا یہ حق ہے کہ وہ

کورم point out کرے اور حکومت کا بھی یہ فرض ہے کہ کورم پورا رکھے۔ مجھے اس بات پر اعتراض نہیں

ہے کہ کورم کیوں point out ہوتا ہے لیکن روایت کو مد نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ وقفہ سوالات گورنمنٹ

بزنس نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا بزنس ہے جس پر اپوزیشن اپنا مثبت کردار ادا کرتے ہوئے، حکومتی محکموں پر

سوالات دے کر یا ضمنی سوالات کر کے کوشش کرتی ہے کہ اس محکمہ کو ناک آؤٹ کیا جائے۔ پورے وقفہ

سوالات میں اپوزیشن کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ آپ بے شک اسمبلی کے ریکارڈ کو چیک کروالیں کہ ہمیشہ

اپوزیشن کوشش کرتی ہے کہ وقفہ سوالات میں کورم point out نہ کیا جائے۔ میں on the floor of the

House یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اس ایوان کی روایت کو بہتر بنائیں، ان کو improve کریں نہ کہ اس

میں ایک غلط روایت کا اضافہ کریں۔ اگر حکومت کا کوئی بل ہے تو بے شک اس پر اپوزیشن کورم توڑے اور

کورم کی نشاندہی کرے۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں ضرور مہربانی فرمائیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں نوائی صاحب کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اور اس بات کی بنیادی spirit سے اتفاق کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ بنیادی طور پر وقفہ سوالات واقعی اپوزیشن کا ہے اور اپوزیشن وقفہ سوالات کو بھرپور طریقے سے استعمال کرتی ہے۔ پنجاب اسمبلی میں پنجاب کی تاریخ کی ایک جہازی سائز کاہینہ ہے۔ ہم صرف پنجاب کے عوام کے سامنے یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ جب تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب کاہینہ میل پر موجود ہے تو کم از کم ایم۔ پی۔ اے صاحبان نہ سہی مگر وزراء، صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی ایوان میں کتنی دلچسپی ہے۔ صرف اس چیز کو عوام کے سامنے لانے کے لئے ہم یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے ہیں۔ باقی مجھے سید اکبر خان صاحب کی بات سے مکمل اتفاق ہے کہ اپوزیشن کو وقفہ سوالات کو tool کے طور پر بھرپور طریقے سے استعمال کرنا چاہئے۔ آگے وقفہ سوالات آنے کا تو اس میں بھی ہم بات کریں گے کہ devolution کے بعد یہ جو وقفہ سوالات ایک سال چلا ہے مجھے صرف یہ بتا دیا جانے کہ اس پورے سال میں وقفہ سوالات کے نتیجے میں کسی بھی حکم کا کوئی ایک بھی مسئلہ حل ہوا ہے؟ جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! آج صبح سے خطے پوائنٹ آف آرڈر پر راجہ ریاض صاحب نے ***** الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جناب سپیکر، بریگیڈیر صاحب اس پر تو کافی بات ہو چکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! اسمبلی میں ایک بات کرنا اور بعد میں سپیکر صاحب کی طرف سے اس کو حذف کر دینا کافی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، وہ الفاظ میں نے کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔

* حکم جناب سپیکر صاحب کارروائی سے حذف کئے گئے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا یہ غلط کھربل کی وساطت سے میرے پاس ٹکٹ لینے کے لئے آئے تھے اور میں نے ان کو ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر بیگز۔ آرڈر بیگز۔ راجہ صاحب! براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ ان کو بھی سن لیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ممبر موصوف سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں اور یہ گرجوائٹ اسمبلی ہے لوگوں نے آپ کو منتخب کر کے بھیجا ہے۔ اس کام کے لئے نہیں بھیجا کہ صبح صبح سفر پہن شروع کر دیں اور ایوان کا وقت ضائع کریں۔ |*****|

سوالات (مکملات امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سولات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، شکریہ۔ بریگیڈیر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آج کے اجنڈے پر پہلا سوال جناب محمد آجاسم شریف کا ہے۔

راجہ ریاض احمد، سوال نمبر 2181۔ (مغز مہر کے ایما، پر طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)

ویٹرنری اسسٹنٹ کے سروس سٹرکچر

میں تبدیلی اور دیگر مسائل

*2181، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

* محکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 561812 کارروائی سے حذف کئے گئے۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ویزری اسسٹنٹ جس سکیل میں بھرتی ہوتا ہے اسی سکیل میں ریٹائر ہو جاتا ہے؟ اسے ویکسین جیسی اہم دوائی محفوظ کرنے کا کوئی الاؤنس بھی نہیں دیا جاتا بلکہ اپنی ذاتی گھر سے رقم خرچ کر کے ویکسین کو محفوظ رکھتے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویزری اسسٹنٹ کو جنرل کیڈر کے کسی سرٹیفکیٹ یا ڈگری کے مساوی تسلیم نہیں کیا جاتا اور نہ ہی ویزری میڈیکل سنور کھولنے کی اجازت ہے؟ اگر ایسا ہے تو حکومت انہیں ویزری میڈیکل سنور کھولنے کی اجازت دینے کو تیار ہے؟
- (ج) کیا حکومت ویزری اسسٹنٹ کے سروس سٹرکچر تبدیل کرتے ہوئے ان کو بھرتی کے وقت سکیل نمبر 9 اور ہسپتال کی طرح بعد ازاں سکیل نمبر 12 دینے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

- (الف) ویزری اسسٹنٹ سکیل نمبر 6 میں بھرتی ہوتا ہے اور مورخہ 21-10-2001 تک ویزری اسسٹنٹ کو سلیکشن گریڈ نمبر 9 میں ترقی کی سہولت میسر تھی اور ان کو اگلے سکیل میں move over بھی دیا جاتا تھا لیکن مورخہ 22-10-2001 سے موجودہ پے سکیل کے تحت حکومت نے یہ سہولت ختم کر دی ہے۔
- ویزری اسسٹنٹ کو فیلڈ میں استعمال کے لئے دی جانے والی ویکسین کو محفوظ کرنے کے لئے کوئی اضافی الاؤنس نہیں دیا جاتا کیونکہ ویزری اسسٹنٹ فیلڈ میں استعمال کے لئے ویکسین 'زدیکی شفاخانہ حیوانات سے حاصل کرتا ہے جہاں یہ محفوظ ہوتی ہے۔
- (ب) ویزری یونیورسٹی لاہور، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور محکمہ کی طرف سے جاری کردہ ایک سالہ ویزری اسسٹنٹ سرٹیفکیٹ کو جنرل کیڈر مثلاً ایف۔ اے۔ بی۔ اے کے مساوی تسلیم نہیں کیا جاتا اور نہ ہی محکمہ صحت کی طرف سے ویزری میڈیکل سنور کھولنے کی اجازت ہے۔ چونکہ میڈیکل سنور کھولنے کی اجازت دینے کا اختیار ڈرگ کنٹرول ایکٹ کے تحت محکمہ صحت کو حاصل ہے لہذا میڈیکل سنور کھولنے کا سرٹیفکیٹ محکمہ صحت ہی جاری کرتا ہے۔

(ج) مروجہ سروس رول برائے تقرری ویزری اسسٹنٹ کے مطابق مطلوبہ تعلیمی قابلیت میٹرک اور ایک ماہ ویزری اسسٹنٹ سرٹیفکیٹ ہے لہذا اس تعلیمی قابلیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو بنیادی سکیل نمبر 9 یا 12 نہیں دیا جاسکتا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے جو یہ پڑھا ہے کہ "ویزری اسسٹنٹ سکیل نمبر 6 میں بھرتی ہوتا ہے اور مورخہ 21-10-2001 تک ویزری اسسٹنٹ کو سلیکشن گریڈ نمبر 9 میں ترقی کی سوت میسر تھی اور ان کو اگلے سکیل میں move over بھی دیا جاتا تھا لیکن مورخہ 22-10-2001 سے موجودہ پے سکیل کے تحت حکومت نے یہ سوت ختم کر دی ہے۔"

جناب سپیکر! گریڈ 9 کے ملازمین غریب ہوتے ہیں اور اس ملک میں اکثریت ان لوگوں کی ہے کہ جن کا چاہا بھی نہیں جاتا۔ میرا اس حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سوت کیوں ختم کی گئی اور اگر ختم کی گئی تو موجودہ حکومت جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم غریبوں کی اور پنجاب کے 9 کروڑ عوام کی مانند گی کرتے ہیں کیا یہ سوت انہیں دینے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر لائبریریاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، شکرپور۔ جناب سپیکر! یہ پالیسی all over the Pakistan رائج ہے۔ اب اس کا time period بڑھا دیا گیا ہے۔ صرف پنجاب کے اندر نہیں بلکہ پورے

پاکستان میں یہی پالیسی نافذ ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ اس نکلے کا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ چلیں جو سوت پچھلے دور میں ختم ہوئی ہے کیا یہ غریب لوگوں کے لئے جو سکیل 1 سے 9 تک ہیں کو یہ سوت دینے کے لئے تیار ہیں اور یہ سوت کیوں ختم کی گئی؟ مجھے یہ تو جانیں کہ پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر لائبریریاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! آگے بھی ان کا اسی قسم کا سوال ہے۔ میں اس کا مکمل جواب پڑھ دیتا ہوں شاید اس میں آپ کی یہ بات آجائے گی۔
جناب سپیکر، جی دوبارہ پڑھ دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، وینرزی یونیورسٹی لاہور، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور محکمے کی طرف سے جاری کردہ ایک سلاہ وینرزی اسسٹنٹ سرٹیفکیٹ کو جنرل کیڈر مٹا ایف اے بی اے کے برابر تسلیم نہیں کیا جاتا اور نہ ہی محکمہ صحت کی طرف سے وینرزی میڈیکل سٹور کھولنے کی اجازت ہے چونکہ میڈیکل سٹور کھولنے کی اجازت دینے کا اختیار ڈرگ کنٹرول ایکٹ کے تحت محکمہ صحت کو حاصل ہے لہذا میڈیکل سٹور کھولنے کا سرٹیفکیٹ محکمہ صحت ہی جاری کرتا ہے۔ اس سروس رولز برائے ترقی و وینرزی اسسٹنٹ کے مطابق مطلوبہ تعلیمی قابلیت میٹرک، مہم ایک سلاہ وینرزی اسسٹنٹ سرٹیفکیٹ ہے لہذا اس تعلیمی قابلیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو بنیادی سکول نمبر 9 یا 12 نہیں دیا جاسکتا۔ شکریہ
جناب محمد وقاص، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، جی، جناب وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! انہوں نے یہ کہا ہے کہ ویکسین کی حفاظت کے لئے شفاخانہ حیوانات میں سہولت حاصل ہے لیکن یہ ویکسین اتنی sensitive ہوتی ہے کہ اگر اسے چند گھنٹے کے لئے بھی لے کر باہر جاتے ہیں تو اس کی حفاظت کے لئے کوئی بندوبست ہونا چاہئے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کی حفاظت کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب والا! یہ ویکسین حکومت provide کرتی ہے۔ چند ایک ویکسین کے علاوہ باقی ساری ویکسین کے لئے ان کو ایک بوتل دے دی جاتی ہے جو جا کر گادی جاتی ہے اور جہاں پر شفاخانہ حیوانات کے سنٹرز ہیں اگر وہاں بجلی ہو تو پھر وہاں فریج بھی ہوتا ہے تو وہاں رکھتے ہیں جو ایک بوتل اٹھا کر جاتے ہیں اور لگا کر آتے ہیں وہ ایک دن میں پوری ہو جاتی ہے پھر واپس آ کر دوسری لے جاتے ہیں۔ یہ چیز یونین کونسل کی سطح تک ہے۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ اگلا سوال چودھری جاوید احمد صاحب!

چودھری جاوید احمد، سوال نمبر 2369 جناب والا! میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سیکرٹری، جی! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں قائم ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں اور ڈاکٹروں کی تفصیلات

*2369، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈیولپمنٹ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے کتنی تعداد مویشیوں کی علاقہ میں ہونا ضروری ہے؟

(ب) ضلع پاکپتن میں مویشیوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان کے لئے کتنے ہسپتال و ڈسپنسریاں موجود ہیں، آئندہ مالی سال میں مزید کتنے ہسپتال و ڈسپنسریاں کھولی جارہی ہیں؟

(د) کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور دیگر عملہ ضلع پاکپتن میں موجود ہے؟

(ه) کیا یہ درست ہے کہ مویشیوں کی تعداد کے حساب سے ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور عملہ بہت کم ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع پاکپتن کے لئے عملہ کی تعداد ضرورت کے حساب سے

sanctioned ہی نہ ہے؟

(ز) اس کمی کو فوری طور کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں اور مویشیوں کے لئے نئے

ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں کھولی جارہی ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ایک ویرنری ہسپتال / ڈسپنسری بنانے کے لئے مویشیوں کی کوئی تعداد مقرر نہ ہے۔ اب ویرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ضلعی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہیں اور وہی نئے ویرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں کھولتی ہیں وہی طریقہ کار وضع کر سکتی ہیں۔

(ب) ضلع پاکپتن میں مویشیوں کی کل تعداد 14,59,761 ہے۔

(ج) ضلع پاکپتن میں ہسپتال / ڈسپنسریوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

ہسپتال	ڈسپنسریاں	اے۔ آئی سٹر	ویرنری سٹر
3	13	4	35

نیز مزید ویرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں کھولنا اب ضلعی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(د) ضلع پاکپتن میں ویرنری ڈاکٹر اور دیگر عملہ کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

ویرنری ڈاکٹر	ویرنری اسسٹنٹ اے آئی	د دیگر عملہ
9	32	19

(ه) درست ہے۔

(و) ضلع پاکپتن میں مزید عملہ کی ضرورت ہے۔

(ز) نئے ہسپتال / ڈسپنسریاں کھولنا ضلعی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری جاوید احمد، جناب والا! انھوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ویرنری ہسپتال مویشیوں کی تعداد کی بنا پر نہیں بنائے جاتے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر ویرنری ہسپتال بنانے کا کیا معیار ہے کیونکہ ہمارے ضلع میں مویشیوں کی تعداد تقریباً ساڑھے چودہ لاکھ ہے لیکن مویشیوں کے لئے صرف تین ہسپتال بنائے گئے ہیں اور انھوں نے تسلیم کیا ہے کہ ہمارے ضلع میں نہ صرف ہسپتالوں کی تعداد کم ہے بلکہ عملہ بھی بہت کم ہے۔ یہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں کہ ہمارے ضلع میں ڈاکٹروں کی تعداد بھی بڑھ جائے، ہسپتال بھی بڑھ جائیں اور دیگر عملے کی تعداد بھی پوری ہو سکے؟

جناب سپیکر، چودھری صاحب! انھوں نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ ڈسپنسریاں یا ہسپتال ضلع کے اختیار میں دے دیئے گئے ہیں۔

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! انھوں نے یہ تو فرمایا ہے کہ یہ ضلع کے دائرہ کار میں آگئی ہیں لیکن جو عملے کی sanction ہے یا جو عہد مقرر کرنا ہے یا عملے کی تعداد کو بڑھانا ہے وہ صرف یہیں سے ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! تعداد تو ضلعی حکومت ہی جاسکتی ہے کہ وہ کس strategy کے تحت مزید ڈسپنسریاں اور ہسپتال کھولے گی۔ جہاں تک عملے کی بات ہے اس سلسلے میں حکومت پنجاب کی پالیسی یہ ہے کہ ہم نے ریکرومنٹ پالیسی شروع کر دی ہے۔ انشاء اللہ تعلق جلد ہی یہ کمی دور ہو جائے گی اور عہدہ بہر جگہ پہنچ جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ 14 لاکھ 59 ہزار کے قریب مویشیوں کی تعداد ہے اور پورے ضلع میں 9 ویزرنی ڈاکٹر ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ لاہور اور اس کے علاوہ دیگر شہروں میں گوشت گرانی کی آخری حد تک پہنچ چکا ہے۔ لوگوں کو گوشت نہیں ملتا۔ اگر اتنے اہم نکلے کی یہ صورت حالی ہو کہ ساڑھے چودہ لاکھ جانوروں کے لئے 9 ویزرنی ڈاکٹر ہوں۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساڑھے چودہ لاکھ جانوروں کے لئے صرف 9 ڈاکٹر رکھے گئے ہیں۔ اگر یہ صورتحال ہو گی تو پھر گوشت کی تو مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ جانور تو ساڑھے کے ساڑھے مر جائیں گے۔ ذیادہ لاکھ جانوروں کے لئے ایک ڈاکٹر ہے۔ کیا یہ تعداد مناسب ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب والا! ایسا نہیں ہے کہ پورے پنجاب کے گوشت کے لئے صرف یہی ڈاکٹر ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی ڈاکٹر موجود ہیں۔ یہاں اتنی جلدی جانور نہیں مرتے۔

پچھلے آٹھ دس سال سے ریکرومنٹ پالیسی پر ban تھا جس کی وجہ سے کوئی ریکرومنٹ نہیں ہوئی ڈاکٹر ریٹائر ہوتے گئے اور اب ہمیں یہ problem face کرنا پڑ رہا ہے لیکن اس حکومت نے آتے ہی اس problem کو دور کرنے کے لئے فوراً ریکرومنٹ پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ جلدی اس کو solve کر لیں گے۔ شکریہ۔

جناب سیکرٹری، ان کا جواب ہے کہ ریکرومنٹ کے بعد ڈاکٹروں کی تعداد بڑھادی جائے گی۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! آپ (الف) (ب) (ج) بلکہ پورے اجزاء کو دو حصوں میں دکھیں۔ آپ سے جو figures مانگے گئے ہیں وہ آپ نے بالکل exact دے دیئے ہیں اور جہاں آپ سے یہ پوچھا گیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں مختلف حوالے سے آپ کے کیا پروگرام ہیں تو اس کا جواب آ گیا ہے کہ "یہ ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہیں۔" آپ کے جتنے بھی financial matters ہیں وہ سارے ضلعی حکومت کے اختیار میں ہیں۔ ابھی جیسے شروع میں بات ہوئی کہ ہر ٹکٹے کی یہ حالت ہے کہ وہاں صرف ایک سیکشن آفیسر کی ضرورت ہے کہ جب ہم figures مانگیں تو وہ دے دے۔ اس سوال میں وہ باتیں بڑی واضح لکھی ہیں کہ کتنے مویشی ہیں تو انہوں نے تعداد لکھ دی ہے، ڈاکٹر کتنے ہیں، انہوں نے تعداد لکھ دی ہے لیکن جہاں عوام کے مسائل کے حوالے سے پوچھا گیا ہے کہ کوئی ڈسپنسری کھولیں گے تو وہاں کہہ دیتے ہیں کہ ضلعی حکومت سے پوچھیں۔ میں شروع میں بھی کہہ رہا تھا اب اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ اس منسٹری اور باقی منسٹریوں میں بھی کوئی ایسا اختیار ہے کہ جہاں عوام کے دکھوں کا مداوا ہو سکے بلکہ یہاں تو جانوروں کی بیماریوں کے مسائل بھی ضلعی حکومت کو چلے گئے ہیں۔ پھر اتنی وزارت بنائی اور وزیر موصوف کو تکلیف دینی مناسب نہیں ہے۔ یہ تو کوئی سیکشن آفیسر بھی ہمیں figures دے سکتا ہے۔ وقفہ سوالات تو پچھلے ایک سال سے ایسے ہی چل رہا ہے۔ آپ بھی کسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، وہاں بھی ضلعی حکومت ہے۔ یہ سسٹم اس طرح سے نہیں چل سکتا کہ سوال کا جواب آ جائے کہ یہ ضلعی حکومت کے پاس ہے۔

جناب سیکرٹری، جی شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری! میں تھوڑا سا سمیع صاحب کو follow کرتا ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ

اس وقت پنجاب میں جتنے ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسریاں ہیں کیا ان پر ان کا administrative اختیار ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے under تھے ویزری ہسپتال ڈسپنسریاں ہیں یہ ضلعی گورنمنٹ کے under ہیں۔ یہ اب سے نہیں بلکہ شروع سے ایسا چلا آ رہا ہے کہ ضلعی گورنمنٹ کے پاس زیادہ اختیار ہوتا ہے چونکہ وہاں کی عوام کی اصل ضروریات ضلعی حکومت ہی پورا کر سکتی ہے۔ پہلے ڈسٹرکٹ کونسلیں تھیں یہ ان کے under ہوتا تھا اور اب ضلعی حکومتیں ہیں۔ جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیے!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! شاید وزیر موصوف کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ شروع سے ضلعی گورنمنٹ کے under تھا۔ میرے بھائی ضلعی گورنمنٹ 2001 یا 2002 میں بنی ہے۔

(قلع کلامیں)

جناب سپیکر، آرڈر بیگز۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! انھوں نے ضلعی گورنمنٹ کہا ہے۔ آپ ریکارڈ نکلوائیں۔

جناب سپیکر، آرڈر بیگز۔ آرڈر بیگز۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! غلطی ہو سکتی ہے، میں ضلع کونسل کہہ رہا تھا۔ اگر غلطی سے کہہ گیا ہوں تو معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ پہلے ان کے ڈیپارٹمنٹ کے پاس تھا۔ ماضی میں جو نئے ہسپتال بنتے تھے ان کا decision ان کا ڈیپارٹمنٹ لینا رہا ہے۔ غلط بیانی کا لفظ تو مناسب نہیں ہو گا لیکن وزیر موصوف غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں کہ یہ پہلے میونسپل ادارے سے decide کرتے تھے کہ کس ضلع میں ہسپتال بننا چاہئے۔ میں بڑا واضح طور پر یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کا حکم ماضی میں یہ کرتا رہا ہے، وزیر موصوف غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود آگوا!

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! اس سارے شور میں میرا سوال تو گول ہی ہو گیا ہے۔ میں نے ہارون عبداللہ صاحب سے بڑا simple سا سوال کیا ہے۔ یہ ماشاء اللہ نوجوان ہیں، بھونے بھائی ہیں، ان سے میں نے سوال پوچھا تھا کہ پورے پنجاب میں جتنے وینرنری ہسپتال ہیں، جتنی ڈسپنسریاں ہیں، کیا ان پر ان کا administrative اختیار ہے؟ میرا اتنا سوال تھا۔

جناب سپیکر، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! وہاں پر جو وینرنری ڈاکٹر ہیں ان کا بھی ایک پورا complete set up ہے وہ ہمارے under آتے ہیں سب کچھ ہے لیکن جس ضلع کے اندر کوئی نیا ہسپتال بنانا ہو یا اس ہسپتال میں ویکسین کے لئے کوئی پیسے دینے ہوں تو وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے under آتے ہیں۔ تمام وینرنری ڈاکٹر، تمام آئیکسیر ہمارے under ہیں، اس کا ایک پورا set up ہے، جس طرح باقی محکموں کا set up ہے اس محکمے کا بھی ویسے ہی پورا ایک set up ہے۔

جناب سپیکر، ان کا جواب یہ ہے کہ administrative powers ان کے پاس ہیں لیکن جہاں تک ہسپتال بنانے کا تعلق ہے وہ ضلعی حکومت کے پاس ہے۔ جی، بریگیڈیر جاوید اکرم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیٹھ و رانہ انتظامی ترقی، جناب والا! میں اپنے کا ضل رکن جناب سمیع اللہ خان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شاید اتفاق سے وہ ضلعی حکومت کا حصہ نہیں رہے ہیں۔ میں چونکہ اپنے ضلع میں ناظم رہا ہوں۔ وینرنری ہسپتالوں کی تمام ایڈمنسٹریشن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے، overall کٹرول محکمہ حیوانات یا وینرنری ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔ بھونے بھونے جو کام ہیں جیسے ویکسین خریدنی یا دوایاں خریدنی ہیں یا ایک علاقے میں bull خریدنے ہیں، ان کی پرورش کے لئے انتظامات کرنے ہیں تو یہ ضلعی حکومت کرتی ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب سپیکر، بریگیڈیر صاحب کس کی بات درست ہے۔ وزیر موصوف کی بات کو درست تسلیم کیا جائے یا آپ کی بات کو درست تسلیم کیا جائے؟ وہ فرما رہے ہیں کہ administrative powers پنجاب گورنمنٹ کے پاس ہیں، آپ فرما رہے ہیں کہ ضلعی کونسل کے پاس ہیں۔ جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا یہ جو سچ ہوتا ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو تختہ دار پر بھی بولا جاتا ہے۔ میں بریگزٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بالکل سچ کہا ہے۔ جو ہم کہنا چاہتے تھے، جو ہمارا تھنک نظر تھا وہ انہوں نے بیان کر دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے وزیر موصوف کی negation کی ہے، پڑ سے لکھے ہیں 'ریٹائرڈ بریگزٹر ہیں یہ پالیسی جو انہوں نے بیان کی ہے یہ سچ ہے۔ میں جب اگلے سوال پر آؤں گا تو وزیر موصوف کو پکڑوں گا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ یہ تو آج اسمبلی میں ان کے مزے سے بڑی انہونی اور سچ بات نکل گئی ہے کہ جب سے یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بنی ہے 'devolution ہو ہے' یہ سارا کچھ نچے چلا گیا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے پاس اور پنجاب گورنمنٹ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ ہم پہلے روز سے کہہ رہے ہیں اور آج بھی ہم کہہ رہے ہیں اور اس کی تصدیق اب گورنمنٹ کے بیچوں سے ہوئی ہے۔ (قطع کلامیں)

ڈاکٹر سامیہ امجد، یونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ بی بی امیں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اب اس ایوان کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ سوال کرنے والے تو برداشت کر ہی رہے تھے کہ راج بھارت صاحب ایک میوشن سنٹر کھول کر ایک یونٹ کا کردار ادا کر رہے تھے۔ یہ تو ہم ایک سال سے برداشت کر ہی رہے ہیں کہ جو نئے وزراء ہیں ان کو ایک یونٹ کے طور پر کانڈکٹ کر رہے تھے۔ اب اس ایوان کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ ایک یونٹ کونسل کا ناظم اب منسٹر کی جگہ پر جواب دینے کی کوشش کرتا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم شیم۔

جناب سپیکر، نہیں۔ اب وہ ماشاء اللہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں 'ناظم یونٹ کونسل نہیں ہیں۔ جی، محترمہ! اب آپ فرمائیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سپیکر صاحب!

بڑا مزاح ہو کہ ہم کریں محفل میں کلوہ

وہ فتوں سے کہیں چپ رہو ہدا کے لئے

بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے منہ سے مانا ہے کہ ایک سال سے وہ یہی سوال پوچھ رہے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کو یہ devolve ہو گیا، وہ devolve ہو گیا۔ آپ اس اپوزیشن کو لوکل گورنمنٹ کی اسمبلیوں میں بیج دیتے کیونکہ ان کا سینڈرز صرف یہ رہ گیا ہے کہ یہ لوکل گورنمنٹ کے سوال پوچھتے ہیں۔
جناب سپیکر، محترم! تشریف رکھیں۔ وزیر لائوسٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، شگریہ۔ جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ایوان کے floor پر کوئی غلط بات نہیں کی۔ میں نے جو بات کی ہے ٹھیک بات کی ہے اور میں تیاری کے ساتھ ہی آتا ہوں۔ آپ سوال کریں میں جواب ضرور دوں گا۔ جس حد تک ہو سکے گا میں جواب دوں گا۔ میں نے پہلے ہی ایک چیز واضح کی ہے کہ ہمارے دائرہ اختیار کے اندر administrative معاملات ہیں باقی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے۔ میں نے یہ چیز غلط بھی واضح کی ہے اور اب پھر واضح کر رہا ہوں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر، شگریہ۔ اگلا سوال رانا سرفراز احمد خان صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے؟

جناب سمیع اللہ خان، سوال نمبر 2373 (سبز نمبر کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)
جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب سمیع اللہ خان، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع قصور میں محکمہ بہبود آبادی کے فلاحی اقدامات

اور عملہ کی تفصیل

*2373، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع قصور میں محکمہ پالیٹن وینٹیر عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع بھر میں تعینات عملہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) گزشتہ 3 سال میں محکمہ ہڈانے ضلع بھر میں جو اقدامات کئے ہیں ان کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی،

(الف) فلاحی مراکز (F.W.C)

ضلع قصور میں بہبود آبادی کے 36 تلامی مراکز کام کر رہے ہیں۔ تحصیل چوہین میں 17 اور تحصیل قصور میں 19 مراکز ہیں۔ ان مراکز میں عورت اور بچوں کی صحت کے بارے میں اور غاندانی منصوبہ بندی کے متعلق مشورے اور ادویات دی جاتی ہیں۔ ہر تلامی مرکز اپنے علاقہ کے دیہات میں ماہانہ 3 تا 4 کیپ لگاتے ہیں جو لوگوں کو غاندانی منصوبہ بندی کی افلاہیت اور صحت کے متعلق سولت مہیا کرتے ہیں۔

موبائل سروس یونٹ (M.S.U)

ضلع بھر میں دو موبائل سروس یونٹ ایک تحصیل قصور اور دوسرا تحصیل چوہین میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی انچارج فیڈ ٹیکنیکل آفیسر (F.T.O) ہیں جو دور دراز دیہاتی علاقوں میں جا کر کیپ لگاتی ہیں جس میں خواتین اور بچوں کی صحت کے بارے میں اور غاندانی منصوبہ بندی کے متعلق مشورے اور ادویات دی جاتی ہیں۔

مرکز تولید صحت: R.H.S 'A' Centre

ضلعی ہیڈ کوارٹر سول ہسپتال قصور میں ایک مرکز تولیدی صحت کام کر رہا ہے۔ اس میں عورتوں کے آپریشن کی سولت مہیا ہے۔ اس میں مائع عمل ادویات بھی دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ماہانہ ایک مردانہ سرجری کیپ لگایا جاتا ہے جس میں مردوں کی نس بندی کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ آپریشن کرانے والے افراد کو ہدایات اور ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) ضلع بھر میں عمدہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

موجودہ عمدہ	منظور شدہ عمدہ	ضلعی اضلع ہیڈ کوارٹر
1	1	ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر
2	2	ڈیپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر
1	1	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر
1	1	اکاؤنٹنٹ

1	1	جرنل اسسٹنٹ
2	2	سٹیو ہائیت
-	1	اسسٹنٹ سٹاریٹ
1	1	پروسیکشنٹ
2	2	سینئر کلرک
1	1	سٹور کچر
2	2	جوئیر کلرک
3	3	ڈرائیور
1	1	ٹائپ کاسٹ
1	1	چوکیدار
1	1	فاکروب
		<u>تحصیل ہیڈ کوارٹر</u>
-	4	تحصیل آفیسر
4	4	جوئیر کلرک
4	4	ٹائپ کاسٹ
		<u>موبائل سروس یونٹ</u>
2	2	فیلڈ ٹیکنیکل آفیسر (F.T.O)
2	2	ڈرائیور
2	2	دانی
		<u>فلاحی مراکز (F.W.C)</u>
34	36	ٹیلی ویٹنیر اور کراؤنٹر
35	36	ٹیلی ویٹنیر اسسٹنٹ (مرد)
34	36	ٹیلی ویٹنیر اسسٹنٹ (عورت)

32	36	آیا
34	36	چوکیدار
<u>دیہی ورکر بیہود آبادی (V.B.F.P.W)</u>		
7	18	سیروائزر
3	3	نزیب
2	3	جوئیر کرک
4	9	ڈرائیور
<u>مرکز تولیدی صحت (R.H.S.A Centre)</u>		
-	1	میڈیکل آفیسر (خاتون)
-	1	تھیریپسٹ
-	1	اکاؤنٹس اسسٹنٹ
1	1	فیلڈ اینڈ میڈیٹر ورکر
1	1	فیلڈ اینڈ میڈیٹر کونسلر
1	1	تھیریپسٹ
1	1	فیلڈ اینڈ میڈیٹر اسسٹنٹ (عورت)
1	1	ڈرائیور
1	1	آیا
1	1	ٹاکر

(ج) خانہ انی منصوبہ بندی کے متعلق عمومی تاثر مثبت نہیں ہے مگر فیڈ بک اور ضلعی افسروں کی جدوجہد سے لوگوں میں دلچسپی پیدا ہوئی ہے جس کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ نے عوام کی سہولت کے لئے مختلف دیہاتوں اور شہری آبادی میں 36 علاقہ مراکز 2 موبائل سروس یونٹ اور ایک تولیدی صحت مرکز قائم کئے ہیں۔ لوگوں کو احساس ہونے لگا ہے کہ بچوں میں وقفہ ہونا ضروری ہے۔ اب لوگ خود علاقہ مراکز میں زنانہ اور مردانہ آپریشن کے مشورے لینے لگے ہیں اور مانع عمل ادویات استعمال کرتے ہیں۔

سال	کارکردگی (مانع عمل ادویات استعمال کرنے والے)
1- 2000-01	40,581
2- 2001-02	36,312
3- 2002-03	33,516

(جولائی 02 تا مئی 03)

"مانع عمل ادویات کی سالانہ کارکردگی" گزشتہ تین سال کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، ضمنی سوال۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میرے خیال میں آج کے دن کا یہ سب سے خوب صورت جواب ہے اس میں جز (الف) میں مرکز تویید صحت کے عنوان سے ہے۔ اس کو میں پڑھ دیتا ہوں۔

"ضلعی ہیڈ کوارٹر سول ہسپتال قصور میں ایک مرکز توییدی صحت کام کر رہا ہے اس میں عورتوں کے آپریشن کی سہولت میسر ہے اس میں مانع عمل ادویات بھی دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ماہانہ ایک مردانہ سرجری کیپ نکایا جاتا ہے جس میں مردوں کی نس بندی کا آپریشن کیا جاتا ہے۔" اب اس کے جواب سے ہٹ کر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ "عمد کی تفصیل۔ اس میں تین کام بنائے گئے ہیں۔ ایک میں ہے منظور شدہ عمد اور ایک میں ہے موجودہ عمد۔" یہ آپ اس کو دلچسپی سے دیکھیں۔ مجھے آپ کی بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، RUHS "A" centre کے function بنانے ہیں۔ اس حوالے سے جو موجودہ عمد ہے اس میں میڈیکل آفیسر کوئی نہیں ہے۔ تھینرز کوئی نہیں ہے۔ اب میرے ضمنی سوال کا جواب پتا نہیں پارلیمانی سیکرٹری نے دیا ہے یا وزیر موصوف موجود ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صاحب جواب دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان، یہ جو عورتوں کے آپریشن ہیں اور مردوں کی نس بندی کا آپریشن ہے، عورتوں کے حوالے سے آیا جی وہاں پر موجود ہیں جو کہ ریکارڈ پر ہے۔ مردوں کے حوالے سے مجھے لگتا ہے کہ ڈرائیور بھی موجود ہے اور خاکروب بھی ہے۔ یہ مجھے بتادیں کہ یہ جو اس مرکز تولید صحت میں دونوں کام ہیں کیونکہ competent بندہ تو وہاں موجود نہیں ہے۔ جناب سٹیپلر میرا آپ کی وساطت سے سوال ہے کہ وہاں کا کام خاکروب آیا اور ڈرائیور سے کیسے چل رہا ہے؟

جناب سٹیپلر، شکریہ۔ لودھی صاحب اس کا جواب دیں گی۔

وزیر، بہود آبادی، میں معزز رکن سے گزارش کروں گی کہ آپ اپنا سوال دہرائیں۔ 36 جگہ سے آپ نے سوال اٹھایا ہے، آپ کا جو سوال ہے وہ آپ دہرائیں کہ آپ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں to the point سوال کریں؟ (قطع کلامیں)

جناب سٹیپلر، جی، سوال دوبارہ کر دیں۔

وزیر، بہود آبادی، یہ بڑا اہم مسئلہ ہے، کوئی مذاق کی بات نہیں ہے۔ آپ اپنا سوال دہرائیں۔

جناب سٹیپلر، جی، آپ repeat کر دیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سٹیپلر! ایک تو واقعی یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ میرا سوال سمجھ گئے ہیں تو آپ سے خصوصی گزارش ہے کہ آپ ہی دہرائیں۔ چونکہ میں نہیں چاہتا کہ میں پھر سے وہ سارا کچھ دہرائوں۔

جناب سٹیپلر، آپ ہی دہرائیں۔ (قطع کلامیں) آرڈر پلزز۔ آرڈر پلزز۔

وزیر، بہود آبادی، پلزز! آپ to the point بات کریں۔

جناب سٹیپلر، آپ پہلے ایک ضمنی سوال کر لیں اس کا جواب آجانے کا تو پھر دوسرا کر لینا۔ آپ نے دو ضمنی سوال اٹھے کر دیئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سٹیپلر! نہیں، میرا ایک ہی سوال ہے کہ انہوں نے جو کام جتانے ہیں کہ وہ R.H.S.A centre میں کئے جاتے ہیں۔ میں اب جب اس کے آگے عملہ دیکھتا ہوں تو ان کے جواب کے مطابق وہاں کام کرنے والا عملہ موجود نہیں ہے۔

وزیر بہبود آبادی، ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں تولیدی صحت کا ایک مرکز کام کر رہا ہے اس میں عورتوں کے آپریشن کی سہولت میسر ہے۔ اس میں مانع حمل ادویات بھی دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ماہانہ ایک سرجری کیپ لگایا جاتا ہے جس میں مردوں کی نس بندی کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ آپریشن کرانے والے افراد کو ہدایات اور ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! ان کا سوال یہ ہے کہ آپ نے جو کام بنایا ہے کہ کلاس ہسپتال میں کیا جاتا ہے۔ آپ نے ہاؤس کے اندر عملے کی جو لسٹ فراہم کی ہے اس میں وہ کام کرنے والے لوگوں کے نام نہیں ہیں۔ معزز ممبر یہ پوچھ رہے ہیں کہ وہ کام کون لوگ کرتے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی، جناب والا! اس میں سارا لکھا ہوا ہے۔ وہاں پر اس کام کو فیملی اسسٹنٹ کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، لسٹ میں اس کا نام ہے؟

وزیر بہبود آبادی، جی اس کا نام لسٹ میں ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! ہم مسلمان مکران ہر وہ کام کرنے میں خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں جس سے اللہ اور اس کے رسول نے منع فرمایا ہے۔ ہم اللہ کا کلام پڑھنا پسند نہیں کرتے مگر دنیاوی آکاؤں کا حکم ہر وقت ماننے کو تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بے شمار نعمتوں اور وسائل سے نوازا اور انہیں ذہن بھی دیا ہے۔ میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ غاندانی منصوبہ بندی کے لئے ہم بڑے شیر ہفتے ہیں۔ ہمیں بے شمار منصوبہ بندی کی ضرورت ہے جس پر ہم نے بات کرنی ہے۔ انہیں مانع حمل کی وساحت کرنی چاہئے۔ اس پاک صاف معاشرے کا بیڑا غرق کرنے والے لوگوں کو منظر عام پر لایا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! وہاں یہ کام کرنے والے کون ہیں؟ آپ ہی مجھے بتادیں؟

جناب سپیکر، انہوں نے اسسٹنٹ بتائے ہیں۔ (شور و غل)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، منسٹر لاء پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور اپنے اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ اگر کسی نے موبائل فون سنا ہے تو وہ لابی میں تشریف لے جائے۔ آرڈر پیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ بڑی simple سی بات ہے کہ جس وقت سوال پوچھا گیا ہے اس وقت وہاں پر یہ عملہ تعینات نہیں تھا اور یہ بڑی logical سی بات ہے کہ اگر کسی ہسپتال میں آپریشن کی سہولت موجود ہے تو آپریشن سرجن نے کرنا ہوتا ہے اگر سرجن نہیں ہے تو آپریشن نہیں ہوگا اس لئے اگر وہاں پر ڈاکٹر یا میڈیکل آفیسر موجود نہیں ہیں تو یہ کام نہیں ہو رہا اگر وہ وہاں پر ہوں گے تو وہ کریں گے لیکن اس پر یہ کسنا کہ اگر وہ نہیں ہیں تو ڈرائیور یہ کام کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال کرنا ہی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر، جی شکر ہے۔ جی راج ریاض احمد صاحب!

راج ریاض احمد، جناب سپیکر! راج بشارت صاحب نے کہا ہے کہ اس جگہ پر یہ کام نہیں ہو رہا۔ میں ایشیائی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ابھی وزیر صاحب نے یہ کہا تھا اور آپ نے بھی اس کی تائید کی تھی کہ وہاں پر یہ کام فلی ویلفیئر اسسٹنٹ جو ایک عورت ہے وہ کر رہی ہے اور راج بشارت صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر یہ کام نہیں ہو رہا اس بارے میں ذرا وضاحت فرمادیں؟

جناب سپیکر، نہیں راج صاحب نے تو یہ فرمایا ہے کہ اگر ادھر کوئی متعلقہ آدمی ہوگا تو کام ہوگا۔ اگر نہیں ہے تو understood بات ہے کہ پھر وہ کام تو نہیں ہو سکتا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے جس عملے کا ذکر کیا ہے کہ وہ یہ کام کر رہے ہیں تو کیا ان کے پاس یہ skill ہے کہ وہ یہ کام کر سکیں؟

رانا سر فراز احمد خان، جناب سپیکر! محترمہ سے میرا ضمنی سوال ہے کہ بلانڈ کتھی عورتوں اور مردوں کی سرجری کی جاتی ہے ان کی تفصیل بتائیں؟

جناب سپیکر، منسٹر پولیشن ویلفیئر!

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! یہ fresh question ہے پہلے سے انہوں نے یہ سوال نہیں کیا ہوا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ اس کے لئے Fresh question کر دیں۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! پہلے جو لوگ نس بندی کر داتے تھے انہیں پیسے دیئے جاتے تھے۔ کیا

آج کل بھی نس بندی کروانے والے مردوں کو پیسے دیئے جاتے ہیں؟ (قتضے)

جناب سپیکر، اگلا سوال رانا سر فراز احمد خان صاحب کا ہے۔

رانا سر فراز احمد خان، سوال نمبر 2375۔

پولٹری کی ریسرچ کے ادارہ جات ماہرین

اور ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل

*2375، رانا سر فراز احمد خان، کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ ہڈانے پولٹری ریسرچ اترتی کے لئے کتنے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔ ان ادارہ جات میں کتنے ماہرین اڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(ب) ان اداروں نے کیا کیا ترقیاتی پروگرام شروع کئے ہیں جن سے صوبہ کے پولٹری فارموں کی مشکلات کم ہوئی ہوں؟

(ج) صوبہ میں حکومت کے زیر انتظام کتنے پولٹری فارم ہیں، ان پر تعینات عملہ کی تفصیل اور گزشتہ 3 سالوں میں کیا آمدن ہوئی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے پولٹری ریسرچ اور ترقی کے لئے 18 ادارے قائم کئے ہیں اور ان ادارہ جات میں 38 ماہرین اڈاکٹر کام کر رہے ہیں جن کی تعلیمی

ثقافت کی تفصیل یہ ہے کہ 9-ڈی۔وی۔ایم۔2۔بی۔ایس۔سی (آنرز) اینیل ہسبندری،
1۔بی۔ایس۔س اینڈ بی۔وی۔ایس۔سی، 22۔ایم۔ایس۔سی (آنرز) 3۔ایم۔فل اور ایک پی۔ایچ۔ڈی
ہے۔

(ب) پولٹری ریسرچ اور ترقی کے لئے قائم کردہ ادارہ جات نے مندرجہ ذیل ترقیاتی پروگرام شروع
کئے ہیں جس سے صوبہ کے پولٹری فارموں کی مشکلات کم ہوئی ہیں۔

1۔ سلیکشن اینڈ بریڈنگ آف اینڈیجینس پولٹری بریڈان پنجاب

2۔ اسٹیبلشمنٹ آف ڈیری ڈائینامک لیبارٹری پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی

(ج) صوبہ میں حکومت کے زیر انتظام 10 گورنمنٹ پولٹری فارمز ہیں جو کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں
کام کر رہے ہیں۔ ان پولٹری فارمز میں 14 ڈاکٹرز، 22 ویزرنری اسسٹنٹ اور 128 دیگر عملہ تعینات
ہے۔ گزشتہ تین سال کی آمدن درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	آمدن
1-	2000-01	10.14 ملین روپے
2-	2001-02	11.13 ملین روپے
3-	2002-03 (مئی تک)	9.62 ملین روپے
	میزان	30.89 ملین روپے *

جناب سپیکر، رانا سرفراز احمد خان صاحب! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا سرفراز احمد خان، جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لہذا میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر، question dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ و قاسم صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ و قاسم، سوال نمبر 2425۔

حکومت کے زیر انتظام مویشی پال فارمز

اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*2425، سید احسان اللہ و قاسم، کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) حکومت کے زیر انتظام مویشی پال فارم کہاں کہاں واقع ہیں؟ ہر فارم میں کتنے اور کون کون سے مویشی ہیں؟ گزشتہ تین سال میں ان کی مزید ترقی اور مویشیوں کی تعداد میں اضافے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(ب) حکومت صوبہ میں کہاں کہاں نئے مویشی فارم قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس کے لئے کتنا سرمایہ مختص کیا گیا ہے؟ گزشتہ پانچ سال میں کتنے نئے فارم کس کس جگہ قائم کئے گئے ہیں؟

(ج) بیف اور مٹن پروڈکشن کے لئے کیا خصوصی اقدامات، سرکاری اور نجی شعبہ میں ترقی کے لئے اختیار کئے جا رہے ہیں؟ اور اس میں مزید بہتری کے لئے کیا منصوبے زیر تجویز ہیں جس سے گوشت کی بڑھتی ہوئی قیمت پر قابو پایا جاسکے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) حکومت کے زیر انتظام مویشی پال فارم جہاں جہاں واقع ہیں اور ہر فارم پر پختے اور کون کون سے مویشی ہیں۔ ان کی تفصیل (ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے (جو کہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے) گزشتہ تین سال میں حکومت کے زیر انتظام ان فارمز کی مزید ترقی اور مویشیوں کی تعداد میں اضافے کے لئے درج ذیل ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئی ہیں۔

نمبر شمار تفصیل سکیم

1- بریڈ امبرومنٹ بذریعہ برابٹی ٹنڈرز 102.54 ملین روپے

2- سٹریٹنگ آف لائیو سٹاک تجرباتی فارمز میں پنجاب 122.257 ملین روپے

(ب) فی الحال حکومت صوبہ میں کوئی نیا مویشی فارم قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے اور نہ ہی اس کے لئے کوئی سرمایہ مختص کیا گیا ہے۔ نیز گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا فارم قائم نہ کیا گیا ہے۔

(ج) سرکاری اور نجی شعبہ میں بیف اور مٹن پروڈکشن کی ترقی کے لئے متعدد خصوصی اقدامات کئے جا رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار تفصیل منصوبہ

لاگت

1- نجی شعبہ میں جدید افزائش حیوانات کی آگہی کے لئے منصوبہ 10 ملین روپے

- 2- لائیو سٹاک ریڈرز حضرات سے بہتر کوالٹی کے ساتھ اربیل خرید کر موزوں جگہ پر برائے افزائش نسل حیوانات رکھنا
- 3- جانوروں کو متوازن خوراک بہم پہنچانا سرکاری شعبہ میں قائم شدہ 4 فیڈ ملوں کے لئے فڈز کی فراہمی
- 4- پنجاب میں بہتر گوشت اور اون کی پیداوار کے لئے منصوبہ
- 5- صوبہ پنجاب میں گائوں کے بیف بریڈ کی افزائش بذریعہ مخلوط نسل کشی کا منصوبہ

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ بیف اور مٹن کی پیداوار کے لئے کیا خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں؟ اس کا جواب تو انہوں نے یہ دیا ہے کہ نئے مویشی فارمز تو قائم کئے گئے ہیں اور نہ اس کے لئے کوئی سرمایہ مختص کیا گیا ہے۔ یہ اقدامات جو انہوں نے کئے ہیں یہ کن مویشی فارموں میں کئے گئے ہیں؟ یہ ایک lump sum رقم مختلف مدت کے لئے بیان کر دی گئی ہے یہ اخراجات کن مویشی فارموں میں کر کے گوشت کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے ہیں؟ جناب سپیکر، ان کا سوال ہے کہ آپ نے جو رقم خرچ کی ہے وہ کہاں خرچ کی گئی ہے؟ جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، یہ پورے پنجاب میں خرچ کی گئی ہے ہمارے جو existing farms ہیں۔

جناب سپیکر، آپ ان فارموں کا بتا سکتے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، یہ نیا سوال کریں تو ہم تمام فارموں کے نام بتا دیں گے۔

جناب سپیکر، یہ پورے پنجاب کے فارموں سے متعلق ہے اس لئے آپ نیا سوال کر دیں تو تفصیل کے ساتھ جواب آجائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! یہ جو ضمیر دیا گیا ہے اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ لائیو سٹاک فارم

در کھانہ تحصیل کیر والا اور اسی طرح لائیو سٹاک فارم حمید شاہ اور لائیو سٹاک فارم شاہ جیوہ ضلع جھنگ میں کوئی بھی جانور موجود نہیں ہے تو پھر یہ لائیو سٹاک فارم کیا ہیں؟ یہاں کے جانور کہاں گئے ہیں؟ کیا شاہ جیوہ فارم کے جانور وفاقی اور صوبائی وزراء میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر، کیا ادھر لکھا ہوا ہے کہ وہاں جانور نہیں ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جی، لکھا ہوا ہے کہ ادھر کوئی جانور موجود نہیں ہے پھر یہ اس کو لائیو سٹاک فارم کس طرح کہتے ہیں۔ وہاں پر کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! ہمارے چند ایک فارموں کے اندر زمینیں کاشت کی جاتی ہیں اور چند جگہوں پر breeding کے لئے مویشی پالے جاتے ہیں۔ یہ فارم تجربات کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ان میں جانور نہیں ہیں تو پھر یہ لائیو سٹاک فارم کس طرح ہونے؟ وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، ان فارموں میں جو پڑ دار، جنھوں نے لیز پر زمینیں لی ہوئی ہیں ان کے پاس جانور ہیں اور کئی ایسے فارم ہیں، بہاں پر صرف زمینیں ہیں اور تھوڑی تعداد میں جانور ہیں کیونکہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیریز کے اندر ہمیں مختلف تجربات کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی خوراک کے لئے تجربات کرنے ہوتے ہیں، باقی چیزوں کے لئے کرنے ہوتے ہیں۔ اس کے لئے فارم چنے جاتے ہیں۔

شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ج (ب) میں کہا گیا ہے کہ "فی الحال حکومت صوبے میں کوئی نیا مویشی فارم قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے اور نہ ہی اس کے لئے کوئی سرمایہ مختص کیا گیا ہے نیز گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا فارم قائم نہیں کیا گیا۔"

آگے ج (ج) میں انھوں نے کہا ہے کہ "سرمایہ کاری اور نجی شعبے میں بیف اور ضن پروڈکشن کی

ترقی کے لئے خصوصی اقدامات کئے جا رہے ہیں اور دس ٹین، تین ٹین اور پندرہ ٹین روپے رکھے گئے ہیں۔
میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ رقم کہاں پر خرچ کی گئی ہے جبکہ پانچ سال میں کوئی نیا فارم ہی نہیں بنایا گیا تو سن اور بیف کی ترقی کس طرح ممکن ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میرے معزز رکن اسمبلی نے مجھ سے سوال پوچھا ہے تو اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ۔ ”رقم existing فارمز پر خرچ کی جا رہی ہے۔“ اس کے اندر ساتھ ساتھ لکھا ہوا ہے کہ کہاں کہاں خرچ کی جا رہی ہے؟ جیسا کہ فیڈ ٹولوں کے لئے پندرہ ٹین ہیں۔ ہمارے کارموں میں فیڈ ٹیلنگی ہوتی ہیں جو ہمیں پروڈکٹس دیتی ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! یہ جو تفصیل ہے کہ کتنے فارم ہیں اس کے ساتھ میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ میرا ضمنی سوال نہیں ہے کہ نمبر 16 پر لائیو سٹاک عباسی نصرانی آباد ضلع سرگودھا میں ہے۔ وہاں پر 953 گاٹیں اور 1333 بھیڑیں ہیں۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ مجھے ایک ماہ پہلے اس فارم کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اگر وزیر صاحب مہربانی کرتے ہوئے اس فارم کو visit کر لیں تو انہیں اندازہ ہوگا کہ ان کے محلے کی کیا کارکردگی ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، میں انشاء اللہ visit کروں گا۔

جناب سپیکر، شکر ہے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اگر مجھے نام کی غلط فہمی نہ ہو تو بہادر نگر ضلع اوکاڑہ کا لائیو سٹاک کا بڑا اہم، بڑا مشہور اور بڑا پرانا فارم تھا۔ اس کو نہ لسٹ میں شامل کیا گیا ہے اور نہ اس کی تفصیل دی گئی ہے کہ وہاں پر کتنے جانور ہیں۔ مجھے جو لسٹ فراہم کی گئی ہے کہ فارم کا نام، معدنیات و تعداد بھینس، گائے، بھیڑ اور بکری وغیرہ وغیرہ اس میں بہادر نگر فارم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کیا وہ بند کر دیا گیا ہے، اگر موجود ہے تو اس وقت اس میں جانوروں کی کیا تعداد ہے؟

جناب سپیکر، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر جیسے میں رہ گیا ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ یہ نیا سوال دے دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس میں پوری تفصیل دے دیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص۔ جناب سپیکر! انھوں نے اٹھارہ فارموں کی لسٹ دی ہے۔ اس میں بہادر نگر فارم کا نام نہیں ہے۔ اس کی صورت خان کیا ہے؟ کیا وزیر موصوف مجھے یہ بھی بتانا پسند فرمائیں گے کہ کبھی اس فارم کا انھوں نے دورہ کیا ہے؟ یہ فارم بڑا مشہور اور پنجاب کے اہم فارموں میں سے ایک ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! یہ فارم بہادر اریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے۔ وہاں پر ہمارے ویٹرنری سائنسز کے جوہلی۔ ایچ۔ ڈی ہوتے ہیں ان کے تجربات کے لئے ہم ان کو وہاں پر لے جاتے ہیں کیونکہ وہاں عملی طور پر کام کرنے کے لئے کلاسیں شروع ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ کیا وہاں پر جانور ہیں؟
وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جی ہیں۔

جناب سپیکر، لالہ شکیل الرحمن صاحب!

لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ بیف اور مٹن کی پروڈکشن کے لئے کیا خصوصی اقدامات سرکاری اور نجی شعبہ میں ترقی کے لئے اختیار کئے جا رہے ہیں اور اس میں مزید بہتری کے لئے کیا منصوبے زیر تجویز ہیں جس سے گوشت کی بڑھتی ہوئی قیمت پر قابو پایا جا سکے؟ جواب میں نہ تو مٹن کے متعلق ذکر ہے اور نہ ہی قیمت کے متعلق بتایا گیا ہے کہ کس طرح اس بڑھتی ہوئی قیمت پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق جناب وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ قیمت پر قابو کیوں نہیں پایا جا رہا؟

جناب سپیکر، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! بہادر پرائس کنٹرول سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہادر جس چیز سے تعلق ہے اس کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، ان کا پروڈکشن سے تعلق ہے۔ اس کے متعلق انھوں نے اقدامات کئے ہیں اور جواب میں بھی لکھا ہوا ہے۔ اگلا سوال چودھری بلال اصغر ورنج صاحب کا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 2-192 (سبز نمبر کے ایامہ طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں کی تعداد
'سٹاف اور دیگر تفصیل'

*2492۔ چودھری بلال اصغر، کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں کی تعداد کیا ہے؟ یہ کن کن یونین کونسلز
میں واقع ہیں۔ ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے اور کتنی ادویات ان کو دی جاتی ہیں۔ ان میں سٹاف کی
تعداد نام 'عہدہ' پتاجات اور عرصہ تعیناتی مکمل طور پر بتایا جائے نیز ان ہسپتالوں کا رقبہ کتنا ہے
اور عمارتوں کی صورتحال کیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں کی تعداد 37 ہے۔ ان کا سالانہ بجٹ
10,00,000/- روپے ہے اور 2,54,29,500/- روپے کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ نیز یہ ہسپتال /
ڈسپنسریاں جن یونین کونسلوں میں واقع ہیں اور ان میں سٹاف کی تعداد نام 'عہدہ' پتاجات
عرصہ تعیناتی رقبہ اور عمارتوں کی صورتحال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں ہے کہ ان کا سالانہ بجٹ تقریباً 75 لاکھ روپے ہے۔۔۔

جناب سپیکر، 2 کروڑ 54 لاکھ روپے ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جی۔ 2 کروڑ 54 لاکھ روپے ہیں۔ وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو محلے کی تنخواہیں
ہیں وہ اس میں کتنی ہیں؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! اس کی جتنی بھی تفصیل ہے وہ ساری
ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آپ وہاں سے پڑھ لیں۔

جناب سپیکر، کیا اس میں تنخواہوں کی تفصیل لکھی ہوئی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذییری ڈویلپمنٹ، ویسے میں بتا دیتا ہوں کہ 60 فیصد اس کے اندر صرف اور صرف ان کی تنخواہیں ہوتی ہیں۔ یعنی round about 60% ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر، 60 فیصد ہوتی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ان کی حالت دیکھیں۔ وزیر موصوف فرماتے ہیں کہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میں نے تو بڑا سیدھا سوال پوچھا تھا کہ اس میں ملازمین کی تنخواہوں کی کتنی رقم ہے؛ انہوں نے کہا کہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اب وہ مجھے percentage بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر، ٹونل ہی بتا سکتے ہیں۔ ایک ایک آئٹم کی تفصیل تو نہیں بتائی جاسکتی۔ پھر یہ fresh question ہو گا۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'شاہ صاحب!'

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! لائیو سٹاک کے متعلق جو مارکیٹنگ ہے 'چاہے وہ دودھ ہو یا گوشت ہو' اسکے متعلق لائیو سٹاک کے منسٹر کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کوئی اور وزارت یا محکمہ بنایا گیا ہے جو اس چیز کو deal کرے گا؟

جناب سپیکر، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ پلیز دوبارہ دہرا دیں۔

سید مجاہد علی شاہ، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ لائیو سٹاک کے متعلق جیسے دودھ یا گوشت کی مارکیٹنگ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا اس کے لئے کوئی اور وزارت یا محکمہ بنایا گیا ہے جو ان چیزوں کے متعلق ہمارے مسائل کو سنیں گے۔

جناب سپیکر، جی 'لاہ منسٹر صاحب بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ بات پچھلے سوال سے متعلق تھی۔ اس کے بعد آپ نے نیا سوال take up کیا، اس پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور معزز رکن پھر پچھلے سوال پر جانا چاہ رہے ہیں۔ اس طرح ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ یہ اس وقت موجود نہیں تھے یہ سوال relevant ہوتا اس وقت اگر

یہ بات کر لیتے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری میں صرف اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ یہ ہمارے concerned نہیں ہے، یہ Ministry of Industries کے concerned ہے۔ جب ان کے وقت سوالات آئیں تو اس کے اندر یہ سوال put کریں وہ اس کا جواب دیں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سیکرٹری، راجہ صاحب! کافی سوال ہو گئے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سیکرٹری، جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہسپتال ڈسپنسریوں کی تعداد 37 ہے، ان کا سالانہ بجٹ دو کروڑ 54 لاکھ ہے۔ مجھے وزیر موصوف یہ بتادیں کہ یہ رقم وہاں پر صوبائی حکومت دیتی ہے یا ضلعی حکومت دیتی ہے؟

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ منسٹر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری! یہ ضلعی گورنمنٹ دیتی ہے۔

جناب سیکرٹری، اگلا سوال چودھری بلال اصغر و ذرائع صاحب کا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 2-193۔ (سبز ممبر کے ایام طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ بہبود آبادی کا انتظامی ڈھانچہ

اور فلاحی اقدامات کی تفصیل

*2493۔ چودھری بلال اصغر، کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے

اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع میں محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے اور اب تک اس نے کیا خدمات انجام دی ہیں؟
وزیر بہبود آبادی:

(الف) اس وقت پاکستان کی آبادی چودہ کروڑ ساٹھ لاکھ ہے جو کہ سالانہ 2.1 فیصد کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ حکومت پنجاب، حکومت پاکستان کی معاونت سے آبادی میں تیز رفتار اضافے کو روکنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں بہبود آبادی پنجاب ضلع نوبہ نیک سنگھ میں علاجی مراکز (ایف ڈیوسی) موبائل سروس یونٹ (ایم۔ ایس۔ یو) اور مرکز تولیدی صحت (R.H.S.A) ستر قائم کر رکھے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فلاحی مراکز (F.W.C)

ضلع نوبہ نیک سنگھ میں بہبود آبادی کے چوبیس مراکز کام کر رہے ہیں۔ ان مراکز میں عورت اور بچوں کی صحت کے بارے میں اور خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق مشورے اور ادویات دی جاتی ہیں۔ ہر علاجی مرکز دیہاتوں میں ملہنڈ 3 تا 4 کیپ لگاتا ہے جو لوگوں کو خاندانی منصوبہ بندی کی افادیت اور صحت کے بارے میں سہولت مہیا کرتے ہیں۔

موبائل سروس یونٹ (M.S.U)

ضلع بھر میں دو موبائل سروس یونٹ ایک تحصیل گوجرہ جبکہ دوسرا تحصیل کالیہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی انچارج فیلڈ ٹیکنیکل آفیسرز (F.T.O) جو دور دراز علاقوں میں جا کر کیپ لگاتی ہیں جس میں خواتین اور بچوں کی صحت کے بارے میں خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق مشورے اور ادویات دی جاتی ہیں۔

مرکز تولیدی صحت (R.H.D.S Centre)

ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال نوبہ نیک سنگھ میں ایک تولیدی صحت مرکز کام کر رہا ہے۔ اس میں خواتین کے آپریشن کی سہولت میسر ہے۔ اس میں مانع حمل ادویات بھی دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ماہانہ ایک مردانہ سرجری کیپ لگایا جاتا ہے جس میں مردوں کی نس بندی کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ آپریشن کرانے والے افراد کو ہدایات اور مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) محکمہ کی خدمات:

ضلع بھر کے انتظامی ڈھانچے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں عمومی تاثر مثبت نہیں ہے مگر فیڈ بک اور ضلعی افسران کی جدوجہد سے لوگوں میں دلچسپی پیدا ہوئی ہے جس کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ نے عوام کی سہولت کے لئے مختلف دیہاتوں اور شہری آبادی میں چوبیس (24) علاقہ مراکز دو (2) سوبائٹ سروس یونٹ اور تولیدی صحت مرکز قائم کئے ہیں۔ لوگوں کو احساس ہونے لگا ہے کہ بچوں میں وقفہ ہونا بہت ضروری ہے۔ اب لوگ خود علاقہ مراکز میں زنانہ اور مردانہ آپریشن کے مشورے لینے لگے ہیں اور مانع حمل ادویات استعمال کرتے ہیں۔ محکمہ بہبود آبادی نوہ یک سنگھ کی محفلے تین سال کی کارکردگی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب دینے کے انہوں نے ضلع نوہ یک سنگھ میں family planning کے targets دینے تھے۔ باقی نس بندی والی بات تو ٹھیک ہے لیکن یہ ٹیکے اور کنڈوم کے معاملے میں جو ہدف دیا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔ مجال کے طور پر 2002-03 میں 45,36,26 فیصد target یہی زیادہ تھا۔ میرا مقررہ سے سوال یہ ہے کہ سالانہ کارکردگی کے سیریل نمبر 4.3 اور 5 میں ٹیکے، کنڈوم اور نسوانی گولیوں کے targets پورے کیوں نہیں کئے جاسکے؟ کیا وجہ تھی اور کیا رکاوٹیں تھیں کہ وہ targets حاصل نہیں ہو سکے؟

جناب سپیکر، وزیر بہبود آبادی!

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! چونکہ لوگوں میں awareness نہیں تھی اور ہمارے ہاں چونکہ ایجوکیشن کا فقدان ہے اور یہی وجہ ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے زیادہ سے زیادہ توجہ تعلیم پر دے رکھی ہے۔ لوگوں میں تعلیم آنے کی تو awareness آنے گی۔ awareness ہو گی تو انہیں پتا چلے گا کہ ہمارے اس میں حقوق اور فرائض کیا ہیں۔ (نعرہ ہانپتے ہوئے)

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! محترم نسیم لودھی صاحبہ سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ٹی۔وی پر غاندائی منصوبہ بندی کے اشتہارات آتے ہیں کیا اس کے سارے اخراجات حکومت پنجاب ان کا ڈیپارٹمنٹ برداشت کرتا ہے؟

جناب سپیکر، وزیر بہبود آبادی!

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! وہ وفاقی حکومت ادا کرتی ہے۔

جناب سپیکر، جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا محترم سے سوال یہ ہے کہ آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے اس طرح کی کوئی تجویز ہے کہ جن families میں اولاد نرینہ نہیں ہوتی تو بچے کی خواہش کے لئے دو چار چم، آٹھ چمیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اس چیز کو discourage کرنے کے لئے کوئی ایسا incentive ہو تاکہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ چار چار بیٹیاں عطا کرتا ہے اس پر وہ غم کر دیں اور ان کو کوئی معاوضہ دیا جائے۔ اس طرح کی کوئی سکیم حکومت پنجاب یا پاکستان میں زیر غور ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا پنجاب اسمبلی کا کوئی وفد آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر، عباسی صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا پنجاب اسمبلی کا کوئی وفد اسلامی ممالک کا دورہ کر رہا ہے تاکہ وہاں دیکھا جانے کہ ان ممالک میں آبادی کو کنٹرول کرنے کے کیا طریقہ کار ہیں اور وہ کس طرح achieve کر چکے ہیں، اس کے بارے میں کچھ محترمہ بتائیں گی؟

جناب سپیکر، عباسی صاحب! یہ بھی fresh question کر دیں اس کا جواب آجائے گا۔ جناب سمیع اللہ

خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ چونکہ اس صوبہ میں ہر مسئلے کی دو اور اکیر وزیر اعلیٰ پنجاب ہیں جیسے محترمہ نے فرمایا۔ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس معاملے میں دلچسپی لی پھر بھی وہ targets achieve نہیں ہو سکے۔ کچھ معاملات ہیں وہ میں نہیں پڑھوں گا، انہیں رٹنے دیں۔ ان معاملات میں کچھ 38 فیصد ہے، کچھ 26 فیصد ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب اس معاملے میں بھی اپنی خصوصی

شفقت فرماتے ہوئے اس target کو بڑھانے کے لئے کچھ نہ کچھ کریں۔ ایک انہوں نے contradiction کی ہے۔ جہاں جواب نہیں آتا وہاں کہہ دیتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی کاوشوں سے یہ آبادی کم ہو جانے گی یہ سارے targets پورے ہو جائیں گے۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ اب ہم تجار یک اتوائے کار take up کرتے ہیں۔ وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لودھراں میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں

منظور شدہ اور خالی اسمیوں کی تفصیل

*2663، سید محمد رفیع الدین بخاری، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لودھراں میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس جگہ کتنے عرصہ سے کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں منظور شدہ اسمیوں اور خالی اسمیوں کی تفصیل گریڈ وار اور اسمی وار فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسمیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع لودھراں میں 6 ویٹرنری ہسپتال اور 8 ویٹرنری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ضلع لودھراں

نمبر شمار	نام ہسپتال / ڈسپنسریاں	جگہ / مقام	کتنے عرصے سے کام کر رہے ہیں۔
	<u>ویٹرنری ہسپتال</u>		
1-	لودھراں	لودھراں	70 سال
2-	دھنوت	دھنوت	39 سال
3-	کھروڑ پک	کھروڑ پک	70 سال
4-	دنیا پور	دنیا پور	70 سال
5-	جھنڈیرواہ	جھنڈیرواہ	39 سال
6-	مخدوم عالی	مخدوم عالی	39 سال

ویٹرنری ڈسپنسریاں

1-	بھمب کھیار	موضع بھمب کھیار	39 سال
2-	خانواہ گھلوں	موضع خانواہ گھلوں	25 سال
3-	واہی علی ارائیں	موضع واہی علی ارائیں	10 سال
4-	نور شاہ گیلانی	موضع نور شاہ گیلانی	10 سال
5-	نوکابل واہ	موضع نوکابل واہ	10 سال
6-	376/WB	پک نمبر 376/WB	08 سال
7-	26/M	پک نمبر 26/M	10 سال
8-	بد ارائیں	موضع بد ارائیں	10 سال

(ب) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں منظور شدہ اسیوں اور خالی اسیوں کی تفصیل گریڈ وار اور اسی

وار مندرجہ ذیل ہے۔

نام اسی	گریڈ	منظور شدہ	خالی اسی
ویٹرنری آفیسر ہیلتھ	17	09	03
ویٹرنری اسسٹنٹ	06	35	03
ماہگی	01	14	03
ٹاکروب	01	12	01

(ج) حکومت پنجاب نے ان غلی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے حال ہی میں نئی ریکرومنٹ پالیسی جاری کی ہے جس کے تحت متعلقہ مجاز اتھارٹیاں ان اسامیوں کو پالیسی کے مطابق پر کرنے کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لاری ہیں۔

بہاولنگر میں ویٹرنری ہسپتالوں، دستیاب سہولیات

اور ڈیری فارمز کی تفصیلات

*2729، محترمہ شہینہ نوید، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں مویشیوں کے لئے کتنے ہسپتال ہیں اور ان میں سہولیات کی تفصیل بھی بیان کی جائے؟

(ب) ضلع بہاولنگر میں کتنے ذیری فارم کن کن مقامات پر واقع ہیں۔ ان سے حاصل ہونے والی سالانہ آمدن کتنی ہے اور وہ کن کن مدات میں خرچ کی جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت بہاولنگر میں مزید مویشی ہسپتال بنانے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع بہاولنگر میں مویشیوں کے لئے 21 ویٹرنری ہسپتال ہیں۔ جہاں مویشیوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے نیز علاقہ میں جانوروں کو مختلف بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکے بھی لگانے جاتے ہیں۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں ایک گورنمنٹ لائیو سٹاک فارم موجود ہے جو ہارون آباد میں واقع ہے۔ اس فارم کی آمدنی برائے سال 2002-03 میں -/38230000 روپے تھی جو فنانس سرکار میں جمع کرادی گئی جسے گورنمنٹ اپنے قواعد کے مطابق استعمال میں لاتی ہے۔

(ج) نئے ہسپتال کھولنا ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

ضلع ملتان میں ویٹرنری ہسپتالوں اور عملہ کی تفصیل

*2750، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر امور پرورش حیوانات اور ذیری ڈویلپمنٹ ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع ملتان میں کل کتنے ویٹرنری یونٹ / ہسپتال ہیں؟
- (ب) کیا ان میں عملہ کی تعداد پوری ہے؟
- (ج) کیا ویٹرنری یونٹ / ہسپتال آبادی کے لئے کافی ہیں یا مزید یونٹ کی ضرورت ہے؟
- (د) کیا حکومت پہلے سے موجود ویٹرنری یونٹ / ہسپتال کی حالت بہتر بنانے اور مزید یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟
- وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

- (الف) ضلع ملتان میں کل 96 ویٹرنری یونٹ / ہسپتال ہیں۔
- (ب) عملہ کی تعداد پوری نہیں ہے۔
- (ج) ویٹرنری اداروں کی ضرورت ہے۔
- (د) ویٹرنری یونٹ / ہسپتال کی حالت بہتر بنانا اور نئے ویٹرنری / ہسپتال کھولنا ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

ضلع ملتان کے ویٹرنری ہسپتالوں کے بجٹ رقبہ

اور عمارات کی تفصیل

*2751، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع ملتان میں واقع ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کے لئے مالی سال 2002-03 میں کتنا بجٹ رکھا گیا اور کتنی ادویات ان کو دی گئیں؟

(ب) ہر ویٹرنری ڈسپنسری اور ہسپتال کو دینے کے بجٹ کی تفصیل بیان کی جائے، نیز ان میں سٹاف کی تعداد، نام اور عہدہ بھی بتایا جائے اور عرصہ تعیناتی بھی نیز ان ہسپتالوں / ڈسپنسیوں کا رقبہ، کتنا ہے اور عمارتیں کس حالت میں ہیں۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع ملتان میں ہسپتالوں / ڈسپنسیوں کے لئے مالی سال 2002-03 میں 32019650 روپے کا بجٹ مختص کیا گیا اور 3278400 روپے کی ادویات دی گئیں۔

(ب) ضلع میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسیوں کے لئے اکٹھا بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔ ان میں سٹاف کی تعداد، نام، عہدہ، عرصہ تعیناتی، رقبہ اور عمارتوں کی حالت کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈیری فارمز کی

آمدن و خرچ کی تفصیلات

*2976، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مویشیوں کی دیکھ بھال اور بیماریوں کے سدباب کے لئے ہسپتال بنائے ہوئے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں مختلف جگہوں پر ڈیری فارم بنا رکھے ہیں۔ مذکورہ فارموں سے گزشتہ سال حاصل ہونے والی آمدنی کی ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اگر جزی (الف تا ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت دیہاتوں میں بیمار مویشیوں کے علاج معالجہ کا کب تک موثر انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں۔ نیز ڈیری فارموں سے حاصل ہونے والی آمدن کو کن کن مدات پر خرچ کیا جاتا ہے؟ گزشتہ سال کی ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے مویشیوں کی دیکھ بھال اور بیماریوں کے سبب کے لئے ہسپتال بنانے ہوئے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل ضمیرہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں مختلف جگہوں پر ڈیری فارم بنانے کی ہیں۔ ان فارموں سے گزشتہ سال حاصل ہونے والی آمدنی کی ضلع وار تفصیل ضمیرہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دیہاتوں میں بیمار مویشیوں کے علاج معالجہ کا انتظام ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ ڈیری فارموں سے حاصل ہونے والی آمدن کو سرکاری خزانہ میں جمع کرادیا جاتا ہے۔

لائوسناک کی جدید سہولیات سے آراستہ

ماڈل ڈسٹرکٹس کی تفصیل

*3292، سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ کے چار اضلاع کو ماڈل کرنے کا پروگرام بنایا ہے؟

(ب) ان ماڈل اضلاع کے نام جن میں لائیو سناک کی جدید سہولیات فراہم کی جائیں گی نیز ان اضلاع کا چناؤ کس طریق کار کے تحت کیا گیا تھا؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے دیگر اضلاع کو بھی لائیو سناک کی سہولیات کے لئے جدید طرز پر بنانے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ کے چار اضلاع کو ماڈل کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

(ب) ماڈل اضلاع کے نام درج ذیل ہیں۔ 1- ساہیوال، 2- اوکاڑہ، 3- جھنگ، 4- مظفر گڑھ، ان اضلاع کا چناؤ لائیو سناک کی تعداد کو مد نظر رکھ کر کیا گیا تھا۔

(ج) حکومت صوبہ کے دیگر اضلاع میں بھی مرحلہ وار یہ سہولیات مہیا کرے گی۔

پی پی۔ 4 گوجر خان۔ مویشیوں کے علاج کے لئے

دستیاب سہولیات کی تفصیل

*3341، بر گیڈیئر (ر) محمد حسن، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازرہ نوازش
بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ملحقہ پی پی۔ 4 گوجر خان میں مویشیوں کے علاج کے لئے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریز ہیں اور یہ کس
کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) کیا حکومت دوہلہ میں واقع ہسپتال کی عمارت کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) موضع جنال میں مویشیوں کے ہسپتال کی بلڈنگ موجود ہے لیکن صاف نہیں ہے۔ حکومت اس
کو کب تک چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) تحصیل گوجر خان میں مویشیوں کے علاج کے لئے 1. ویزرنی ہسپتال اور 7 ڈسپنسریز ہیں جو درج
ذیل جگہ پر واقع ہیں،

ہسپتال۔ گوجر خان، دوہلہ، مندرہ اور جنال

ڈسپنسریز۔ بیول، قاضیاں، کوئٹریڈ، دیوی، سہال، کھنگر، کرنب ایس اور نزاری

(ب) ہسپتالوں کی تعمیر و مرمت ضمنی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ تاہم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
راولپنڈی نے متعدد ویزرنی ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کی مرمت کے لئے بیس لاکھ روپے مختص کئے
ہیں۔

(ج) موضع جنال میں مویشیوں کے ہسپتال میں دو ویزرنی اسسٹنٹ اور ایک چوکیدار تعینات کر دیئے
گئے ہیں اور ہسپتال میں باقاعدہ علاج معالجہ کا کام ہو رہا ہے۔

فاضل پور کیٹل فارم راجن پور۔ زرعی اراضی کے ٹھیکہ

اور مویشی چوری کے مقدمات کی تفصیلات

*3436، میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کیٹل فارم فاضل پور ضلع راجن پور کا زرعی رقبہ ٹھیکے پر دیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران زرعی رقبہ کن کن اشخاص کو کس ریت پر ٹھیکے پر دیا گیا

(ب) متذکرہ کیٹل فارم میں اب تک کل کتنے مویشی چوری ہونے اور کتنے مقدمات کن کن لوگوں پر

درج ہونے نیز اس وقت فارم میں مویشیوں کی کل تعداد کیا ہے اور ان کی نگہداشت کے لئے

کل کتنا عہدہ تعینات ہے؟ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یہ درست ہے کہ لائیو سٹاک تجرباتی فارم فاضل پور کا 1114۔ ایکڑ 4 کنال زرعی رقبہ سال 1983-84

سے 98 پڑ داران کے پاس ہے۔ گزشتہ 5 سالوں کے دوران زرعی رقبہ کسی بھی شخص کو پڑ پر

نہیں دیا گیا ہے۔

(ب) لائیو سٹاک تجرباتی فارم فاضل پور سے اب تک نہ ہی کوئی جانور چوری ہوا ہے اور نہ ہی کسی فرد

کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے۔ اس وقت فارم پر رکھے گئے جانوروں کی تعداد 339 ہے جن کے

لئے 119 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

فاضل پور کیٹل فارم راجن پور۔ خسارے کی وجوہات

اور حکومتی اقدامات

*3437، میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ

نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کیپٹل فارم فاضل پور ضلع راجن پور کے اخراجات اس کی آمدنی سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جس کا خسارہ صوبائی حکومت کو برداشت کرنا پڑتا ہے؟

(ب) اگر جزی (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ کیپٹل فارم بند کر کے وہاں کی تمام اراضی ٹھیکے پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ حکومت پنجاب کو اضافی آمدنی حاصل ہو سکے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) درست ہے۔

(ب) کیپٹل فارم فاضل پور ضلع راجن پور جانور پال حضرات کے نئے اعلیٰ نسل کے ساہیوال جانور پیدا کر کے ملکی معیشت میں مثبت کردار ادا کر رہا ہے اس لئے حکومت اسے بند کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ویٹرنری ہسپتال حویلی گورنگا، تحصیل کبیر والا

میں ڈاکٹر کی تعیناتی

*3568، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی گورنگا (تحصیل کبیر والا) میں ویٹرنری ہسپتال موجود ہے اور اس میں صاف اور ڈاکٹر کے لئے رہائشی عمارت بھی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں ابھی تک کوئی ڈاکٹر تعینات نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے مویشی پالنے والے حضرات کو کافی مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ہسپتال میں ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش، حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں ڈاکٹر تعینات نہ ہے اور اس کی وجہ سے مویشی پالنے والے حضرات کو کافی مشکلات درپیش ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں ڈاکٹر حضرات کی ہسپتالوں میں تعیناتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن میں کارروائی زیر عمل ہے۔ امید ہے کہ جلد ویٹرنری ہسپتال حویلی گورنگا تحصیل کپروالا میں ڈاکٹر تعینات کر دیا جائے گا۔

ضلع خوشاب میں ویٹرنری ہسپتالوں، عملہ

اور سہولیات کی فراہمی

*3586، ملک محمد جاوید اقبال اعوان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع خوشاب میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال کس کس جگہ قائم ہیں۔ ان میں ڈاکٹروں اور دیگر عملہ

کی کل کتنی اسمیاں ہیں۔ کون کون سی اسمی کب سے خالی پڑی ہے؟

(ب) کس کس ویٹرنری سنٹر میں نسل کشی کی سہولت موجود ہے اور کس کس سنٹر میں یہ سہولت

میسر نہ ہے۔ نیز ان سنٹروں میں نسل کشی کرنے والا عملہ من مانی کرتے ہوئے عوام سے فیس

وصول کرتا ہے جس سے عوام سخت پریشان ہیں؟

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع خوشاب کے تمام ویٹرنری سنٹروں

میں نسل کشی کی سہولت بغیر فیس مہیا کرنے اور تمام سنٹروں میں عملہ کی خالی اسمیاں پُر

کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع خوشاب میں 16 ویٹرنری ہسپتال ہیں اور یہ مندرجہ ذیل جگہوں پر قائم ہیں۔

- 1- خوشاب، 2- گروت، 3- جوہر آباد، 4- منٹھ ٹوانہ، 5- بڈالی، 6- چک نمبر 44- ایم۔ بی۔ 7- چک نمبر 26 ایم۔ بی۔ 8- گنجپال، 9- اٹکھ، 10- پیل، 11- نوشہرہ، 12- کھوڑہ، 13- کھسکی، 14- روڈہ، 15- نور پور قتل، 16- آدمی کوٹ

ان میں ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی کل 66 اسمبلیاں ہیں۔ اسمبلیاں جب سے خالی ہیں درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام اسمبلی جب سے خالی ہے۔

1- ویٹرنری انسٹن نور پور قتل، ہڈالی اور آدمی کوٹ یکم جولائی 2003

2- ویٹرنری اسسٹنٹ اوچھاڈ اکتوبر 2003

(ب) جن ویٹرنری سنٹر میں نسل کشی کی سوت موجود ہے اور جن میں نہ ہے کی تفصیل گوشوارہ "الف" ذیل میں ہے۔ نیز ان سنٹروں میں نسل کشی کرنے والا عملہ گورنمنٹ کی مقرر کردہ فیس وصول کرتا ہے۔

(ج) ضلع خوشاب میں نسل کشی حیوانات کی سوت گورنمنٹ کے مقرر کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق مہیا کی جارہی ہے نیز عملہ کی خالی اسمبلیاں پُر کرنے کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔

گوشوارہ "الف"

نام ویٹرنری سنٹر جہاں نسل کشی کی سوت موجود ہے۔	نام ویٹرنری سنٹر جہاں نسل کشی کی سوت موجود ہے۔
1- شوار، 2- وہیر، 3- کنہ سکرال، 4- چک 56/M.B	1- خوشاب، 2- جوہر آباد، 3- نوشہرہ، 4- منٹھ ٹوانہ، 5- ہموکر، 6- روڈہ، 7- آدمی کوٹ
5- چک 14/M.B، 6- چک 50/M.B، 7- چک 35/MB	8- گنجپال، 9- جوڑا کلس، 10- نور پور قتل
8- چک 17/MB، 9- چک 41/10، 10- راجڑا، 11- سند روال، 12- جموال، 13- نیلی جڈٹس، 14- محب پور، 15- نیلی شلی، 16- خالق آباد، 17- بھار، 18- اوکھلی، 19- جہی، 20- بھوکارم، 21- دے والا، 22- بجر، 23- سج پور، 24- وزبھ، 25- محب، 26- پراڑ، 27- جہا، 28- مردوال	

- 29۔ کھڑی، 30۔ اجمالی، 31۔ اوجھلا، 32۔ ناگت والا
 33۔ بیول، 34۔ رنگپور، 35۔ بلہ، 36۔ بند، 37۔ کلو،
 38۔ کالی مار، 39۔ شاہ والا، 40۔ جمو کا، 41۔ برہان، 42۔ کاکا

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

ضلع لودھراں میں لائیو سٹاک سے متعلق لیبارٹری کا قیام

127 اسید محمد رفیع الدین بخاری، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ٹھکر لائیو سٹاک کی طرف سے جدید لیبارٹریز قائم کی جا رہی ہیں؟
 (ب) کیا لودھراں ضلع میں بھی ایسی کوئی لیبارٹری بنائی گئی ہے اگر نہیں تو کیوں؟
 (ج) کس کس ضلع میں لیبارٹریز بنائی جا رہی ہیں۔ ان کا میرٹ کیا ہے۔ کیا حکومت ضلع لودھراں میں بھی لیبارٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، وجوہات بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

- (الف) یہ درست ہے۔ نئی لیبارٹریوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔
 (ب) ضلع لودھراں میں ابھی تک کسی ایسی لیبارٹری کا قیام عمل میں نہ لایا گیا ہے۔ تاہم حکومت مستقبل قریب میں اس کے قیام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی۔
 (ج) جن اضلاع میں لیبارٹریز بنائی جا رہی ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ اس کا میرٹ صرف مختلف اضلاع میں جانوروں کی تعداد اور وسعت پر ہے۔

1۔ اوکاڑہ، 2۔ نوبہ نیک سنگھ، 3۔ شیخوپورہ، 4۔ غانیوال، 5۔ گوجرانوالہ، 6۔ حافظ آباد، 7۔ میانوالی، 8۔ یہ

9۔ مظفر گڑھ، 10۔ جھنگ

تاہم حکومت فیز نمبر 2 میں ضلع لودھراں میں لیبارٹری کے قیام کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے متعلقہ اضلاع بشمول لودھراں میں بھی ضروری کوائف جمع کئے جا رہے ہیں۔

چودھری عبدالغفور خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! آج کے "توانے وقت" میں ایک خبر شائع ہوئی ہے میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ اس خبر کی طرف دلانا چاہوں گا کہ جن بہاراں کے سلسلہ میں 23 دن کے لئے پتنگ بازی سے پابندی بنالی گئی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ آپ پچھلے سالوں کا ریکارڈ دیکھ لیں کہ پتنگ بازی کے سلسلہ میں کتنے بچے ذبح ہو گئے اور کتنے لوگوں کو پتنگ بازی کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے، کتنے لوگ اس کی وجہ سے مر گئے ہیں اور کتنے بچے ذبح ہو گئے جو کہ ماں باپ کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہے تھے اور ان کے گھر پر ذور پھر گئی اور وہ ماں باپ کے سامنے ذبح ہو گئے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ فوری طور پر یہ خبر واپس لی جائے۔ اس عوام کے ساتھ یہ بڑی زیادتی اور ظلم ہے۔ یہ عوام تو پہلے ہی بھوک اور افلاس، بے روزگاری اور منگانی سے مر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ فوری طور پر اس پابندی لگائی جائے۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات وزیر قانون صاحب نے سن لی ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوانے کار

جناب سپیکر، محترمہ! براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ تحریک التوانے کار نمبر 956 محمد اقبال چتر صاحب کی ہے۔ یہ move ہو چکی ہے۔ اس کا جواب وزیر مال نے دینا تھا۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! میرے پوائنٹ آف آرڈر پر محترم وزیر قانون نے کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر، انہوں نے کیا جواب دینا تھا۔ انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر مال!

وزیر مال، ریٹیف و اشتمال، یہ درست ہے کہ بہاولپور میں زمینوں کی غلط الاٹمنٹ کے کچھ کیس حکومت

پنجاب کے علم میں آنے تھے۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! روز کے مطابق جمعرات کو ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، آج نہ تو کوئی توجہ دلاؤ نوٹس ہے اور نہ ہی تحریک استحقاق ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں نے آج سے چار دن پہلے نوٹس سیکشن میں ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع

کروایا تھا۔ مجھے اس کی اطلاع نہیں ملی کہ وہ reject ہو گیا ہے اور نہ ہی یہاں پر پیش ہوا ہے۔

جناب سپیکر، ایک sitting میں صرف دو توجہ دلاؤ نوٹس ہی take up ہو سکتے ہیں جو باقی بچتے ہیں وہ

dispose of ہو جاتے ہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں نے دوبارہ جمع کروایا ہے۔

جناب سپیکر، کون سی تاریخ کو جمع کروایا ہے؟

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں نے سوموار کو نوٹس سیکشن میں جمع کروایا ہے۔ مجھے اس کی

rejection کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔

جناب سپیکر، وہ disallow کر دیا گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی جناب گل عمید روکھڑی صاحب!

کروڑوں روپوں کے فراڈ میں ملوث ملزم فتح محمد

پنٹواری کی گرفتاری

(...بحث جاری)

وزیر مال، ریلیف و اشتغال، یہ درست ہے کہ بہاولپور میں زمینوں کی غلط الاٹمنٹ کے کچھ کیس حکومت

پنجاب کے علم میں آنے تھے جن پر فوری انکوائری کی گئی تھی۔ اس کیس میں دیگر پرائیویٹ افراد کے

علاوہ توصیف پنٹواری ملوث تھا۔ اس کیس کی رپورٹ NAB کو بمجموادی گئی ہے جبکہ فتح محمد پنٹواری مذکورہ

کیسوں میں ٹوٹ نہیں ہے بلکہ کچھ دوسرے کیسوں میں ٹوٹ ہونے کی بناء پر اس کے خلاف انکوائری زیر عمل ہے۔

یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہٹواری کو زنا آرڈیننس کے تحت 2003-6-12 کو بہاولپور پولیس نے گرفتار کیا تھا جو کہ بعد میں ضمانت پر رہا ہو گیا D.D.O(R) بہاولپور نے اسے مطلق کر دیا تھا جس کو بعد ازاں D.D.O(R) بہاولپور نے مورخہ 7/8/2003 کو بحال کر دیا تھا۔ E.D.O(R) بہاولپور نے suo-moto ایکشن لیتے ہوئے مورخہ 22/8/2003 کو دوبارہ مطلق کر دیا اب وہ تامل مطلق ہے اور اس کے پاس کسی حلقہ کا چارج اور ریکارڈ نہ ہے۔

یہ درست ہے کہ مذکورہ ہٹواری کو ضلع میں ہٹواریوں کی کمی کی وجہ سے دیگر حلقہ جات موضع منگوانی اور ماڈل ماڈن بہاولپور کا اضافی چارج دیا گیا تھا جہاں پر اپنی تعیناتی کے دوران اس نے 585 انتقال درج کئے جن میں سے 243 انتقال منظور ہونے اور 342 انتقال زیر کارروائی ہونے کی بناء پر مبلغ 107156 روپے فی انتقال کی مد میں سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی تھی۔ بعد ازاں مزید 300 انتقال منظور ہو گئے اور یہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہو گئی جبکہ بقایا 42 انتقال زیر فیصلہ کارروائی ہیں اور ان کو مکمل کرنے کے لئے متعلقہ فریقین کو طلب کیا جا رہا ہے۔

فتح محمد ہٹواری اور اس کے والد حاجی امام بخش کی جائیداد کے متعلق تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- چک نمبر 4/BC تحصیل بہاولپور میں چھ کنال سوڑے زرعی اراضی ہے جو کہ مذکورہ ہٹواری کو والد کی طرف سے بذریعہ تعلق ملی ہے۔
- 2- مذکورہ ہٹواری کے والد حاجی امام بخش ولد حبیب اللہ کے نام موضع ماڑی قاسم شاہ تحصیل بہاولپور میں رقبہ تعدادی 115 ایکڑ 18 مرے موجود ہے۔
- 3- موضع کھڈرہ تحصیل بہاولپور میں تین ایکڑ تین کنال زرعی رقبہ بھی اس کے والد کے نام موجود ہے۔
- 4- ایک عدد سوزوکی کار رجسٹریشن نمبر LOF 6542 ماڈل 1991 مذکورہ ہٹواری کے والد کے نام رجسٹرڈ ہے جبکہ فتح محمد ہٹواری کی اپنی ملکیت کوئی گاڑی نہ ہے۔ چونکہ مذکورہ ہٹواری ابھی تک مطلق ہے اور اس کے خلاف ابھی تک انکوائری جاری ہے جس

کے مکمل ہونے پر اس کے خلاف حتمی کارروائی قواعد و ضوابط کے تحت عمل میں لائی جانے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! میرے معزز صوبائی وزیر نے جو رپورٹ پڑھی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ میں حلقہ کہتا ہوں کہ اس وقت بھی اس کے پاس کم از کم چار مواضعات ہیں کیونکہ اس نے ضلع میں کمرش میں top کیا ہے۔ اس کو انعامی طور پر چار مواضعات کا چارج دیا گیا ہے انہوں نے جو E.D.O(R) کی تاریخ بتائی ہے یہ بھی بالکل غلط ہے کیونکہ اس ہنواری کے پیچھے بہت بڑا ہاتھ ہے بہاولپور میں ایک لینڈ مافیا ہے 'لینڈ مافیا میں پورو کرپشن ہیں' فوجی [**] ہیں جنہوں نے کافی پکوک اپنے نام حاصل کرتے ہیں بلکہ انہوں نے [**] اپنے نام نمبرداری بھی لے لی ہے اور کافی [**] ہمارے بہاولپور میں نمبردار بھی ہیں۔

جناب سپیکر، [**] الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ [**] نمبرداری کی جو سزا سے بارہ ایکڑ زمین ملتی ہے وہ بھی حاصل کر لی ہے حالانکہ وہاں کے سبے زمین کاشتکار اور غریب کاشتکاروں کا حق بنتا ہے لیکن پورو کرپشن جو اس ہنواری کی support کر رہے ہیں انہوں نے غلط figures بتائے ہیں اور انہوں نے صوبائی وزیر کو دھوکا دیا ہے۔ میری استدعا یہ ہے کہ جو انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ فی الحال وہ مظل ہے وزیر صاحب ڈی۔سی۔ او بہاولپور سے ٹیلی فون کر کے معلوم کر لیں کہ کیا وہ مظل ہے یا نہیں اور اس وقت اس کے پاس کتنے مواضعات ہیں؟

جناب سپیکر، جی 'وزیر مال!

وزیر مال 'ریلیف و اشتغال، جناب سپیکر! جو رپورٹ میرے پاس موجود ہے اس کے مطابق وہ مظل ہے۔ میرے فاضل رکن یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ مظل نہیں ہے۔ اس کے متعلق میں آج ہی E.D.O(R) یا E.D.O(R) کو ٹیلی فون کر کے confirm کر لیتا ہوں اور میں ان کو اس ایوان میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر

انکوٹری ختم ہو گئی ہے اور وہ اس میں بے گناہ پایا گیا ہے اور بحال ہو گیا ہے تو پھر تو علیحدہ بات ہے اور اگر انکوٹری ختم نہیں ہوئی اور وہ مظل ہوتے ہوئے بھی مظل نہیں ہے اور بحال کر دیا گیا اور کچھ مواضعات دے دینے گئے ہیں تو میں اس پٹواری کے خلاف اور اس افسر کے خلاف action لوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کو مطلع بھی کروں گا۔ جہاں تک انہوں نے کئی نام لئے ہیں یا مافیا کا کہا ہے اگر ان کے علم میں کوئی ایسی زمین ہے جس پر مافیا نے قبضہ کیا ہے یا لے رہا ہے یا فائدہ اٹھا رہا ہے تو وہ مجھے لکھ کر دیں۔ میں انکوٹری کروں گا اور اس کے لئے اگر ضروری ہوا تو میں انشاء اللہ موقع پر جا کر بھی معائنہ کروں گا اور ان کے خلاف ایکشن بھی ضرور لوں گا تاکہ ان کی تسلی ہو سکے۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! اسے کل تک pending کر دیں تاکہ یہ فون پر confirm کر لیں۔ جناب سپیکر، چتر صاحب! وہ آپ کو مطمئن کر رہے ہیں اور وہ آدمی مظل ہوا ہے، وہ کام نہیں کر رہا ہے اور یہ on the floor of the House آپ سے commitment کر رہے ہیں۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! اگر وہ واقعی مظل ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ اتنی یقین دہانی کے بعد pending کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ ملک محمد اقبال چتر، پھر یہ اتنی یقین دہانی کروادیں کہ میں ان کے جمبہ میں جاتا ہوں اور یہ فون پر confirm کریں۔

جناب سپیکر، confirm تو کریں گے اور تصدیق کرنے کے بعد ہی کوئی ایکشن لیں گے۔ وہ تو admit کر رہے ہیں کہ وہ مظل ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ایک مسئلہ کو وزیر موصوف نے بڑی اچھی طرح سے بیان کیا ہے اور ہمیں ان پر مکمل اعتماد ہے لیکن ایک چیز کے متعلق انہوں نے خود فرمایا ہے کہ کل تک میں اس کی انکوٹری کر کے اس ہاؤس کو بتا دوں گا تو میرا خیال ہے کہ اگر اس کو کل تک pending کر دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! وہ کل نہ بتائیں پرسوں بتادیں۔ دو دن یا تین دن بعد بھی بتادیں۔
 راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اگر تو معاملہ solve ہو گیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ابھی خود وزیر موصوف
 نے کہا ہے کہ میں کل تک جاؤں گا تو اسے pending کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
 جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ pending کرنے کا کوئی کامدہ نہیں ہے کیونکہ وزیر موصوف نے بڑی
 تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے۔

وزیر مال، ریفیٹ و اسٹال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، روکھڑی صاحب!

وزیر مال، ریفیٹ و اسٹال، جناب سپیکر! میں نے جو کہا ہے پوری ذمہ داری کے ساتھ اس ہاؤس میں کہا
 ہے۔ اب یہ تحریک pending نہیں ہو سکتی یہ dispose of ہو گی کیونکہ جواب آپ تک پہنچ گیا ہے۔ یا
 ضمنی سوال یا بات نکلی کہ وہ ابھی تک مظل نہیں ہے یا بحال ہو گیا ہے یا کوئی مواضعات اس کو ملے ہیں
 تو میں نے ان سے ہاؤس میں commitment کی ہے کہ کل انشاء اللہ پتہ صاحب اسی وقت مجھ سے مل لیں
 اور جب ہاؤس میں آئیں گے تو میں ان کو اطلاع کر دوں گا اور اگر مطمئن نہ ہونے تو یہ نیا سوال بھی دے
 سکتے ہیں، تحریک بھی پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ لہذا اس کو dispose of کر
 دیا جائے۔

جناب سپیکر، چونکہ محرک اس کو press نہیں کرتے۔۔۔

رانا منشاء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ معاملہ pendency کا بنتا ہے اور نہ
 dispose of کا بنتا ہے اور نہ press نہ کرنے کا بنتا ہے۔ محرک نے اپنی adjournment motion
 move کی ہے اس کا وزیر موصوف نے جواب دیا ہے۔ محرک نے straight away کہا ہے کہ وزیر
 موصوف کا جواب غلط ہے اور یہ facts پر مبنی نہیں ہے۔ اس کے جواب میں وزیر موصوف یہ نہیں کہہ سکے
 کہ میرا جواب صحیح ہے اور میں stand کرتا ہوں بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے میں فون کروں گا۔ میں

confirm کروں گا اور انہوں نے اس کی وضاحت میں کوئی تقریباً 10 "اگر" اور 15 "مگر" استعمال کئے تو اب جب ان کے جواب کو mover نے چیلنج کیا کہ جواب غلط ہے اور وزیر موصوف اس پر definite نہیں ہیں تو پھر اس جواب کے اوپر stand کریں اور اس کو pend کروا کر کل آکر یہ بتائیں کہ جو جملے نے جواب دیا آیا وہ صحیح تھا یا غلط تھا؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ تو کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ جواب درست نہ ہوا تو ایکشن لوں گا۔ اب یہ تصدیق کرنے کے بعد ہی پتا چلے گا۔

رانا منہاء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ اگر کیا ہوا؟ یہ تسلیم کر لیا کہ کل کو جواب غلط ہوتا ہے تو ہاؤس میں غلط جواب پیش ہوا۔ اس کا ہاؤس نوٹس لے گا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس کے خلاف پھر کارروائی کریں گے۔ وہ یقین دہانی کروا رہے ہیں کہ متعلقہ افسران اور پٹواری کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

رانا منہاء اللہ خان، جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ انہوں نے ہاؤس میں غلط جواب کیوں پیش کیا؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! ابھی یہ تو تصدیق ہونے کے بعد ہی پتا چلے گا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ انہیں appreciate کرنا چاہئے کہ انہوں نے on the floor of the House صحیح بات کی ہے۔

رانا منہاء اللہ خان، کیا صحیح بات کی ہے؟

جناب سپیکر، پرانی جو روایات رہی ہیں کہ سوال غلط ہو یا صحیح۔ وزیر موصوف اسی بات پر اڑے رستے تھے کہ جو جواب آیا ہے وہ درست ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں appreciate کرنا چاہئے کہ انہوں نے کہا کہ تصدیق کرنے کے بعد اگر جواب غلط ہوا تو متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کروں گا۔

رانا منہاء اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ جب mover نے move کیا۔ انہوں نے اس کا جواب دیا تو mover نے کہا کہ یہ جواب غلط ہے۔ انہوں نے اس پر ہد نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ میں اس کی تصدیق کر کے جواب پیش کروں گا۔ جب یہ motion move ہو چکی ہے تو کیا یہ جواب آپ کی پیٹری میں شپ میں اس ایوان میں پیش نہیں ہونا چاہئے؟

وزیر مال، اریٹیف و اسٹال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، روکھڑی صاحب!

وزیر مال، ریلیف و اہتمام، جناب سپیکر! تحریک میں چار پانچ چیزیں پوچھی گئی ہیں جن کا میں نے جواب دے دیا ہے۔ کسی چیز کو پتہ صاحب نے contract نہیں کیا یعنی اس کی جائیداد اس کے باپ کی جائیداد وہ میٹل ہوا، پھر بحال ہوا، پھر مٹل ہوا۔ کیا انکو آڑی ہے؟ وہ میں نے ساری بتائی کہ وہ تھلں کیس میں نہیں تھا، تھلں کیس میں تھا جس پر وہ مٹل ہو گیا۔ آخر میں انہوں نے یہ فرمایا کہ اس کو چار مواضع مزید دے دینے گئے ہیں اور وہ بحال ہے۔ یہ ایک point ہے لہذا میرے جواب کا '80' '90 فیصد انہوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ درست ہے تو صرف ایک point ہے کہ وہ بحال ہے، مٹل نہیں ہے۔ میں نے اس پر ان کے ساتھ اس حد تک concede کیا کہ اگر وہ میرے اس جواب میں مٹل ہے اور آپ کی اطلاع کے مطابق بحال ہے۔ یہ جو چیزیں سامنے آئی ہیں تو میں آج ہی ابھی جا کر نیلی فون کر کے پوچھ لوں گا اور اگر وہ اس وقت مٹل نہیں ہے اور مجھے کہا گیا ہے کہ بحال ہے تو وہ غلط اطلاع دی گئی ہے لہذا میں اس پر ایکشن لوں گا جس طرح رانا صاحب فرما رہے ہیں۔ ایکشن لے کر انہیں مطمئن کروں گا اور افسر کے خلاف بھی ایکشن لیا جائے گا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! وہ فرما رہے ہیں کہ اگر جواب غلط ہوا اور مجھے اطلاع غلط دی گئی تو میں اس کے اڈپر اپنے چیئرمین میں ایکشن لوں گا پھر جا کر پتہ صاحب کو ان کے گھر یا ان کے چیئرمین میں مطمئن کروں گا کہ یہ ہو گیا۔ یہ بات نہیں ہے بلکہ مستند یہ ہے کہ اگر یہ اطلاع غلط ہوئی جو کہ ایوان میں پیش ہوئی ہے لہذا اس پر انہوں نے جو بھی ایکشن لینا ہے وہ اس ایوان میں بتایا جائے کیونکہ یہ اس ایوان کا استحقاق ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! ایکشن لے کر ہی ایوان میں بتائیں گے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! اگر یہ تحریک pending ہوئی تو پھر ہی بتائیں گے نل۔

جناب سپیکر، اگر غلط ہوا تو پھر ہی بتائیں گے نل۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! اگر غلط ہو گا یا غلط نہیں ہو گا تو جناب بات "اگر" کی ہے۔ پھر یہ تحریک

pending ہو گی تو ہاؤس میں جواب آنے کا نل۔

جناب سپیکر، میرا مطلب یہ ہے اگر اس کو ہم dispose of کر دیں تو پھر وہ ایکشن نہیں لے سکتے۔ ایکشن تو پھر بھی وہ لے سکتے ہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، اگر آپ اس کو dispose of کرتے ہیں اور وزیر موصوف کو bound کرتے ہیں کہ اس سے متعلق انکوائری کرنے کے بعد جو صورتحال سامنے آنے سے ایوان میں پیش کریں تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ یہ ہاؤس میں discuss ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر، انہوں نے جو commitment کی ہے وہ یہی ہے کہ ایوان میں پیش کر دیں گے اور ایسا کرنے میں حرج بھی کیا ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، ٹھیک ہے۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'ارو کنزری صاحب!

وزیر مال، ریلیف و اشتغال، جناب سپیکر! یہ تحریک dispose of اس لئے بھی ہونی چاہئے کہ اس میں پانچ سچے سوال پوچھے تھے جن کا جواب آچکا۔ آسان طریقہ یہی تھا کہ چتر صاحب میرے ساتھ بیٹھ جائیں گے تو میں انہیں کہوں گا کہ واقعی آپ کی بات ٹھیک تھی۔ میں نے ان پر یہ ایکشن لیا ہے۔

جناب سپیکر، آپ جو بھی ایکشن لیں گے وہ ہاؤس میں بنا دیں۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال، جناب سپیکر! آپ کا اور رانا صاحب کا یہی فرمان ہے کہ یہاں جانا ہے تو میں کل وقفہ سوالات کے بعد تمام تر تفصیلات بنا دوں گا۔

جناب سپیکر، کل کوئی ضروری نہیں پرسوں بنا دیں۔

وزیر مال، ریلیف و اشتغال، جناب سپیکر! میں آپ کو ایک بات بنا دوں کہ رانا صاحب میرے دوست ہیں اور ان کا طریقہ کاریہ ہے کہ ایک بٹواری کی بات کرتے کرتے چنانہیں کہیں گا کچھ نام لینا چاہتے ہیں تو میری ان سے گزارش ہے کہ بٹواری والا معاملہ بگاڑا مت کریں بلکہ جوڑا کریں۔ کوئی غلط بات مت کیا کریں۔

جناب سپیکر، بٹواری والا معاملہ بٹواری تک ہی کریں۔ چونکہ محرک اس motion کو مزید press نہیں

کرتے لہذا motion dispose of ہوئی۔ جناب محمد آجاسم شریف، ملک محمد اقبال چٹڑ صاحب کی تحریک کا نمبر 958 ہے۔ چونکہ یہ move ہو چکی ہے اور آج اس کا جواب آنا تھا اور وزیر ایکسٹرا اینڈ ٹیکسٹسٹیشن چیف پورہ گئے ہونے ہیں تو کل تک یہ pending کی جاتی ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر اہل بھی وزیر موصوف یہاں نہیں تھے۔ آپ نے اسمبلی کے بزنس کے متعلق کہا تھا کہ اس کو آج کر لیں اور وزیر صاحب نے اس کی یقین دہانی بھی کر دوائی تھی کہ وہ کل ہر صورت یہاں پر موجود ہوں گے لیکن وہ آج بھی موجود نہیں ہیں تو آپ اس بارے میں اپنی رونگ دیں۔

جناب سپیکر، کوشش کریں گے کہ وہ کل یہاں پر موجود ہوں۔ motion pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک جناب ارشد محمود بگو صاحب کی ہے۔ یہ بھی move ہو چکی ہے اور اس کا جواب وزیر بہبود آبادی کی طرف سے آنا تھا۔ جی، نسیم لودھی صاحب!

محکمہ بہبود آبادی کی جانب سے احکام خداوندی کی نافرمانی

(--- بحث جاری)

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جن کی آبادی میں اعلا کی رفتار انتہائی زیادہ ہے۔ موجودہ شرح افزائش 1.92 فیصد سالانہ ہے جو کہ معاشی، معاشرتی اور ماحولیاتی مسائل کا باعث ہے۔ پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ پنجاب، حکومت پاکستان مشنری آف پاپولیشن ویلفیئر کی ہدایات کے مطابق عوام کی عمومی تعلق کے لئے کم افراد پر مشتمل گھرانوں میں اور بچہ کی ابھی صحت، بہتر تعلیم و تربیت اور خوشحال معاشرہ کے لئے کوشاں ہے۔ عوام کو بھونے کنیز کے فروغ اور تولیدی صحت کی بہتری کے لئے شعور اجاگر کرتا ہے۔ خواہشمند موزوں جوڑوں کو مانع عمل طریقہ فراہم کرنے کے لئے اس محکمے کے تحت پنجاب بھر میں 990 فیملی ویلفیئر سنٹرز، 70 موبائل سروس یونٹس، 31 تولیدی مرکز اور 366 موبائل کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ میڈیکل پریکٹیشنرز، حکیم، ہومیو پیتھک اور محکمہ صحت کے ڈاکٹر بھی اس کام میں

حامل ہیں۔ محکمہ کا عملہ آبادی کی شرح میں کمی کے لئے شادی شدہ جوڑوں سے رابطہ قائم کرتا ہے اور صرف وہ حضرات جو شرح افزائش میں کمی کے خواہاں ہوں ان کو ان کی اپنی مرضی کے مطابق موجودہ منصوبہ بندی کے طریقے مہیا کرتا ہے۔ کسی پر کوئی جبر و کراہ نہ ہے۔ محکمہ بہبود آبادی کوئی کام خلاف شرع یا اسلامی قانون کے خلاف نہیں کرتا۔ محکمہ نے پچھلے دنوں جو ہدایات جاری کی ہیں وہ اپنے محکمہ کے ملازمین کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کی ہیں تاکہ وہ عوام سے رابطہ کر کے بھونٹے کنبہ کو اپنانے کے فوائد سے آگاہ کریں اور ترغیب دیں۔ یہ ہدایات عوام الناس اور ملک کے مفاد میں کی گئی ہیں۔ نس بندی کروانا کسی بھی عورت یا مرد کی اپنی صوابدید پر ہوتا ہے وہ اپنی مرضی اور خوشی سے نس بندی کرواتے ہیں۔ کبھی کبھی کسی پر یہ احکامات جبراً نافذ نہیں کئے گئے اور نس بندی کروانے سے پہلے باقاعدہ تحریری طور پر متعلقہ عورت یا مرد سے رضامندی لی جاتی ہے۔ مرکزی حکومت نے مورخہ 15-10-03 کو بحوالہ چٹھی نمبر 568\PM اہداف مقرر کئے تھے وہ سب کے سب ختم کر دینے ہیں اور محکمہ بہبود آبادی پنجاب نے مورخہ 4-12-03 کو بحوالہ چٹھی 48\DMOTAR2003\115 ہدایات جاری کر دی ہیں۔ اب محکمہ بہبود آبادی کا عملہ عوام میں مجموعی شعور پیدا کرنے کے فرائض سرانجام دیتا ہے اور خواہشمند جوڑوں کو مانع مل خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ بحث صبح بھی پھرتی تھی۔ میں نے دانستہ اس پر خاموشی اختیار کی تھی کیونکہ مجھے پتا تھا کہ اس سلسلے میں میری تحریک التوائے کار آنے گی۔

جناب سپیکر! اسلام ایک ایسا دین ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہم پر اترا اور قرآن اور حدیث کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ بحیثیت مسلمان یہ ہمارا ایمان ہے کہ جس اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے وہ انسان کی نفسیات اور فطرت کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ یہ غاندانی منصوبہ بندی اصل میں سامراجی اور استعماری قوتوں نے ان مسلمان ممالک کے لئے حربہ استعمال کیا تھا جن سے ان کو آئندہ

آنے والی صدی میں یہ خطرہ تھا کہ یہ اگر قومیں اپنی افرادی قوت میں بھی طاقتور ہو گئیں تو یہ ہمارا کہیں دوسرے طریقے سے علاج نہ کر دیں۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ کوئی ایسا کام جس کی کوئی منطق نہ ہو وہ کرتے جاؤ بلکہ قرآن تو بڑی خوبصورتی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتا ہے کہ "اے نبی ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم اس وجہ سے اپنی اولاد کو قتل کرتے ہو کہ تمہیں رزق میں تنگی محسوس ہوگی تو رزق دینے والا تو میں ہوں۔" ہمیں بہبود آبادی کی اس بات سے اختلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس طریقے سے بنایا ہے جب وہ دو تین بچے پیدا کر لیتی ہے تو medically طور پر اس میں مزید سکت نہیں رہتی۔

جناب سیکرٹری! صبح بار بار نس بندی کا ذکر ہو رہا تھا اور اس لفظ پر بہت زور دیا جا رہا تھا یہ تو ایسے لگ رہا تھا کہ یہ کوئی نس بندی نہیں بلکہ کوئی سائڈ بندی لفظ ہے۔ انہوں نے ایک circular جاری کیا جو میں نے اپنی تحریک اتوانے کلر کے ساتھ لگایا ہے جس میں انہوں نے خاندانی منصوبہ بندی کے اہلکاروں کو یہ آرڈر جاری کئے ہیں کہ اگر آپ نے پانچ مرد اور پندرہ خواتین کو نس بندی کے لئے تیار نہ کیا تو آپ کو شوکاژ نوٹس دیا جائے گا اور نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ ہم اس بے حیائی کو تیس سال سے برداشت کر رہے ہیں جو ٹی۔وی کے ذریعے ہمارے بچوں اور بچیوں کو سکھائی جا رہی ہے۔ ہر بچہ ہم سے پوچھتا ہے کہ یہ "جانی" کیا ہے؟ یہاں پر بیٹیوں کا ذکر آیا کہ کسی کی چار بیٹیاں ہوتی ہیں تو بیٹے کی خواہش میں لوگ آگے نکل جاتے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اپنی دو بیٹیوں کو پڑھاتا ہے، جو ان کرتا ہے اور ان کی شادی کرتا ہے میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کو جنت ملے گی۔ ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی ایک بیٹی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی ایک بیٹی بھی ہو اور وہ اس کی اچھی پرورش کرے اور تعلیم و تربیت کرے اور شادی کر دے، میں اللہ کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ سے اس کے لئے جنت کی سزا ش کر دیں گے۔

جناب سیکرٹری! ہماری صورت حال یہ ہے کہ جس اسلام کے نام پر یہ ملک حاصل کیا تھا اور جس ملک کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے قرآن کا دستور نافذ کرنا تھا آج اس کی حالت یہ ہے کہ ہم اسلام کے خلاف، اخلاقیات کے خلاف، اپنی روایات کے خلاف ٹی۔وی اور اشتہارات کے ذریعے ایسے ایسے غلط کام کر رہے ہیں اور سب سے انہونا کام جو محکمہ بہبود آبادی نے یہاں پر شروع کیا ہے وہ یہ circular ہے جس کے ذریعے انہوں نے ان پر یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ جو ہماری requirement پوری نہیں کرے گا اسے شوکاژ نوٹس دے

کر نوکری سے نکال دیا جانے گا۔ میں آپ کی وساطت سے محترم سے درخواست کروں گا کہ یہ circular واپس لیا جائے۔ ویسے انہوں نے کہا ہے کہ وہ ہم نے واپس لے لیا ہے۔ اگر واپس لے لیا ہے تو بہت خوشی کی بات ہے۔ اگر تو لوگ اپنی مرضی اور خوشی سے اسے اپنانا چاہتے ہیں تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو یہ کام حکومت کر رہی ہے یہ اسلام کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی وزیر بہبود آبادی!

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! زبردستی والی بات نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے انہیں motivate کیا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے آفیسر رکھے ہیں جو عوام کے پاس جاتے ہیں اور انہیں اس بارے میں بتاتے ہیں۔ اسلام میں زیادہ آبادی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رات دس گیارہ بجے اس ٹھنڈی سردی میں ٹنگے پاؤں بچے بغیر سوینے کے ہر چوراہے پر مانگتے رہیں۔ یہ تو اس وقت کی باتیں ہیں جب آبادی زیادہ نہیں ہوا کرتی تھی۔ جناب سپیکر، محترم! وہ صرف یہ یقین دہانی چاہ رہے ہیں کہ کہیں آپ زبردستی تو نہیں کر رہے ہیں؟ وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! ہم زبردستی نہیں کرتے بلکہ motivate کیا جاتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگلو، جناب سپیکر! یہ on the floor of the House بتائیں کہ کیا انہوں نے circular جاری نہیں کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جو یہ ٹارگٹ achieve نہیں کرے گا اسے شوکاژ نوٹس دیا جانے گا اور نوکری سے فارغ کر دیا جانے گا؟

جناب سپیکر، محترم! آپ نے اس قسم کا کوئی circular تو جاری نہیں کیا؟

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! مجھے پتا چلا ہے کہ circular جاری ہوا تھا مگر اسے فوری طور پر واپس لے لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چونکہ محرک اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک of dispose ہوتی۔ تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ محترمہ شمیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی محترمہ فرمائیں!

محترمہ شمیم اختر، جناب سپیکر! میرے بھائی نے اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام ہمیں بتایا ہے 'یہاں پر

remind کروایا ہے واقعی اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام برحق ہے کہ اگر کسی بچے کو ضائع کر دیا جائے تو وہ قتل کے برابر ہے لیکن اگر آپ کوئی ایسی پلاننگ کر لیں کہ وہ وجود دنیا میں ہی نہ آنے تو یہ کوئی بری بات نہیں ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکم کے معافی نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سینیٹر! میں حکومت کے ایک اچھے کام کی تعریف کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جہاں اس بات کی advertisement اخبارات اور ٹی۔وی میں کی جا رہی تھی کہ چابی والی گولیاں استعمال کریں وہاں اب ایک اچھا اقدام انہوں نے شروع کیا ہے اور یہ بھی کتنا شروع کر دیا ہے کہ "ماں کا یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کو دو سال تک اپنا دودھ پلائیں۔" انہوں نے ایک اچھی بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بچے کا بھی یہ معنی ہے کہ اس کی ماں اسے دو سال تک دودھ پلانے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا اقدام اٹھایا گیا ہے۔ اس طرح کے اچھے اقدام ہوتے رہنے چاہئیں یہ جو اچھی ترغیب دی جا رہی ہے اگر اس کو برقرار رکھا جائے تو جو یہ مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کے نتیجے میں اچھے طریقے سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ جناب سینیٹر، شاہ صاحب اشکریہ۔ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (بوزیر غور لانے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سرگودھا مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Sargodha (Amendment) Bill

2003 Minister for Law

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once"

MR SPEAKER: The motion moved is

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once "

There are four amendments in this motion. The first amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhtar. Mr Arshad Mehmood Baggu may move it.

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! آج کے اجنڈے پر جو بل رکھے گئے ہیں ہمیں اس کی اطلاع آج ہی ملی ہے۔ کل تک ہمیں اس کا نوٹس نہیں تھا۔ اس بات کچھ ٹرامیم ہم نے کل داخل کی تھی جو take up نہیں ہو سکی۔ میں آپ کی توجہ رول 190 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

190. Circulation of notices:-

- (1) The Secretary shall circulate to each member and any other person entitled, under the Constitution, to take part in the proceedings of the Assembly, a copy of every notice or any other paper which is required by these rules to be made available for their use.
- (2) A notice or any other paper shall be deemed to have been thus made available -
 - (a) if it is delivered by hand at the local address given by the member when the Assembly is in session and for two days before the commencement of the session, unless otherwise requested by the member, or if it is

placed in the seat allotted to the Assembly Chamber
when the Assembly is in session.

جناب والا! اس کی compliance نہیں ہوتی۔ آج جب ہم اسمبلی کے اجلاس میں آئے تو یہاں آ کر ہمیں پتا چلا کہ آج کا اجنڈا یہ ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے بھی ان Bills پر کچھ ترامیم دی ہوتی ہیں اگر ہمیں کل نوٹس ہوا ہوتا تو ہم اس کی تیاری کر کے آتے۔ نوٹس کے بغیر اس طرح ان معاملات کو bulldoze ہونے دیا جائے کیونکہ یہ mandatory requirement ہے۔

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ بات اسمبلی سیکرٹریٹ نے circulate کرنی تھی اور اگر یہ اس clause کو تفصیل سے پڑھیں تو جو اس کلاز کی requirements ہیں وہ ساری پوری ہوتی ہیں۔ جناب سپیکر، شفقت عباسی صاحب! جب حکومت کی طرف سے اجنڈا ملتا ہے تو اس کے بعد ہم یہ نوٹس circulate کرتے ہیں۔ چونکہ اجنڈا کل دفتری اوقات کے بعد ملتا ہے اس لئے ہم نے آج اس کو circulate کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ہوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں اس میں مزید اضافہ کرنا چاہوں گا کہ ان Bills کی رپورٹس دسمبر میں ایوان میں پیش کی گئی تھیں اور میرے خیال میں یہ سب کے نوٹس میں تھا کہ انہوں نے اب legislation کے لئے take up ہونا ہے۔

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب! ترامیم تو ابھی آئی تھیں۔ ترامیم سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ دسمبر میں رپورٹس پیش ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ہم دسمبر میں اس ایوان کے نوٹس میں لے آئے تھے۔ اگر انہوں نے ترامیم ابھی دینی تھیں تو یہ ان کا کام تھا کہ بروقت ترامیم دے دیتے۔

جناب سپیکر، آئندہ احتیاط کی جانے اور نوٹس بروقت circulate ہونا چاہئے اور بروقت serve ہونا چاہئے۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، یہ نوٹس آج ہی circulate ہوا ہے۔ نہ تو اپوزیشن والوں کو اور نہ ہی حکومتی ممبران کو آج صبح تک یہ معلوم تھا کہ آج کا اجنڈا کیا ہے؟

جناب سپیکر، عباسی صاحب اب نوٹس تو circulate ہو گیا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اگر یہ سارے معاملات کل پر لے جائیں تو ہم بھی کل تیاری کر کے اس پر بات کر لیں گے۔ میں نے کل بھی کہا تھا کہ اس بات judgements ہیں۔ آئین میں گورنر کے جو functions ہیں ان کے مطابق گورنر بطور چانسلر act کرے گا تو وہ چانسلر ہو گا۔

He is not acting as a Governor. So by virtue of this he is not bound by the advice of the...

جناب سپیکر، عباسی صاحب! جو بل کل take up ہونے میں یہ اس سے ملتا جلتا ہے۔ ماشاء اللہ اس میں آپ کو تیاری کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، بے شک ملتا جلتا ہے لیکن مجھے اگر کل چٹا چل جاتا کہ یہ معاملات آج دوبارہ آئین لے تو شاید میں سپریم کورٹ کی دوچار judgements لے کر آتا۔ یہ mandatory requirement ہے کہ ہمیں یہ نوٹس پہلے دیا جاتا۔ آج جب ہم ایوان میں آئے تو ہمیں معلوم ہوا کہ یہ بزنس ہے اس لئے اس کو کل take up کر لیں تو سہرا بنی ہو گی۔

جناب سپیکر، عباسی صاحب! آپ ماشاء اللہ چوبیس گھنٹے ہی تیاری میں رستے ہیں لہذا اسے آج take up ہونے دیں، آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب! آپ اپنی ترمیم move کریں۔

MR ARSHAD MEHMOOD BACGU: Sir, I move.

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25 February 2004."

MR SPEAKER: The motion moved is

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25 February 2004."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir

جناب سپیکر، وزیر قانون اسے oppose کرتے ہیں۔ جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ مہموریت کا تقاضا ہے کہ جو بل یا قانون سازی اسمبلی میں کی جائے اس کو بہتر طریقے سے thrash out کیا جانا چاہئے اس لئے کہ اگر قانون سازی کو جلد بازی میں کیا جانے کا تو وہ bad legislation ہو گی وہ good legislation نہیں ہو گی۔ جتنے بھی ترمیمی بل حکومت نے اس ہاؤس میں پیش کئے ہیں ان کی صورتحال یہ ہے کہ آج اگر انہوں نے ایک بل اس ایوان میں lay out کیا ہے تو تین دن کے بعد ہی یہ اسے اسمبلی میں لے کر آگئے ہیں۔ اس سے کیا قباحتیں پیدا ہوتی ہیں؟ اس سے لوگ عدالتوں میں چلے جاتے ہیں اور جب litigation چلتی ہے تو حکومت کے اس پر لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کو ٹھیک طریقے سے thrash out کیا جائے اس پر نکتہ چینی کی جائے اس پر بہتر طریقے سے عوام کی آراء آجائیں تو زیادہ اچھی قانون سازی ہو گی۔ اس ایوان کا اپنا ایک کردار ہے اور کمیٹی کا اپنا ایک فورم ہے۔ کمیٹی دس افراد پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ یہ ایوان 371 افراد پر مشتمل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس بات پر آٹھ یا دس آدمی بات کریں گے وہ بات اتنی اچھی نہیں ہو گی۔ اگر اس بات پر 371 لوگ بحث کریں گے یا ان میں سے چیدہ چیدہ لوگ بحث کریں گے تو اس سے بہتر نتائج اور خوبصورت باتیں نکل آئیں گی۔ حکومت جتنے بل پیش کرتی ہے اس میں ہم بار بار اس point پر ترمیم دیتے ہیں۔ ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے اور یہ قانون اور آئین کی requirement ہے کہ حکومت جو بل جانے جو اسمبلی میں پیش کرے انہیں لوگوں کو circulate کروایا جائے۔ اخبارات میں دیا جائے تاکہ سب لوگوں کی آراء آجائیں اور پھر ایوان میں اس کو discuss کیا جائے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ سوائے وزیر قانون اور چند لوگوں کے پورے ایوان میں کسی شخص کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ آج اسمبلی میں کون سا بل بحث کے لئے آ رہا ہے اور کس پر بحث ہو گی لہذا میں اپنی اس ترمیم پر پھر درخواست کروں گا کہ اس کو ضرور پبلک کے لئے مشترکہ کیا جائے لوگوں میں circulate کیا جائے اسے اخبارات میں circulate کیا جائے اور آراء آنے کے بعد اس پر کوئی final decision لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میری گزارش ہے کہ یہ بالکل درست بات ہے کہ روز میں اس بات کی provision موجود ہے کہ بل کو عوامی رائے کے لئے مشتم کیا جاسکتا ہے۔ یہ درست بات ہے لیکن ساتھ ہی میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ مشتم کرنے سے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو قبل احترام سزز رکن نے فرمایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کی تاریخ اس بات کی شہد ہے کہ آج تک عوام کی طرف سے براہ راست کبھی بھی کوئی رائے نہیں آئی۔ شاید ہی کوئی ایسی مثال موجود ہو کہ عوام کی طرف سے کوئی رائے آئی ہو۔ ایک عام جنرل پریکٹس یہی ہے کہ لوگوں کی رائے ان کے نمائندوں کے ذریعے اس ایوان میں اٹھائی جاتی ہے۔ جب یہ بل ایوان میں پیش کیا گیا اس کے بعد کمیٹی کو refer ہوا وہاں پر عوام کے منتخب نمائندوں نے اس پر غور کیا۔ آج جیسے محترم اس میں ترمیم پیش کر رہے ہیں وہ اس پر بات بھی کریں گے۔ کل جو قانون سازی ہوئی ہے یا اس سے پہلے جو بھی طریقہ کار رہا ہے اس کے مطابق جو بھی قانون سازی ہوتی رہی ہے معزز ممبران اس میں پوری طرح participate کرتے رہے ہیں۔ ہم اس سے یہی مراد لیتے ہیں کہ اب اس میں عوام کی participation ہے اور لوگوں کے نمائندے لوگوں کی آواز اس ایوان تک پہنچا رہے ہیں اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو مزید مشتم کرنے کی ضرورت نہ ہے کیونکہ مشتم کرنے کے باوجود وہ فوائد یا وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکیں گے جن کے متعلق میرے سزز رکن نے اشارہ دیا ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ اس ترمیم کو غیر موثر قرار دیا جائے۔ شکریہ

جناب سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! آپ تو اہلی ترمیم میں بات کریں گے۔ اگر اہلی کریں گے تو آپ اہلی ترمیم پر بات نہیں کر سکیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میں اہلی ترمیم پر بات کروں گا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! تھوڑی سی بات میں نے بھی کرنی ہے۔ مجھے بھی اجازت دے دیں۔ میں جب بھی بات کرنے لگتا ہوں آپ مجھے بٹھا دیتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، جی! آپ تشریف رکھیں۔

The amendment moved and the question is

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25 February, 2004 "

(The motion was lost.)

MR SPEAKER:The next amendment is from Rana Sana Ullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Samiullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sh Ijaz Ahmad, Raja Riaz Ahmad, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Muhammad Ashraf Kamboh, Ms Azma Zahid Bokhari, Sh Amjad Aziz, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulata and Malik Asghar Ali.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری جنرل، جس طرح آپ پہلے رولنگ دے چکے ہیں کہ اس پر جو ترامیم آئی ہیں وہ وقت پر نہیں آئیں اس لئے یہ قابل پذیرائی نہیں ہیں۔

جناب سیکرٹری، چونکہ نوٹس within time receive نہیں ہوا لہذا میں اسے disallow کرتا ہوں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب والا! ہمیں بروقت ایجنڈا نہیں ملا اس لئے اسے

We just disallow نہ کریں، already جیسے بگو صاحب نے کہ دیا ہے ہم اسے press نہیں کرتے We just endorse it. کوئی اور بات ہوتی تو ہم کر لیں گے۔

جناب سیکرٹری، آج آپ کی اور بھی ترامیم ہیں اس لئے ایک ترمیم پر آپ کو بات کرنے کا موقع دے دیا جانے گا۔ حکومت کی طرف سے بھی میں نے تھوڑی سی رعایت برتی ہے اور آپ کو ایک ترمیم پر بات کرنے کا موقع دیا جانے گا۔ اگلی ترمیم جناب ارشد محمود بگو اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب اسے پیش کریں۔

DR SYED WASEEM AKHITAR: Sir, I move:

That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003 , as recommended by the Standing Committee on Education , be referred to the Select Committee consisting of the following members with instructions to report upto 25 February 2004:-

1. Ch Asghar Ali Gujjar, MPA
2. Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA
3. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
4. Rana Sana Ullah Khan, MPA
5. Mr Ijaz Ahmad Samma, MPA
6. Mian Ghulam Haider Bari, MPA
7. Rana Aftab Ahmad Khan, MPA
8. Mrs Lubna Tariq, MPA
9. Ch Nazar Hussam Gondal, MPA
10. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, MPA

MR SPEAKER: The motion moved is:

That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003 , as recommended by the Standing Committee on Education , be referred to the Select Committee consisting of the following members with instructions to report upto 25 February 2004:-

1. Ch Asghar Ali Gujjar, MPA
2. Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA
3. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
4. Rana Sana Ullah Khan, MPA

5. Mr Ijaz Ahmad Samma, MPA
6. Mian Ghulam Haider Bari, MPA
7. Rana Aftab Ahmad Khan, MPA
8. Mrs Lubna Tariq, MPA
9. Ch Nazar Hussain Goudal, MPA
10. Raja Muhammad Shafiqat Khan Abbasi, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS. I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون نے اسے oppose کیا ہے۔ جی ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یونیورسٹی ہمارے تعلیمی میدان کے اندر highest institution ہے۔ اب ایک یونیورسٹی بننے چلی ہے۔ ہوا یہ ہے کہ بل introduce ہوا، کمیٹی کے پاس refer ہو گیا۔ آپ کے سیکرٹریٹ کی طرف سے یہ چٹھی بھی یہاں موجود ہے کہ اسکی میٹنگ 1-11-2003 بوقت 11.00 a.m. ہوئی جس کے اندر اس ساری چیز کو consider کیا گیا اور اس کے بعد اسے پاس کر کے یہاں منظوری کے لئے وزیر صاحب نے پیش کر دیا۔ میں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ یہ میٹنگ جو 1-11-2003 کو ہوئی یہ ایک ڈیزھ گھنٹے سے زیادہ نہیں چلی ہو گی۔ یہاں پر یہ عجیب و غریب طریق کار ہے کہ ہاؤس کے اندر بہت سارے ممبر موجود ہیں اور یہ معاملہ ایک سلیٹ کمیٹی کے پاس جاتا ہے حکومت نے اسے جو کچھ کہا ہوتا ہے وہ اسے ایک ڈیزھ گھنٹے کے اندر اندر پاس کر دیتی ہے کیونکہ چیز میں بھی حکومت خود بناتی ہے اور کمیٹی کے اندر اکثریت بھی حکومتی ممبران کی ہوتی ہے۔ آپ مجھ سے بہتر حکومتی ممبران کی کیفیت جانتے ہیں کہ ان کی زبان بندی کر دی جاتی ہے۔ اگر حکومتی ممبر کے ذہن میں کوئی ابھی بات آجائے یا اسے معلوم ہو تو اس بے چارے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اٹھ کر ہاؤس کے اندر پیش کر سکے۔ اگر وہ پیش کر دیتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس کی ٹی بی ہوتی ہے اور اس کی کچھنی ہوتی ہے۔ ایک قانون جس نے مستقبل میں عوام کو effect کرنا ہے اس پر پورا غور ہونا چاہئے لیکن اس میں بہت ساری کمی رہ جاتی ہے اس لئے اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ میں نے جو دس نام تجویز کئے ہیں اگر اس کو refer کریں گے تو اس بل پر مزید غور ہونے کا۔۔۔

جناب سپیکر، سپیکر بلوچستان اسمبلی لابی میں تشریف فرما ہیں۔ میں انھیں پورے ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین) جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میں نے جو سلیکٹ کمیٹی suggest کی ہے اگر یہ اس کو refer ہو جائے گا تو یہ معاملہ مزید thrash out ہو جائے گا۔ اس پر مزید بحث ہو جائے گی اور اس کے نتیجے میں عوام کی بہتری کے لئے مزید بہتر چیز ایوان میں پیش ہو سکے گی۔ ورنہ جلد بازی میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے نتیجے میں مستقبل میں اس قانون میں مختلف ترامیم لانی پڑتی ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ہم جلد بازی میں کوئی فیصلہ کر لیتے ہیں اور جب وہ چیز implement ہو جاتی ہے تو اس کے بعد ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کے اندر تو یہ یہ غامیاں اور کوتاہیاں رہ گئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں یہ ساری exercise دوبارہ اس ہاؤس کے اندر ہوتی ہے جس سے اس ہاؤس کا وقت بھی برباد ہوتا ہے اور جو وقت اس طرح ضائع ہوتا ہے وہ کسی اچھے کام کے اندر صرف ہو سکتا ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ میری ان گزارشات کے اوپر غور کیا جائے اور مہربانی فرما کر اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ 25 فروری تک اس بل کو دوبارہ thrash out ہونے کا ایک موقع دیا جائے اس کے بعد یہ بل اس ہاؤس میں آجائے گا۔ میرے خیال میں اس نتیجے کے اندر اس قانون کے اندر بہت بہتری آجائے گی۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ مہربانی۔ وزیر قانون!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، اس پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں! اگر آپ اجازت دیں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر، جی! فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب والا! ایک تو میں اپنے محترم بھائی ڈاکٹر وسیم صاحب کی بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سرگودھا یونیورسٹی کا جو بل ہے یہ آج lay نہیں ہوا اور نہ ہی table ہوا ہے۔

اس میں تو صرف ترامیم آئی ہیں۔ بل تو پہلے ہی پاس ہو چکا ہے اور وہ cover ہو چکا ہے۔ سترہویں ترمیم کے تحت جو حال ہی میں قومی اسمبلی نے پاس کی ہے اس میں 'میں' صرف اتنی عرض کرنا چاہوں گا کہ چونکہ یہ جو قانون بنا ہے ہمارے سرگودھا ڈویژن والوں کا 'سرگودھا یونیورسٹی کے لئے بہت دیرینہ مطالبہ تھا اور گورنر صاحب نے بڑی شفقت فرمائی اور بڑی مہربانی کی۔ سرگودھا کی جو جغرافیائی صورت حال ہے سرگودھا ڈویژن میں بھنگ 'حافظ آباد' منڈی بہاؤالدین اور اس کے علاوہ کافی علاقہ اس کے ساتھ attach ہے۔۔۔

جناب سپیکر، ملک صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ نہ تو آپ نے ترمیم دی ہے اور نہ ہی آپ نے اس بل کو oppose کیا ہے۔ پلزز تشریف رکھیں۔ وزیر قانون!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں آپ سے اس بات کی رولنگ چاہوں گا۔ ابھی آپ دیکھ رہے تھے کہ ممبر موصوف نے اٹھنے سے پہلے محترم وزیر قانون صاحب کی طرف دیکھا، ان سے اجازت کے بعد پھر وہ بات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے custodian تو آپ ہیں اور صرف آپ کی اجازت اس ایوان کے اندر گفتگو کرنے کے لئے کافی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر قانون!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سپیکر کا role وزیر قانون صاحب لے رہے ہیں۔ یہ غیر مناسب ہے اور اس سے ہمارے حکومتی نچوں پر جو بیٹھنے والے لوگ ہیں ان کی کسمپرسی کا اندازہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب والا! میں یہ وضاحت کروں گا کہ میں نے وزیر قانون سے نہیں پوچھا۔

جناب سپیکر، پلزز آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے اور فاضل اراکین کی طرف سے سپیکر بلوچستان اسمبلی کو پنجاب اسمبلی میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ (قطع کلامیں)

جناب سیکرٹری آرڈر بیگز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میری گزارش یہ ہے کہ میں نے معزز رکن کو اجازت نہ ہونے کی دی تھی نہ ان کو میں نے روکا ہے یہ آپ کی صوابدید ہے اور آپ نے ہی فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ بلکہ میں ان سے کہہ رہا تھا کہ آپ سیکرٹری صاحب سے رجوع فرمائیں۔

جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ یہاں پر جو ترمیم معزز رکن نے اس وقت دی ہے اس پر میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے یہ جو بل ہے یہ سینیڈنگ کمیٹی کے under consideration آیا تھا۔ اب سینیڈنگ کمیٹی کن اراکین پر مشتمل ہوتی ہے؟ ہمارے اسی ایوان کے منتخب اراکین اسمبلی جو ہیں انہی پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ کہہ دینا کہ وہ ایک گھنٹہ بیٹھے ہیں یا ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھے ہیں تو حکومت کی طرف سے انہیں یہ قلمی طور پر نہیں کہا جاتا کہ آپ اس پر ایک دن غور کریں یا دو دن غور کریں۔ معزز رکن کے علم میں یہ بات ہونی چاہئے کہ جب آپ کوئی معاملہ کمیٹی کو refer کرتے ہیں تو آپ اس میں time frame دیتے ہیں کہ اتنے دنوں کے اندر رپورٹ دی جائے۔ اگر کمیٹی رپورٹ نہیں دیتی تو اس کے لئے بھی قواعد و ضوابط موجود ہیں کہ وہ اس سلسلے میں extension بھی لیتی ہے اس لئے ممبران کے متعلق یہ تاثر قائم کر لینا کہ وہ کسی حیر کے تحت یا کسی pressure کے تحت کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ درست نہیں ہے۔ ان باتوں سے ہمارے اپنے ممبران کا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے اور منتخب اداروں کی جو عزت و تکریم ہے اس میں بھی فرق آتا ہے۔ جب ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اس پر غور نہیں کر سکے۔ اب جو میں نے لسٹ دکھی ہے، جن ممبران نے سینیڈنگ کمیٹی میں اس پر غور کیا ہے، اس میں اپوزیشن کے ممبران بھی تھے اگر ان کی تسلی کے مطابق اس پر بات نہیں کی گئی تو ان کا پورا اختیار تھا، ان کا پورا حق بننا تھا کہ وہ اس پر اپنا dissenting note دے دیتے کہ ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے جو کچھ کمیٹی کہہ کر دے رہی ہے لیکن قلمی طور پر ایسا نہیں ہوا ہے اور متفقہ طور پر یہ کمیٹی نے recommend کر کے بھیجا ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جب یہ کمیٹیاں ہم نہیں جانتے، ممبران اپنی اپنی ترجیحات دیتے ہیں، اس کے بعد کمیٹیاں بنتی ہیں وہ اپنے چیز میں بھی غور دیتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس میں حکومتی اراکین کی اکثریت ہوتی ہے۔ وہ اس لحاظ سے بھی ہے کہ عددی لحاظ سے بھی چونکہ حکومت کی اکثریت ہوتی ہے تو اس لئے کمیٹی میں ہمارے ممبران کی اکثریت ہوتی ہے

لیکن یہاں میرے بھائی کا یہ تاثر بھی قفسی طور پر غلط ہے اور میں اس کی تردید کرنا چاہتا ہوں، کمیٹیاں مکمل طور پر بااختیار ہیں، اپنے ضمیر کے مطابق بل پر غور کرتی ہیں اور پھر فیصد کر کے ایوان میں پیش کرتی ہیں اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ایک سینڈنگ کمیٹی جو کہ اسی ایوان کی منتخب کردہ سینڈنگ کمیٹی ہے اس نے اس پر غور کیا، اپنی تسلی کے مطابق غور کیا، اپنی سفارشات مرتب کیں، ایوان میں پیش کیں تو اس وقت اس بات کی مزید ضرورت نہیں ہے کہ اس بل کو کسی سلیک کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے یا تو سلیک کمیٹی باہر کے لوگوں پر مشتمل ہوتی وہ اور بات تھی، وہ بات بھی نہیں ہے۔ سلیک کمیٹی میں جو نام تجویز کئے گئے ہیں وہ بھی اسی ایوان کے معزز اراکین ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم موثر نہ ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Thank you. The amendment moved and the question is.

That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to the Select Committee consisting of the following members with instructions to report up to 25 February 2004.-

1. Ch Asghar Ali Gujjar, MPA
2. Mr. Arshad Melmood Baggu, MPA
3. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
4. Rana Sana Ullah Khan, MPA
5. Mr Ejaz Ahmad Samma, MPA
6. Mian Ghulam Harder Bari, MPA
7. Rana Aftab Ahmad Khan, MPA
8. Mrs Lubna Tariq, MPA
9. Ch Nazar Hussam Gondal, MPA
10. Raja Muhammad Shafiqat Khan Abbasi, MPA

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The next amendment is from Rana Sana Ullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sh Ijaz Ahmad, Raja Riaz Ahmad, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Muhammad Ashraf Kamboh, Ms Azma Zahid Bokhari, Sh Amjad Aziz, Mr Ihsan-ul-Ilaq Ahsan Noulatia and Malik Asghar Ali.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! آپ پہلے ہی اس پر روٹنگ دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ بھی short of time ہے۔ لہذا اسے میں disallow کرتا ہوں۔ سید احسان اللہ وقاص! سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ترامیم والے سوڈے تین آج پیش کئے جا رہے ہیں اور ایک مکمل ایکٹ ہے جو پیش کیا جا رہا ہے۔ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ جو ترامیم آج دی گئی ہیں آپ ان کو disallow فرما رہے ہیں۔ آپ کا فیصلہ درست ہے اور سر تسلیم خم ہے لیکن میں یہ درخواست ضرور کروں گا کہ گجرات یونیورسٹی کا جو ایکٹ ہے اس میں جو ترامیم دی گئی ہیں اس کو ضرور زیر غور لانے کا آپ موقع فراہم کریں۔ ان میں تو ترامیم ہیں لیکن وہ چونکہ پورا ایکٹ ہے اور اس میں کچھ چیزیں ضروری ہیں۔ سینڈنگ کمیٹی میں بھی وزیر موصوف نے یقین دہانی کروائی تھی اور کل بھی کچھ چیزوں کی یقین دہانی کروائی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس میں thoroughly بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 2 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Ijaz Ahmad Samma, Sheikh Ijaz Ahmad, Raja Riaz Ahmad, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Muhammad Ashraf Kamboh, Ms Azma Zahid Bukhari, Sheikh Amjad Aziz, Mr Ihsan-ul-Haq Ahsan Noulatia and Malik Asghar Ali.

میں یہ بھی short of time کی وجہ سے disallow کرتا ہوں۔

رانا منام اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ جس amendment کو disallow کر چکے ہوں تو کیا اس کو پڑھنا ضروری ہے؟ میرا تو خیال ہے کہ جب آپ نے disallow کر دیا تو اس کے بعد یہاں پڑھنا ضروری نہیں تھا۔

جناب سپیکر، نہیں میں پہلے پڑھتا ہوں اس کے بعد disallow کرتا ہوں یعنی جس کی طرف سے ترمیم آئی ہے پتا تو پلے کہ ترمیم آئی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، یعنی فیصد آپ اب کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے فیصد نہیں ہوا۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر، جی رانا صاحب! آپ کچھ فرما رہے تھے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں میری سمجھ یہ ہے کہ جب ایک notice for amendment دیا گیا اور That was short of time تو جب وہ سیکرٹریٹ کو noting کے ساتھ آپ کو پیش ہوا تو آپ نے اسے reject کر دیا۔ اس کے بعد نہ تو وہ circulate ہونا چاہئے تھا اور نہ ہی اسے یہاں پر پڑھنے کی ضرورت تھی۔ یہ confusion پھیلی ہی اس لئے ہے کہ ہم نے جو notices for amendment دینے وہ باقاعدہ سیکرٹریٹ سے ہو کر آپ کے حکم سے circulate ہو گئے ان کی کاپیاں ہمارے ہاتھوں میں ہیں اور اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ انہیں تو ہم disallow کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! جب ایوان کے اندر لاہ منسٹر نے oppose کیا تو اس کے بعد میں نے disallow کیا۔

رانا مناء اللہ خان، نہیں۔ جناب سپیکر! لاہ منسٹر نے oppose نہیں کیا۔

جناب سپیکر، نہیں، لاہ منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، نہیں، یہ تو بعد کی بات ہے۔

جناب سپیکر، نہیں، نہیں، انہوں نے ابھی کیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر آپ نے اسے disallow نہیں کیا تھا اور پوری کارروائی مکمل کر کے وہ amendment ایوان میں circulate ہو گئی تھی۔ اس کی کاپی ہمیں بھی اور لاہ منسٹر کو بھی مل چکی تھی تو اس stage پر لاہ منسٹر oppose ہی نہیں کر سکتے تھے۔

جناب سپیکر، میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ لاہ منسٹر کے oppose کرنے کے بعد میں نے disallow کیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، لیکن اسے circulate ہونے کے بعد اس stage پر لاہ منسٹر oppose نہیں کر سکتے تھے۔ آپ لاہ منسٹر کو ہدایت کریں کہ وہ ذرا رولز کی دوبارہ study کر لیں اور ابھی طرح سے ذرا ان کو سمجھ لیں۔

جناب سپیکر، اس چیجر میں kill نہیں کیا جاتا، پہلے بھی یہی precedent رہا ہے۔ اسے ادھر ہی ایوان کے اندر disallow کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'لاہ منسٹرا

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے عرض کروں گا کہ یہ آج کی practice نہیں ہے، یہ ہمیشہ سے پارلیمانی practice چلی آ رہی ہے اور چل رہی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بدایت والی بات اتنی ہی مجھ پر لاگو ہوتی ہے جتنی آپ پر ہوتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! after circulation disallow نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر، جی 'مہربانی۔

MR SPEAKER: The question is:

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 3 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 4 do stand part of the Bill

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafiq Khan Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sheikh Ijaz Ahmad, Raja Riaz Ahmad, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Muhammad Ashraf Kamboh, Ms Azma Zahid Bokhari, Sheikh Anjad Aziz, and Malik Asghar Ali.

میں اسے بھی short of time کی وجہ سے disallow کرتا ہوں۔

The question is:

"That clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 5 do stand part of the Bill

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 1 do stand part of the Bill.

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Preamble do stand part of the Bill.

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Long Title do stand part of the Bill.

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! پہلے احسان اللہ وقاص صاحب نے بھی کہا ہے۔ آپ نے تجربات یونیورسٹی کا بھی ایک بل پیش کرنا ہے۔ وہ اچھا خاصا لمبا بل ہے۔ اس کی 54 clauses ہیں۔ اس میں ہماری amendments تو موجود ہیں لیکن ہم نے اس میں اور amendments دی ہیں۔ آپ انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی ٹیکسٹا کا بل پیش کرنا چاہتے ہیں تو اگر اس کو کر لیں اور اسے کل کے لئے pending کر دیا جائے تو اس میں amendments بھی آجائیں گی اور وہ بل بھی لمبا ہے۔ آج وہ ختم ہی نہیں ہو سکتا۔ جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! آپ نے ناز کا وقتہ کرنا ہے اور ہمارے معزز مہمان سپیکر بلوچستان اسمبلی یہاں پر بیٹھے ہیں، میں ایم۔ ایم۔ اے کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ ان کا یہاں آنا ہمارے لئے باعث عزت ہے، باعث وقار ہے، ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب قاسم ضیاء!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! مجھے جناب سپیکر بلوچستان اسمبلی کے یہاں آنے کا اب پتا چلا ہے تو میں پوری اپوزیشن کی طرف سے انہیں welcome کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ اس ایوان میں ان کے آنے پر ہمیں بڑی خوشی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ وہ اس ایوان کی کارکردگی سے خوش ہو کر جائیں گے کیونکہ آج ایوان میں کارکردگی کافی اچھی رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس سے کافی محظوظ بھی ہونے ہوں گے۔ میں انہیں ایک دفعہ پھر خوش آمدید کہتا ہوں۔

MR SPEAKER: Thank you. Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, be passed "

The motion moved and the question is

"That the University of Sargodha (Amendment) Bill 2003, be passed."

(The motion was carried.)

The Bill was passed

جناب سپیکر، اب نماز عہر کے لئے ہاؤس 20 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عہر کے لئے 20 منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز عہر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر ایک بج کر 40 منٹ پر دوبارہ کرسی صدارت پر متعین ہونے)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی
ٹیکسلا مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Engineering and Technology Taxila (Amendment) Bill 2003. Minister for Law!

جناب طاہر اختر ملک، جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرعدہ ایوان میں موجود معزز اراکین کی گنتی کی گئی) کورم نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ (اس مرعدہ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں) دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرعدہ ایوان میں موجود معزز اراکین کی گنتی کی گئی) ایوان میں کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

We take up the University of Engineering and Technology, Taxila (Amendment) Bill 2003. Minister for Law

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move.

"That the University of Engineering and Technology, Taxila (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once"

MR SPEAKER: The motion moved is

"That the University of Engineering and Technology, Taxila (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are four amendments in this motion. The first amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhtan

Mr Arshad Mehmood Baggu may move it

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move:

"That the University of Engineering and Technology, Taxila (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 25 February 2004."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Engineering and Technology, Taxila (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 25 February 2004."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir

جناب سپیکر، وزیر موصوف اسے oppose کرتے ہیں۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب! جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! چونکہ وزیر قانون اور جناب سے میں نے درخواست کی تھی کہ اس میں اصلی بل گجرات کا ہے جو کہ ایک لمبا بل ہے کیونکہ ترامیم ہماری بھی آئی ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی والوں نے بھی دی ہیں لہذا انہوں نے کہا ہے کہ اسے ہم پرسوں پر لے جاتے ہیں۔ جتنی ترامیم باقی ہیں اس میں دو بل ہیں۔ میں اس کو press نہیں کرتا۔ جناب سپیکر، شکریہ۔ جی ڈا کنٹریڈ وسیم اختر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ کیونکہ محرک اسے press نہیں کرتے لہذا یہ ترمیم dispose of ہوتی۔

Next amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem

Akhtar Dr Syed Waseem Akhtar may move it

چونکہ رانا صاحب نے کہا تھا کہ ناموں کی ضرورت نہیں ہے اس لئے میں نے نہیں پڑھے۔ اب میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

The next amendment is from Rana Sana Ullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Samiullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sheikh Ijaz Ahmad, Sh Amjad Aziz, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Raja Riaz Ahmad, Malik Asghar Ali Qaiser and Ms Azma Zahid Bokhari.

short of time کی وجہ سے یہ بھی میں allow نہیں کرتا لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

Next amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Wassem Akhtar.

چونکہ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا جناب ارشد محمود بگو صاحب اسے پیش کریں۔
جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر اس تحریک کو بھی ہم press نہیں کرتے۔
جناب سپیکر، چونکہ محرک اسے press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

The next amendment is from Rana Sana Ullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Samiullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sheikh Ijaz Ahmad, Sh Amjad Aziz, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ehsan-ul-Haq, Raja Riaz Ahmad, Malik Asghar Ali Qaiser and Ms Azma Zahid Bokhari.

یہ بھی short of time کی وجہ سے میں disallow کرتا ہوں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اب میں سوال put کرتا ہوں۔

The motion moved and the question is:

"That the University of Engineering and Technology , Taxila (Amendment) Bill 2003 , as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Samiullah Khan, Raja Muhammad Shafiqat Khan Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sheikh Ijaz Ahmad, Sh Amjad Aziz, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Raja Riaz Ahmad, Malik Asghar Ali Qaiser and Ms Azma Zahid Bokhari.

یہ بھی short of time کی وجہ سے میں disallow کرتا ہوں لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

The question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 2 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

Clause 1 do stand part of the Bill

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Preamble do stand part of the Bill.

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Long Title do stand part of the Bill

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the University of Engineering and Technology, Taxila (Amendment) Bill 2003, be passed "

The motion moved is:

"That the University of Engineering and Technology, Taxila
(Amendment) Bill 2003, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the University of Engineering and Technology, Taxila
(Amendment) Bill 2003, be passed "

(The motion was carried.)

The Bill was passed

مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح یونیورسٹی برائے خواتین
راولپنڈی مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we take up the Fatima Jinnah Women University,
Rawalpindi (Amendment) Bill 2003. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi
(Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing
Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi
(Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing
Committee on Education, be taken into consideration at once "

There are two amendments in this motion. The first
amendment is from Rana Sana Ullah Khan, Rana Aftab Ahmad

Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan
Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sheikh Ijaz Ahmad, Raja
Riaz Ahmad, Malik Asghar Ali Qaiser, Mr Ali Hassan Raza Qazi,
Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Ms Azma Zahid Bokhari and
Sheikh Amjad Aziz.

میں نے چونکہ وعدہ کیا تھا کہ ایک بل پر permission دوں گا تو اس کی میں اجازت دیتا ہوں۔

Rana Sana Ullah Khan may move it.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'وزیر قانون!'

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری رانا مناء اللہ صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر، انہوں نے on the floor of the House کہا ہے کہ میں اس کو press نہیں کرنا چاہتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں کچھ اور گزارش کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر، جی 'فرمائیے!'

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف یہ آپ کے نوٹس میں بت لانا چاہ رہا ہوں کہ آج کے

بل پر یہ amendments نہیں دینا چاہ رہے بلکہ یہ گجرات کے بل پر amendments دینا چاہ رہے ہیں۔

چونکہ آج ہم اسے take up نہیں کر رہے بلکہ کل take up کریں گے۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'رانا صاحب!'

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے جتنی بھی amendments دی ہیں یونیورسٹی، ٹیکسٹ، سرگودھا،

فیصل آباد ان سب کے بارے میں انہوں نے ایک ہی amendment دی ہے جس میں چانسلر کو انہوں نے

bound کیا ہے He will act on the advice of the Cabinet or the Cheif Minister

یہی بات یونیورسٹی آف گجرات کے ایکٹ کی کلاز 9 کی

(7) sub clause میں بھی انہوں نے incorporate کی ہے تو اس میں میرا موقف یہ ہے کہ یہ legislation' یہ کلاز جو انہوں نے insert کی ہے یہ amendment جو یہ باقی تمام یونیورسٹیوں میں لسنے ہیں اور یہ جو یونیورسٹی آف گجرات ایکٹ میں بھی ہے یہ un-constitutional ہے۔ یہ اس ہاؤس کے دائرہ کار میں نہیں آتی تو اس میں کل بھی بات ہوتی ہے۔ باقی جو مزید بات ہے جب کل گجرات کا ایکٹ آجانے کا تو اس میں ہو جائے گی۔ جو ہم amendment کل دیں یونیورسٹی آف گجرات ایکٹ میں تو ان میں اگر وقت کی کمی ہے، کیونکہ اگر آج ہم دیں تو ایک دن اس میں لگ جائے گا۔ وزیر صاحب سے ہماری بات ہوگئی ہے وہ agree ہو گئے ہیں، وہ اس پر oppose نہ کریں انشاء اللہ کل ہمیں بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ تو کیا آپ اس کو مزید press نہیں کرتے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ہم مزید press نہیں کرتے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کل جمعہ ہے اور جمعہ کو half time ہوتا ہے۔ اگر اس گجرات بل کو پیر کو لے لیا جائے۔

جناب سپیکر، جو کل ہو سکے گا کل کر لیں گے، باقی پیر کو کر لیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! انہوں نے amendments آج دی ہیں اور ہم نے بھی آج دی ہیں۔ اس میں تو ہمیں کل موقع نہیں ملے گا، میری رائے یہ ہے کہ اسے پیر کو کر لیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر انہوں نے آج amendments دے دی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم ان کو oppose نہ کریں کہ یہ short of time ہے تو ہم ان کو oppose نہیں کریں گے۔ آپ نے بھی مہربانی فرمائی ہے کہ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ rule out نہیں کریں گے۔ اس طرح سے ان کی amendments take up ہو جائیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج انہوں نے amendments دے دی ہیں تو پھر تو کل postpone کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے لیکن اگر انہوں نے amendments

کل دینی ہیں تو پھر یہ بات کی جا سکتی ہے کہ ان کو سوموار کو take up کیا جا سکتا ہے۔
جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ اچھا خاصا بل ہے کل یہ تو نہیں کہ صرف اسی بل پر بات ہوتی ہے۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ان کی discretion پر ان کو کل جتنا وقت دینا چاہیں ہمیں
کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان کی طرف سے amendments آج آجانی چاہئیں۔ کل بل take up ہو جانا
چاہئے۔ یہ بل آگے چلتا رہے گا۔

جناب سپیکر، یہ take up ہو جانے گا۔ آگے جتنے بھی دو یا تین دن لگیں گے وہ نکالیں گے۔ دوسری
بات یہ کہ آج تین بجے تک اپنی amendments اسمبلی سیکرٹریٹ میں submit کرادیں گے تو پھر ہم
کل اسے take up کر سکتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم نے کچھ amendments جمع کروا بھی دی ہیں، کچھ ہم آج
کردائیں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ کل جمعہ ہے اور ایک بجے کے بعد لوگ چلے جائیں گے۔
جناب سپیکر: ہم اس کو take up کر لیں گے، جتنا کام ہو سکا کر لیں گے باقی ماندہ Monday پر چلا
جانے گا یا Tuesday پر چلا جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ رانا آفتاب احمد خان!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب سمیع اللہ خان!۔۔۔ تشریف
نہیں رکھتے۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، مجھے میری ترمیم کی کاپی دے دی جانے۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب! جو بات آپ اور وزیر قانون صاحب کے درمیان طے پائی ہے وہ شفقت
عباسی صاحب کو پتیز بتادیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! شفقت عباسی صاحب ہاؤس میں بد میں آئے ہیں۔ میں ان کو یہی بتا
رہا ہوں کہ فیصد یہ ہوا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ جو ہم نے دو ترمیم دی ہیں ان کو oppose نہیں
کیا جانے گا، press نہیں کیا جانے گا اور جو ترمیم ہم نے گجرات یونیورسٹی بل کے حوالے سے دی ہیں
انہیں یہ accommodate کر لیں گے۔ لہذا آپ اس کو press نہ کریں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر اسٹیک ہے جیسے فیصلہ ہوا ہے۔ میں اسے پیش نہیں کرتا' press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محرک اپنی ترمیم کو پریس نہیں کرتے۔ جناب اعجاز احمد سلہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ اعجاز احمد۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ ریاض احمد۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ملک اصغر علی قیصر۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب علی حسن رضا قاضی صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب احسان الحق صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولائیا: جناب سپیکر میں اسے press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: محرک press نہیں کرتے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں کہتیں۔ شیخ امجد عزیز صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔

The next amendment is from Rana Sana Ullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Ijaz Ahmad Samma, Sh Ijaz Ahmad, Raja Riaz Ahmad, Malik Asghar Ali Qaiser, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ishan-ul-Haq Ahsan Noulattia, Ms Azma Zahid Bokhari and Sheikh Amjad Aziz.

کیونکہ محرکین اس کو oppose نہیں کرنا چاہتے، اس کو press نہیں کرتے لہذا یہ ترمیم dispose of ہوئی۔ اب میں question put کرتا ہوں۔

The motion moved and the question is: -

"That the Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi (Amendment) Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Ijaz Ahmad Samma, Sheikh Ijaz Ahmad, Raja Riaz Ahmad, Malik Asghar Ali Qaiser, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ihsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Ms Azma Zahid Bokhari and Sheikh Amjad Aziz.

کیونکہ محرکین اسے press نہیں کرنا چاہتے لہذا یہ ترمیم dispose of ہوئی۔

The question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 2 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 1 do stand part of the Bill.

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Preamble do stand part of the Bill.

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Long Title do stand part of the Bill

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir I move:

"That the Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi
(Amendment) Bill 2003, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is :

"That the Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi
(Amendment) Bill 2003, be passed.

The motion moved and the question is :

"That the Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi
(Amendment) Bill 2003, be passed."

(The motion was carried.)

The Bill was passed.

رپورٹ

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن بل پر مجلس قائمہ برائے تعلیم

کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: اب میں چودھری محمد ارشد صاحب سے کہوں گا کہ وہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

چودھری محمد ارشد: جناب سپیکر! میں "The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (Bill

No.42 of 2003) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اب اجلاس کل مورخہ 9-جنوری 2004 بروز جمعہ 10 بجے صبح تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9-جنوری 2004

1- سوالات (عکس میں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2- سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

(1) مسودہ قانون یونیورسٹی آف گجرات صدر 2003

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس)

جمعۃ المبارک، 9 جنوری 2004

(یوم الجمعہ، 16 ذی القعدہ 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس، اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ ماہی 10 بج کر 52 منٹ پر

زیر صدارت جناب سیکرٹری چودھری محمد افضل سہی منعقد ہوا۔

کلمات قرآن پاک اور ترجمہ قاری افتخار الدین نے پیش کیا۔

اغوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا اخْتَلَفُوا

فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا

جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

لِأَمَّا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأُذُنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾

سورۃ البقرہ آیت 213

لوگ ایک ہی امت تھے، پھر اللہ نے انبیاء بھیجے، جو ہماری دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ کتب حق نازل کیں، کہ وہ لوگوں کے درمیان اس باب میں فیصلہ کرے جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے، اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہی نے جنہیں وہ ہی تھی انہی کی ضد کے باعث بعد اس کے کہ انہیں کلمہ پائی تھا انہیں پہنچائی تھی، پھر اللہ نے اپنے فضل سے انہیں جو ایمان والے تھے، وہ امر حق بنا دیا جس کے بارے میں وہ اختلاف کر رہے تھے، اور اللہ جسے چاہتا ہے راہِ راست بنا دیتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے اجنڈے پر حکمہ تعلیم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔

تعزیت

تھل کینال میں بس گرنے سے ہلاک ہونے والے

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، گزارش یہ ہے کہ دو تین روز قبل تھل کینال میں ایک بس گری ہے جس میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اب بھی بہت سی لاشیں نہیں نکل سکیں تو میں یہ suggest کرتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرے اور ہم سب مرحومین کے لواحقین کے ساتھ تعزیت کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

دوسرے نمبر پر کہ حکومت پوری کوشش کرے کہ جو لاشیں ابھی تک نہیں نکل سکیں انہیں نکالا جائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ بس نہر میں گرنے سے جتنے لوگ فوت ہو گئے ہیں ان کے لئے حکومت کی طرف سے کچھ نہ کچھ compensation کے طور پر دیا جانا چاہئے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ سڑکوں پر حادثات کی بھرمار ہے اور ایک اخبار کی خبر کے مطابق یہ بس بھی ٹائی رازڈ کھٹنے کی وجہ سے نہر میں گری ہے۔ ہمارے موٹر وہیکلز ایگزامینیشن کا basically کام بسوں کی passing کا ہے جو کہ ہر سال passing کرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ بسوں کا پورا جائزہ لیں کہ یہ fit ہے کہ نہیں۔ بد قسمتی سے ہمارے ہر ٹکٹے میں ہڈی کارولاج پڑ چکا ہے جو ہڈی دینا

ہے وہ کام کروالینا ہے۔ بس کو پاس کرنے والے کی بھی باز پرس ہونی چاہئے تاکہ کسی level پر تو کوئی deterrence ہو جائے۔ میں انہیں کروں گا کہ مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔
جناب سپیکر، مرحومین کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر بھکر میں بس نہر میں گرنے سے ہلاک ہونے والے مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

تھل کینال میں بس گرنے سے ہلاک ہونے والوں

کے لواحقین کے لئے مالی امداد

جناب حفیظ اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، حفیظ اللہ صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان، جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ بس کے نہر میں گرنے کا جو واقعہ کل ہوا ہے وہ میرے حلقہ ضلع بھکر میں ہوا ہے۔ یہ بس کل سہ پہر سکول اور کالج کے طالب علموں کو لے کر واپس گھر جا رہی تھی کہ ٹائی راز کھٹنے سے بس نہر میں جا گری۔ بس کے نہر میں گرنے سے 60 آدمی موقع پر ہلاک ہو گئے۔ نہر سے 27 لاکھ نکالی جا چکی ہیں اور باقی 33 لاکھوں کے بارے میں ابھی کوئی پتا نہیں ہے۔ میں حکومت پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ ہمارے لوگوں کی امداد کی جائے۔

حکمہ آبپاشی والوں نے ایک اور کام یہ کر دیا کہ بس کے نہر میں گرنے کے بعد پٹیلے پانی بند کر دیا لیکن آج مجھے حلقے سے اطلاعات ملی ہیں کہ انہوں نے نہر کا پانی چھوڑ دیا ہے جس سے نہر سے لاکھوں کا پتا نہیں چل رہا۔ میری یہ گزارش ہے کہ نہر کا پانی بند کیا جائے۔ ہمارے علاقے کے لوگ مشقت میں کیونکہ انہیں پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی امداد نہیں دی گئی۔ رات کے وقت

علاقہ کے لوگ مارچ اور لائینوں کی مدد سے لاشیں تلاش کرتے رہے ہیں اور اب تک جو 27 لاشیں ملی ہیں یہ سب وہاں کے لوگوں نے خود ہی نکالی ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں کوئی انتظام نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہاں تو قیامت کا منظر ہے۔ جن کے نوجوان بیٹے ہلاک ہو گئے ہیں وہ بیچارے پاگوں کی طرح رو رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ ہماری طرف کوئی امداد لے کر پہنچنے کا کر نہیں؟ اتنا بڑا حادثہ ہو گیا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ حکومت پنجاب متاثرین کی مدد کرے اور جن کے نوجوان بچے فوت ہو چکے ہیں ان کے لواحقین کی امداد کے لئے حکومت اعلان کرے اور جو لاشیں ابھی تک نہر سے نہیں نکل سکیں انہیں نکالنے کے لئے کوئی انتظام کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ وزیر آبپاشی کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! یہ المناک واقعہ کل ہوا ہے اور اس پر حکومت پنجاب اور ہم سب افسوس کرتے ہیں۔ یہاں اسمبلی میں بھی دعائے خیر کی گئی۔ ہماری ہمدردیاں عوام کے ساتھ ہیں۔ متعلقہ ایم۔ پی۔ اے جناب حفیظ اللہ خان نوانی صاحب نے آج اس بارے میں بات کی ہے کہ محکمہ آبپاشی نہر کا پانی بند نہیں کر رہا ہے تو اس سلسلے میں میری سیکرٹری آبپاشی سے بات ہوئی ہے وہ ابھی موقع پر وہاں جا رہے ہیں اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی انہیں ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ضلع بھکر کے وزیر کو بھی ہم نے کہا کہ وہ جا کر لوگوں کی مدد کریں۔ حکومت پنجاب اس میں خاصی دلچسپی لے رہی ہے اور ہم نہر بھی بند کروائیں گے اور لاشوں کو تلاش کرنے میں پوری مدد کی جائے گی اور وہاں کے لوگوں کو مالی امداد بھی دی جائے گی۔ اس سلسلے میں حکومت عنقریب اعلان بھی کرے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، حفیظ اللہ خان صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان، جناب سپیکر! حکومت پانی پھونڈنے کے لئے دلچسپی لے رہی ہے اور دوبارہ پانی پھونڈ دیا گیا اس سے تو ہمارے مسائل مزید بڑھیں گے، کم نہیں ہوں گے کیونکہ لاشیں نکالنے میں ہمیں بہت مسائل کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو حوالہ ہوا ہے یہ ہر لحاظ سے قابل افسوس ہے اور جو بھی اس حوالے میں جان بحق ہوئے ہیں ان کے لواحقین کے ساتھ حکومت دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور جن حادثات کا میرے بھائی نے ذکر کیا ہے میری ان سے پہلے بھی بات ہوئی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی رابطہ ہوا ہے اور ان کے نوٹس میں بھی یہ بات لائی گئی ہے۔ جس طرح ابھی وزیر آبپاشی فرما رہے تھے کہ سیکرٹری آبپاشی کو وہاں جانے کی ہدایت کر دی ہے اور وہ جلد ہی موقع پر پہنچ جائیں گے۔ انتظامی لحاظ سے وہاں کسی بھی اقدامات کی ضرورت ہوتی تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمام اقدامات حکومت اٹھانے گی۔

دوسری بات میرے بھائی نے یہ کہی کہ وہاں لوگوں کی امداد وغیرہ نہیں کی گئی۔ وہاں پر اس وقت بھی ساری انتظامیہ موجود ہے اور لاشوں کو ڈھونڈنے میں مقامی لوگوں کے ساتھ مکمل تعاون کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے جو بھی امداد ہوئی انشاء اللہ تعالیٰ دی جائے گی۔ انہوں نے compensation کے متعلق فرمایا اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ accident ہے اور قواعد و ضوابط کے مطابق محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلقہ جو امداد ہے وہ بھی دی جائے گی اور اس کے علاوہ جیسا کہ وزیر آبپاشی نے بھی فرمایا کہ حکومت کی طرف سے بھی ان کی بھرپور مدد کی جائے گی۔ گو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انسانی جانوں کا جو ضیاع ہے اس کا متبادل مالی امداد نہیں ہو سکتی لیکن اس کے باوجود جو بھی ممکن ہوا حکومت وہ اقدامات ضرور کرے گی اور ہم اس سلسلے میں اقدامات کر رہے ہیں۔

اجلاس میں شامل نہ ہونے پر حکومتی

ارکان کو شو کاز نوٹس

جناب سپیکر، شکر۔ جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کل روزنامہ "دی نیوز" اور کئی دیگر اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں اخباری رپورٹ کے مطابق حکومت نے بلکہ ایک سیکرٹری صاحب کی طرف سے ہمارے حکومتی اراکین کو شو کاز نوٹس دینے گئے ہیں کہ یہ اجلاس میں شامل کیوں نہیں ہوتے اور وقت پر یہاں کیوں نہیں آتے؟ میں سمجھتا ہوں کہ بوروکریٹ کی طرف سے ممبران اسمبلی کو اس طرح کے شو کاز نوٹس دینا اس House کا وقار مجروح کرنے کے برابر ہے۔ یہ تو پارلیمانی پارٹی میں ممبران کو تنبیہ کی جاسکتی ہے، ان کو پوچھا جاسکتا ہے اور ان سے request کی جاسکتی ہے لیکن اس انداز سے جیسے ایک تھانہ دار کسی کو بلا کر یہ کہے کہ آئندہ اگر تم نے میرے قتلے حاضر نہ دی تو پھر میں تم سے دوسرے طریقے سے نمونے گا تو میں یہ کہوں گا کہ اس ہاؤس کی اس طرح سے تذلیل نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر، جی، شکر۔ جی، برگیز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن کو کوئی خط نہیں گیا اور انہوں نے جو بات کی ہے وہ محض ایک اخباری تراشے کے حوالے سے کی ہے کہ اخبار میں خبر آئی ہے۔ ویسے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری پارٹی کا اندرونی معاملہ ہے اگر میرے بھائی کو کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو ہم اپنی پارلیمانی پارٹی میں بیٹھ کر اس معاملے کو طے کر سکتے ہیں لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ صرف اور صرف اخبارات کی حد تک ہے اور ایک غلط فہمی کی بنیاد پر یہ خبر اخبار میں آئی ہے۔

جناب سپیکر، شکر۔ جی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے کہا کہ یہ محض اخباری بات ہے یہ قلمًا محض اخباری بات نہیں ہے۔ میں اس ایوان کا حصہ ہوں۔ میرے اس ایوان میں کسی ممبر دوست کو کوئی ذہنی سیکرٹری یا کوئی اور دوسرا سیکرٹری نوٹس دے کر یہ پوچھے کہ آپ غلط اجلاس یا غلط میٹنگ میں کیوں نہیں آنے تو میرا فرض بنتا ہے کہ میں اس House کے custodian کے سامنے بات کروں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے پارلیمانی پارٹی جو مرضی فیصلہ کرے۔ جناب سپیکر، ٹھیک ہے شفقت عباسی صاحب! آپ تشریف رکھیں اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ اخباری تراشہ ہے یا یہ محض ایسے ہی بات کی جارہی ہے۔ ویسے تو یہ سب کو پتا ہے کہ ایک تھانیدار بٹھایا گیا ہے اور تھانیدار آفیسرز گیلری میں موجود ہے، اسی وجہ سے کورم موجود ہے۔ میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ سوال نشان زدہ ہو یا غیر نشان زدہ rules کے مطابق سوال کرنا ہر ممبر کا حق ہے۔ اسی طرح سے اس کا جواب دینا گورنمنٹ یا متعلقہ وزیر کا فرض ہے کیونکہ اس کی یہ ذیونگی اور ذمہ داری ہے لیکن یہ الفاظ پتا نہیں کہاں سے آگئے کیونکہ rules میں تو اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ہر سوال کے ساتھ یہ لکھا ہوتا ہے کہ غلط وزیر "ازراہ کرم بیان فرمائیں گے" یہ جو لفظ "ازراہ کرم بیان فرمائیں گے" ہم سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ اس میں اب "ازراہ کرم" والی بات کوئی نہیں ہے۔ وہ کبھی کوئی زمانہ ہوگا کہ جب وزراء اتنے معزز اور محترم ہوں گے کہ وہ "ازراہ کرم" بیان فرماتے ہوں گے۔ اب تو یہ خود باعث کرم ہیں۔ (قلمند)

بلکہ نشان عبرت ہیں تو میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ یہ جو الفاظ ہیں کہ متعلقہ وزیر "ازراہ کرم بیان

فرمائیں گے" ان کی rules میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمیں ان کا اذراہ کرم فرمانا قبول نہیں ہے۔ ان الفاظ کو حذف کروایا جائے۔

جناب سپیکر، یہ تو سید احسان اللہ و قاص صاحب پر سوال کریں کیونکہ یہ انہوں نے لکھا ہے۔

رانا منام اللہ خان، میں سوال نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات آپ کے سامنے رکھی ہے کہ یہ "اذراہ کرم" کے الفاظ کہاں سے آئے ہیں؟

جناب سپیکر، نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ وزراء کی عزت اور احترام ہونا چاہئے اور وہ کرنا بھی چاہئے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں اذراہ کرم والی کون سی بات ہے؟ اس کی یہ ڈیوٹی اور ذمہ داری ہے کہ وہ جواب دے اور سوال کرنا میرا یہ حق ہے تو پھر اس میں اذراہ کرم والی کون سی بات ہے؟ یہ تو simple اس طرح بھی آسکتا ہے کہ "کیا وزیر تعلیم بین فرمائیں گے"۔

جناب سپیکر، جی، آپ تشریف رکھیں۔ کیانی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ اسے چپتے دیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، کرنل سرخرو صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، شکریہ، جناب سپیکر! ہم جتنے بھی یہاں پر ممبران حضرات ہیں ہماری اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے کہ ہم وقت پر آئیں اور اجلاس میں شرکت کریں لیکن مجھے بہت افسوس ہے کہ کئی حضرات نہیں آتے اور میں تین دن پہلے یہاں تھا اور میری حاضری بھی لگی ہے لیکن اس کے باوجود مجھے نوٹس دیا گیا کہ you are absent (نہتے)

جناب سپیکر، بھئی، ان کی بات تو سنیں، ارشد محمود صاحب! ان کی بات تو سنیں، پلیز۔ انہیں بات کرنے دیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، جناب سپیکر! میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، کرنل صاحب! آپ فرمائیں!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: جناب سپیکر! میں یہ request کرتا ہوں کہ جو حضرات یہ efficiency دکھا رہے ہیں ان کا کام ہے کہ exact چیز کو point out کریں۔ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ جب میں حاضر تھا تو مجھے کہا گیا کہ آپ غیر حاضر تھے۔ ایسا کیوں ہوا ہے؟ Next time he should be careful

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اللہ کا بڑا فضل ہے کہ ہمارے دوست پچھلے ایک ہفتے سے سچ بول رہے ہیں۔ کل برگیز نر صاحب نے سچ بولا اور آج میرے بھائی نے سچ بول کر وزیر قانون کی بات کو رد کیا ہے۔ اب ہونا یہ چاہئے کہ وزیر قانون کھڑے ہو کر House سے معذرت کریں کہ انہوں نے جو بات کی تھی وہ غلط تھی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور اب پھر میں اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ یہ خبر میری اطلاع کے مطابق ایک اخباری تراش تھی اور اخبار کی خبر پڑھ کر میرے بھائی نے ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا، اگر آپ نے سنا ہو کہ اگر اس قسم کا کوئی واقعہ ہوا ہے تو یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے، ہم اپنی پارلیمانی پارٹی میں بیٹھ کر اس کو طے کر سکتے ہیں۔ یہ میں نے House میں کہا ہے اور ساتھ ہی میں نے یہ کہا تھا کہ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ارشد بگو صاحب، راجہ شفقت عباسی صاحب کو اس قسم کا کوئی نوٹس نہیں ملا۔ میں اب بھی اس بات پر قائم ہوں کہ ان کو کوئی نوٹس نہیں ملا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر میرے بھائی کے ساتھ کوئی بات ہوئی ہے، اس قسم کا اگر کوئی معاملہ ہوا ہے تو میں پھر یہ دہراتا ہوں کہ اس کو ہم اپنی پارلیمانی میٹنگ میں بیٹھ کر طے کر سکتے ہیں لیکن جس طرح رانا صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس کو استحقاق کمیشن کے پاس بھیج دیں۔ اگر معزز رکن یہ سمجھتے ہیں کہ اس بات سے ان کا

استحقاق مجروح ہوا ہے تو اس کا ایک طریق کار ہے کہ یہ تحریک استحقاق لے آئیں، ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

رانا منیا اللہ خان: جناب سپیکر! جس طرح سے یہ سچ بولنے کی فضا قائم ہوتی جا رہی ہے، مجھے لگتا ہے کہ اگر اسی طرح سے معاملہ چلتا رہا تو میرے بھائی راجہ صاحب اپنے آپ کو defend کرنے کے لئے اکیلے ہی رہ جائیں گے۔ راجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے۔ یہ نوٹس جو جاری کیا گیا ہے یہ اس House میں حاضری سے متعلق کیا گیا ہے۔ ان کی پارلیمانی پارٹی میں حاضری سے متعلق نہیں کیا گیا۔ یہ ان کے گھر کا یا ان کی پارلیمانی پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ اس House کا مسئلہ ہے۔ ایک معزز ممبر نے اللہ کر، کھڑے ہو کر یہاں پر دو ٹوک انداز میں یہ کہا ہے کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ چیئر کو اس بات پر اہتیار ہے کہ اس معزز ممبر کے سوال کو وہ استحقاق کمیٹی کو refer کرے، اس معاملے کو thoroughly investigate کیا جائے۔ اگر یہ سچ پایا جائے تو انہوں نے جن کو G.M. quorum مقرر کیا ہے اسے استحقاق کمیٹی میں بلوائیں، ان سے interrogate کریں اور اس معاملے کی تہہ تک چھنیں کہ اگر یہ ایسے ہوا ہے تو کیوں ہوا ہے؟ اب یہ سوال House میں put ہو چکا ہے۔ آپ نے اسے سن لیا ہے لہذا اب اسے استحقاق کمیٹی کو refer کریں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کا ایک باقاعدہ طریق کار ہے۔ جب معزز رکن تحریک استحقاق لے کر آئیں گے تو پھر اس پر بات ہوگی۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوال: جناب سپیکر! میں اسے press نہیں کرتا۔

رانا منیا اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں press کرنے والی کیا بات ہے؟ جب ایک بات House میں آچکی ہے تو آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: جب معزز رکن proper طریقے سے تحریک استحقاق لے کر آئیں گے تو پھر دیکھیں گے۔

رانا مناء اللہ خان: اس بات کو تو کوئی بھی ممبر تحریک استحقاق کے ذریعے House میں لاسکتا ہے۔
جناب سپیکر: رانا صاحب! ابھی کسی کی طرف سے آئی تو نہیں۔

رانا مناء اللہ خان: لیکن کوئی بھی ممبر اسے تحریک استحقاق کی صورت میں لاسکتا ہے۔ یہ بات تو درست ہے نا؟

جناب سپیکر: یہ بعد میں دیکھیں گے کہ کوئی لاسکتا ہے، نہیں لاسکتا یا پھر صرف متعلقہ معزز رکن ہی لاسکتے ہیں۔ یہ سب بعد میں دیکھنے والی باتیں ہیں۔ جب اس پر باقاعدہ تحریک استحقاق آنے لگی تو پھر اس حوالے سے بات ہوگی۔

رانا مناء اللہ خان: یہ بات on record آگئی ہے کہ House میں حاضر نہ ہونے کی وجہ سے انہیں نوٹس serve کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جو الفاظ معزز رکن نے کہے ہیں وہ سب نے سن لئے ہیں۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔ ارشد محمود بگو صاحب میز چلنے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس لئے بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ پنجاب کے اتنے بڑے فورم پر وزیر قانون و پارلیمانی امور کھڑے ہو کر اس House میں [***] بولیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس House کے وقار کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر: [**] لفظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا، انہوں نے کہا کہ یہ [**] ہے۔ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنا چاہتے۔ میں اس بات وہ تحریری نوٹس بھی استحقاق کمیٹی کو پیش کروں گا جو انہوں نے serve کیا ہے جو میری بات کو سچ ثابت کرے گا اور ان کی بات کو [**]۔

* محکم جناب سپیکر لفظ کارروائی سے حذف کیا گیا۔

ثابت کرے گا۔ چونکہ میرے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات آگے چلی تھی لہذا میری درخواست ہے کہ اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جب کوئی تحریک استحقاق آنے گی تو پھر اس پر بات کریں گے۔

جناب ارشد محمود: بگو: جناب سپیکر آپ House کے custodian ہیں، اس House کی تہذیب ہونی ہے اس House کا وقار مجروح ہوا ہے۔ آپ کو یہ اختیار ہے، آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جب کسی جانب سے تحریک استحقاق آنے گی تو پھر اس معاملے کو دیکھیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: ٹھیک ہے۔ ہم اس حوالے سے تحریک استحقاق لے آتے ہیں۔

سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص صاحب کا سوال ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 173۔ جناب سپیکر اپنی گزارش یہ ہے کہ آپ میرے سوال کا اصل مسودہ نکال کر دیکھ لیں اگر میں نے اس میں یہ لکھا ہو کہ "وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے" تو میرا سوال reject کر دیا جائے۔ میں نے کبھی بھی ایسا نہیں لکھا۔ یہ اپنی طرف سے اختلاف کر کے لکھ دیتے ہیں۔ لفظ "کرم" کا استعمال کرنا بھی غلط ہے۔ کرم کرتسی سے نکلا ہے اور کرتسی اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ میں یہ ضرور لکھتا ہوں کہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں۔ ٹھیک ہے ایک احترام کے ساتھ ضرور مخاطب کرتے ہیں۔ رانا صاحب نے بالکل صحیح توجہ دلائی ہے کہ کرم کا لفظ نہیں لکھنا چاہئے۔ میں ہر دفعہ ازراہ نوازش لکھتا ہوں یہ اس کو تبدیل کر کے کرم کر دیتے ہیں۔ اس میں کرم والی کیا بات ہے؟ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سیکرٹری، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائمری سکول کی اپ گریڈیشن

*173، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول برائے لہاء واقع گاؤں رسول پور تحصیل دیپاپور ضلع اوکاڑہ 1923 میں قائم کیا گیا تھا اور یہ سکول ایک ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ سکول کی عمارت بھی کالی بڑی ہے؟

(ب) یہ کہ رسول پور گاؤں کی آبادی تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اردگرد کے علاقے میں کوئی مل یا ہائی سکول نہیں ہے۔ مزید تعلیم کے لئے لہاء کو دور دراز کے علاقوں میں جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سکول کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں اور اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تعلیم :

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول رسول پور کا پرانا نام جنگل پرماند ہے اور یہ سکول 1923 میں قائم ہوا تھا۔ اس کا رقبہ ایک ایکڑ پر مشتمل ہے۔ اس کی عمارت 6 کروڑوں پر مشتمل ہے۔

(ب) اس گاؤں کی آبادی تقریباً 8,000 افراد پر مشتمل ہے۔ اس کے نزدیک برب سڑک گورنمنٹ ہائی سکول منڈی احمد آباد 6 کلومیٹر پر ہے اور گورنمنٹ ہائی سکول رکن پورہ 7 کلومیٹر پر واقع ہے اور ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے۔

(ج) ضلعی حکومت کو سکولوں کے انتظامی امور تفویض کر دیئے گئے ہیں۔ اپنے مالی وسائل و دیگر امور کو مد نظر رکھتے ہوئے سکول کو آئندہ سال اپ گریڈ کرنے کا جائزہ لے گی۔

جناب سیکرٹری، سید احسان اللہ وقاص صاحب آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! 1923 میں انگریز دور حکومت کی مہربانی سے 'ان کی نوازش سے' ان کی شفقت سے ایک سکول قائم ہوتا ہے اور 80 سال گزر جاتے ہیں لیکن اسے upgrade نہیں کیا جاتا۔ پرائمری سکول کے لئے minimum requirement دو کمروں کی ہوتی ہے جبکہ یہ سکول ایک ایکڑ پر مشتمل ہے اور اس میں چھ کمرے موجود ہیں اور 80 سال گزرنے کے باوجود کسی بھی حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ اس پرائمری سکول کو نڈل سکول کا درجہ دے سکے۔ آپ ذرا اس سوال کو ملاحظہ فرمائیں۔ (ب) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ "اس گاؤں کی آبادی تقریباً 8,000 افراد پر مشتمل ہے۔ اس کے نزدیک برہ سڑک گورنمنٹ ہائی سکول منڈی احمد آباد 6 کلومیٹر پر ہے اور گورنمنٹ ہائی سکول رکن پورہ 7 کلومیٹر پر واقع ہے۔" ان کی خواہش یہ ہے کہ بھمبھی اور ساتویں جماعت میں پڑھنے کے لئے بچے چھ سات کلومیٹر دور جایا کریں۔ یہ جواب میں لکھ رہے ہیں کہ اس کو upgrade کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مہربانی کریں اسے upgrade کریں۔ پمپل حکومت نے بہت مارے گھوسٹ سکول تلاش کئے تھے۔ وہ ایک اچھا کام کیا گیا ہے۔ اب موجودہ حکومت نے سکولوں کو ضلعی حکومتوں کے حوالے کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: احسان اللہ وقاص صاحب! اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سکول کو upgrade کرنے کی وزیر موصوف کوئی حتمی تاریخ بتائیں کہ کب تک اس سکول کو upgrade کر دیا جانے کا اور اب تک جو نہیں کیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: وزیر تعلیم!

جناب محمد اقبال رئیس، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں اس سے related ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سکولوں کی upgradation کے حوالے سے criteria setting کے لئے آج کل میں ایک میٹنگ ہونے والی ہے تو اس حوالے سے میری submission یہ ہے کہ آج کل جو criteria استعمال کیا جا رہا ہے یہ تقریباً بیس یا تیس سال پہلے کا بنا ہوا ہے جبکہ آج کل دیہاتوں اور شہروں

میں صورتحال بہت زیادہ تبدیل ہو چکی ہے۔ لہذا criteria جاتے ہوئے علاقے کی صورت حال کو مد نظر رکھا جائے اور میں خصوصی طور پر آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ criteria ترتیب دینے کے لئے عوامی نمائندگان میں سے بھی کسی کو اس میٹنگ میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ اس سکول کی upgradation ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی؟ اس بات میں کچھ اضافی معلومات فراہم کرنا چاہتا ہوں۔ گورنمنٹ ہوائز پر انٹری سکول رسول پور میں طلباء کی تعداد اس طرح ہے کہ کلاس اول میں 80 طلباء ہیں، کلاس دوئم میں 20، سوئم میں 23، چہارم میں 32 اور پنجم میں 36 طلباء ہیں اور کل 190 طالب علم اس وقت وہاں پر پڑھ رہے ہیں۔ اس سکول کے پانچ کلو میٹر کے فاصلے تک کوئی اور مڈل سکول نہ ہے۔ اس یونین کونسل میں کوئی اور ہوائز مڈل سکول نہ ہے۔ سکول ہذا کے قریب دیگر پرائمری سکول ضرور موجود ہیں جن میں گورنمنٹ پرائمری سکول قلم مداسٹک، یہ پانچ کلو میٹر پر ہے اور اس کی تعداد 115 ہے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول کلاس بیڑا مل سات کلو میٹر پر ہے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول بھکیں ہاسوں چار کلو میٹر پر، گورنمنٹ پرائمری سکول بیڈ گھنیر چار کلو میٹر پر، گورنمنٹ پرائمری سکول حاجی چاند چار کلو میٹر پر، میں نے یہ اس لئے اضافی معلومات دی ہیں کہ یقیناً جب بھی کوئی سکول upgrade ہوتا ہے تو اس کا criteria ضرور ذہن میں رکھا جاتا ہے۔ ہوائز پرائمری سکول رسول پور کے بچے زیادہ تر گورنمنٹ ہائی سکول منڈی احمد آباد جاتے ہیں جہاں کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت بڑی آسانی سے دستیاب ہے۔ اگر محرک چاہتے ہیں کہ اس سکول کو upgrade کیا جائے تو ہم اسے consider کر لیں گے۔ اگر یہ criteria meet کرے گا اور فنڈز بھی موجود ہونے تو ہمیں اسے upgrade کرنے میں کوئی

اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

رانا مناء اللہ خان، میں بھی ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (ج) کے جواب میں یہ کہا گیا کہ ضمنی حکومت کو سکولوں کے انتظامی امور تفویض کر دیئے گئے ہیں۔ اپنے مالی وسائل و دیگر امور کو مد نظر رکھتے ہوئے سکول کو آئندہ سال upgrade کرنے کا جائزہ لے گی یعنی ضمنی حکومت۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان سکولوں کی administrative and financial management ضمنی حکومتوں کے پاس ہے یا ان کے پاس ہے؟

جناب سپیکر، جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس پر تو پہلے بھی بات ہو چکی ہے۔ حکومت پنجاب کی تمام تر پالیسیاں نیچے ضلعوں تک جاتی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ overall administrative control حکومت پنجاب کے پاس ہی ہے۔ حکومت اپنی پالیسیاں بناتی ہے جو نیچے دی جاتی ہیں۔ اگر کوئی تبادلے وغیرہ کا کوئی مسئلہ ہو تو اوپر سے لکھ دیتے ہیں اور وہ ہو جاتا ہے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے ان سے definite جواب چاہا ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ ان کی administrative powers اور financial management ان کے پاس ہے یا نہیں ہے؟ یہ لکھ دیتے ہیں وہ مان لیتے ہیں۔ یہ تو ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب سپیکر، جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی one line budget ضمنی حکومتوں کو دے دیتی ہے جس کے تحت وہ اپنے A.D.P set کرتے ہیں لیکن یہ پیمانہ ان کو صوبائی حکومت دیتی ہے۔ بے شک یہ درست فرما رہے ہیں۔ ان کا اپنا A.D.P ہوتا ہے اور ہر ضلع اپنا A.D.P کرتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ financial management ضمنی حکومت کے پاس ہے یا صوبائی حکومت کے پاس ہے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! یہ محکمہ devolve ہو چکا ہے۔ سکولوں اور کالجوں کا سارا کنٹرول ضلعوں کے پاس ہے۔ اس کی آئندہ A.D.P اور upgradation وغیرہ ڈیولپمنٹ ورک وہ اپنے A.D.P

میں set کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ ضلعی حکومت کے پاس ہے کیونکہ جواب میں بھی ضلع کے پاس لکھا ہوا ہے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں۔ یہ کہہ رہے کہ ہم one line budget دے دیتے ہیں۔ بجٹ تو وفاقی حکومت بھی صوبوں کو دیتی ہے۔ آئی۔ ایم۔ ایف۔ بھی ملکوں کو دیتا ہے۔

جناب سپیکر، درست ہے۔

رانا منام اللہ خان، بات یہ ہے کہ ان کے پاس administrative power اور financial management powers ہیں یا نہیں؟ یہ "ہاں" یا "نہیں" میں جواب دیں اور اس کے بعد ان سے پوچھیں کہ اگر ان کے پاس administrative powers نہیں ہیں، ان کے پاس financial management powers نہیں ہیں تو پھر یہ یہاں کر کیا رہے ہیں؟ یہ اس کا definite جواب دیں۔

جناب سپیکر، جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اگر ان کو اپنے علاقے میں کوئی مسئلہ ہے تو بتائیں ہم حل کر دیں گے۔ یہ اتنے power-hungry کیوں ہیں؟ یہ ہر وقت power کی بات کرتے ہیں۔ میں تو عرض کر رہا ہوں کہ ان کو اگر کوئی مسئلہ ہے تو ہم حل کر دیں گے۔ آپ کیوں گھبراتے ہیں؟ جناب سپیکر، وزیر موصوف مسائل کے حل کے لئے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو بتائیں یہ حل کر دیں گے۔ جی شک!

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! بھر House کی کارکردگی آپ کے سامنے ہے۔ اگر انہوں نے اسی طرح کے جواب دینے ہیں تو پھر اس House کی کارکردگی تو آپ کے سامنے ہو گی۔ ان کی مہربانی ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر ان کو ان کے علاقے میں کوئی مسئلہ ہے تو یہ بتا دیں ہم حل کر دیں گے۔ میرے علاقے میں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ مجھے ذاتی طور پر کوئی مسئلہ درپیش ہے۔ اگر یہ اس کے حل کا بندوبست کا وعدہ کریں تو میں ان کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں ان کی پوری satisfaction کراؤں گا۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر، مہربانی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ان کی یہ بات درست ہے [*****]

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! [*****]

جناب سپیکر، آرڈر بیگز۔ آرڈر۔ میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی،

سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں کچھ چیزیں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جز (الف)

(ب) اور (ج) میں نام پوچھا گیا تو انھوں نے نام بتا دیا، سکول کب بنا انھوں نے وہ سال بتا دیا۔

آبادی کتنی ہے؟ انھوں نے جز (ب) میں آبادی کے figures دے دیئے۔ اس کے بعد امد آباد کتنے

کلومیٹر ہے، وہ انھوں نے چھ کلومیٹر بتا دیا، اس کے بعد بتایا کہ گورنمنٹ ہائی سکول سات کلومیٹر پر ہے

یعنی پورے سوال میں ایجوکیشن کی طرف سے جواب آیا ہے۔ میں کل بھی کہہ رہا تھا کہ کوئی ٹھک

اور اکاؤنٹ بھی اس کا جواب دے سکتا ہے۔ جز (ج) جو سوال کی اصل روح ہے۔ اصل اللہ وقاص

صاحب کی جو اصل spirit ہے وہ جز (ج) ہے لیکن وہاں آ کر وہی بات کہ اس کے انتظامی امور ضلعی

حکومت کے پاس ہیں۔ رانا صاحب بھی پوچھ رہے تھے لیکن وزیر تعلیم بتانے سے بچکا رہے تھے۔

یہاں پر بڑا واضح ہے کہ ضلعی حکومت کو سکولوں کے انتظامی امور تفویض کر دیئے گئے ہیں۔ پھر بات

وہیں آ جاتی ہے کہ ہمیں ہر جگہ کی ایک الگ لسٹ بنا کر دی جائے تاکہ اس ایوان کے وقفہ سوالات

میں ہم واقعی پنجاب کے عوام کے مسائل پر حقیقی مسنوں میں بات کر سکیں۔ پنجاب میں عجیب تماشا

ہوا ہے کہ جگہ تو devolve ہو گئے ہیں لیکن وزراء بڑھ گئے ہیں۔ یہ واحد صوبہ ہے جہاں جگہ

devolve ہونے ہیں لیکن وزراء بڑھے ہیں اور ان کی ایک فوج ظفر موج وجود میں آ گئی ہے۔ اگر آپ

* حکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کے پاس کوئی جواب ہو تو فرمادیں کہ devolution کے بعد جب محکموں کے پاس رہ کچھ نہیں گیا تو پھر اتنے وزراء کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں یہاں پر تھوڑی سی گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہر سکول کی upgradation ضروری ہوتی ہے اور ہمیشہ میری اپنی ذاتی خواہش بھی یہی ہوتی ہے کہ اگر گاؤں میں کوئی اچھا سکول کام کر رہا ہو تو اسے upgrade ہونا چاہئے لیکن یہاں پر وزیر کا یہ کہہ دینا کہ ہم upgrade کروادیں گے ایسا ہوتا نہیں ہے کیونکہ ہم لوگ کسی قانون قاعدے کے تحت upgradation کرتے ہیں۔ upgradation میں میسا درکار ہوتا ہے۔ اس میں اضافی کمرے بنتے ہیں۔ صاف دینا پڑتا ہے اور صاف دینے کے لئے S N E approve کروانا پڑتا ہے اس کے لئے ایک پورا process ہے۔ اگر احسان اللہ وقاص صاحب نے مجھے حکم دیا کہ یہ کب ہو گا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ consider کریں گے اور اگر یہ criteria fall کرے گا تو ہمیں upgrade کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ہم نے یہ نہیں کہا کہ آپ یہاں آرڈر دیں۔ ہم تو یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ کیا یہ آپ کے اختیار میں ہے یا نہیں؟ اگر اختیار میں ہو گا تو یقینی بات ہے کہ اس کا ایک process ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جب ان کے اختیار میں ہی نہیں ہے تو یہ ہمیں اس کا کیا process بتا رہے ہیں؟

جناب سپیکر، آپ سن لیں۔ وزیر تعلیم جواب دینے گئے ہیں۔ جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں معزز رکن کی تسلی کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں اختیار نہیں ہے تو پھر ضلعی حکومتوں کو بھی کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ جب تک وہ criteria meet نہیں کریں گے تب تک سکول upgrade نہیں ہو گا۔ اس criteria کو صوبائی حکومت تبدیل کر سکتی ہے۔ ہم نے already وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ لکھا ہوا ہے کہ کچھ ایسے شہر ہیں جہاں پر اب زمین دینی محال ہے کیونکہ زمین بڑی منگی ہو گئی ہے۔ اب وہاں پر لوگ لاکھوں اور کروڑوں روپے کی زمین

کہاں سے دیں؟ گاؤں میں بھی یہی حال ہے۔ ہم خود سے زمین نہیں خریدتے بلکہ عوام دیتی ہے تو یہ criteria ضلعی حکومتیں تبدیل نہیں کر سکتیں۔ یہ اختیار سراسر صوبے کے پاس ہے۔
جناب سپیکر، جی، شکر یہ۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرے بھائی سمیع اللہ خان نے بڑی تفصیل سے بت کی ہے کہ انھوں نے میری ساری باتیں تسلیم کی ہیں کہ یہ مسائل درست ہیں۔ ایک سکول 80 سال کے بعد بھی پرائمری سے ڈل نہیں ہوتا اور جب یہ سکول قائم ہوا تھا اس وقت اس گاؤں کی آبادی ساڑھے سات سو کے قریب تھی لیکن آج اس کی آبادی دس ہزار ہو گئی ہے۔ یہ 80 سال بعد بھی ایک سکول پرائمری سے ڈل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مجھے یہ فرمادیں کہ اس کے لئے کتنی صدیاں درکار ہوں گی جب یہ سکول ڈل ہو گا؟ وہاں کے لوگوں کے مسائل ہیں۔ ہم یہ سوالات صرف تفتن طبع کے لئے نہیں کرتے بلکہ ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہاں پر لوگوں کے جو مسائل ہیں وہ وڑانے کرام کی خدمت میں پیش کریں اور ان سے درخواست کریں کہ لوگ ان مسائل سے دوچار ہیں اس لئے ان کے حل کے لئے کوئی راستہ نکالا جائے۔

جناب سپیکر، جی، شکر یہ۔

سید احسان اللہ وقاص، اب ہر چیز کا ایک ہی جواب دے دینا کہ یہ ضلع کے پاس ہے یہ کوئی حل نہیں ہے۔ ایک سکول 80 سال سے پرائمری ہے اور وہ ابھی تک اسی طرح ہے۔ وہ میرے حلقے میں نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجھے پنجاب بھر کے لوگوں کی فائدگی کرنا ہے اور مجھے یہاں پر کہنا چاہئے، یہاں جانا چاہئے اس لئے یہ مہربانی کریں اس حلقے کے جو ممبران اسمبلی ہیں ان سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ وہ بھی اس معاملے میں دلچسپی لیں اور وہ میرا ساتھ دیں اور اس سکول کو upgrade کرنے کے لئے حکومت کو کوئی فیصد کرنا چاہئے۔

وزیر تعلیم، جی، میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر منتقل ہونے)

جناب ڈپٹی سپیکر، فرمائیں۔

وزیر تعلیم، جناب سیکیٹر! ہمارے اس صوبہ پنجاب میں بے شمار ایسے سکول بنے ہوئے ہیں جہاں عمارتیں تو موجود ہیں لیکن وہاں پر کوئی طالب علم نہیں ہے۔ چھٹے ہیں سال میں irregular قسم کی development ہوئی ہے اور اس سلسلے میں کوئی خاص منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں، ہم نے تو سکول بھی upgrade کئے لیکن بچوں کی تعداد میں بتدریج کمی آتی شروع ہو گئی۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے آپ کے اس اسمبلی سوال کے حوالے سے پہلے ہی بڑی تحقیق کی ہے اور ہم نے وہاں اپنے آفسیئر کو کہہ دیا ہے کہ اگر یہ criteria پر meet کرتا ہے تو اس کو upgrade ضرور ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اسی سوال کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس سوال میں بار بار criteria کی بات ہوئی ہے۔ اس میں 'وزیر تعلیم کو یہ عرض کروں گا اور یہ ان کے اختیار میں ہے' بے شک یہ devolve subject ہے یہ criteria جاتے وقت ہمارے راجن پور، خوشاب، میانوالی اور بھکر کے جو far flung areas ہیں ان کو مد نظر رکھ کر criteria کو نیا بنا رہے ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا valid issue ہے اور اس کی میں بھی مدعاں کروں گا کہ اس کو ضرور زیر غور لایا جائے۔

وزیر تعلیم، جناب سیکیٹر! معزز رکن نے جو بات کی ہے 'بڑی اچھی بات کی ہے۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، فرمائیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب والا! اس سلسلے میں میں بھی یہ عرض کروں گا کہ بچوں کو تعلیم کے سلسلے میں سات آٹھ کلو میٹر ادھر جانا پڑتا ہے اس سے غریب غریب کا وقت اور بیسٹا خالی ہوتا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اسی سکول کو upgrade کر دیا جائے تو علاقے کے لوگوں کو سوت حاصل ہو جائے گی۔ دوسرا میں آپ سے بھی request کرتا ہوں کہ کیا یہ چیز اس سلسلے میں کوئی

کردار ادا نہیں کر سکتی کہ یہ سکول کو upgrade کروائے! اگر وزیر تعلیم نہیں کر سکتے یا حکومت نہیں کر سکتی تو آپ ہی اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کی بات تو وزیر تعلیم نے سن لی ہے۔ اصل بات criteria کی ہو رہی ہے۔ ان کے criteria بڑی اہم چیز ہے، خاص طور پر جو far flung areas ہیں اور جو backward areas ہیں ان کے criteria کو سنٹرل پنجاب سے مختلف کیا جائے۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری آپ نے بڑی اہم چیز کی یہاں پر نشاندہی کی criteria کے متعلق ہر دور کے لوگوں کی demand رہی اور منتخب نمائندوں نے یہ کہا کہ اس criteria کو تبدیل ہونا چاہئے۔ جن لوگوں کا گاؤں سے تعلق ہے یا جن کے علاقے بہت پسماندہ ہیں وہاں پر criteria کی بندش آڑے آتی ہے کیونکہ House میں بھی criteria کے متعلق کئی دفعہ بات ہوئی ہے۔ لہذا ہم نے اس معاملے کو take up کیا اور ہم نے criteria کو relax کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ کوئی بھی سکول operate کر رہا ہو اور اس کی vicinity میں پانچ کلومیٹر تک کوئی سکول ہو تو وہ سکول upgrade نہیں ہو سکتا۔ ہم نے اپنے criteria کی پالیسی میں یہ relaxation مانگی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ زمین کی جو پابندی ہمارے اوپر لگائی گئی ہے اس کو بھی کم کیا جائے۔ پھر طلباء کی تعداد کا جہاں تک مسئلہ ہے اس کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ جب آپ سیکنڈری سکول سے ہائر سیکنڈری سکول جاتے ہیں یا آپ کوئی کالج جاتے ہیں یا پرائمری سے مڈل کرتے ہیں تو یہ ذمہ داریاں آتی ہیں۔ اس سلسلے میں ہم نے ایک بڑی comprehensive summary بنائی ہے۔ متعلقہ اتھارٹی سے ہم نے اس سلسلے میں اجازت مانگی ہے کہ ہمیں یہ criteria relax کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ ہمارے معزز اراکین کی جو demands ہیں اس کو ہم پورا کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جناب سیکرٹری اس سلسلے میں، میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ نئے سکولوں کے بارے میں بھی سوچیں کیونکہ جو سکول پہلے بن چکے ہیں وہ تو بن چکے ہیں اب جتنے یہاں ہیں۔ پی۔ ایز آئے ہونے ہیں انہوں نے بھی تو اپنے طور پر نئے سکول اپنے لوگوں کو بنا کر دیئے ہیں

اس سلسلے میں بھی آپ سوچیں۔ جہاں تک criteria کی بات ہے میں یہاں پر واضح کر دینا چاہتا ہوں اب مختلف محکموں میں جتنی بھی نئی بھرتیاں ہوتی ہیں یقین جاتیں میری تحصیل روجھان میں سے ایک بھی آدمی بھرتی نہیں ہوا کیونکہ وہ اس criteria میں نہیں آتا۔ آخر وہ لوگ کہاں گئے، اس بات کو بھی مد نظر رکھا جائے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے ناظم دیا۔ میں ایک سال سے لگاتار ناؤن شپ میں گزرنا کالج کے لئے کہہ رہی ہوں۔ میں نے کھ کر بھی دیا ہے اور point out بھی کیا ہے۔ میں کہنا یہ چاہتی ہوں کہ ناؤن شپ جو کہ ایک انتہائی پسماندہ علاقہ ہے اور ایشیا کی سب سے بڑی رہائشی سکیم ہے مگر بنیادی سولتوں کا وہاں پر فقدان ہے۔ تعلیم کا مسئلہ وہاں پر سب سے اہم ہے اس سے پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ یہاں پر کالج بنایا جائے، حکومت نے گورنمنٹ ایلمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج فار وومن ناؤن شپ کو بغیر سوچے سمجھے کوٹ لکھت میں ہم کر دیا گیا۔ اگر آپ اس کالج کو وہاں پر لے کر گئے ہیں تو وہاں پر گزرنا کالج کیوں نہیں بنایا؟ جبکہ وہاں پر جگہ بھی تھی لیکن انہوں نے وہاں پر بوائز کالج بنا دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ آپ کو fresh question کرنا چاہئے۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! نہیں، میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں کیونکہ وہاں پر لڑکیوں کو تعلیم کے سلسلے میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ ہماری بیٹیاں ناؤن شپ سے دور دراز کے علاقوں میں جاتی ہیں جبکہ وہاں پر جو جگہ موجود تھی بلڈنگ موجود تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ کو اس کا وزیر صاحب جواب دیتے ہیں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی، جناب والا! میں اپنی بہن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 2۔ جنوری کو جب وزیر اعلیٰ پنجاب ناؤن شپ میں تشریف لے گئے تھے تو یہ مطالبہ ہم نے ان سے

وہاں پر کیا تھا کراچیوں کے لئے ایک گرلز کالج بنایا جانے جس کی منظوری اور اعلان 2-جنوری کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے ناؤن شب میں کر دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

نہ صرف یہ کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے گرلز ڈگری کالج منظور کیا ہے بلکہ بوائز کے لئے بھی ایک ڈگری کالج جس میں آئی۔ٹی کا ایک الگ شعبہ ہو گا وہ بھی منظور کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، جناب والا! بات ہو رہی ہے upgradation کی تو میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک سکول نہیں ہے بلکہ بہت سے سکول ایسے ہیں جو پچاس سالوں سے upgrade نہیں ہوئے۔ مثال کے طور پر میرے ضلع میں ایک سکول ہے جو پرائمری سکول 1923 میں بنا تھا اور آج بھی پرائمری سکول ہے آبادی دس گنا بڑھ چکی ہے تو میری وزیر موصوف سے یہ درخواست ہے کہ یہ data منگوائیں اور جتنے ایسے سکول ہیں ان پر خصوصی توجہ دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب وارث کلوا!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب والا! ابھی وزیر موصوف نے میرے ضمنی سوال کے جواب میں یہ فرمایا تھا کہ policy relax کر دیں گے تو میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہاں جو پالیسی بنائی جاتی ہے وہ جو developed areas ہیں ان میں بیٹھ کر بنائی جاتی ہے اور ہمارے backward areas کو مد نظر نہیں رکھا جاتا، ہمارے دیہات پندرہ پندرہ ہیں ہیں کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں اور وہاں اگر ایک پرائمری سکول چل رہا ہے اور وہاں اگر ہم education develop کرنا چاہتے ہیں تو اس criteria میں وہ نہیں آتے اور نہ ہی طلباء کی تعداد پوری ہوتی ہے۔ دوسرا کروڑوں روپے اس وقت تعلیم پر لگائے جا رہے ہیں اور ابھی missing facilities میں انہوں نے کہیں بھی new opening کا subject نہیں رکھا اور presume یہ کر لیا ہے کہ اب new opening کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ already گورنمنٹ کے سکول بہت زیادہ ہو چکے ہیں جبکہ آپ کی تحصیل، میری تحصیل اور دوسرے جو پسماندہ علاقے ہیں وہاں ابھی تک سرکاری سکولوں کی ضرورت ہے۔

میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کیونکہ ہمیں criteria relax نہیں چاہتے، policy relax نہیں چاہتے بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ پالیسی جہلم کے اس پار پیمانہ علاقوں میں نئے سرے سے بنائیں اور ادھر developed areas میں نئے سرے سے بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! جس طرح آپ نے ابھی اپنے علاقے کے بارے میں بتایا کہ وہاں پر بھی میرٹ پر بھرتی ہوتی ہے۔ ہم نے پنجاب میں تمام ایجوکیشن میرٹ پر بھرتی کئے اور اس وجہ سے آپ کا کوئی شخص اس میں نہ آسکا کیونکہ یہ ایک criteria تھا۔ صاف ظاہر ہے کہ آپ کے علاقے میں بھی ان لوگوں کو ملازمتیں نہ مل سکیں۔ اسی طریقے سے معزز ممبر نے upgradation کی بات کی کہ پیمانہ علاقوں یعنی گاؤں وغیرہ میں criteria different ہونا چاہتے اور شہر میں different ہونا چاہتے۔

جناب سپیکر! ہمارے ذہن میں یہ بات already موجود ہے اور ہم لوگ محسوس یہ کر رہے ہیں کہ آپ نے ہماری جس ریکرومنٹ پالیسی کی بات کی اس سے کچھ ایسے سکول ہیں جن کے لئے ہمیں required qualification نہیں مل سکی۔ ہمیں اس کے لئے تھوڑا سا criteria relax کرنا پڑے گا۔ اسی حوالے سے انہوں نے جو سکول کا مسند بیان کیا تو ابھی ہم نے پورے پنجاب میں ہر ضلع کو 15 کروڑ روپیہ دیا اور ہماری خواہش یہ ہے کہ ہر ضلع میں نائندگان اپنی اپنی ڈیمانڈز دیں اور ہم نے ایک ڈسٹرکٹ profile بنایا، اس کے ذریعے ہماری کوشش ہے کہ سکولوں کے wear and tear میں ہم لوگ زیادہ ہاتھ بڑھا دیں لیکن جہاں تک upgradation کی بات ہے، ہمارے سامنے جو چیز speed breaker ہے That is the criteria اور جس طریقے سے آپ نے بھی فرمایا کہ یہ criteria relax ہونا چاہتے ہیں House کو assure کروانا ہوں کہ ہم اس کے بارے میں بڑی سوچ بچار کر رہے ہیں اور ہم کوئی ایسا criteria relax کرنا چاہتے ہیں جس سے پالیسی میں بڑا balance آجائے کیونکہ اس وقت پورے صوبے میں تقریباً 4 ہزار سکولوں کی فرسٹ کلاس عمارتیں بنی ہوئی ہیں لیکن

وہاں پر کوئی بھی سٹاف نہیں ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئی بیچ جا رہا ہے۔ upgradation کے لئے پیسا تو حکومت دے سکتی ہے، اس سے آپ upgrade کر لیں گے لیکن آپ کو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے سٹاف دینا ہے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم upgradation کریں اور ساتھ ہی ساتھ ہم S.N.E approve کروالیں یہ نہ ہو کہ ان 4 ہزار سکولوں کی طرح مزید ہزاروں سکولوں کی عمارتیں تو کھڑی ہو جائیں گی جس سے آپ کو شاباش تو مل جائے گی لیکن یہ سکول اس وقت تک کامیاب نہیں ہو گا جب تک ہم S.N.E کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اپنے ساتھ شامل نہیں کرتے۔ ہم اس بارے میں سوچ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 286۔

انجینئرنگ یونیورسٹی میں ذہین

طالب علم کے ساتھ ناروا سلوک

*286، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں سول انجینئرنگ کے سابق طالب علم

محکم قوم نے امتحان میں چھ میڈلز حاصل کئے اور مسلسل چار سال ٹاپ کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ نے وائس چانسلر کے دباؤ پر اس ذہین طالب

علم کو تین پروجوں میں جان بوجھ کر فیل کروادیا اور جب سیریم کورٹ کے حکم پر دوبارہ

چیکنگ کی گئی تو جن پروجوں میں اسے فیل قرار دیا گیا تھا ان میں ہی اس نے بالترتیب '99

99 اور 79 نمبر حاصل کئے؟

(ج) ایک ذہین طالب علم کے ساتھ اس طرح کا ظالمانہ سلوک کرنے والے وائس چانسلر اور گری

ہونی حرکتیں کرنے کی ذمہ دار انتظامیہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) نہیں یہ درست نہیں ہے۔ اس کیس کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں۔

1- یہ کہ عثمان قیوم لاہور بورڈ کے (F.Sc) امتحان منصفہ 1997 میں ناہاتر ذرائع کے استعمال میں ملوث پایا گیا اور اس کے خلاف انکوائری شروع کی گئی مگر عدالت عالیہ لاہور کے حکم پر مذکورہ طالب علم نے انکوائری رکوائی اور F.Sc کا عارضی پرویزنل سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور اس کی بنا پر انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخل ہوا۔ یونیورسٹی نے داخلہ کے بعد لاہور بورڈ سے طالب علم کے باقاعدہ F.Sc سرٹیفکیٹ اجراء کے لئے کہا جس پر لاہور بورڈ کی انتظامیہ نے بتایا کہ مذکورہ طالب علم کا کیس ابھی تک لاہور ہائی کورٹ میں زیر التوا ہے۔

2- تقریباً B.Sc سول انجینئرنگ کے مضمون Fluid Mechanics-II کے External Examiner ڈاکٹر عبدالرزاق انجینئرنگ یونیورسٹی لیکسلا نے مورخہ 2001-1-6 کو انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے Internal Examiner کو مطلع کیا کہ امتحانی کاپی نمبر 2001/05026 مشکوک ہے کیونکہ اس پر متعدد مقلات پر Erasing Fluid استعمال کیا گیا ہے جو کہ خلاف معمول ہے۔ یونیورسٹی کے شعبہ امتحانات کی جانچ پڑتال پر پتا چلا کہ یہ امتحانی کاپی عثمان قیوم رول نمبر 3008 کی ہے۔ ضروری کارروائی کے لئے اس کیس کو منظم وائس چانسلر Unfair Means Committee کے سپرد کر دیا گیا۔ کنٹرولر امتحانات نے بطور سیکرٹری مذکورہ طالب علم کو جواب طلبی کافولی مورخہ 20-3-01 کو جاری کیا۔ مذکورہ طالب علم نے یہی نوٹس کا جواب دیا اور ذی U.M.C کے روبرو پیش ہوا بلکہ لاہور ہائیکورٹ لاہور میں اس کی انکوائری ختم کرانے اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے انجینئرنگ یونیورسٹی خضدار امتحانی سٹریٹجی کی درخواست دائر کر دی۔ یہ رٹ پیش نمبری 6119/2001 عدالت عالیہ لاہور نے خارج کر دی جس پر طالب علم عثمان قیوم نے سیریم کورٹ آف پاکستان

سے رجوع کیا جس پر عدالت نے طالب علم کے خلاف ناجائز ذرائع استعمال کرنے کے خلاف انکوائری روک دی اور اس کا سال سوئم کا مکمل امتحان انجینئرنگ یونیورسٹی خضدار میں دینے کا حکم صادر فرمایا اور ساتھ یہ حکم بھی دیا کہ اس کے سال سوئم کے نتائج خضدار سے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں بھیجے جائیں اور اسے نتیجہ سالانہ 1998 تصور کیا جائے۔

3- سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم کے مطابق عثمان قیوم خضدار یونیورسٹی میں سال سوئم کے تحریری theory کے امتحانات میں تو شامل ہو گیا مگر تمام عملی امتحانات Sessional & Viva Voce سے غیر حاضر رہا۔

4- انجینئرنگ یونیورسٹی خضدار کے نتیجہ کے مطابق مذکورہ طالب علم تین تحریری پرچہ جات میں فیل ہو گیا جبکہ عملی اور زبانی امتحان میں غیر حاضر رہا جو کہ فیل ہونے کے مترادف ہے۔

5- مسٹر عثمان قیوم سال آخر کے امتحان کے تحریری امتحانات میں شامل ہوا اور 625 نمبروں میں سے 396 نمبر حاصل کئے جبکہ ماسوائے پراجیکٹ کے عملی اور زبانی امتحانات میں غیر حاضر رہا۔

6- جامہ بریں مسٹر عثمان قیوم نے دوبارہ سپریم کورٹ آف پاکستان سے رجوع کیا اور استدعا کی کہ اس کے امتحانات سال سوئم مذکورہ انجینئرنگ یونیورسٹی خضدار اور سال آخر منقذہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے تمام پرچہ جات کی دوبارہ چیکنگ کرائی جائے۔ عدالت عظمیٰ نے اس کی استدعا منظور کرتے ہوئے Re-Evaluators مقرر کئے جنہوں نے طالب علم کے نمبر بڑھا دیئے۔ مذکورہ طالب علم عدالت عظمیٰ سے دوبارہ رجوع کرتے ہوئے استدعا کی کہ اس کو عملی اور زبانی امتحانات جن میں وہ غیر حاضر رہا اس کے تحریری پرچہ جات کی اوسط پر نمبر دینے جائیں جس پر انجینئرنگ

یونیورسٹی لاہور نے احتجاج کیا کہ یونیورسٹی کے قانون کے مطابق ایسے طالب علم جو دوبارہ امتحان میں شرکت کریں انہیں sessional practical میں 50 فیصد سے زیادہ نمبر نہیں دیئے جاسکتے لیکن عدالت عظمیٰ نے طالب علم عہان قیوم کی استدعا منظور کرتے ہوئے یونیورسٹی کو حکم دیا کہ اس کو عملی زبانی امتحانات میں تمام متعلقہ تحریری پرچہ جات کے نمبروں کی بنیاد پر اوسط نمبر دے دیئے جائیں۔

7- چونکہ مذکورہ طالب علم کا مقدمہ عدالت عظمیٰ میں زیر سماعت تھا اس کی وجہ سے (Medals Award Committee) نے سول انجینئرنگ کے تمام میڈلز عدالت عظمیٰ کے حتمی فیصلہ تک کے لئے وقتی طور پر روک دیئے۔

8- عدالت عظمیٰ نے ایک بار پھر طالب علم کی درخواست پر یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کو حکم صادر فرمایا کہ مذکورہ طالب علم کو میڈلز ذریعہ with honour اور میرٹ سرٹیفیکیشن عارضی طور پر کانوکیشن کے موقع پر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس کیس میں عدالت عظمیٰ پاکستان کا حتمی فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔

(ب) نہیں یہ درست نہیں ہے۔ جیسے اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ عہان قیوم عدالت عظمیٰ کے حکم پر سال سوئم کے امتحانات سال 2001 یونیورسٹی آف انجینئرنگ خضدار میں شریک ہوا جس کے ارسال کردہ نتیجہ کے مطابق وہ تین پرچوں میں فیل تھا اور تمام عملی زبانی (Seessional & Viva Voce) امتحانات میں غیر حاضر رہا۔ یہی نتیجہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ لاہور نے آویزاں کر دیا۔

(ج) عہان قیوم کے F.Sc کا نتیجہ کا کیس عدالت عالیہ لاہور جبکہ B.Sc سول انجینئرنگ کا کیس عدالت عظمیٰ پاکستان میں حتمی فیصلے کے لئے زیر سماعت ہے۔ تاوقت فیصلہ ایسے سوالات غیر ضروری ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اس ممبر House سے درخواست کرتا ہوں کہ میرا سوال بھی تفصیل سے پڑھیں اور اس کا جواب بھی ضرور پڑھیں۔ اس میں میری

معلومات کی حد تک سپریم کورٹ میں جتنے کیس گئے ہیں ان کی سماعت سابقہ چیف جسٹس نے خود ذاتی طور پر کی اور وہ اس سے اس نوجوان کو ریٹیف دیتے رہے۔ اس سوال اور اس کے جواب میں آپ دیکھیں کہ میں نے جہلا سوال کیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں سول انجینئرنگ کے سابق طالب علم عین قیوم نے امتحان میں چھ میڈلز حاصل کئے اور مسلسل چار سال ٹاپ کیا؟ اس کا جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ نہیں یہ درست نہیں ہے۔ جبکہ جز (الف) کے نمبر 7 میں یہ فرمایا گیا ہے کہ چونکہ مذکورہ طالب علم کا مقدمہ عدالت عظمیٰ میں زیر سماعت تھا اس کی وجہ سے ایوارڈ کمیٹی نے سول انجینئرنگ کے تمام میڈلز عدالت عظمیٰ کے حتمی فیصلہ تک روک لئے ہیں۔

اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے لئے تو یہ حیران کن بات ہے کہ ایک طرف اس یونیورسٹی کے وائس چانسلر لیٹیننٹ جنرل (ر) وائس چانسلر ہیں اور دوسری طرف فاضل چیف جسٹس ریٹائرڈ ہیں۔ اس سوال کا جواب پڑھ کر سمجھ آتی ہے کہ سارے کا سارا قصور وائس چانسلر صاحب کا ہے یا پھر سارے کا سارا قصور عدالت عظمیٰ کے متعلقہ صاحبان کا ہے۔ میں وزیر تعلیم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں جائیں طالب علم کے معاملے کی اصل بات کیا ہے اور عدالت کے اندر کمیوں کی کیا صورت ہے۔ ادھر یونیورسٹی اس کے خلاف فیصلہ کرتی ہے تو دو منٹ میں اسے سپریم کورٹ سے stay مل جاتا ہے۔ سپریم کورٹ کبھی اسے خضدار میں امتحان دینے کی اجازت دے دیتی ہے۔ وزیر تعلیم ہمارے سامنے حقیقی بات بیان فرمائیں کہ اصل صورتحال کیا ہے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! یہ سوال کافی important ہے اور محرک نے کہا کہ اس سوال اور اس کے جواب کو پورا House پڑھے تو میں House کی information کے لئے پورا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

(الف) نہیں یہ درست نہیں ہے۔ اس کیس کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ یہ کہ عین قیوم لاہور بورڈ کے (F.Sc) امتحان منقذہ 1997 میں نامائز ذرائع کے

استعمال میں ملوث پایا گیا اور اس کے خلاف انکوائری شروع کی گئی۔ مگر عدالت عالیہ

لاہور کے حکم پر مذکورہ طالب علم نے انکوائری ر کوائی اور F.Sc کا عارضی پروویژنل

سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور اس کی بنا پر انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخل ہوا۔ یونیورسٹی نے داخلہ کے بعد لاہور بورڈ سے طالب علم کے باقاعدہ F.Sc سرٹیفکیٹ اجراء کے لئے کہا جس پر لاہور بورڈ کی انتظامیہ نے بتایا کہ مذکورہ طالب علم کا کس ایسی ایف ایف سی ایف بورڈ ہائیکورٹ میں زیر التواء ہے۔

2۔ تقرڈ ایئر B.Sc سول انجینئرنگ کے مضمون Fluid Mechanics-II کے External Examiner ڈاکٹر عبدالرزاق انجینئرنگ یونیورسٹی فیکلٹی نے مورخ 6-1-2001 کو انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے Internal Examiner کو مطلع کیا کہ امتحانی کاپی نمبر 2001/05026 مشکوک ہے کیونکہ اس پر متعدد ملاحظات پر Erasing Fluid استعمال کیا گیا ہے جو کہ خلاف معمول ہے۔ یونیورسٹی کے شبہ امتحانات کی جانچ پڑتال پر پتا چلا کہ یہ امتحانی کاپی عثمان قیوم رول نمبر 3008 کی ہے۔ ضروری کارروائی کے لئے اس کیس کو بحکم وائس چانسلر Unfair Means Committee کے سپرد کر دیا گیا۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائی

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری ایہ بتانا سوال ہے یہ ایک فرد کے متعلق ہے۔ گومثال کے طور پر سید احسن اللہ وقاص صاحب نے یونیورسٹی کی مجموعی کارکردگی کی عکاسی کی ہے۔ انہوں نے بڑا مختصر سوال کیا تھا اور وزیر تعلیم کا بھی بڑا مختصر جواب بتاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ دس منٹ رہ گئے ہیں اور ابھی تک دو سوال مکمل نہیں ہوئے۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے وزیر موصوف اس کا جواب دے دیں۔ سارا جواب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر زیادہ وقت نہ لیں تو میرے خیال میں زیادہ سوالات ہو سکتے ہیں۔ وزیر تعلیم! آپ اسے مختصر کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر تعلیم، جناب سیکیٹر! میری تو یہ درخواست ہے کہ بے شک آپ آج سارا دن سوالات پر لگا دیں۔
میں مختصر آئیے بتاتا ہوں کہ۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکیٹر! یہ وزیر موصوف اتنے confuse ہو گئے ہیں کہ یہ جھڑ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ چاہے سارا دن سوالات پر لگا دیں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ سارا دن سوالات پر لگا دیا جائے؟
جناب ڈپٹی سپیکر، ان کا مقصد یہ ہے کہ میں ہر جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں گھبرا نہیں رہا۔
رانا مناء اللہ خان، جناب سیکیٹر! ان کا تو کوئی مقصد ہوتا ہی نہیں ہے۔ آپ ہی ان کی بات کو مقصد بنا رہے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سیکیٹر! ان کی تسلی کرانے کے لئے ایک دن پورا چلنے تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ مجھے اجازت دی جانے کیونکہ ان کی settlement بڑی ضروری ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکیٹر! یہ ساری عمر بہت تسلیاں کرواتے رہے ہیں لیکن یہ میری تسلی نہیں کروا سکیں گے۔ یہ ان کو معاف ہے۔ (تھمتے)

وزیر تعلیم، جناب سیکیٹر! یہ معاملہ ابھی کورٹس میں ہے اور جوں جوں کورٹس کی ہدایات آتی رہی ہیں ہماری یونیورسٹی اس کی پابندی کرتی رہی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: What is the present situation?

MINISTER FOR EDUCATION: Sir, it is sub-judice.

MR DEPUTY SPEAKER: O.K. Let us go to the next question.

ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں جہاں بھی ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر گئے ہونے ہیں 'یونیورسٹیوں میں بہت سے ڈیپارٹمنٹ ہوتے ہیں۔ یہ کوئی رجمنٹ نہیں ہے کہ جس کے لئے ایک ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل کو وہاں پر لگا دیا جائے۔ میں صرف یہ سوال وزیر موصوف سے کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل کی ایک کمیٹی یونیورسٹیوں پر مسلط کی گئی ہے ان کو یہ کب بنا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم رحمانہ جمیل، سوال نمبر 423۔

لاہور میں گرلز اور بوائز کالجوں کی تفصیل

- *423، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع لاہور میں حکومت کے منظور شدہ گرلز اور بوائز کالجوں کی تعداد نام اور مقام بیان فرمائیں؟
- (ب) کیا ہر کالج میں کنٹینین موجود ہے۔ اگر کنٹینین ہر کالج میں موجود ہے تو کیا ان کی کنٹینین کے ٹھیکہ کا اخبار میں اشتہار ہوا تو اخبار کا نام 'تاریخ اور کنٹینین کا ٹھیکہ الاٹ کرنے والے آفیسران کے نام بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں حکومت کے منظور شدہ گرلز کالجوں کی تعداد 18 اور بوائز کالجوں کی تعداد 14 ہے جن کے نام اور مقام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ہر کالج میں کنٹینین موجود نہیں ہے۔ اس علاقے کے 32 کالجوں میں سے 19 میں کنٹینین موجود ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بیگم رحمانہ جمیل، جناب سپیکر! میرا جز (ب) کے سیریل نمبر 3 اور 12 کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ اپوا کلچ کارڈوں میں کنٹین موجود ہے لیکن پرنسپل ڈاکٹر مسز عذرا امتیاز نے ایک شخص حاجی مرحیت کو پانچ سالہ معاہدے کے تحت 2000-7-1 سے 2005-6-30 تک ٹھیکے پر کنٹین دی 'ا' گر پرنسپل صاحب نے یہ کنٹین اپنی مرضی سے ٹھیکے پر دی تو وہ ٹھیکہ جو گورنمنٹ کے کھاتے میں جانا چاہتے تھے وہ پرنسپل کی جیب میں گیا تو آپ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور اگر انہوں نے ٹھیکے کی منظوری سے یہ کنٹین ٹھیکے پر دی ہے تو پھر اخبار کا نام موجود نہیں ہے اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپوا کلچ کی کنٹین کا پوچھا ہے تو گورنمنٹ کی کنٹین کے بارے میں ایک پالیسی ہے جو ہم نے تمام کالجوں کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذریعے بھجوا دی ہے۔ ٹھیکیدار کو ایک سال کا کنٹریکٹ دیا جاتا ہے کہ وہ کنٹین چلانے۔ اگر اس کی اچھی کارکردگی ہو تو پھر اس کو دو سال تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اگر معزز ممبر کی کسی ادارے کی کنٹین کے بارے میں کوئی خاص شکایت ہے تو وہ اس کا اظہار کریں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ذہنی سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اہم معاملہ نہیں ہے۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم رحمانہ جمیل، جناب سپیکر! میرے سوال 423 کے جز (ب) کے حوالے سے جواب۔۔۔

جناب ذہنی سپیکر، وہ سوال 'dispose of' ہو چکا ہے۔ آپ اگلے سوال کا نمبر بولیں۔

بیگم رحمانہ جمیل، میں پہلے سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

جناب ذہنی سپیکر، کنٹین کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس کو discuss کیا جائے۔ آپ اگلے سوال کا نمبر بولیں۔

بیگم رحمانہ جمیل، میں پہلے سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں اس لئے میں اگلا سوال نہیں کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے سینئر ملازمین کی حق تلفی

*668 شیخ امجد عزیز، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں ایسے کتنے ملازمین ہیں جو اپنی پرسنل سٹیٹ (اسامیوں) پر کام نہیں کر رہے ان کے نام و عہدے سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پرانے ملازمین جن کا حق بنتا ہے ان کو ان کی پرسنل سٹیٹوں سے ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اپنے عزیز رشتہ دلوں کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کر لیا ہے؟

(ج) کیا پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ ایسے ملازمین کی حق تلفی نہیں کر رہی کہ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت یونیورسٹی ملازمین کو ان کی پرسنل اسامیوں پر پوسٹنگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک انگریزوں کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان کو ان کی پرسنل سٹیٹوں سے دوسری سٹیٹوں پر لگانے اور تبدیل کرنے والی اقلیتی کا نام و عہدہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں تمام ملازمین اپنی منظور شدہ اسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ ایسا کوئی ملازم نہیں جو اپنی پرسنل اسامی پر نہ کر رہا ہو۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کسی پرانے ملازم کو اس کی پرسنل سٹیٹ سے ٹرانسفر نہیں کیا گیا۔

(ج) جڑ (الف) اور (ب) کے جواب میں اس کا جواب بھی مندرجہ ہے۔

(د) ان کو ان کی پرسنل سیٹوں سے دوسری سیٹوں پر لگانے اور تبدیل کرنے کی مجاز اتھارٹی سنڈیکیٹ، وائس چانسلر اور رجسٹرار ہیں۔

شیخ امجد عزیز، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ بتادیں کہ پنجاب یونیورسٹی میں اس وقت اسسٹنٹ اسٹینڈ آفیسر کتنے ہیں اور کہاں کہاں تعینات ہیں؟

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری! پنجاب یونیورسٹی ہمارے پنجاب کی سب سے پرانی یونیورسٹی ہے۔ اس میں اس وقت کل اسٹاڈ SIS اور طالب علم 21217 ہیں۔ اگر یہ کسی specific آفیسر کا پوچھ رہے ہیں کہ وہ کتنے لگے ہوئے ہیں تو یہ نیا سوال کر دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا یا نفاذ ہی کر دیں کہ کوئی بے قاعدگی ہو رہی ہے تو اس کا جواب بھی میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ ان کا ایک عام سا سوال تھا۔ اگر ان کے ذہن میں کوئی خاص بات ہے تو وہ اس بے قاعدگی کا یہاں پر اظہار کریں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

شیخ امجد عزیز، جناب سیکرٹری! میں نے وزیر صاحب سے اس لئے کہا تھا کہ سوال کا جواب پڑھ کر سناہیں اور انہوں نے جواب کے جز (الف) میں کہا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں تمام ملازمین اپنی منظور شدہ اسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ ایسا کوئی ملازم نہیں ہے جو اپنی پرسنل اسامی پر کام نہ کر رہا ہو۔ جناب وزیر صاحب نے یہ ساری یونیورسٹی کے بارے میں فرمایا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری! شیخ صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ کسی کے بارے میں کوئی معلومات چاہتے ہیں تو اس کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ اس کا جواب دیں۔

شیخ امجد عزیز، میری یہی گزارش ہے کہ میں نے یہ سوال بغیر نام کے اس لئے کیا تھا کہ پوری پنجاب یونیورسٹی میں ایسے لاتعداد ملازمین ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ اس کی محال دینے کے لئے میں صرف اسسٹنٹ اسٹینڈ آفیسر کے عہدہ کے لوگوں کی محال دینا چاہتا ہوں کہ 25 سال سے وہ اسسٹنٹ اسٹینڈ آفیسر بھرتی ہیں۔ اسٹینڈ آفیسر صاحب 25 سال کام کرتے ہیں اور ریٹائر ہوتے ہیں تو باہر کے کسی بندے کو لا کر اسٹینڈ آفیسر کی سیٹ پر لگا دیا جاتا ہے۔ سارے اسسٹنٹ

اسٹینٹ آفیسر جو بے چارے ہیں ان کو ان کی اصل سینٹ پر بھی کام کرنے نہیں دیا جاتا۔
جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ فرما رہے ہیں کہ وہ 25 سال سے کام کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ
ان کو ترقی نہیں دی جا رہی۔

شیخ امجد عزیز، جناب سیکرٹری ترقی بھی نہیں دی جا رہی اور ان کو ان کی سینٹ پر بھی نہیں لگایا جا رہا
اور اسٹینٹ آفیسر کو باہر سے لا کر لگایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ کسی کے بارے میں وضاحت کریں تاکہ وہ جواب دیں۔

شیخ امجد عزیز، جناب سیکرٹری نے ایک عمدہ جا دیا ہے۔ ان کا جواب clear ہے کہ یونیورسٹی میں
ایسا کوئی بھی ملازم نہیں ہے۔ میں نے اس ملازم کا نام لے بغیر اسٹینٹ آفیسر کی بات
کرتا ہوں کہ وہ 25 سال سے بھرتی ہے اور کام کرتے ہیں تو اسٹینٹ آفیسر آپ پر سے منگوا کر لگا
دیتے ہیں۔ وہاں پر موجود لوگوں میں سے کسی کو ان جگہوں پر تعینات نہیں کرتے اور ان اسٹینٹ
آفیسرز کو اپنی post پر بھی کام نہیں کرنے دیتے، کسی کی سپیشل ڈیوٹی لگا دیتے ہیں، کسی
کو دفتر میں کلرک لگا دیتے ہیں اور کسی کو کچھ لگا دیتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کا یہ جواب پوری
یونیورسٹی کے بارے میں جموں پر مبنی کیوں ہے؟ آپ یہ کہتے کہ کچھ لوگوں کے لئے سپیشل ہے
اور کچھ لوگ کام کر رہے ہیں۔ انھوں نے تو سیدھا انکار کیا ہے کہ پوری یونیورسٹی میں کوئی بندہ
ایسا ہے ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شیخ صاحب! بات یہ ہے کہ جب تک آپ کسی کو point out نہیں کریں گے
تو وہ اس کا جواب کیسے دے سکے گا؟ آپ کسی کا نام لے لیں تاکہ وہ اس کا جواب دے سکیں۔ آپ
نے تو ایک عام بات کی ہے، اس کے بارے میں وہ کیا جواب دیں گے؟

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری میں ان کی بات کا احترام کرتا ہوں۔ انھوں نے یہاں پر A.E.O's کا ذکر
کیا کہ سارے A.E.O's out of place لگے ہونے ہیں۔ وہ 25/25 سال سے لگے ہونے ہیں اور صحیح
اپنی سیٹوں پر نہیں لگے ہونے۔ میں ان کے کہنے پر اس کی ایک سپیشل انکوائری کروا لیتا ہوں۔

میرے نزدیک تو وہاں پر تمام معاملات ٹھیک ہیں۔ ان کے کہنے پر اگر کوئی A.E.O لگایا گیا ہے erratic posting ہوئی ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی ضرور background ہوگی' administrative grounds پر لگا ہوا ہوگا' میں چیک کروا لیتا ہوں کہ وہاں پر جتنی بھی A.E.Os کی سینیٹیں ہیں' ان کے نام' کتنے عرصے سے ہیں اور کس نے ان کو ٹرانسفر کیا اس کی ساری تفصیل ان کو پہنچا دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے اور باقی سوالات کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر تعلیم، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

چودھری جاوید احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! جو سوالات پیش نہیں ہو سکے انہیں براہ مہربانی pending فرما دیا جائے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور کے گرلز کالجوں کا میٹ

*424، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

لاہور میں کتنے گرلز کالج ہیں۔ ان کالجوں کا سال 1999 '2000 '2001 تک 1st year اور

3rd year کا داخلے کا میٹ بیان فرمائیں۔ نیز ان کالجوں میں میٹ سے ہٹ کر جو

سٹوڈنٹس داخل ہونے ان کی تفصیل اور وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں گریڈ کالجوں کی تعداد 18 اور ان میں 1999، 2000، 2001 1st year اور 3rd year کے میرٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کالجوں میں تمام داخلے میرٹ پر ہوتے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی ملازمین کی قواعد کے مطابق ترقی

*669، شیخ امجد عزیز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے ایسے ملازمین جن کو سنیاری اور قانون کے تحت ترقی نہیں دی گئی ان کے نام و عہدوں سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جن یونیورسٹی ملازمین کو کالی عرصہ سے سنیاری کے لحاظ سے ترقی نہیں

دی گئی ان میں انتظامیہ کے خلاف نفرت بڑھ رہی ہے اور بے یقینی پائی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ کے اس عمل سے یونیورسٹی کے پرانے

ملازمین، اہلکاران اور آئیٹیران کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے اور سٹاف میں شدید بے یقینی

پائی جا رہی ہے؟

(د) پنجاب یونیورسٹی میں ڈی۔ پی۔ سی کے ممبران کے نام و عہدوں سے آگاہ فرمائیں؟

(ه) کیا حکومت ان ملازمین جن کو عرصہ دراز سے ترقی نہیں دی گئی ان کو قواعد کے مطابق

ترقی دینے کو تیار ہے اور کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) تمام ملازمین کو سنیاری اور قانون کے تحت ترقی دی جا رہی ہے۔ ایسا کوئی ملازم نہیں ہے

جس کے ساتھ قانون اور قاعدہ کے مطابق سلوک نہ کیا گیا ہو۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام خالی اسامیوں پر ترقیاں اور تقرریاں قانون اور قاعدہ کے مطابق ہو رہی ہیں۔ یہ بھی درست نہیں کہ ملازمین میں انتظامیہ کے خلاف کسی قسم کی نفرت اور بے چینی پائی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ اس کا جواب جز (الف) اور (ب) کے جواب میں موجود ہے۔

(د) پنجاب یونیورسٹی میں کوئی ڈی۔ پی۔ سی نہیں۔ گریڈ 1 تا 16 بمطابق اقسام (categories) کی ترقی و تقرری کے لئے کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے اس سے اوپر کے گریڈ کے لئے سہرہیسی و غیر سہرہیسی عہد کی تقرریوں وغیرہ پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973 کے شیڈول سیکشن 7 برصغہ 216 اور بمطابق (III) statute 4 برصغہ 413 پنجاب یونیورسٹی کیلنڈر 'VOL. I' 1990 سلیکشن بورڈ کرتا ہے جس کے ممبران کے نام درج ذیل ہیں۔

لیٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ارشد محمود، وائس چانسلر

چیف جسٹس (ریٹائرڈ) سردار محمد اقبال، 9-7 گھر گ III لاہور

مسز سیما عزیز (ممبر لاہور مجیمبر آف کارس اینڈ انڈسٹری) 21- وارث روڈ لاہور

ڈاکٹر عارف سیدہ زہرہ، ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن

(ہ) اس کا جواب جز (ب) کے جواب میں موجود ہے۔

ڈگری کالجوں (بوائز و گرلز) حویلی لکھا

سٹاف اور دیگر تفصیلات

*704؛ جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (حویلی لکھا) اوکاڑہ (بوائز و گرلز) میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد گریڈ

وائز اور عمدہ وائز کتنی ہیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسمبلیاں پر ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں۔ ان اسمبلیوں کے نام اور ان پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہت کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان دونوں کالجوں میں سائنس Labs بھی نہ ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کالجوں میں لیکچرار کی خالی اسمبلیوں اور Labs کے نہ ہونے کی

وجہ سے طلباء و طالبات کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، کیا حکومت ان کالجوں میں خالی

اسمبلیاں پر کرنے اور سائنس Lab بنانے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر تعلیم

(الف) حویلی کھاڈگری بوائز کالج میں سٹاف کی تفصیل

منظور شدہ اسمبلی	گریڈ	نام اسمبلی
01	19	پرنسپل
04	18	اسسٹنٹ پروفیسر
15	17	لیکچرار
01	16	لائبریرین
01	16	ڈی پی ای

حویلی کھاڈگری گورننگ کالج میں سٹاف کی تفصیل

منظور شدہ اسمبلی	گریڈ	نام اسمبلی
01	19	پرنسپل
04	18	اسسٹنٹ پروفیسر
14	17	لیکچرار
01	16	لائبریرین
01	16	ڈی پی ای

- (ب) اس وقت 26 آسامیاں پر ہیں اور 17 آسامیاں تقریباً دو سال سے غلی ہیں۔ لائبریرین ڈی۔ پی۔ ای تعیناتی پر پابندی کی وجہ سے پر نہ ہو سکیں۔
- (ج) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ ان دونوں کالجوں میں سائنس لیٹ موجود ہیں۔
- (د) ان اداروں میں لیکچرارز کی کل 29 پوسٹیں sanctioned ہیں جن میں سے 5 غلی ہیں جبکہ دونوں کالجوں میں سائنس لیٹ موجود ہیں۔ مزید برآں محکمہ تعلیم 2000 میں خارج کر دینے جانے والے ایڈیاک لیکچرارز کی سروس عدالت عظمیٰ کے فیصلے کی روشنی میں ریگور کر رہا ہے اور جیسے ہی یہ عمل مکمل ہو گا لیکچرارز کی کمی پوری کر دی جائے گی۔

سسٹر سسٹم کے تحت ہونے والے امتحانات

کے لئے رجسٹریشن اور امتحانی فیس میں اضافے کا مسئلہ

- *824 حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم 2002 سے قبل جماعت نہم، دہم اور فرسٹ ایئر 'سیکنڈ ایئر کے امتحان ہر دو سال کے آخر میں لینا تھا؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ 2002 میں محکمہ تعلیم نے مذکورہ کلاسوں کا امتحان سسٹمز وائز لینا شروع کر دیا ہے؟
- (ج) میٹرک اور ایف۔ اے کی امتحانی فیس مع رجسٹریشن فیس کتنی تھی اور اب نویں، دسویں اور فرسٹ ایئر، سیکنڈ ایئر کی الگ الگ امتحانی فیس مع رجسٹریشن فیس کتنی ہے؟
- (د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اب نویں، دسویں اور فرسٹ ایئر، سیکنڈ ایئر کی الگ الگ رجسٹریشن اور امتحانی فیس ملا کر پہلے سے 100 فی صد زیادہ ہے؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے اس اقدام سے غریب والدین پر اضافی بوجھ ڈال دیا گیا ہے؟

(و) اگر جز (الف) تا (ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت امتحانی فیسوں میں کمی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجہ کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) اس حد تک درست ہے کہ 2002 تک نم 'دہم' کا امتحان دو سال بعد اٹکھا ہوتا تھا۔ اب نئی جماعت کا الگ امتحان 2003 سے شروع ہوا ہے اور دسویں جماعت کا الگ امتحان 2004 میں ہو گا۔ البتہ فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کے معاملے میں یہ درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گیارہویں جماعت کا علیحدہ امتحان 1996 اور بارہویں جماعت کا امتحان 1997 میں شروع ہو گیا تھا۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رجسٹریشن فیس صرف جماعت نہم اور فرسٹ ایئر میں وصول کی جاتی ہے۔ جماعت دہم اور سیکنڈ ایئر میں کوئی رجسٹریشن فیس وصول نہیں کی جاتی نیز اس کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ اسی طرح میٹرک کمپیوٹر، کمپوزٹ نظام، فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی امتحانی فیسوں کی شرح میں بھی کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ ان فیسوں کا تعین 2001 سے چلا آ رہا ہے۔ تاہم نویں جماعت کا سالانہ امتحان پہلی مرتبہ 2003 میں منعقد ہوا ہے۔ کمپوزٹ امتحان کی فیس کی نسبت پارٹ سسٹم امتحان کی فیس میں معمولی سا اضافہ کیا گیا ہے۔ تاہم اس اضافے کو کسی بھی صورت میں 100 فیصد اضافہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(ہ) درست نہ ہے کیونکہ پارٹ سسٹم امتحان کے انعقاد کی وجہ سے نویں جماعت کے امتحان کے لئے سیروائزری سٹاف اور محنت کے معاوضہ جات کی ادائیگی اور سوائیہ پرچہ جات اور جوابی کارپوں کی چھپائی اور ان کی امتحانی مراکز میں ترسیل اور واپسی کی وجہ سے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ علاوہ ازیں کمپوزٹ سسٹم میں معروضی سوائیہ پرچہ صرف ایک صفحہ پر مشتمل ہوتا تھا جبکہ پارٹ سسٹم میں سوائیہ پرچہ چار صفحات پر مشتمل ہوتا ہے جس

کی پرنٹنگ کے لئے نہ صرف جدید مشینوں بلکہ قیمتی قسم کا کاغذ بھی درکار ہوتا ہے۔
علاوہ ازیں اس سسٹم میں امیدواروں کو رول نمبر سلیپ، ڈیٹ شیٹ اور زرلٹ کارڈ کمپیوٹر
سے پرنٹ کروا کر بذریعہ رجسٹری ڈاک بھیجنے کا خرچ بھی بڑھ گیا ہے۔ لہذا یہ قلیل اضافہ
ذکورہ اخراجات کو مشکل پورا کرتا ہے

نوٹ۔ نویں جماعت کا امتحان پہلی بار منعقد کروایا گیا ہے اس اضافی امتحان کے
اخراجات کو پورا کرنے کے لئے یہ معمولی اضافہ کیا گیا ہے۔

(و) ج (ہ) میں دی گئی وجوہات کی بناء پر امتحانی فیس معاف کرنے یا کم کرنے کی کوئی تجویز
زیر غور نہ ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول پاکپتن کی

خود مختاری سے پیدا شدہ مسائل

- * 882 چودھری جاوید احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن شریف میں قدیم تعلیمی ادارہ گورنمنٹ ہائی سکول کو 1996 میں
خود مختاری دی گئی تھی؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خود مختاری کے بعد سکول میں طلباء کی تعداد 2400 سے کم ہو کر
1100 (گیارہ سو) رہ گئی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی خود مختاری کے بعد فیسیں بڑھادی گئی ہیں جس
کی وجہ سے غریب بچے تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی خود مختاری کی منسوخی کے لئے متعدد بار درخواستیں دی
گئی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس نوٹیفکیشن کی منسوخی کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول پاکپتن کو 1996 میں خود مختاری دی گئی تھی۔ نوٹیفکیشن کے سیریل نمبر 7 پر اس کا نام درج ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ خود مختاری کے بعد سکول میں طلباء کی تعداد 2118 سے کم ہوتے ہوئے آج مورخہ 26-02-03 کو 1240 رہ گئی ہے۔ سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ خود مختاری کے بعد اساتذہ و دیگر سٹاف کی تنخواہ اور دیگر اخراجات پورے کرنے کے لئے بورڈ آف گورنرز نے فیسوں میں اضافہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے غریب طلباء فیس ادا کرنے سے قاصر ہیں اور تعلیم کے بنیادی حق سے محروم ہیں۔ فیسوں کے متعلق بورڈ آف گورنرز کے فیصلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ بھی درست ہے کہ ادارہ کی خود مختاری کی منسوخی کے لئے مختلف سماجی تنظیموں، سیاسی شخصیات، ایم۔ این۔ ایز، ایم۔ پی۔ ایز صاحبان، والدین، اساتذہ طلباء، ڈسٹرکٹ ٹاؤنم پیکٹن، ڈی۔ سی۔ او، معزز ممبران بورڈ آف گورنرز نے بھی درخواستیں گزاریں تھیں جس پر جناب گورنر پنجاب نے ایک کمیٹی برائے منسوخی خود مختاری سکول ہذا تشکیل دی۔ کمیٹی نے بروئے لٹر نمبر PA.DP1(SE)Punjab مورخہ 05-10-02 سپیشل سیکرٹری سکولز پنجاب کو سکول کی خود مختاری کو منسوخ کرنے کے لئے اپنی سفارشات بمجھادی تھیں۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) لیکن حامل سکول کی خود مختاری منسوخ نہ ہوتی ہے جبکہ دیگر پانچ خود مختار تعلیمی اداروں کی خود مختار حیثیت قائم کر کے ان کی ساجر حیثیت بحال کر دی ہے۔ ان پانچ اداروں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- 1- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 1 شیخوپورہ
 - 2- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ہتوکی
 - 3- گورنمنٹ سنٹرل ماڈل گرلز ہائی سکول ڈیرہ غازی خان
 - 4- گورنمنٹ بوائز ٹیکنیکل ہائی سکول بہاولپور
 - 5- گورنمنٹ سن رائز انسٹی ٹیوٹ فار بلائنڈز راوی روڈ لاہور
- (ہ) حکومت پنجاب محکمہ تعلیم سے متعلقہ ہے۔

پی پی۔ 228 پاکستان کے تعلیمی اداروں کی تفصیل اور مسائل

*883 چودھری جاوید احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 228 میں حکومت کی طرف سے کتنے سکول اور کالجز (بوائز و گرلز) کس جگہ کس نام سے اور کتنے عرصے سے قائم ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے پرائمری / اڈل / ہائی سکولوں اور کالجوں کی عمارت ہیں اور کتنے بغیر عمارتوں کے چل رہے ہیں۔ کتنے سکول اور کالجز کرایہ کی عمارتوں میں چل رہے ہیں اور ان کا کرایہ کتنا ہے؟

(ج) حکومت موجودہ مالی سال میں حلقہ پی پی۔ 228 کے کتنے سکولوں اور کالجوں کی عمارت تعمیر کر رہی ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز حکومت کرایہ کی عمارتوں میں چلنے والے سکولوں اور کالجوں کے لئے کب تک بجٹ فراہم کرنے کو تیار ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی پی۔ 228 میں حکومت کی طرف سے 83 بوائز سکول اور 42 گرلز سکول ایک بوائز کالج

اور ایک گرلز کالج ہیں جن کے ناموں اور عرصہ قیام کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

(ب) گورنٹ ایم۔ سی بوائز پرائمری سکول نمبر 3 پاکپتن کو محکمہ تعلیم نے ایم۔ سی پاکپتن سے مورخہ 01-07-2002 کو نیک اوور کیا۔ اس کی بلڈنگ مبلغ 900 روپے کرایہ پر ہے۔ باقی تمام سکولوں اور کالجوں کی عمارت ہیں۔

(ج) موجودہ مالی سال میں ملحقہ پی پی۔ 228 میں کسی سکول اور کالج کی عمارت تعمیر نہیں ہو رہی نیز محکمہ کرایہ کی بلڈنگ میں چلنے والے سکول کے دو کنال شہری رقبہ کے حصول / تعمیر عمارت کے لئے فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست ارسال کر چکا ہے۔ نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فورٹ منرو اور بارتھی کے ہائی سکولوں کی اپ گریڈیشن

*931، سردار فتح محمد خان بزدار، کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
کیا حکومت تحصیل قبائلی علاقہ ڈیرہ غازی خان کے فورٹ منرو اور بارتھی ہائی سکولوں کو upgrade کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تعلیم،

تحصیل قبائلی علاقہ، ضلع ڈیرہ غازی خان میں بوائز ہائی سکول فورٹ منرو اور بوائز اور گرز ہائی سکول بارتھی اپ گریڈیشن کے لئے مروجہ میٹا پر پورا نہیں اترتے لہذا انہیں اپ گریڈ نہیں کیا جاسکتا۔

لیہ کے نئے سکولوں میں کلاسوں کا اجراء

*940، مہر اعجاز احمد اچلاند، کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
ضلع یہ میں کتنے سکول ایسے ہیں جن کی عمارتیں بن چکی ہیں اور کلاسوں کا اجراء ہونا باقی ہے۔ تفصیل بتائیں اور یہ کہ کب تک ان کا اجراء کر دیا جائے گا؟

وزیر تعلیم،

ضلع یہ میں 7-بوائز پرائمری سکول، ایک بوائز ڈل سکول اور پرائمری سے ڈل کا درجہ دینے گئے مردانہ/زنانہ مدارس بالترتیب 11 اور 13 ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ان اداروں کے سٹاف کی منظوری حکومت پنجاب کی طرف سے دی جا چکی ہے۔ ان سکولوں کا اجراء پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ اساتذہ کی بھرتی سے عمل میں لایا جانے کا جس پر سر دست پابندی عائد ہے جیسے ہی نئی بھرتیاں ہوگی ان اداروں میں کلاسوں کا اجراء کر دیا جائیگا۔

اجراء بوائز پرائمری مدارس	پرائمری سے ڈل (مردانہ)	پرائمری سے ڈل (زنانہ)
1- بوائز پرائمری سکول 426/TDA	1- بستی کلکز	75/TDA -1
2- بوائز پرائمری سکول دربار خاں ولی	2- غلیل 149-C/TDA	85/ML -2
3- بوائز پرائمری سکول 400/TDA	3- 136/TDA	92/TDA -3
4- بوائز پرائمری سکول 278-A/TDA	4- 274/TDA	114/TDA -4 (حسین آباد)
5-	بوائز پرائمری سکول ڈیرہ میں حلیہ	5- تھلہ صحت 5- بیجی والا
6-	بوائز پرائمری سکول 327/TDA	6- ڈیمہنی 6- اجرا والا
7- بوائز پرائمری سکول نواں واڈو وا	7- گرہ جان محمد	7- رحمان ڈھل والا
	77/TDA -8	411/TDA -8
	239-B/TDA -9	9- اسٹرو وا
	10- میرانی قدیم	10- 148/TDA (کوثر آباد)
	11- میرانی جدید (سرگنی خلیہ)	11- اڈا موٹی والا
	12- اوگرہ جدید	
	13- ڈیرہ منظور حسین شاہ (New Estb)	

خوشامد میں اساتذہ کے تبادلوں کی پالیسی

*953، ملک محمد جاوید اقبال اعوان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غوثاں میں یکم اکتوبر 2002 سے آج تک پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے اساتذہ کے تبادلے کئے جا رہے ہیں؟

(ب) اگر جڑ بالا کا جواب ہاں میں ہے تو ہر استاد کو کہاں سے کہاں تبدیل کیا گیا ہے۔ کیا تبادلہ انتظامی کارروائی کے طور پر کیا گیا ہے یا کوئی اور وجہ ہے۔ تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) اساتذہ کے تبادلہ جات کی تفصیل مع وجوہات لف ہے۔ ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق یہ تبادلے عالی اسمیوں، باہمی تبادلے اور انتظامی معاملات کے پیش نظر کئے گئے اور ان میں سے کوئی بھی تبادلہ انتظامی کارروائی کے طور پر نہیں کیا گیا۔

نصاب مرتب کرنے کے کام کی تفصیل

* 1976ء، رانا جمل حسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جماعت اول سے بارہویں تک نصاب مرتب کرنے کا کام نصاب بنانے والے ادارے مرکز تحقیق و ترقی نصاب کی بجائے ایجوکیشن کالج (زنانہ) کی پرنسپل صاحبہ ڈاکٹر فوزیہ سلیمی کو دے دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر فوزیہ سلیمی کے کام کو تھکا دینے کے لئے نصاب سازی کا صوبائی ادارہ مرکز تحقیق و ترقی نصاب کو ختم کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب ہاں میں ہے تو سال 2000 سے لے کر آج تک نصاب بنانے پر کل کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے۔ یہ رقم کہاں سے حاصل کی گئی اور اس میں اخراجات کی تفصیل بتائی جائے۔ نیز ڈاکٹر فوزیہ سلیمی کی ریٹائرمنٹ (جو کہ اکتوبر 2003 میں ہے)

کے بعد یہ کام کس کے سپرد کیا جائیگا۔ اس بابت ایوان کو بتایا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ نصاب سازی کا کام کالج آف ایجوکیشن (زناتہ) لاہور کی پرنسپل ڈاکٹر فوزیہ سلیمی صاحبہ کو بحیثیت چیف کوآرڈینیٹر، کریکولم ڈویلپمنٹ گروپ 1999 میں سونپا گیا تھا جس کے تحت سائنس، حساب اور آرٹس کے معامین کے نصابت بنا کر منسٹری آف ایجوکیشن، اسلام آباد بھیجے گئے جس کو منسٹری آف ایجوکیشن اسلام آباد نے پورے پاکستان میں نافذ کرنے کی منظوری دے دی۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) جڑانے والا کا جواب ہاں میں نہیں ہے۔ سال 2000 سے لے کر آج تک نصاب بنانے پر کل -/13,78,263 روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ یہ رقم پنجاب کے تمام بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (سوائے بہاولپور بورڈ کے) اور پنجاب فیکلٹی بک بورڈ نے مہیا کی تھی۔ اثراہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر فوزیہ سلیمی کی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ کام کس کے سپرد کیا جائے گا۔ یہ سوال قبل از وقت ہے۔

حلقہ پی پی-120 کے تمام سکولوں

کی چار دیواری کی تعمیر

*993، جناب محمد عارف گوندل چھوآنہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-120 منڈی بہاؤالدین میں تمام سکولوں کی چار دیواری موجود

ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو تفصیل بیان کی جائے۔ اگر نہیں تو سکولوں کے نام بتائے جائیں؟

(ج) کیا حکومت بغیر چار دیواری کے سکولوں کی چار دیواری کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی پی۔ 120 منڈی بہاؤالدین میں تمام گرلز پرائمری اور ایڈمنسٹری سکولوں کی چار دیواری موجود ہے لیکن چند بوائز پرائمری اور ایڈمنسٹری سکولوں کی چار دیواری بنانا ابھی باقی ہے۔

(ب) جز (الف) میں تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔

(ج) حکومت بغیر چار دیواری کے سکولوں کی چار دیواری کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز میا ہوتے ہی ان سکولوں کی چار دیواری کر دی جائے گی۔

حلقہ پی پی۔ 120 میں اپ گریڈ کئے گئے

سکولز کی تفصیل

* 994 جناب محمد عارف گونڈل مہمو آنہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 120 منڈی بہاؤالدین میں 1998 سے آج تک کتنے سکولز اپ گریڈ ہونے اور ان کی عمارت تعمیر ہوئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سکول میں اچھی کلاسوں کا اجرا ہو گیا ہے اور عمدہ تعینات کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب ہاں میں ہے تو تفصیل بیان کی جائے؟ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) ملتان پی پی۔ 120 منڈی بہاؤالدین 1998 سے آج تک اپ گریڈ کئے گئے 6 سکولوں کی عمارت تعمیر ہوئیں۔

(ب) ابھی تک ان سکولوں میں اگلی کلاسوں کا اجراء نہیں کیا گیا۔

(ج) پرائمری سے نڈل کی سطح پر اپ گریڈ کئے گئے 6 سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- گورنمنٹ ہوائز پرائمری سکول کدھر
- 2- گورنمنٹ گرلز ایلمینٹری سکول آبد
- 3- گورنمنٹ گرلز ایلمینٹری سکول حسن
- 4- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پک نمبر 13
- 5- گورنمنٹ گرلز ایلمینٹری سکول ماہمی
- 6- گورنمنٹ گرلز ایلمینٹری سکول میانوال رانجا

ان اداروں کے لئے سٹاف کی منظوری حکومت پنجاب کی طرف سے دی جا چکی ہے۔ ان سکولوں میں کلاس کا اجراء اساتذہ کی بھرتی سے کیا جانے کا جس پر سر دست پابندی عائد ہے جیسے ہی نئی بھرتیاں ہوگی ان اداروں میں کلاسوں کا اجراء کر دیا جائیگا۔

الخیر یونیورسٹی سے ڈگری یافتہ اساتذہ

کو منظور شدہ سکیل کی ادائیگی

*1007، جناب محمد وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الخیر یونیورسٹی، حکومت آزاد کشمیر، وفاق حکومت اور یونیورسٹی

گرائنس کمیشن سے منظور شدہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ الیجر یونیورسٹی نے پنجاب کے مختلف شہروں میں اپنی شاخیں کھول رکھی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کا محکمہ تعلیم اس یونیورسٹی سے فارغ شدہ اساتذہ کو ان کی تعلیمی ڈگری کی بنیاد پر مقررہ اور مجوزہ سکیلیں نہیں دے رہا؟

وزیر تعلیم،

(الف) حکومت آزاد کشمیر نے مورخہ 11- جولائی 1994 کو ایکٹ نمبر XXVIII of 1994 کے تحت الیجر یونیورسٹی کو قائم کیا گیا جس کے مطابق یہ اپنا کام صرف حکومت آزاد کشمیر میں کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ البتہ وفاقی حکومت کی منظوری جس کے تحت الیجر یونیورسٹی اپنی شاخیں صوبہ پنجاب میں بنیر حکومت پنجاب کی منظوری کے کھولنے کا اختیار رکھتی ہے۔ حکومت پنجاب کے علم میں نہ ہے البتہ U.G.C ختم ہو کر H.E.C میں تبدیل ہو چکا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) چونکہ الیجر یونیورسٹی نے اپنی شاخیں صوبہ پنجاب میں غیر قانونی طور پر کھولی ہوئی ہیں۔ لہذا الیجر یونیورسٹی کی غیر قانونی طور پر کھولی گئی شاخیں پنجاب حکومت کی قائم کردہ یونیورسٹیوں کی علاقائی حدود کی خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ متعلقہ قانون درج ذیل ہے۔

No educational institution situated within the territorial limits of the University shall, save with the consent of the University and the sanction of the Government, be associated in any way with, or seek admission to the Privileges of, and other University.

اس وجہ سے الیجر یونیورسٹی سے فارغ شدہ اساتذہ کو اس یونیورسٹی سے حاصل کردہ تعلیمی ڈگری کی بنیاد پر مقررہ اور مجوزہ سکیلیں نہیں دیا گیا۔

شیخوپورہ میں 1997 سے لے کر اب تک سیکنڈری

اور ہائی سکولوں (مردانہ / زنانہ) کے ملازمین کے تبادلوں کی تفصیل

*1028، جناب علی عباس، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

ضلع شیخوپورہ میں 1997 سے لے کر اب تک سیکنڈری اور ہائی سکولوں (مردانہ اور زنانہ) کے

کنٹے اساتذہ اور سکول ملازمین کے تبادلے کئے گئے، نیز ان کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

ضلعی دفاتر، محکمہ تعلیم ضلع شیخوپورہ 1997 سے اب تک سیکنڈری اور ہائی سیکنڈری سکولوں

(زنانہ / مردانہ) کے 687 اساتذہ اور سکول ملازمین کے تبادلے کئے۔ اساتذہ / سکول ملازمین کے

تبادلے غلطی نشتوں پر ان کی اپنی درخواستوں، باہمی تبادلہ جات اور انتظامی امور کے تحت

کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

ضلع جھنگ میں سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر

*1092، مہر خالد محمود سرگاندہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں کھیلوں کے لئے کوئی خاص گراؤنڈ یا کمپلیکس موجود نہ

ہے جس کی وجہ سے نوجوان طبقہ صحت مندانہ سرگرمیوں میں حصہ لینے سے قاصر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جھنگ میں سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ کی

رقم مختص کی گئی تھی جس کو ماحال استعمال نہیں کیا گیا؟

(ج) حکومت کب تک سپورٹس کمپلیکس جھنگ کا منصوبہ شروع کرے گی۔ تفصیل سے ایوان

کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع جھنگ میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے گراؤنڈ موجود نہیں ہے۔

ضلع جھنگ میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے درج ذیل گراؤنڈ موجود ہیں۔

1- شفقت شہید گراؤنڈ

2- وجاہت شہید گراؤنڈ سینٹرائٹ ٹاؤن جھنگ

3- ہاکی سٹیڈیم جھنگ سٹی

4- میونسپل کمیٹی تالاب سٹیڈیم

5- مابق سٹیڈیم (محو آنہ) جھنگ

6- تعلیمی اداروں کے گراؤنڈ

ان گراؤنڈ میں نوجوان طبقہ مختلف کھیلیں جن میں فٹ بال، کرکٹ، والی بال، باسکٹ بال، ہاکی وغیرہ کھیلتے ہیں اس طرح نوجوان طبقہ صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لے رہا ہے۔

(ب) ضلع جھنگ میں سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے 1994-95 کے دوران حکومت پنجاب

نے خصوصی ترقیاتی سکیم کے تحت 25,00,000 (پچیس لاکھ) روپے کی گرانٹ دی تھی۔

جبکہ ضلع کونسل نے 10,00,000 (پالیس لاکھ روپے) اپنے بجٹ میں مختص کئے تھے۔ یہ

رقم استعمال نہیں ہو سکی تھی اور اب منافع کے ساتھ تقریباً ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے جو

کہ DCO جھنگ کے P.L.A میں جمع ہے۔

(ج) ضلعی حکومت اس ضمن میں کافی تیزی سے کام کر رہی ہے۔ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر

کے لئے جگہ کا فیصلہ تقریباً ہو چکا ہے۔ محکمہ تعمیرات ضلعی حکومت نے اس کا ڈیزائن مکمل

کر لیا ہے اور یہ سکیم ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے سامنے منظوری کے لئے پیش کی جا رہی

ہے۔ ضلعی حکومت اس سکیم کو اس سال شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پی پی۔ 77 جھنگ کے تعلیمی اداروں اور اساتذہ کی تفصیل

اور سامان کی فراہمی

*1098، مہر خالد محمود سرگاندہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 77 جھنگ شہر میں پرائمری، نڈل، ہائی سکول اور انٹرو ڈگری کالج کی تعداد کیا

ہے؟ گرا اور ہوا تہ سکولوں اور کالجوں کی تفصیل الگ الگ بتائی جائے؟

(ب) حلقہ پی پی۔ 77 میں تمام سکولوں و کالجوں میں سٹاف کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 77 میں اکثر سکولوں میں سائنس ٹیچر کی اسامی تو موجود

ہے مگر ان میں سائنس ٹیچر نہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 77 کے اکثر سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں تو موجود

ہیں مگر لیبارٹریوں میں متعلقہ سٹاف نہ ہے جس کی وجہ سے سکولوں کے طلباء و طالبات

تجربہ کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں جس کا اثر ان کے امتحانی نتائج پر پڑتا ہے؟

(ہ) اگر ج (ج) اور (د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک سائنس ٹیچرز کی غالی

اسامیوں کو پُر کرنے اور لیبارٹریوں میں سائنسی آلات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر

نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی پی۔ 77 جھنگ شہر میں پرائمری، نڈل، ہائی سکول اور انٹرو ڈگری کالج کی تعداد درج

ذیل ہے۔

میزان	ذگری کالج	انٹر کالج	ہائی سکول	نڈل سکول	پرائمری	
54	01	--	06	09	38	زنانہ
48	01	01	07	07	32	مردانہ

کل میزان 102

تفصیل نف ہے۔

(ب) علقہ پی پی۔ 77 جمنگ شہر میں پرائمری 'ڈل سکول اور انٹرو ڈگری کالجز میں تعینات فوٹل

سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے جبکہ ادارہ دار تعینات سٹاف کی تفصیل نف ہے۔

541	49	-	241	126	125	زناتہ
809	137	18	317	154	183	مردانہ

کل میزبان 1350

(ج) پی پی۔ 77 کے تمام سکولوں میں سائنس سٹاف موجود ہے تاہم گرز ہائی سکول بستی ملح اور

گرز ہائی سکول جمنگ سٹی میں S.S.T بیالوجی کی ایک ایک ایسی علی ہے۔

(د) پی پی۔ 77 کے گورنمنٹ گرز ہائی سکول چک جنوبی اور گرز ہائی سکول جمنگ سٹی کے علاوہ

زناتہ امر دانہ مدارس میں سائنس لیبارٹریز اور ضرورت کے مطابق سائنس سالن موجود ہے۔

تاہم گورنمنٹ گرز ہائی سکول چک جنوبی و جمنگ سٹی میں کلاس رومز کو بطور لیبارٹری

استعمال کیا جا رہا ہے۔

(ه) سیکنڈری سکول ایجو کیٹرز بیالوجی (خواتین) کی علی ایسیوں پر کنٹریکٹ پر بھرتی کے لئے

اشتراک مشترک کیا گیا لیکن کوئی درخواست موصول نہ ہوئی جس کی وجہ سے علی ایسیوں کو پر

نہیں کیا جا سکا۔ لیبارٹری اور سائنسی آلات کے متعلق جواب جزو بالا میں دے دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ملت ہائی سکول

کی عمارت کی توسیع

* 1117، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر تعلیم اذراہ نواز شہر میان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ملت ہائی سکول بھینسوں والا اڈا مثل پورہ لاہور کی عمارت

خستہ حال ہے؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ عمارت طلباء کی تعداد کے مطابق انتہائی ناکافی ہے۔ نیز طلباء کو مجبوراً سڑکوں پر بیٹھا کر تعلیم دی جاتی ہے، نیز حکومت طلباء کے لئے نئی عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ سائنس کے طلباء کے لئے سکول میں سائنس لیبارٹری موجود نہ ہے نیز سائنس ٹیچر بھی نہیں ہے؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے سکول میں غا کروب کی سیٹ غالی ہونے کی بنا پر صفائی کا مسئلہ بنا ہوا ہے؟
- (ہ) سکول کے لئے زول کار قبرہ خسرہ نمبر ان 1465-1474 کی فائل الاٹمنٹ کے لئے بورڈ آف ریونیو میں پڑی ہے مگر انتقال نہیں ہو رہا ہے۔ کب تک یہ زمین محکمہ تعلیم کے نام منتقل ہو جائے گی؟

وزیر تعلیم،

- (الف) گورنمنٹ ہائی سکول مغل پورہ کی عمارت کی حالت خستہ نہیں ہے اور قابل استعمال ہے۔
- (ب) یہ درست ہے کہ عمارت طلباء کی تعداد کے مطابق ناکافی ہے جس کی وجہ سے کچھ طلباء منسلک احاطہ میں آسمان تلے بیٹھتے ہیں البتہ سڑکوں پر نہیں بیٹھتے۔ زمین کا انتقال کرانے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ جونہی انتقال ہو جائے گا نئی عمارت تعمیر کر دی جائے گی۔
- (ج) یہ درست ہے کہ باقاعدہ سائنس لیبارٹری نہ ہے کیونکہ کرانے کی عمارت ہے۔ rules کے مطابق اس میں حکومت کے اخراجات سے لیبارٹری تعمیر نہیں کرانی جاسکتی۔ سائنس ٹیچر کی تین پوسٹوں میں سے ایک سیٹ غالی ہے۔ (کیونکہ بھرتی پر پابندی ہے) جبکہ دو سائنس ٹیچرز کام کر رہی ہیں۔
- (د) درست ہے کہ غا کروب کی سیٹ غالی ہے۔ (کیونکہ بھرتی پر پابندی ہے)
- (ہ) محکمہ انتقال کروانے کی انتہائی کوشش کر رہا ہے۔

پی پی۔ 9 راولپنڈی کے گرلز اور بوائز

سکولوں کی تمام تر تفصیلات

*1124، چودھری محمد ایاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش میاں فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 9 راولپنڈی میں اس وقت کتنے گرلز اور بوائز سکول ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے سکول کراہی کی بڈنگ میں کب سے قائم ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کتنے سکولوں کی عمارت خستہ حالت میں ہیں ان کے نام کیا ہیں نیز ہر سکول میں کتنے کمرے ہیں اور ان میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

(د) کیا حکومت پرائیویٹ زمین پر واقع سرکاری سکولوں کے لئے زمین خرید کر ان کی عمارتیں تعمیر کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ه) آئندہ سالوں کے دوران حکومت اس صوبائی حلقہ میں کتنے نئے سکول کس کس جگہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی پی۔ 9 راولپنڈی میں گرلز اور بوائز سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

میزان	ہائی سکول	پرائمری سکول	مڈل سکول	زبانہ
15	03	02	10	
10	02	02	06	مردانہ
25	05	04	16	کل میزان

نام اور جگہ کی تفصیل لف ہے۔

(ب) اس وقت 8 گرلز پرائمری سکول، 6 بوائز پرائمری سکول، 2 گرلز مڈل سکول، ایک بوائز مڈل

سکول، 2 گرلز ہائی سکول اور ایک بوائز ہائی سکول کراہی کی عمارت میں چل رہے ہیں جن کی

تفصیل لف ہے۔

- (ج) ان میں سے 8 کروں پر مشتمل گورنمنٹ ذل سکول انور الاسلام جس میں 163 طلباء زیر تعلیم ہیں اور 26 کروں پر مشتمل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منج ہاؤس جس میں تقریباً 1140 طالبات زیر تعلیم ہیں جن کی عمارت کی حالت غیر تسلی بخش ہے۔
- (د) مروجہ پالیسی کے تحت سکولوں کی تعمیر کے لئے پرائیوٹ زمین خرید نہیں کی جاتی۔
- (ه) اس صوبائی حلقہ میں دھال سیداں کے مقام پر گرلز ہائی سکول قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

پی پی۔ 1 راولپنڈی میں سکولوں کی اپ گریڈیشن:

سٹاف اور تعمیر و مرمت کی تفصیل

- * 1114، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پچھلے 5 سالوں میں تحصیل مری و کوئٹی سٹیوں راولپنڈی میں کتنے سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا ان کے نام اور اپ گریڈ ہونے والے تعلیمی اداروں میں سٹاف میں کمی کی تفصیل بتائی جائے؟
- (ب) موجودہ مالی سال میں حلقہ پی پی۔ 1 راولپنڈی میں کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کرنے اور کتنے سکولوں کی عمارت تعمیر کرنے کا پروگرام ہے ان کے نام و تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) حلقہ پی پی۔ 1 راولپنڈی میں ضلعی حکومت نے 2001 سے اب تک کن تعلیمی اداروں کی مرمت پر کتنی رقم خرچ کی۔ مذکورہ حلقہ میں بوسیدہ / خطرناک عمارتوں کی تفصیل اور ان کی از سر نو تعمیر و مرمت کا حکومت نے کیا پروگرام بنایا ہے؟
- (د) حکومت (صوبائی / ضلعی) مذکورہ حلقہ سے تعلیمی پیمانہ ملی کو دور کرنے کے لئے کیا کوئی special گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) پچھلے 5 سالوں کے دوران تحصیل مری و کوئٹی سٹیوں ضلع راولپنڈی ملحقہ پی۔ پی۔ 1 میں کوئٹی سکول اپ گریڈ نہیں ہوا۔

(ب) موجودہ مالی سال میں ملحقہ پی۔ پی۔ 1 راولپنڈی (جو کہ تحصیل مری اور کوئٹی سٹیوں پر مشتمل ہے) میں درج ذیل سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی تجویز زیر غور ہے،

پرائمری سے ایڈمنسٹری سکول	ڈل سکول سے ہائی سکول	ہائیکینڈری سکول	میزن
17	06	03	26

ملحقہ پی۔ پی۔ 1 راولپنڈی (تحصیل مری و کوئٹی سٹیوں) میں درج ذیل تین (03) سکولوں کی نئی عمارت تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔

1- گورنمنٹ پرائمری سکول پونہ پڑیاں، یو۔ سی درنوویں، تحصیل کوئٹی سٹیوں

2- گورنمنٹ پرائمری سکول پھیرانہ کھتیر، یو۔ سی لتراڑ تحصیل کوئٹی سٹیوں

3- گورنمنٹ پرائمری سکول لتراڑ، یو۔ سی درنوویں، تحصیل کوئٹی سٹیوں

تعمیر لاگت... بمطابق ٹیٹ رینٹ آف کاسٹ فراہم کردہ ای۔ ڈی۔ او (ورکس اینڈ سروسز) راولپنڈی 80.4 ملین روپے ہیں۔

1- اپ گریڈیشن پرائمری سے ایڈمنسٹری، @1.8 ملین روپے فی سکول، 17 سکول، 30.6 ملین روپے

2- اپ گریڈیشن ڈل سے ہائی اپ گریڈیشن، @3.6 ملین روپے فی سکول، 06 سکول، 21.6 ملین روپے

3- اپ گریڈیشن ہائی سے ہائیکینڈری اپ گریڈیشن، @22.8 ملین روپے فی سکول، 03 سکول، 22.8 ملین روپے

4- پرائمری سکول نئی تعمیر، @1.8 ملین روپے فی سکول، 03 سکول، 05.4 ملین روپے

(ج) حلقہ پی پی۔ 1 میں تعلیمی اداروں کی مرمت پر 24,37,512 روپے خرچ ہوئے اور کل 60 عمارتیں قابل مرمت ہیں۔ یہ تمام اخراجات محکمہ تعمیرات ضلع راولپنڈی نے مکمل کروائے۔ یہ تمام اخراجات حلقہ پی پی۔ 1 راولپنڈی (تحصیل مری و تحصیل کوٹلی ستیاں) میں ہونے۔ بوسیدہ / خطرناک عمارتوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1۔ گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول باڈھیار، یونین کونسل مہل
 - 2۔ گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول ماہوند، یونین کونسل مہل
 - 3۔ گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول ڈھل، یونین کونسل بن
 - 4۔ گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول نمبر رومال نمبر 1، یونین کونسل بگوڑی
 - 5۔ گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول گوہڑہ، یونین کونسل میاڑی
- درج بالا سکولوں کی پچھتیں بارشوں سے اڑ گئی ہیں، دیواریں بوسیدہ ہیں، اس عمارت کے آگے سٹائیڈ ہے اور عمارت پھٹ چکی ہے۔ بڑے کمرے پر پھٹ ہی نہیں ہے۔
- 6۔ گورنمنٹ گریڈ کمیونٹی ماڈل سکول روات، یونین کونسل روات (سکول کی عمارت فوری مرمت طلب ہے)

(د) حکومت صوبہ بھر میں تعلیمی پیمانہ می دور کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے بلکہ ہی تعلیمی پیمانہ می کو دور کرنے کے لئے مناسب فنڈز میا کئے جائیں گے۔

حلقہ پی پی۔ 1 راولپنڈی کے سکولوں

اور سٹاف کی تفصیل

* 1142، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) حلقہ پی پی۔ 1 (تحصیل مری و کوٹلی ستیاں) میں حکومت (صوبائی / ضلعی) کی طرف سے کتنے بوائز گریڈ کالجز و سکولز کس جگہ پر اور کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟

- (ب) ان تعلیمی اداروں میں حاضر سروس اساتذہ کرام، منظور شدہ اساتذہ اور غلی اساتذہ کی تعداد کتنی ہے۔ اساتذہ کرام کی کمی کب پوری کی جائے گی؟
- (ج) کیا مذکورہ تعلیمی اداروں میں طلبہ، طالبات کے لئے کلاس روم و فرنیچر موجود ہے۔ کتنے سکولوں میں عمارت و فرنیچر کے بغیر سردی میں بچوں کو فرش یا مات پر بیٹھنا پڑتا ہے؟
- (د) 1999 سے 2003 تک مذکورہ حلقہ میں واقع تعلیمی اداروں میں بھرتی کئے جانے والے اساتذہ کرام اور بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جانے اور آئندہ غلی اساتذہ کب مکمل کی جائیں گی؟

وزیر تعلیم،

- (الف) حقارتی پی۔ 1 میں کل 2 کالج اور 501 سکولز قائم ہیں جن کی تحصیل وار ترتیب درج ذیل ہے۔

تحصیل کوٹلی ستیوں		تحصیل مری		
مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ	
-	-	01	01	کالج
06	13	07	19	ہائی ایجز سیکنڈری سکولز
92	90	132	142	ایلیمنٹری / پرائمری
98	103	140	162	میزان

- (ب) دونوں تحصیلوں میں اساتذہ کی کل 2110 اساتذہ ہیں جن پر اس وقت 1561 مرد و خواتین اساتذہ کرام حاضر سروس ہیں باقی 639 اساتذہ غلی ہیں۔
- (ج) عمومی طور پر اس حلقہ میں موجود سکولوں کی عمارتیں تسلی بخش ہیں۔ تقریباً 150 پرائمری / ایلیمنٹری سکولوں میں فرنیچر کی کمی ہے اور بچے ٹائوں پر بیٹھتے ہیں اور صرف سات سکولوں میں اپنی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے کسی مستقر جگہ پر چل رہے ہیں۔

(د) 1999 سے آج تک صرف 2002 میں تحصیل مری اور کوئٹی ستیوں میں کل 162 مردانہ و زنانہ اساتذہ کو خصوصی سکول اور 5 سال کے کنٹریکٹ پر عاصتاً میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔ اس بھرتی کے طریقہ کار کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ تمام اساتذہ ناقابل تبادول ہیں۔ خالی اساتذہوں پر بھرتی جلد ہی مکمل کر لی جائے گی۔

یونین کونسل لائبرے میں گرنز ہائی سکول کا قیام

*1230، جناب مشتاق احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یونین کونسل لائبرے میں لڑکیوں کے لئے گرنز ہائی سکول ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں نہیں؟

(ب) کیا موضع پشیدہ دوست محمد یونین کونسل لائبرے جس کی آبادی تقریباً 10 ہزار افراد پر مشتمل ہے، میں گرنز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں اور اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر تعلیم،

(الف) یونین کونسل لائبرے میں لڑکیوں کے لئے گرنز ہائی سکول نہیں ہے کیونکہ پہلے سے موجود گرنز ایلمنٹری سکول جو کہ صرف دو کنال رقبہ پر مشتمل ہے جبکہ ایک ہائی سکول کے لئے رقبہ 16 کنال درکار ہے اور بچیوں کی تعداد بھی 200 سے کم ہے۔

(ب) موضع پشیدہ دوست محمد یونین کونسل لائبرے میں گرنز ایلمنٹری سکول اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ اگر بشمول feeder سکول بچیوں کی تعداد 200 اور رقبہ 16 کنال مکمل ہو کیونکہ موجودہ رقبہ کے مطابق ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔

غیر نصابی سرگرمیوں پر تعلیمی اداروں میں داخلہ

کی سہولت کی بحالی

*1231، محترمہ صبا صادق، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ سالوں میں حکومت کے زیر کنٹرول کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سپورٹس اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں کی بناء پر داخلہ کے لئے سینیں مختص تھیں مگر اب یہ سینیں ختم کر دی گئی ہیں جن کی وجہ سے talented بچے اور بچیوں کو ان بنیادوں پر داخلوں میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت سپورٹس اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں کی سینوں پر داخلہ دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ بات درست ہے گورنر پنجاب کی ہدایت پر جاری کی گئی پالیسی کے مطابق 98 فیصد داخلے اوپن میرٹ اور 2 فیصد داخلے معذور افراد کے لئے مختص ہیں۔ تاہم پنجاب یونیورسٹی میں سپورٹس اور دیگر نصابی سرگرمیوں کے لئے مختص سینوں پر داخلہ دیا جا رہا ہے۔

(ب) فی الحال سپورٹس اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں کی سینوں پر داخلہ بحال کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے کیونکہ اقرباء پروری اور عداوت کی وجہ سے مستحق بچے اور بچیوں کی حق تلفی ہوتی تھی۔

موضع جمالکے اوکاڑہ میں پرائمری سکولوں میں کلاسوں کا اجراء

*1239، جناب علی عباس، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع جمالکے ڈاک خانہ بسیر پور تحصیل دیپاپور ضلع اوکاڑہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے پرائمری سکولوں کی عمارتیں 1993 سے مکمل حالت میں ہیں؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ موضع کے دونوں سکولوں میں کلاسوں کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

(ج) اس امر سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جانے کہ 1993 کے بعد اب تک مذکورہ عمارت میں کلاسوں کا اجراء کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ موضع جہانگہ ڈاک غانہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے پرائمری سکولوں کی عمارت بالترتیب 1997 اور 1993 سے مکمل ہیں۔

(ب) سٹاف کی منظوری کے لئے S.N.E کا معاملہ زیر کارروائی ہے جو سنی سٹاف کی منظوری ہوتی ہے ان سکولوں میں کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا۔

(ج) سٹاف کی منظوری نہ ہو سکنے کے باعث مذکورہ عمارت میں کلاسوں کا اجراء نہ کیا جاسکا۔

ہون شریف راولپنڈی کے سکولوں کی اپ گریڈیشن

*1245، جناب اشتیاق احمد مرزا، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت ہون شریف ڈاک غانہ چوہترہ تحصیل و ضلع راولپنڈی میں لڑکوں کے مڈل سکول اور لڑکیوں کے پرائمری سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم،

مال ہی میں حکومت پنجاب کی جانب سے علاقہ کے فائدہ گن کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو دی گئی درخواستیں ضلع میں موصول ہوئی ہیں جن میں تعلقہ چوہترہ / چک سیلی فلان کے علاقہ کے ساتھ سکولوں کو اگلے درجے میں ترقی دینے کی تجاویز ہیں جن میں سے

ایک گرنز پرائمری سکول ہون کو نڈل کا درجہ دینے کی بھی تجویز ہے۔ یہ تجویز فی وجوہ پر قابل عمل نہیں ہے۔ اول اس کا رقبہ کم ہے۔ دوئم اس سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر گرنز ہائی سکول چوتترہ موجود ہے۔ گورنمنٹ ہوائز نڈل سکول ہون شریف ڈاکٹرانہ چوتترہ تحصیل و ضلع راولپنڈی کو ہائی سکول کا درجہ دینے کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے کیونکہ متعلقہ سکول سے صرف چار کلومیٹر دور گورنمنٹ ہوائز ہائی سکول احوال موجود ہے جبکہ ضابطہ کے مطابق پانچ کلومیٹر سے کم فاصلہ پر ہائی سکول قائم نہیں کیا جاسکتا۔

صفدر ڈیال گرنز ڈگری کالج لاہور کی تعمیر

- *1246، جناب طالب حسین چودھری، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا صفدر ڈیال گرنز ڈگری کالج بلو موڑ لاہور کی تعمیر کے لئے جگہ خریدی گئی ہے یا کسی کی طرف سے عطیہ کی گئی ہے۔ اس کی تعمیر کے لئے کتنی رقم محض کی گئی اور اس کی تعمیر کب شروع کی گئی نیز کالج کی تعمیر کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو دیا گیا؟
- (ب) اس محض رقم میں سے کتنی بلڈنگ پر خرچ ہو چکی ہے اس کی تفصیل کیا ہے۔ کیا مذکورہ بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے؟ اگر نہیں تو کالج کی بلڈنگ کی تعمیر میں اتوار کی وجہ کیا ہے۔ اس کے ذمہ دار ان کون کون سے افراد ہیں؟
- (ج) کیا حکومت کالج کی تعمیر فی الفور مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) صفدر ڈیال گرنز ڈگری کالج بلو موڑ کی تعمیر کے لئے رقبہ پیمائش 16 کنال دس مرے ملٹی محمد یعقوب ڈیال نے بطور عطیہ دیا اور اس کی تعمیر کے لئے 25 لاکھ روپے کی رقم جناب عاشق ڈیال (EX-M.N.A-100) نے 92-91 میں فراہم کی اور باقی 30 لاکھ روپے کی

رقم Prime Minister Directive سے 1992-93 میں مختص کی گئی۔ اس کی تعمیر

1991-92 میں شروع کی گئی اور تعمیر کا ٹھیکہ میسرز مکنٹائل انٹریپرائزز کو دیا گیا۔

(ب) مختص رقم میں سے 33 لاکھ 35 ہزار روپے بڈنگ کی تعمیر پر خرچ ہونے اور 30 جون

1993 کو لاپس ہو گئی جس کا تاحال اجراء نہ ہوا ہے۔

1- کلچ کی مین بڈنگ مع ہال کی چھتیں ڈالی جا چکی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

30X73 فٹ 1 عدد ہال

35 1/4 X 21 1/4 فٹ 2 عدد کمرے

25 1/4 X 21 1/4 فٹ 2 عدد کمرے

28 1/4 X 21 1/4 فٹ 2 عدد کمرے

10 X 21 1/4 فٹ ڈیورس

8-0 فٹ برآمدہ

2- دفتر بلاک کی بڈنگ کی چھائی مکمل ہے لیکن چھتیں نہ ڈالی گئی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

10 X 12 فٹ 6 کمرے

20 X 12 فٹ 1 کمرہ

18 X 12 فٹ 2 کمرے

13 X 12 فٹ ڈیورس

6-0 فٹ برآمدہ

(ج) ضلعی حکومت لاہور نے مذکورہ بالا نامکمل عمارت کو مکمل کرنے کے لئے منصوبہ نمائیاتی 8.350

ملین مورخہ 23-09-2002 کو منظور کر دیا ہے۔

گورنمنٹ گرلز کالج غلام محمد آباد

فیصل آباد کی اپ گریڈیشن

- *1261، جناب محمد نواز ملک، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) 11 لاکھ کی آبادی کے لئے گورنمنٹ گرلز کالج غلام محمد آباد کو upgrade کرنے کے لئے کیا اقدام کئے گئے ہیں؟
- (ب) کالج مذکورہ کو upgrade کیا جا رہا ہے تو کب تک، کیا اس ضمن میں سابقہ گورنر پنجاب کا نوٹیفکیشن اور موجودہ گورنر صاحب کے اعلان کو ملحوظ خاطر رکھا جا رہا ہے؟
- (ج) اگر کالج کو upgrade نہیں کیا جا رہا تو غربی فیصل آباد کی 30 یونین کونسلز کو ڈگری کالج کی سہولت کیوں کر مہیا نہیں کی جا رہی؟

وزیر تعلیم،

- (الف) گورنمنٹ گرلز کالج غلام محمد آباد فیصل آباد کو اپ گریڈ کرنے کے لئے feasibility report تیار کی گئی۔ گورنمنٹ کے criteria کے مطابق مذکورہ انٹر کالج کو upgrade نہیں کیا جا سکتا۔ ای۔ ڈی۔ او (فنانس اینڈ پلاننگ) فیصل آباد نے ذہنی سیکرٹری مانیٹرنگ گورنر سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کو زیر نمبری (F&P)127/DEDO مورخہ 4-9-2002 چٹھی تحریر کی جس میں یہ وضاحت کی گئی کہ اپ گریڈیشن کے لئے مذکورہ کالج criteria کی شرائط پوری نہیں کرتا۔ مزید برآں مطلوبہ فنڈز بھی ضلعی حکومت فیصل آباد کو میسر نہ ہیں۔
- (ب) کالج ایجوکیشن کے اختیارات ضلعی حکومت کو تفویض ہو چکے ہیں۔ وہ اپنی ترجیحات اور مقامی ضروریات کے مطابق فیصد کرنے کی مجاز ہے۔
- (ج) اس وقت مذکورہ کالج اپ گریڈ نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ارد گرد 15 کلومیٹر کے اندر 6 ڈگری کالج برائے عواتین کام کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ گرلز کالج شاد باغ لاہور کے سٹاف

اور میرٹ کی تفصیل

- *1266، چودھری محمد شوکت، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) گورنمنٹ گرلز کالج شاد باغ لاہور میں اس وقت کتنا سٹاف موجود ہے۔ تفصیل عمدہ اور گریڈ وائز بیان فرمائیں؟
- (ب) کالج مذکورہ کی پرنسپل، وائس پرنسپل کب سے تعینات ہیں ان کو کس بنیاد پر تعینات کیا گیا؟
- (ج) کیا کالج مذکورہ میں داغہ کے نئے میرٹ کے علاوہ بھی کچھ نشستیں مخصوص کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں کیا گزشتہ سال میرٹ سے ہٹ کر بھی داغہ کی کوئی مثال موجود ہے؟ اگر ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) اس وقت سہریسی عملے میں 45 افراد ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

نام اسامی	تعداد	گریڈ
پرنسپل	01	19
وائس پرنسپل	01	19
ایسوسی ایٹ پروفیسر	02	19
اسسٹنٹ پروفیسر	06	18
لیکچرار	34	17
لائبریرین	01	16

(ب) پرنسپل کو 10-10-1996 سے میرٹ و سنیاری کی بنیاد پر تعینات کیا گیا۔ وائس پرنسپل کو

بھی 1997 سے میرٹ و سنیاری کی بنیاد پر تعینات کیا گیا۔

(ج) نہیں۔ کالج میں داغہ وضع کردہ پالیسی کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر کیا گیا۔

راجن پور میں خواتین P.T.C ٹیچرز کی بھرتیوں

میں محکمانہ غفلت

*1360، جناب غزالی رحیم خان پٹانی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری تا دسمبر 2002 محکمہ تعلیم تحصیل راجن پور میں کتنی خواتین کو پی۔ٹی۔ سی ٹیچر

بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کی جگہ بیان کی جائے؟

(ب) اس بھرتی کے لئے کتنی درخواستیں محکمہ کو وصول ہوئیں۔ درخواست دہندہ کے نام،

ولدیت، تعلیمی قابلیت اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا بھرتی سے قبل میرٹ لسٹ تیار کی گئی تھی تو میرٹ لسٹ فراہم کی جانے اور میرٹ

بنانے والے افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ 30۔ جون 2002 کو جاری کردہ میرٹ لسٹ کے مطابق رشندہ حفیظ دستر

حفیظ اللہ کا نمبر 57 تھا۔

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ میرٹ پر آنے کی بناء پر ج (د) میں بیان کردہ امیدوار کو بطور

پی۔ٹی۔ سی ٹیچر 1۔9 اکتوبر 2002 کو حکم نامہ جاری کیا گیا اور انہوں نے بطور پی۔ٹی۔ سی ٹیچر

یکم جنوری 2003 تک فرائض بھی سرانجام دیئے مگر ازاں بعد ای۔ڈی۔ او نے ان کے آرڈر

کینسل کر دیئے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ازاں بعد یہ کہا گیا کہ آپ کا نام میرٹ لسٹ میں غلطی سے خارج

ہوا ہے جس کی بناء پر آپ کے آرڈر کینسل کئے گئے ہیں۔

(ز) اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں نیز جس امیدوار کو اس کی جگہ تعینات کیا گیا

ہے اس کا نام، پتا، ولدیت، تعلیمی قابلیت کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

(ح) کیا حکومت اس سلسلہ میں تحقیقات کروانے اور رشندہ حفیظ کو نوکری پر بحال کرنے کو

تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) حاصل ممبر پنجاب اسمبلی (پی پی۔ 247) جناب غزالی رحیم چٹائی نے مطلع ہے کہ محکمہ تعلیم راجن پور نے معاملہ پر ان کی تفسی و تسلی کروادی ہے اور اس بارے میں مزید کارروائی نہ کی جائے لہذا مذکورہ سوال جواب کا مستحق نہیں ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

(و) ایضاً

(ز) ایضاً

(ح) ایضاً

کنٹریکٹ پر بھرتی لیکچرارز کا مستقل

کنے جانے کا مسئلہ

*1375 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ تعلیم میں پبلک سروس کمیشن کی ایڈورٹائزمنٹ نمبر 01-2001 کے تحت کتنے لیکچرارز

بھرتی کئے گئے ان کے نام، پتا، مع سکوتی ضلع و تعیناتی کے ضلع کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان لیکچرارز کے پے سکیل و تنخواہ مع الاؤنسز کی تفصیل بتائیں؟

(ج) محکمہ نے ان لیکچرارز کو بھرتی کرنے سے پہلے کیا پالیسی مرتب کی ہے؟

(د) کیا حکومت کنٹریکٹ پر پبلک سروس کمیشن کے through بھرتی کئے گئے ان لیکچرارز کو

مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کریں؟

وزیر تعلیم،

(الف) بیلک سروس کمیشن کی ایڈورٹائزمنٹ نمبر 01-2001 کے تحت 1471 لیکچرارز بھرتی کئے گئے ان کے نام اپنا معسکوتی ضلع و تعیناتی کے ضلع کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان لیکچرارز کو ماہانہ 6210/- روپے تنخواہ دی جا رہی ہے اس کے علاوہ ان کی تنخواہ میں اضافے کی شرح 465/- روپے سالانہ ہے اور T.A 320/- روپے سالانہ ہے۔

(ج) بھرتی کرنے سے پہلے پالیسی یہ مرتب کی گئی کہ دور دراز علاقوں میں جہاں اساتذہ کی بہت قلت ہے ان لیکچرارز کو لگایا جائے گا۔ مشہور اسامیوں پر پوسٹنگ دیتے وقت ان لیکچرارز کے ڈومیسائل اور ان کے میرٹ کو مد نظر رکھا گیا تھا۔

(د) ان لیکچرارز کو ایک مقررہ مدت (پانچ سال) کے لئے طے شدہ شرائط پر بھرتی کیا گیا ہے جن کو وہ تحریری طور پر تسلیم کر چکے ہیں۔ پنجاب سول سروسز ایکٹ 1974 کے سیکشن 2(1)(B)(i) کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جانے والے ملازمین، سرکاری ملازمین یعنی civil servant کے زمرے میں نہیں آتے۔ مستقل ان ملازمین کو کیا جاتا ہے جن کی تقرری ابتدائی طور پر عارضی بنیادوں پر کی گئی ہو۔ چونکہ کنٹریکٹ ملازمت قانون کے تحت مستقل نہیں ہو سکتی ہے لہذا ان لیکچرارز کو مستقل کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس قائمہ کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب طاہر خان طیزی۔ مجلس قائمہ برائے مال، بحالی و اشغال کی رپورٹ پیش کریں گے۔

جناب طاہر خان طیزی، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003,

کے بارے میں مجلس قائد برائے مال بحالی و اشتغال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003,

کے بارے میں مجلس قائد برائے مال بحالی و اشتغال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، حاجی رانا سرفراز احمد خان!

رانا سرفراز احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"کیڑے مادویات، ان کی قیمتوں اور زرعی اجناس کی مارکیٹنگ، زرعی قرضوں، یوب ویلوں وغیرہ کے بارے میں مجلس قائد برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"کیڑے مادویات، ان کی قیمتوں اور زرعی اجناس کی مارکیٹنگ، زرعی قرضوں، یوب ویلوں کے بارے میں مجلس قائد برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ صبا صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی افرامیہ۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اس بات پر احتجاج کروں گی کہ آپ خواتین کو بھی اس ایوان کا حصہ سمجھا کریں۔ ہم ایوزیشن ٹیچوں پر ضرور بیٹھے ہیں مگر ہم یہاں پر عوام کی ترقی اور مدد کرنے کے لئے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں مگر آپ ہمیں دقت فراہم نہیں کرتے۔ اس احتجاج کو ریکارڈ کیا جانے اور ہمیں موقع دیا جانے کہ جو سوالات کئے جاتے ہیں ان میں ہم کچھ information آپ کو فراہم کریں، اس ایوان کو فراہم کریں، منسٹر صاحب کو فراہم کریں۔ جب سوال گزر جاتا ہے تو اس کے بعد ہماری بات کی کوئی وقت نہیں رہ جاتی۔

جناب سپیکر! جیسے یہاں پر دو سوال ہونے ہیں۔ میں خود اپنی student life میں سوشل ورک کرتی رہی ہوں، politics میں involve رہی ہوں۔ ایجوکیشن کا محکمہ بڑا اہم محکمہ ہے۔ اہلی پنجاب یونیورسٹی کے حوالے سے میں یہ بائبل نہیں کہوں گی کہ میرے معزز منسٹر صاحب نے غلط بیانی سے ایوان میں کام لیا۔ وہ ایک ذمہ دار اور الحمد للہ انتہائی پڑھے لکھے انسان ہیں مگر میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ جو پنجاب یونیورسٹی کے حوالے سے بڑ (الف) کا جواب آیا ہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER : Bibi! Question Hour is over. Now we have gone to the adjournment motions.

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! اس میں آپ ایک بات ریکارڈ کروالیں کہ۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: That is over and it has been disposed of.

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! اس میں آپ صرف ایک بات ریکارڈ کروالیں کہ پنجاب یونیورسٹی میں ڈائریکٹر سپورٹس خواتین کا جو عمدہ ہے وہاں پر ایک مرد تعینات ہے تو منسٹر صاحب اس کو نوٹ فرمائیں کہ ان کے ٹکٹے نے ان کو غلط information دی ہے۔ میری دوسری request یہ ہے کہ ایجوکیشن کے جو معاملات ہوتے ہیں اس میں میری بے شمار بہنیں بات کرنا چاہتی ہیں۔ آپ کی ایک ایسی کرسی ہے جس سے ہمیں انصاف کی توقع ہے۔۔۔

ایک معزز ممبر، جناب سپیکر! میرا کنٹیننٹ سے متعلق سوال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! اگر ٹائم کنٹینوں پر خرچ کیا جائے تو پھر کیا بات ہوگی؟ یا تو پھر آپ بجائے اس کنٹین کے کوئی اہم سوال لے آئیں تو اس پر میں آپ کو ٹائم دیتا۔۔۔

محترمہ سب، صادق، جناب سپیکر! اب آپ ہمیں کوئی موقع فراہم کریں گے تو ہم بات کریں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب کنٹین کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس کو discuss کیا جائے۔ میں تو ہمیشہ ہر خاتون رکن کو ٹائم دیتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ خواتین کو جتنا میں ٹائم دیتا ہوں اور آپ کا احترام کرتا ہوں، آپ خود بھی اس کو appreciate کریں گی۔ (نعرہ ہاتے تحسین)

لیکن کوئی valid سوال ہو تو میں اس کا جواب دوں اور آپ کو ٹائم دوں۔ بی بی! مجھے آپ کا احترام ہے۔

I am at the neutral chair, I am as a Speaker and for me all the honourable members of the House are equal whether they are from the Treasury Benches or from you. (Clapping)

MRS SABA SADIQ: Sir, that is why you are seeking the same direction from your side and we hope .

MR DEPUTY SPEAKER: I have never taken any direction from anybody I am taking direction from you now.

MRS SABA SADIQ: Sir, I am very grateful for your act of kindness and I need your support to divert their attention to the right side. I think it is the version of the whole nation and for the whole public of the Punjab and I need your kindness.

MR DEPUTY SPEAKER: I appreciate your view.

MRS SABA SADIQ: Thank you, Sir.

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you (Clapping)

پوائنٹ آف آرڈر

ٹاؤن شپ سیکٹر بی-ون میں اندوہناک واقعہ

محترمہ فائزہ احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی! فرمائیے۔

محترمہ فائزہ احمد، میں آج اس ایوان کی توجہ ایک اندوہناک واقعہ جو ہمارے لاہور میں مورخہ 30-12-03 کو پیش آیا۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم سب مل کر اس طرح کے واقعات کی طرف متوجہ ہوں اور کوشش کریں کہ ایسے واقعات کی طرف پولیس کا جو رویہ ہے اس کو تبدیل کیا جائے اور ہم سب یہ کوشش کریں کہ یہ واقعات کم ہوں کیونکہ ان کی ratio بڑھتی جا رہی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ٹاؤن شپ سیکٹر B-1 میں ایک سات سال کی بچی جس کا نام کنول امید

ہے اس کے پڑوسی نے اس بچی کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ میں راجہ بشارت صاحب سے اور خاص

طور پر علیم خان صاحب جو اس علاقے سے ایکٹو تو ہمارے ہیں اور اب کافی کوشش میں ہیں کہ دوبارہ وہ

اس constituency سے ایکٹو لڑیں اور جیتیں۔ میری ان سے ذاتی request ہے کہ اس واقعہ کا

ابھی تک ایکشن کیوں نہیں لیا گیا؟ گورنمنٹ کی طرف سے اس کا کیا کیا گیا؟ وزیر اعلیٰ صاحب اس واقعہ

کے فوراً بعد وہاں آنے کے تھیلے تقسیم کرنے گئے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کو اتنا نہیں بتایا گیا کہ یہ

واقعہ بہت اہمیت کا حامل ہے اور وہ وہاں نہیں گئے۔ اہلیان علاقہ کی طرف سے میرے پاس درخواست

ہے، میں کوئی اپنی ذات کی طرف سے یہ بات نہیں کر رہی۔ یہ ان کی شکایت ہے اور وہ لوگ اس چیز

پر بہت افسردہ ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب ساتھ والے محلے میں آنا تقسیم کرتے رہے لیکن اس کے

والدین سے اعمار بھر دی کرنے نہیں گئے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ آپ لوگوں نے اس سلسلے میں

کیا کیا ہے؟ اگر اس علاقے کے لوگ ہمارے پاس آئیں تو ہم انہیں کیا جواب دے سکتے ہیں کیونکہ ہم

اسمبلی میں بیٹھے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکریٹری، شکریہ۔ جی، علیم خان صاحب!

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی، جناب سیکریٹری! میں اپنی بہن کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جس دن یہ واقعہ ہوا تھا تو اس کے فوراً بعد میں خود اس فیملی سے ملنے اور پوری معلومات لینے کے لئے ان کے گھر گیا تھا۔ اس کے والدین سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے لوکل ایس۔ ایچ۔ او کو بھی وہاں پر بلایا تھا اور اس وقت تک مزم کے خلاف پرچہ کٹ چکا تھا اور وہ گرفتار بھی ہو چکا تھا۔ 2 جنوری کو جب وزیر اعلیٰ پنجاب ناڈن شپ میں آئے ہیں تو اس دن وہاں پر جلسے کے اندر انہوں نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ اس بھی کے ساتھ جس نے زیادتی کی ہے اس کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ کوئی کسر نہیں چھوڑے گی اور میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے اوپر میں خود investigate کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں کوئی کمی پنجاب حکومت کی طرف سے نہیں ملے گی۔

وزیر خوراک، جناب سیکریٹری! میں بھی وہاں پر موجود تھا۔ لوگوں نے بیئر زنگا کر یہ مسئلہ وہاں پر پیش کیا تھا۔ جناب وزیر اعلیٰ نے اسی وقت پولیس سے رپورٹ مانگی تھی۔ وہ بندہ پکڑا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے جلسہ عام میں اعلان فرمایا تھا کہ اس کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے حکومت پنجاب بھرپور کردار ادا کرے۔ یہ وعدہ انہوں نے سٹیج کے اوپر کھڑے ہو کر کیا تھا۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سیکریٹری، اس بات پر جیسا کہ بی بی بی نے اشارہ کیا ہے جس کی دعوت عبدالعلیم خان صاحب نے اور چودھری اقبال صاحب نے بھی کر دی ہے تو میرے خیال میں House کی رانے ہے کہ اس کے خلاف وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہا ہے کہ اس مجرم کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اب تحریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 971 جناب علی حسن رھاقاضی

صاحب کی ہے یہ pend ہوئی ہوئی ہے۔ 973 جناب نوید عامر صاحب کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ 974 شیخ تنویر احمد صاحب کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک بھی dispose of کی جاتی ہے۔ 976 رانا منیا اللہ خان صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب سمیع اللہ خان، اسے pend کر لیں۔

جناب ذہنی سیکر، تحریک اتوانے کار نمبر 976 pend کی جاتی ہے۔ 978 جناب محمد آجاسم شریف اور ملک محمد اقبال پتھر صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے pend کی جاتی ہے۔ 979 محترم تمیز نوید صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ 981 رانا آفتاب احمد خان، چودھری اعجاز احمد سہل، جناب سمیع اللہ خان کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ 983 جناب محمد وقاص صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ 984 جناب محمد وقاص صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ 985 جناب محمد وقاص صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 986 جناب محمد وقاص صاحب کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک نمبر 988 چودھری اعجاز احمد سہل، جناب علی حسن رضا قاضی، جناب سمیع اللہ خان، رانا آفتاب احمد خان ۱

وحدت کالونی ہسپتال کی ابتر حالت

جناب سمیع اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی منظوری کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ پاکستان مورخہ 17- نومبر 2003 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ دوائیں نامید، مشینوں کو تالے، ڈاکٹر غائب، وحدت کالونی ہسپتال کباز غلبن گیا۔ اس خبر کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ وحدت کالونی ہسپتال

میں موجود لیبارٹری، ایکسرے ادویات سٹور، ای۔سی۔سی مشینیں خراب ہیں۔ جنہیں کروں میں رکھ کر تارے لگا دینے گئے ہیں۔ ہسپتال میں ایمرجنسی کے لئے کسی قسم کی ایسبونیٹس بھی موجود نہیں۔ ہسپتال میں موجود کھڑی سرکاری پرانی گاڑیوں کے انجن اور قیمتی سازوسامان نکال لیا گیا ہے اور گاڑیاں دس سال سے یونہی بے کار پڑی ہیں جس کی وجہ سے ہسپتال کباز خانے کا منظر پیش کرتا ہے۔ ایمرجنسی اور آپریشن تھیٹر میں چند ادویات جو پڑی ہیں ان میں سے کچھ زائد الیٹا اور کچھ نمونے کی ادویات ہیں جو ایمرجنسی اور آپریشن تھیٹر میں استعمال کی جاتی ہیں۔ اس خبر کے چھپنے سے نہ صرف وحدت کالونی بلکہ صوبہ بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و خضہ پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! وزیر صحت صاحب تشریف نہیں رکھتے وہ کسی ضروری کام کی غرض سے گئے ہیں لہذا براہ مہربانی اس کو pend فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس تحریک کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 989 جناب آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب علی حسن رضا قاضی صاحب کی طرف سے ہے۔ ملک محمد جاوید اقبال، اعوان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

ملک محمد جاوید اقبال، اعوان، شکر۔ جناب سپیکر! میں وزیر تعلیم صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ میں 130 تہلے کر دینے گئے ہیں۔ یہ تہلے جو کہ سیاسی بنیادوں پر کئے گئے ہیں کیا ان کو منسوخ کرنے کے احکامات صادر فرمائیں گے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس وقت تحریک اتوانے کا ریل رہی ہیں لہذا آپ وزیر تعلیم صاحب کو ان کے پیجبر میں مل لیں اور یہ وہاں پر discuss کر لیں۔ جی سمیع اللہ خان صاحب!

ٹریفک سیکٹرز میں منتہلی سسٹم کی روایت

جناب سمیع اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 17 نومبر 2003 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ "تام ٹریفک سیکٹرز میں منتہلی سسٹم رائج ہے حصہ اوپر تک جاتا ہے" اس خبر کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ "ترخت کے الزام میں گرفتار ٹریفک محرر محمد رمضان نے دوران تفتیش کہا کہ منتہلی کا حصہ اوپر تک جاتا ہے اور وہ صرف اٹھی کر کے اپنا حصہ وصول کرتا ہے۔ لاہور کے تام ٹریفک سیکٹرز پر منتہلی سسٹم رائج ہے اور یہ سسٹم گزشتہ پندرہ بیس سال سے جاری ہے۔ بعض سیکٹرز میں تعیناتی کے لئے اثرورسوخ کے ساتھ ساتھ رخت بھی دینی پڑتی ہے۔ محرر نائب محرر سیکٹر انچارج اور ڈی ایس پی س رخت رکھتے ہیں۔ ٹریفک پولیس کا منتہلی پروگرام 10 تاریخ کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور 20 تاریخ تک جاری رہتا ہے۔ بعض ٹرانسپورٹرز بھی منتہلی اٹھی کرتے ہیں اور وہ محرر اور نائب محرر کو دیتے ہیں" اس خبر کے شائع ہونے سے صوبہ بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرے خیال میں یہ کوئی اہم معاملہ نہیں ہے اس لئے اس پر discuss کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے مسئلہ کے لئے تحریک دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں اسے dispose of کرتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! آپ نے اس کو admit کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب جب آپ نے یہ تحریک پڑھی ہے تو میں نے سنا ہے۔ یہ کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں ہے۔ اسمبلی ایک ایسا اہم ایوان ہے کہ یہاں پر وہ مسائل لائے جائیں جو واقعی اہم نوعیت کے ہوں۔ اب ایک کانٹینیل یا ٹریک پولیس کو discuss کریں اور اس کے لئے اجلاس متوی کریں تو میرے خیال میں یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس کو withdraw کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کی رائے کا احترام کرتا ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ٹریک کے اس منتقلی سسٹم کی وجہ سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ administrative issue ہے۔ آپ وہاں پر درخواست دیں اور وہاں پر tackle کریں اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اسے withdraw کر لیں۔ in the meantime I dispose of on your request۔ اعلیٰ تحریک نمبر 990 جناب ارشد محمود بگو، ملک محمد اقبال چتر، بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کی ہے۔

پاکپتن کے نواحی قصبہ میں بس سٹینڈ کے معاملے

پر فوری ایکشن نہ لینے پر صورتحال میں کشیدگی

جناب ارشد محمود بگو، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت علم رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 16 نومبر 2003 کی خبر کے مطابق پاک پتن کے نواحی قصبہ میں ایک بس سٹینڈ کے منجبر نے بس طالب علم پر چڑھا دی جس کی وجہ سے ایک طالب علم عمران ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ صورتحال یہ ہے کہ کافی عرصہ سے اس قصبہ کے طالب علموں کو بسوں پر سوار نہیں کرتے تھے اور نہ ہی حکومت کی پالیسی کے مطابق طالب علموں کو کرایہ میں رعایت دیتے تھے۔ اس کی باقاعدہ اطلاع طالب علموں کی طرف سے DCO پاکپتن کو بھی تحریری طور پر دی گئی تھی مگر

انہوں نے بروقت کوئی action نہ لیا جس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی اور بے گناہ طالب علم ہلاک ہو گیا جس کی وجہ سے آنے دن اس ضلع میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے اور عوام ملے جلوس منہ کر رہے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! حقائق کے مطابق پاکپتن شہر کے تعلیمی اداروں میں آنے والے طالب علموں کی بہت سی تعداد مختلف دیہاتوں سے آتی ہے جو صبح سکول کے اوقات کے دوران مختلف مقامی روٹوں کی بسوں پر سوار ہو کر آتے ہیں۔ چونکہ یہ لوکل روٹس ہیں اور بسوں کی تعداد کم ہے اس لئے طالب علم جب مقررہ تعداد سے زیادہ بیٹھنے کی کوشش کرتے ہیں تو بس کے عمد اور طالب علموں کے درمیان اختلافات کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بات درست نہ ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق طالب علموں کو کرایہ میں رعایت نہیں دی جاتی۔ درحقیقت طالب علموں کے سکول آنے اور جانے کے اوقات میں بے انتہا رش ہوتا ہے کیونکہ یہی اوقات عام حالات میں پبلک اور عوام کے شہر آنے اور جانے کے ہوتے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف ضلع پاکپتن میں ہی نہیں بلکہ ملک کے کئی دیگر علاقوں میں بھی موجود ہے لوکل روٹوں پر بسوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے طلبہ بسوں کی چھتوں پر سوار ہو کر سکول آتے ہیں اور بسوں کے عمد اور طلبہ میں چھوٹے موٹے تنازعات ہوتے رہتے ہیں۔ یہ واقعہ بھی وقتی طور پر اشتغال انگیزی کا نتیجہ تھا جو ایک ڈرائیور کے جذباتی مین اور اشتغال انگیز رویہ کی وجہ سے رونما ہوا۔ متعلقہ ڈرائیور کے خلاف مقدمہ نمبر 553/2003 تھانہ صدر پاکپتن میں درج ہو چکا ہے۔ اس کاروٹ پر مٹ 88052 کراچی پولیس نے قبضہ میں لے لیا ہے جس کی منسوخی کے لئے کارروائی ہو رہی ہے۔ چونکہ بس ڈرائیور نے اشتغال انگیزی کر کے ایک گھنٹہ جرم کا ارتکاب کیا تھا لہذا تعلیمی اداروں کے طلبہ نے غم و غصہ میں آکر امن امن کی صورتحال وقتی طور پر کشیدہ کر دی جس کو مقامی انتظامیہ نے کنٹرول کر لیا۔ جناب ڈی۔ سی۔ اوصاحب نے اس واقعہ کا نوٹس لیتے ہوئے ریجنل ٹرانسپورٹ

اتحادی کے ساتھ مل کر ایک میٹنگ کی جس میں طریقہ کار طے کر کے تعلیمی اداروں کے سربراہوں اور طلباء کے نمائندوں کو بھی اعتماد میں لیا گیا ہے اور اب وہاں پر یہ tension نہیں ہے۔ یہ درست بات ہے کہ ایک وقت میں وہاں پر tension تھی لیکن اب یہ معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ حکومت نے بھی اس واقعہ کا نوٹس لیا ہے اور وہاں پر طلباء کی مقامی تنظیمیں اور طلباء کے نمائندے اور ٹرانسپورٹرز حضرات بھی اس سلسلے میں تعاون کر رہے ہیں اور اس وقت اس قسم کی کوئی صورتحال نہیں ہے اس لئے میں معزز رکن سے request کروں گا کہ وہ اپنی اس تحریک اتوانے کا کو press نہ فرمائیں۔ شکریہ جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مجسٹریٹوں نے اپنے دور حکومت میں طلباء علموں کو یہ سولت ایک اچھی sense میں دی تھی لیکن اس وقت سے لے کر آج تک صورتحال یہ ہے کہ ہزاروں طلباء علم اس رعایت کی وجہ سے بسوں اور کنڈیکٹروں کے ساتھ لڑائی جھگڑے کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں حکومت کے نوٹس میں یہ بت لانا چاہتا ہوں کہ بعض علاقے ایسے ہیں کہ جہاں آنے جانے کا بھی کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ ٹرانسپورٹرز بعض علاقوں میں اس بات پر تیار ہوتے ہیں کہ ہمیں تھوڑی سی رعایت دی جانے تو ہم طلباء علموں کے لئے علیحدہ بسیں چلائیں۔ میں حکومت کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب کا یہ مسئلہ ہے اور ہر روز اخبارات میں یہ خبر شائع ہوتی ہے کہ کوئی نہ کوئی طلباء علم دھکا دینے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ ایسے واقعات کی وجہ سے ٹرانسپورٹرز حضرات بھی پریشان ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ حکومت ان کے ساتھ مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی حل نکالے تو میں حکومت پنجاب سے آپ کی وساطت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں ٹرانسپورٹروں کے ساتھ میٹنگ کرے۔ ٹرانسپورٹرز حضرات کا موقف ہے کہ جس روٹ پر طلباء علم زیادہ ہیں تو ہم اس روٹ پر صبح کے وقت اور عہنی کے وقت ایک علیحدہ بس چلانے کے لئے تیار ہیں اگر حکومت اس سلسلے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے تو میں اپنی اس تحریک کو press نہیں کرتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جس طرح معزز رکن نے یہ فرمایا ہے کہ اگر حکومت ان

کے ساتھ تعاون کرے تو بعض ٹرانسپورٹرز حضرات طلبہ کو سوت دینا چاہتے ہیں تو میں معزز کن کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کو اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ جو ٹرانسپورٹرز طلبہ کو سوت دینا چاہتے ہیں حکومت بھی ان ٹرانسپورٹروں کو سوت دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر وہ اس قسم کے اقدامات کرنا چاہتے ہیں تو حکومت ان کے ساتھ مکمل تعاون کرے گی۔

جناب ذہنی سپیکر، ٹھیک ہے۔ جی، بگو صاحب! آپ مطمئن ہو گئے ہیں۔ لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک 1000/3 بھی جناب ارشد محمود بگو صاحب کی ہے جی، بگو صاحب!

بہاولنگر کے قصبہ ڈوننگہ بوننگہ میں امن عامہ کا مسئلہ

جناب ارشد محمود بگو، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی فتویٰ کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 14 نومبر 2003 کی خبر کے مطابق بہاولنگر کے قصبہ ڈوننگہ بوننگہ میں احتجاجی جلوس جو کہ شہر میں بڑھتی ہوئی ذکیٹی اور دیگر وارداتوں پر اس قصبہ کے لوگوں نے نکالا تھا اس پر قتلہ کے ایس۔ ایچ۔ او نے فائرنگ کرادی جس کی وجہ سے پانچ بے گناہ افراد ہلاک اور کافی زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ کی پہلے تو کسی بھی تھانہ میں F.I.R درج نہ کی گئی مگر عوامی نمائندوں اور عوامی حلقہ کے دباؤ پر صرف S.H.O کے خلاف F.I.R درج کی گئی ہے جبکہ اصل ذمہ داران اور اعلیٰ پولیس افسران کے نام اس F.I.R میں درج نہیں کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے عوام آنے دن اس شہر اور ضلع میں طے جلوس منہدم کر رہے ہیں مگر صوبہ کی اعلیٰ انتظامیہ اور حکومتی نمائندوں نے ابھی تک کوئی action نہیں لیا۔ نہ ہی ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اور نہ ہی ان کو گرفتار کیا گیا ہے اور نہ ہی متاثرہ اور سرکاری اہلکاران کی فائرنگ سے ہلاک ہونے والے افراد کے لواحقین کی مالی اور اطلاق مدد کی گئی ہے جس کی وجہ سے اس ضلع کی امن و عامہ کی صورتحال شدید کشیدہ ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ معزز کن نے جن عدالت کا اہم کیا ہے اس سے پہلے اسی معزز ایوان میں اس سلسلے میں ایک Call Attention Notice کے جواب میں، میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا تھا اور میں نے وہ تفصیلات بتائی تھیں بلکہ مزمان کے خلاف درج مقدمات کے نمبر بھی جانے تھے لیکن ساتھ ہی میں نے یہ بھی گزارش کی تھی کہ اس سلسلے میں ایک جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے جو کہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مظفر گڑھ کر رہے ہیں اس لئے میں اس وقت مزید تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا تھا اور اب بھی میری معزز کن کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ اس سلسلے میں تمام جو ممکنہ اقدامات تھے وہ حکومت نے اٹھانے ہیں اور مقدمات بھی درج ہونے ہیں لیکن اس stage پر مزید بحث کرنا مناسب نہیں ہو گا کیونکہ already جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے اور میں نے اس معزز ایوان کو یقین دلایا تھا کہ جو بھی جوڈیشل انکوائری کی findings ہوں گی ان پر انشاء اللہ تعلق ملدہ آدہ کیا جانے گا اور جو لوگ بھی اس وقت میں ذمہ دار پانے گئے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس مسئلے پر مجھے یہ بتا ہے کہ اجلاس کے پہلے یا دوسرے روز اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ بحث ہوئی اور اس وقت بھی محترم راجہ صاحب نے اس House میں یہ کہا تھا کہ جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے اور ہم اس کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ میں صرف اس مسئلے پر اس بات پر یقین دہانی چاہتا ہوں کہ جوڈیشل انکوائری جو کہ حکومت پنجاب کروا رہی ہے تو یہ کب تک مکمل ہو جائے گی؟ اگر یہ یقین دہانی کروادیں تو میں اس کو مزید press نہیں کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جوڈیشل انکوائری کے لئے ایک طریقہ کار وضع ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ ہائیکورٹ کو لکھتا ہے اور چیف جسٹس ہائیکورٹ کے حکم پر کسی جج صاحب کا تقرر کیا جاتا ہے تو حکومت پنجاب کے تحریک پر اور ہائیکورٹ کے حکم پر یہ جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے۔ دوسری بات کہ یہ کب تک مکمل ہو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس stage پر جج صاحب کو پابند کیا

جانے کہ اتنے عرصے کے اندر اندر آپ انکوائری کو مکمل کریں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ انصاف کے منافی ہو گا اس لئے میں معزز رکن سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جج صاحب اپنا ٹائم لیں اور باکل تسلی کے ساتھ انکوائری کریں اور جو بھی findings آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ ان پر عمل درآمد ہو گا۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! جس دن پہلی دفعہ اس پر بحث ہو رہی تھی تو محترم راجہ صاحب نے یقین دہانی کروائی تھی کہ ٹارگٹ کے نتیجے میں قتل ہونے والوں اور زخمیوں کے لئے حکومت منجانب قابل قدر مالی امداد فراہم کرے گی۔ اس کی تفصیل میں نے منگوائی ہے جو میں ان کے hand over کرتا ہوں۔ میرا یہ سوال ہے کہ کب تک انہیں مالی امداد فراہم کر دی جائے گی؟
جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے اس دن بھی یہ گزارش کی تھی کہ جو لوگ اس وقوعہ میں ہلاک ہوئے ہیں وہ اس کی تفصیل دے دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ حکومت ان کی مالی امداد کرے گی۔ دوسری یہ گزارش کی تھی، میرے معزز دوست کو یاد ہو گا کہ اس دن point out کیا تھا کہ ایک زخمی لاہور میں ہے اس لئے یہ زخمیوں کی تفصیل ہمیں دے دیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا علاج کروائیں گے اور جو وہاں پر ہلاک ہونے ہیں انہیں مالی امداد دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تفصیل لے آئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! وزیر قانون صاحب کو دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اگر آج یہ تفصیل لے آئے ہیں تو ٹھیک ہے۔ اب انشاء اللہ اس پر عمل درآمد ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ اب آپ اس کو press نہیں کرتے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جی، میں اس کو press نہیں کرتا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! انکوائریں تو بہت ہوتی ہیں اور اسی فورم پر آج سے ایک ماہ پہلے سیالکوٹ جیل میں واقعہ ہوا تھا جس کے متعلق وزیر قانون صاحب نے کہا تھا کہ انکوائری ہم House میں پیش کریں گے لیکن آج تک وہ انکوائری House میں پیش نہیں ہوئی۔ میری ان سے درخواست ہے کہ یہ مسئلہ اس طرح کا نہیں ہونا چاہئے کہ جو لوگ مر گئے ہیں ان کا بھی کچھ نہ بنے اور جنہوں نے مارا ہے وہ دندناتے پھریں اور معاشرے میں ایک عجیب سی صورتحال پیدا ہو جائے۔ اگر یہ یقین دہانی کرواتے ہیں جس طرح انہوں نے کہا ہے تو یہ بیج صاحب کو ایک دھڑ direction یا request کر لیں کہ وہ انکوائری کو جلد ختم کریں تو میں اس کو press نہیں کروں گا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جو آفیسر انکوائری کر رہا ہوتا ہے اگر اسے پابند کر دیا جائے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ پورا ریکارڈ اکٹھا نہ کر سکے اور انصاف کے تقاضے بھی پورے نہ ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سیالکوٹ کے بارے میں انکوائری پوری ہو چکی ہے اور رپورٹ گورنمنٹ کے پاس آ چکی ہے اور اس انکوائری کو بنیاد بنا کر جن افراد کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے ان کے خلاف چالان عدالت میں بھی پیش کر دینے لگے ہیں۔ اگر یہ اس کی رپورٹ چاہتے ہیں تو وہ میں انشاء اللہ تعالیٰ رپورٹ فراہم کر دوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مظفر گڑھ اور بہاولنگر میں جو پولیس کے افسران ہیں اور ان کے ساتھ جو coordinate کر رہے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انکوائری کس سطح پر ہے؟ اور میں آج اپنے افسران کو کہتا ہوں کہ انکوائری افسر کو پوری طرح facilitate کریں تاکہ وہ جلد از جلد انکوائری مکمل کر سکیں۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ محرک اسے مزید press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب سرکاری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ اب ہم The University of Gujrat Bill 2003 کو take up کرتے ہیں۔ وزیر قانون!

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا مناء اللہ خان!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! کل یہی طے ہوا تھا کہ آج House کی کارروائی ساڑھے بارہ بجے تک چلے گی۔ چونکہ آج اجلاس تھوڑا دیر سے شروع ہوا ہے اور ساڑھے بارہ بج چکے ہیں اور آج جمعہ بھی ہے اس کو اب اگلے دن پر لے جائیں۔ اس میں ہماری ترامیم بھی in order ہو جائیں گی کیونکہ اب صرف آدھ گھنٹہ رہ گیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس آدھے گھنٹے میں کوئی خاطر خواہ پیش رفت ہو سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اب چونکہ ہم نے بل پیش کیا ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس میں ان کی amendments ہیں۔ آپ اپنی amendments move کر لیں پھر میں اس کو oppose کروں گا۔ اس کے بعد اس پر جو discussion ہو گی اسے ہم سوموار کو رکھ لیتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کل ہم نے ایک فارمور طے کیا تھا اور میں نے کل بھی گزارش کی تھی کہ کل جمعہ ہو گا ہم نے جمعہ کی تیاری کرنی اور لوگوں نے واہیں بھی جانا ہے کیونکہ ہم اپنا بحث سے یہاں ہیں۔ یہ 54 کلڈ ہیں اس بل پر بحث ہونی ہے۔ اس کو سوموار کو ہی رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! غالباً یہ میری بات کو سمجھے نہیں ہیں۔ میں نے بھی یہی کہا ہے کہ اس بل پر آپ oppose کریں اور اپنی amendments پیش کر دیں۔ اس کو میں oppose کر دوں گا اور اس پر discussion سوموار کو کر لیں گے۔ یہ صرف دو منٹ کا کام ہے وہ آپ کر لیں اور اس پر discussion سوموار کو resume کر لیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ٹھیک ہے ایسا ہی کر لیا جائے۔

جناب ذمینی سپیکر، جی، وزیر قانون بل کو پیش کریں گے۔

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون دی یونیورسٹی آف گجرات مصدرہ 2003

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:-

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

RANA SANA ULLAH KHAN: Sir, I oppose it.

MR SAMI ULLAH KHAN: Sir, I oppose it.

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I oppose it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Sir, I oppose it.

MR DEPUTY SPEAKER: There are 6 amendments in this motion. The first amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhtar.

جناب ارشد محمود بگو صاحب!

ڈاکٹر سید و سیم اختر، جناب سپیکر! میں اسے move کر دیتا ہوں۔ دوسری ترمیم بگو صاحب پیش کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ آپ پیش کریں۔

DR SYED WASEEM AKHTAR:

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 23 February 2004."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:-

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 23 February 2004."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر، اب اجلاس کی کارروائی 12 جنوری 2004 بروز سوموار 3.00 بجے تک کے متوی کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12 - جنوری 2004

1- سوالات (محکمات قانون و پارلیمانی امور اور اطلاعات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

2- سرکاری کارروائی

(i) مالیاتی حسابات / مد بندی حسابات اور سال 2000-2001

کے لئے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ

(ii) مسودہ قانون یونیورسٹی آف گجرات صدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2003)

(iii) مسودہ قانون پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن صدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 42 بابت 2003)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

پیر 12 - جنوری 2004

(یوم الاثنین 19 - ذی القعدہ 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی پیچمبر ز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 35 منٹ پر

زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْغِيظِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ
لَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلْقُهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا
يُلْقُهَا إِلَّا ذُو حِظٍّ عَظِيمٍ ۝ وَإِنَّا لَنَزَعَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعًا
فَاسْتَوِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

سورۃ لحم سجده آیات 33 تا 36

اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلانے اور عمل نیک کرے اور کئے کے میں مسلمان ہوں ۝ اور بھلائی اور بُرائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے ۝ اور یہ بات اُن ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں ۝ اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بے شک وہ سخت جانتا ہے ۝ وما علينا الا البلاغ ۝

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ قانون و پارلیمانی امور اور اطلاعات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

صدر مملکت پر اعتماد کے ووٹ کے بارے میں اظہار خیال

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی جناب قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، شکر ہے۔ جناب سپیکر! میں آج بات کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیشہ جو بھی حکومت وقت ہوتی ہے، پوری قوم کی نظریں اس پر لگی ہوتی ہیں کہ جو حکومت بات کرتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ قوم سے سچ بولا جا رہا ہے۔ وہ ایوان کے اندر سے بات ہو یا حکومت کے ذمہ داران بات کریں تو یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ شاید صحیح اور سچ ہے۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ آج جس طرح یہ حکومت کر رہی ہے اور جس طرح سے پمپھلی حکومت کا یہ تسلسل چلا آ رہا ہے۔ پہلے سات نکاتی ایجنڈے کی بات کی گئی اور اس کی دھجیاں بکھیری گئیں۔ پھر نیب کے ذریعے اس حکومت کو جانے میں دوام بخشتا گیا۔ اس کے بعد الیکشنوں میں جو کچھ ہوا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں اور کیسے ریفرنڈم ہوا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں لیکن میں ایوان کی توجہ جس طرف دلوانا چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اور اس ایوان کی وساطت سے آج پوری قوم کو اعتماد میں لینا چاہتا ہوں، میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں جو ایک [*****]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف، جبکہ یہاں پر ریڈانڈنگ افسر بھی چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور بیٹھے تھے۔ میں آپ کے سامنے ایک ایسی چیز لانا چاہتا ہوں کہ جس پر مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد چیف جسٹس ہائیکورٹ خود بھی اس پر suo-moto ایکشن لیں گے کیونکہ میں چاہوں گا کہ آپ اگر ماضی رجسٹر بھی منگوا لیں، میرے پاس آج ریکارڈ موجود ہے کہ جو vote of confidence کے election result notify کئے گئے ہیں اس کے مطابق پنجاب کے اس ایوان میں 371 ممبران ہیں اور result کے مطابق 254 نے "ہاں" میں ووٹ دیا، 7 نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا اور 110 ممبران نے abstain کیا جو کہ ہاؤس میں موجود نہیں تھے لیکن میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ آپ ہی کے حکومتی ارکان کے ایک ایم۔ پی۔ اے جو دھری ممتاز علی جو ڈسکہ پی۔ پی۔ 130 سے elect ہوئے ہیں وہ دو ہفتے سے ملک سے باہر ہیں اور آج تک اجلاس میں ان کی حاضری نہیں گئی۔ میں نے ماضی رجسٹر بھی چیک کیا ہے اور میں چاہوں گا کہ اگر آج آپ اس کو منگوا لیں، میں نے اپنے ایک دو دوستوں کی ڈیوٹی بھی لگائی تھی اور روزانہ ہم چیک کرتے رہے اور پورے اجلاس کی کارروائی میں وہ نہیں آئے اور آج بھی وہ ملک سے باہر ہیں۔ آج میری ان کے گھربات ہوئی ہے، وہ دو ہفتے سے ملک سے باہر ہیں۔ میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ پوری قوم کے ساتھ اتنی بڑی بے ایمانی ہے کہ جب ایک شخص موجود ہی نہیں ہے اور اس ہاؤس میں vote count پورا کیا گیا ہے کہ جب چیف جسٹس صاحب یہاں بیٹھے ہوں۔ میں یہ چاہوں گا کہ اگر آپ اس ہاؤس میں ابھی رجسٹر ماضی منگوا لیں کہ اس دن کی حاضری لگی تھی۔ آج تک اس کی حاضری نہیں گئی۔

جناب سپیکر، قاسم ضیا صاحب! اس کا کیا ثبوت ہے کہ اس نے ووٹ cast کیا ہے۔ آپ خود ہی فرما رہے ہیں کہ 110 ممبران نے ایکشن میں حصہ نہیں لیا تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ وہ اس 110 میں شامل ہیں یا نہیں ہیں؟

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! اس لئے کہ جو ووٹ ڈالے گئے ہیں ان 254 میں ہماری پارٹی کا ایک دوست دوسری طرف گیا اور چونکہ یہ by division ووٹ ہوا ہے اور secret ballot نہیں ہوا

اور تین ایم۔ ایم۔ اے کے دوستوں نے ادھر جا کر ووٹ ڈالا ہے۔ ان کا نام اخبارات میں آیا ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی ہمارا دوست دوسری طرف گیا ہوتا تو اس کا نام بھی اخبارات میں آتا لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی secret ballot نہیں ہوا۔

جناب سیکرٹری، صرف اخبارات میں آجانا کافی نہیں ہے۔ وہ تو جو پریذائڈنگ افسر نے result announce کیا ہے، اصل result تو وہ ہے۔ اخبار میں تو کوئی نام miss ہو جاتا ہے۔ قائد حزب اختلاف، میں پریذائڈنگ افسر کے result ہی کی بات کر رہا ہوں کہ اس میں 254 کا رزلٹ show کیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، لا منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں اپنے بھائی کا بڑا احترام کرتا ہوں لیکن آج مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہوا ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ جو بھی عوامی نمائندگان ہوتے ہیں، قوم ان کی کارکردگی کو دیکھ رہی ہوتی ہے اور وہ عوام کے آگے جواب دہ ہوتے ہیں لیکن مجھے ایشیائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج قوم اپنی اس سوئی ہوئی قیادت کو بھی دیکھ رہے ہیں، جنہوں نے منتخب کر کے انہیں ایوان میں بھیجا تھا۔ اس سوئی ہوئی قیادت جس کو آج تقریباً میرے خیال میں دس یا گیارہ دن کے بعد یہ خیال آیا ہے کہ کوئی گزربڑ ہوئی ہے، یہ تو ان کی معلومات اور ان کے اپنے فرائض ادا کرنے کی حالت ہے۔ گیارہ دن کے بعد انہیں یہ خیال آیا ہے اور سوچ پیدا ہوئی ہے کہ کوئی گزربڑ ہوئی ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سیکرٹری! دوسرے نمبر پر میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں اور بجا طور پر اس معزز ایوان کے توسط سے میں ان بھائیوں سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں اور آج ان کے حلقے کے لوگ اور پنجاب کے عوام بھی ان سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ ان کو اس process پر بات کرنے کا کیا حق بنتا ہے کہ جس کا یہ حصہ ہی نہیں بنے، اس process کا تو یہ حصہ ہی نہیں تھے۔ اگر آپ میں اتنی اخلاقی جرأت ہوتی، اگر آپ ہمیں monitor کرنا چاہتے تو آپ ایوان

میں بیٹھتے نہ کہ اس پر واک آؤت کر کے باہر چلے گئے ہوتے۔ (نعرہ ہانپنے تحسین)

جناب سپیکر! جس process کا یہ حصہ ہی نہیں ہے 'آج اس process کو object کر رہے ہیں اور گیارہ دن کے بعد object کر رہے ہیں۔ میں ان کی کارکردگی پر ان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ یہ بہت اہل لوگ ہیں اور صحیح معنوں میں عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسا process جس کا یہ حصہ نہیں تھے جو process انتہائی شفاف طریقے سے سرانجام پایا اور جس process کو آج تک کسی نے object نہیں کیا۔ بارہ دن کے بعد باہر سے ہدایات ملیں اور جب دہنی سے ان کو فونوں پر جھڑپڑی کہ آپ کے دوست فلور کر اس کر چکے ہیں 'ادھر جا چکے ہیں اور آپ ان کو روک نہیں سکے تو آج انہیں احساس پیدا ہوا ہے کہ گزری پیدا ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جس طرح ہمیشہ ہم کہتے ہیں کہ یہ باہر سے ہدایت لیتے ہیں اور جب ڈانٹ پڑتی ہے تو آ کر صرف اپنی حاضری لگانے کے لئے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر کے باہر چلے جاتے ہیں اس لئے یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اس سارے process کو ایک سوچے بچھے منصوبے کے تحت باہر سے ہدایات لے کر اس کو منکوک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نہ صرف میں اس کو oppose کرتا ہوں بلکہ میں اس عمل کی مذمت کرتا ہوں کہ جو آج یہاں پر دہرایا جا رہا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی جناب قاسم حیا، صاحب!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! میں راجہ بشارت صاحب سے کہنا چاہوں گا جو میرے بھائی اور محترم ہیں۔ کم از کم تین دن پہلے کے واقعات پر ہی نظر ڈال لیتے کہ جب ان کے اپنے حکومتی ارکان کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ on the floor of the House انہوں نے غلط بیانی کی ہے۔ جب ایک شخص on the floor of the House غلط بیانی کرتا ہے۔ میں تو آپ کے توسط سے چاہوں گا کہ ان کے خلاف ریفرنس بنے اور ان کو de seat کیا جائے۔

(اس موقع پر اذان سنی گئی)

جناب سپیکر، جی، جناب قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی میں تو ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں میں تو اس چیز کی بات کر رہا ہوں جو اس ایوان میں پوری قوم کے ساتھ مذاق کیا گیا ہے جو ہم بارہا ایک سال سے کہتے چلے آ رہے ہیں کہ الیکشن کے رزٹ کو تبدیل کیا گیا، الیکشن میں دھاندلی ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آج پوری قوم کے ساتھ شاہ سے زیادہ شاہ کے وفاداروں نے اسے ووٹ ڈلا کر ایک ووٹ کم کر دیتے ایک دوست موجود نہیں تھا ملک میں موجود نہیں ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کا ووٹ کس نے کاسٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ آپ اس کانفرنس میں کیونکہ وزیر اعلیٰ اس دن خود سارا دن ایوان میں کھڑے رہے ایک ایک دوست کا ووٹ کاسٹ کروانے کے بعد انہوں نے اپنا ووٹ ڈالا۔

جناب سپیکر! جب آدمی حاضر ہی نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ چیف جسٹس کو اس پر suo moto نوٹس لینا چاہئے اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر ہم کورٹ میں جائیں گے کیونکہ پوری دنیا کو پتا لگنا چاہئے کہ صدر کے vote of confidence کا جو ذرا امر رچایا گیا ہے اور جس کا آئین میں کوئی آرٹیکل نہیں تھا اور جس طرح vote of confidence دیا گیا ہے وہ بھی غلط تھا میں تو ایک ہی ووٹ کی بات کر رہا ہوں مگر میری نظر میں یہاں پر بہت کم ووٹ ڈالے گئے تھے اگر وہ سارے صحیح ہوں تو اس حوالے سے یہ صدر بن ہی نہیں سکتے۔ میں سمجھتا ہوں ہمیں اس ایوان میں لوگ اس لئے منتخب کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے حقوق کا اور اپنے دینے ہوئے اس قول کی حفاظت کریں گے کہ جب ہم یہاں کھڑے ہو کر حلف اٹھاتے ہیں کہ ہم سچ کہیں گے اور ہمیشہ آئین کی پاسداری کریں گے اور ہمیشہ اپنی قوم کے سامنے سچ بولیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ جو vote of confidence کا ذرا امر رچایا گیا ہے اور پنجاب کو بڑا پیش کیا گیا ہے کہ پنجاب سے سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ یہاں جہلی ووٹ کاسٹ کر کے چیف جسٹس کے سامنے بھی دھاندلی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر، قاسم ضیاء صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ اگر آپ کو ایکشن process پر کوئی اعتراض ہے تو آپ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے ہیں۔
چودھری خضر ایاس ورک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

چودھری خضر ایاس ورک، جناب سپیکر! میں یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ constitution کی ہسٹری میں ایک سولین چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنا جو ان کی پارٹی کا بانی تھا اس کے علاوہ جو دوسرے تھے وہ مارشل لاء کی پیداوار تھے۔ جبکہ خود اپنے پاؤں پر ایکشن لڑ کر آنے ہیں یہ سب لوگ نئے والوں کے ساتھی ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، اسی وقت سوالات بھی شروع ہونا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں اسی بارے میں بات کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے جس کا نمبر 3071 ہے میں نے یہ سوال 15.9.2003 کو جمع کر دیا تھا اور اسمبلی rules کے مطابق کوئی بھی سوال جو دیا جاتا ہے اس کا جواب آٹھ دن کے اندر آنا چاہئے۔ میرا یہ سوال آج اس صفحہ میں موجود ہے اور آگے لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر، یہ سوال کون سے صفحہ پر ہے۔

راجہ ریاض احمد، یہ سوال صفحہ نمبر 18 پر ہے۔

جناب سپیکر، اگر اسی طرح چلتا رہا تو پھر اس کی باری ہی نہیں آئے گی۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہ

روننگ دیں کہ آٹھ دن کے اندر سوال کا جواب آنا ضروری ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

حاجی محمد اعجاز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، شکر یہ جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے 20-جنوری سے 20-فروری تک ہینگ بازی کی جو اجازت دی ہے میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ اسی سلسلے میں آج میرا سوال بھی ہے جس کا نمبر 2309 ہے۔ اگر آپ اسے out of turn لیں تو دونوں مقاصد اٹھے حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر، آپ کے سوال کا نمبر کیا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، سوال کا نمبر 2309 ہے۔

جناب سپیکر، یہ سوال کون سے صفحہ پر ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! یہ سوال صفحہ نمبر 16 پر ہے۔

جناب سپیکر، جب وقفہ سوالات شروع ہو گا تو اس کو دیکھتے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، شکر یہ جناب سپیکر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پنجاب کی شوگر ملوں نے کاشتکاروں کا تین ارب نو کروڑ اٹھاسی لاکھ روپیہ دیا ہوا ہے اور یہ رقم سابقہ سالوں کی ہے اب جبکہ کرسٹل سیزن کا آغاز ہے اور اس کے فوراً بعد اگلی فصل کی بچائی بھی ہے تو آپ اندازہ کریں کہ ہمارے یہ غریب کاشتکار کتنے کرب میں مبتلا ہیں۔ اس سلسلے میں 'میں چاہتا ہوں کہ وزیر خوراک صاحب یہاں پر تشریف فرمائیں وہ اس پر سخت ایکشن لیں تاکہ غریب کاشتکاروں کو ان

کی محنت کی کہانی مل سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے اخبارات بھرے پڑے ہیں کہ ہماری ایجنسیوں نے ایف۔بی۔آئی کے ساتھ مل کر پورے ملک میں چھاپے مارے ہیں۔ اسی طرح میں بہاولپور میں خانقاہ شریف کا ذکر کروں گا کہ جس میں ایف۔بی۔آئی نے ہماری ایجنسیوں کے ساتھ چھاپے مارے ہیں اور خواتین کو بھی گرفتار کر کے لے گئے ہیں۔ بڑی مشکل سے ان خواتین اور کچھ بندوں کو ان کے چنگل سے چھڑوایا گیا ہے۔ یہ انتہائی زیادتی ہے اور پورا ملک ایف۔بی۔آئی کے ہرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے اس پر ہم شدید احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! ہمارے فاضل دوست ممبران اپوزیشن ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور جو بھی نکتہ اٹھاتے ہیں ہم اس پر پوری توجہ کر کے اس کا صحیح جواب دیتے ہیں۔ یہاں پر سیاق و سباق سے ہٹ کر بات کی جاتی ہے۔ سوال کے جواب میں انہوں نے جو پوچھا تھا کہ 2000 کے گلرز 2001 کے گلرز 2002 کے گلرز میں نے اس کے لئے on the floor of the House بڑی ذمہ داری سے یہ بات کی تھی کہ زمینداروں کے تیرہ کروڑ روپے صوبہ پنجاب کے ذمہ واجب الادا ہیں اور 99.5 فیصد ریکوری مکمل ہو چکی ہے۔ راجہ ریاض صاحب نے اس کو چیلنج کیا تھا میں نے راجہ صاحب سے کہا تھا کہ اگر میری یہ بات غلط ہوئی تو میں resign کروں گا راجہ صاحب نے کہا کہ اگر میں نے غلط اعتراض کیا ہے تو میں resign کروں گا۔ راجہ صاحب بے شک مجھ سے House میں کھڑے ہو کر بات کر لیں۔ میں جناب والا کو سارے گلرز پیش کر دیتا ہوں۔ یہ جو انہوں نے پڑھا ہے وہ سیاق و سباق سے ہٹ کر بات کی ہے۔ 13 کروڑ روپیہ بھایا ہے اور 99.5 فیصد ریکوری زمینداروں کو مل چکی ہے اور اتنے بھایا جات ہمارے ذمہ نہیں ہیں۔ وہ جو انہوں نے پڑھے ہیں وہ پچھلے سالوں کے جاننے لگے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

سید حسن مرتضیٰ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ، جناب سپیکر! میں ایک دو دفعہ پہلے ہی تحریک اتوائے کار کی صورت میں عرض کرنا چاہتا تھا مگر وہ تحریک ایوان میں پیش نہیں ہو سکی۔ میں محکمہ تعلیم کی غیر قانونی تقریروں اور تبادلوں کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جب تحریک اتوائے کار کا وقت آنے کا تو آپ اس وقت بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ، جناب سپیکر! ایک منٹ میری بات تو سن لیں۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور بچوں کے امتحان سر پر ہیں۔

جناب سپیکر، آپ اپنی باری پر ہی بات کیجئے گا۔ ابھی تحریک اتوائے کار کا وقت نہیں ہے ابھی وقفہ سوالات کا وقت ہے۔

سید حسن مرتضیٰ، جناب سپیکر! اس سلسلہ میں میں نے ایک سوال بھی دیا تھا مگر اس کا جواب بھی نہیں آیا ہے اور میں پچھلے تین اجلاسوں سے یہ گزارش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور آج آپ نے وقت دیا ہے تو دو منٹ کے لئے میری بات بھی سن لیں۔

جناب سپیکر، آپ تحریک اتوائے کار کے وقت کے دوران بات کریں۔ پہلا سوال رانا آکھب احمد خان صاحب کا ہے۔

جناب پرویز رفیق، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پرویز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! یہ یوانٹ آف آرڈر بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! ہمارے دوست اور نہایت ہی سینئر صحافی زاہد رفیق صاحب جو کہ روزنامہ پاکستان کے چیف ایڈیٹر ہیں وہ ہسپتال میں آئی سی یو میں زیر علاج ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے اس ایوان سے درخواست ہے کہ ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی جائے۔

چودھری عبدالغفور خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

تعزیت

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر رانا محمود صاحب کے بڑے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے میری آپ سے گزارش ہے کہ ان کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! ہماری معزز رکن شہناز سلیم کی والدہ صاحبہ انتقال کر گئی ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات (محکمات قانون و پارلیمنٹ امور اور اطلاعات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! ہمارے معزز رکن مہر خالد محمود سرکانہ صاحب کی والدہ صاحبہ انتقال فرما گئی ہیں براہ مہربانی ان کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب پہلا سوال آپ کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 272۔

قوانین کا اجراء اور ترامیم

*272، رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) 10 نومبر 1999 سے لے کر 25 نومبر 2002 کے دوران صوبے بھر میں کون کون سے نئے قوانین جاری ہوئے۔ کن قوانین میں ترامیم کی گئیں اور کن قواعد و ضوابط میں ترامیم ہوئیں اور کون کون سے نئے قواعد و ضوابط کن کن شعبہ جات کے لئے جاری ہوئے؟
 (ب) مذکورہ عرصے کے دوران جاری ہونے والے قوانین، قواعد و ضوابط و ترامیم کی نقول ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ایک صوبائی معاملہ ہے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پر 2002 تک 10 ترامیم آئی ہیں۔ کیا یہ اسمبلی اپنا اختیار رکھتے ہوئے اب از خود کوئی ترمیم پیش کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر، عبداللہ یوسف صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، میں درخواست کروں گا کہ معزز ممبر اپنا سوال دہرائیں۔

جناب سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ایک صوبائی معاملہ ہے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ 25 نومبر 2002 تک اس میں 10 ترامیم آئی تھیں۔ اگر آئی تھیں تو کیا موجودہ اسمبلی از خود ترامیم move کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

جناب سپیکر، جی عبداللہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! بالکل اختیار رکھتی ہے۔ with the permission of the President of the Pakistan amendment کرنے کی power رکھتی ہے۔ the permission of President of the Pakistan.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پہلے یہ بتائیں کہ کیا یہ ایک صوبائی معاملہ ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر، عبداللہ صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس صوبائی معاملہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹس ہیڈول کا حصہ ہے اور صدر صاحب کی permission ضروری ہے۔

جناب سپیکر، ان کا سوال اتنا ہے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! یہ اس میں covered ہے اور اس کی روح سے صوبائی معاملہ بن جاتا ہے with the permission of the President

رانا آفتاب احمد خان، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ صوبائی معاملہ ہے۔ کیا صوبائی معاملات میں آپ کو کسی وفاقی حکومت یا وفاقی عہدیدار سے اجازت لینے کی ضرورت ہے۔ آپ Constitution of Pakistan دیکھ لیں۔ اب یہ بتادیں کہ کیا یہ اسمبلی از خود ترمیم کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ کیا یہ صوبائی معاملہ ہے تو وفاقی حکومت سے یا صدر سے اجازت لینے کی ضرورت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! اس میں President کی permission کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ فرما رہے ہیں کہ صوبائی معاملہ ہے اور صدر کی اجازت بھی مطلوب ہے۔ رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! تبھی قاسم ضیاء صاحب نے کہا تھا کہ یہ فرد واحد کی حکومت ہے جو اختیار اس صوبائی اسمبلی کا ہونا چاہئے یہ ان کے اختیار میں نہیں ہے۔ راجہ صاحب اس بات کو بڑا محسوس کر گئے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جو قانون آپ نے بنانا ہے فنانس، پولیٹیکل، ایڈمنسٹریٹو responsibility devolve ہونے کے بعد آپ اپنے کام کی لیمپیشن نہیں کر سکتے ہیں تو میں خود ان کے اختیارات کی بات کر رہا ہوں میرا اس میں کوئی ذاتی مصلحہ نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو اسمبلی اپنے جانے ہوئے یا ملے ہوئے قانون میں از خود amendment نہیں کر سکتی تو اس کے رستے کا کوئی جواز ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ انہوں نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس پر بات کی ہے تو اگر سپیکشن 23 دیکھا جائے تو external recall of the Nazim ہے۔ کوئی ایسا قانون ہے کہ یہ اسمبلی سپیکشن 23 کو implement کر سکتی ہے۔ یہ مجھے ذرا بتائیں کہ کوئی ایسا procedure ہے۔

جناب سپیکر، جی، عبداللہ یوسف صاحب!

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے قانون، جناب سپیکر! اگر یہ سوال کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے طیحہ سوال دیں جس کا ہم جواب دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بڑا simple سوال ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں 10 amendments آچکی ہیں۔ اس میں کوئی ایسی provision ہے کہ external recall of the Nazim اگر کوئی ایسا قانون ہے تو مجھے بتادیں کہ اسمبلی قانون کے مطابق بلا سکتی ہے۔ جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پارلیمانی سپیکر ٹری صاحب نے درست فرمایا۔ میں رانا صاحب کا سوال پڑھتا ہوں کہ "10-نومبر 1999 سے 25-نومبر 2002 تک صوبے بھر میں کون کون سے نئے قوانین جاری ہونے، ان کی فہرست دینے"۔ وہ ہم نے دے دی۔ انہوں نے کہا کہ "متذکرہ عرصہ کے دوران جاری ہونے والے قوانین، قواعد و ضوابط اور ترامیم کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی جائیں"۔ وہ

بھی رکھ دی گئی ہیں۔ اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ سیکشن 23 لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی implementation کا کیا طریقہ کار ہے۔ جس دن لوکل گورنمنٹ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے تو اس دن یہ سوال لائیں میں اس کا جواب دوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جو قانون میں ترامیم ہوئی ہیں کیا میں ان کے متعلق ضمنی سوال نہیں کر سکتا۔ اس پر آپ رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! ان کا مقصد ہے کہ اس کے لئے آپ fresh question دے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بڑے شریف آدمی ہیں مگر میرا خیال ہے کہ راج صاحب از خود یہ چاہتے ہیں کہ یہ صرف Lord of the Rings کہیں دوسرے کو یہ proper brief نہیں لینے دیتے۔ میرا بڑا relevant سوال ہے کہ سیکشن 23 کو اس law کو amend کیسے کرنا ہے۔ آپ amend نہیں کر سکتے procedure میں آپ کے پاس کوئی provision نہیں ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس کے لئے آپ fresh question کریں تو اس کا جواب آجائے گا۔ جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ راج صاحب انجی قاسم حید صاحب کو کہہ رہے تھے تو اب 10 سوال ہونے کے بعد انہوں نے فرما دیا ہے کہ یہ fresh question بنتا ہے۔ پہلے ساری بحث ہو گئی ہے اس کے بعد ان سے کوئی جواب نہیں بن پڑا تو وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ fresh question بنتا ہے تو آپ کی وساطت سے میری وزیر قانون سے request ہے چونکہ ہم نے بھی law کے معاملے سیکھنے ہیں کہ جتنے بھی سوالات آتے ہیں جو اس میں اگر انڈر ٹریٹنگ کابینہ اسٹے اہم معاملات پر اگر خود ہی جواب دیں تو ہمیں بھی سیکھنے کا موقع ملے گا۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سائل صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! ایک آئینی مسئلہ یہ ہے کہ مقتضی کے اس ایوان میں پنجاب کا ہر سرکاری محکمہ اور سرکاری آدمی جوابدہ ہے۔ ہمارا صرف یہ مسئلہ ہے کہ ہم اس ہاؤس یا پارلیمنٹ کی sovereignty چاہتے ہیں۔ کیا ہمارے معزز بھائی اس پوزیشن میں ہیں کہ کسی بلدیاتی ادارے کو ہم چیک کر سکیں۔ جس کا آڈٹ نوٹ نہیں بن سکتا اس میں ہم ترمیم کیسے کر سکتے ہیں؟ ہم تو sovereignty کی بات کرتے ہیں۔ ہم آئینی اور قانونی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی! اگلا سوال احسان اللہ و قاص صاحب کا ہے۔ سوال کا نمبر پکاریں۔
سید احسان اللہ و قاص، سوال نمبر 324 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

پبلک پراسیکیوٹرز کی تعداد اور کارکردگی

*324، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع لاہور میں کتنے پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز ہیں۔ ان کے نام اور تقرری کی تاریخ سے مطلع کیا جائے۔ انہیں کیا مراعات اور سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟
(ب) کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ لاہور ضلع کے مقدمات کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد کافی ہے اور ان کی کارکردگی اطمینان بخش ہے اور

(I) کیا اس الزام میں کوئی صداقت ہے کہ عموماً یہ فریق مخالف سے مالی معاملات کے عوض سزا باز کر لیتے ہیں۔

(II) اگر جزی (I) نفی میں ہے تو گزشتہ ایک سال میں ان کی کارکردگی کے نتیجے میں کتنے فیصد مقدمات میں حکومتی موقف کو کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف ب) ڈسٹرکٹ انارنی تعداد سیشن بج

ایڈیشنل سیشن جج صاحبان کی تعداد	ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی
منظور شدہ 27	منظور شدہ تعداد 22
موجودہ 27	موجودہ تعداد 16

ہن میں سے دو پبلک پرائیویٹائز انڈیا دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ ایک سیشن جج کسٹمز اور سیشن جج سنٹرل کی عدالتوں میں تعینات ہے۔ اس طرح اب تک صرف سیشن کورٹ میں 13 ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی / ایڈیشنل پبلک پرائیویٹائز کام کر رہے ہیں جبکہ ضلع میں تعینات ایڈیشنل سیشن جج کی تعداد 27 ہے۔

پبلک پرائیویٹائز کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	ملک محمد اشرف
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	سینو عبدالرحمن
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	میاں جاوید اسماعیل
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	ملک محمد نعیم
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	صحت اللہ
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	سعید الرحمن
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	سید نور حسین شاہ
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	کرامت علی چودھری
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	غلام مسعود نوٹو
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	محمد الیاس
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	مدرس طاہرہ
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	سعید احمد شیخ
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	روبن عنایت بھٹی
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	بلک ذوالفقار اعوان
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	زاہد یونس
ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی	عبدالصمد

اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی

15

کل تعداد

9

موجودہ تعداد

ان میں سے چھ عدد اسمیں خالی پڑی ہیں۔ موجودہ تعداد میں تین مندرجہ ذیل A.D.A فوجداری عدالتوں میں کام کر رہے ہیں۔

1- ا کریم ظہر 2- محمد شریف اجازت 3- ذوالفقار اسماعیل

جبکہ باقی چھ A.D.A دیوانی عدالتوں میں حکومت کے عہدہ کی پیروی کر رہے ہیں۔

1- امیر حسین ملک 2- محمد سلیم 3- محمد آصف انجم

4- سید محمد انیس 5- طارق بلوچ 6- احسان اللہ

نوٹ:- یہ تعداد کسی بھی لحاظ سے مناسب نہ ہے۔ ان کی تعداد ایڈیشنل سیشن ججوں کی تعداد کے برابر ہونی چاہئے۔ ان کے علاوہ کم از کم دو ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور دو ہی اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی کو بھرنی پر جانے والے افسران کی جگہ تعینات کرنے کے لئے موجود ہونا ضروری ہے۔

(2) مراعات

ضلع میں تعینات مندرجہ بالا پبلک پرائیویٹ کو کوئی مراعات حاصل نہ ہیں مثلاً

i- ڈسٹرکٹ اٹارنی بننے کے بعد ایک شخص اسی کیڈر میں رہنا ہو جاتا ہے اور ترقی کے کوئی امکانات اور راستے موجود نہ ہیں۔

ii- کسی بھی پبلک پرائیویٹ کے پاس کوئی بھی سرکاری رہائش نہ ہے۔

iii- ضلع میں پبلک پرائیویٹ کا کوئی علیحدہ اپنا earmarked دفتر نہ ہے نہ ہی عدالتوں کے ساتھ پبلک پرائیویٹ کا کوئی علیحدہ کمرہ موجود ہے۔ عدالتوں میں

کام کرنے والے ہر اہلکار کے پاس اپنا کمرہ اور فرنیچر موجود ہے جبکہ پبلک پرائیویٹ ان مراعات سے بھی محروم ہے۔

iv- دفتر اپنا نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دفتری مراعات مثلاً جو کیدار، محمد ارملی، ماسکی تک تعینات نہ ہیں۔ افسران اپنی گزہ سے چندہ اکٹھا کر کے صفائی کے لئے محمد ار کو پیسے ادا کرتے ہیں۔

دفتر تعینات سٹاف کے لئے ٹینٹے کے فرنیچر اور کمرے نہ ہیں بلکہ کلرک حضرات، وکلاء کے لئے بنے ہوئے ہیڈ کے نیچے بیٹھ کر دفتری امور سرانجام دیتے ہیں۔ حکومت کے خلاف دائر مقدمات کروڑوں روپیہ مالیت پر مشتمل ہوتے ہیں جو کہ حکومت کا اہم ریکارڈ ہیں۔ اس اہم ریکارڈ کو بھی حفاظت سے رکھنے کے لئے نہ کوئی جگہ اور نہ انتظام ہے۔

3- کسی بھی پراسیکیوٹر کے گھر پر کوئی ٹیلیفون سرکاری طور پر منظور شدہ نہ ہے۔ حتیٰ کہ ڈسٹرکٹ اتارنی جو کہ ضلع کا چیف پراسیکیوٹر ہے اس کے پاس بھی گھر پر سرکاری ٹیلی فون کی سہولت موجود نہ ہے۔ لاہور جیسے بڑے شہروں میں جہاں عدالتیں مختلف جگہوں پر پھیل ہوئی ہیں کوئی سرکاری ٹرانسپورٹ فراہم نہ کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ اتارنی ایسی سہولت سے بھی محروم ہے جبکہ لاہ افسران کو مقدمات کی پیروی کرنے کے لئے ماڈل ہاؤس اور کینٹ کورٹ جانا پڑتا ہے۔

لاہور ضلع کے مقدمات کی تعداد کے مطابق پراسیکیوٹرز کی یہ تعداد کافی نہ ہے اس کے باوجود ان کی کارکردگی اطمینان بخش ہے۔

4- اس الزام میں کوئی صداقت نہ ہے کہ یہ مالی مفاد کے عوض فریق مخالف سے سزا باز کر لیتے ہیں کیونکہ

ذ- جس عدالت کے جج کے ساتھ چیک پر اسکیوٹر تعینات ہوتا ہے وہ اپنے پراسیکیوٹر کی کارکردگی کو ابھی طرح جانتا ہے اور نوٹ کرتا ہے۔ ناقص کارکردگی کی صورت میں اس کے محکمہ کو اطلاع دی جاتی ہے جس پر سخت کارروائی ہوتی ہے۔

ii- ہر مقدمہ میں اپیل یا نگرانی فریقین دائر کرتے ہیں اور اس طرح پراسیکیوٹر کی کارکردگی بھی عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ میں زیر بحث آتی ہے اس طرح پبلک پراسیکیوٹر احتساب کے اس عمل سے مسلسل گزرنا رہتا ہے۔

iii- فریقین کے وکلاء بھی پراسیکیوٹر کی کارکردگی پر نظر رکھتے ہیں۔

iv- پبلک پراسیکیوٹر قانون کی روشنی میں عدالت کی معاونت کرتا ہے اور حکومت کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے اور چونکہ حکومت کی جانب سے انصاف کی فراہمی اولین ترجیح ہے۔ فریقین صرف اپنا کیس پیش کرتے ہیں اور اپنے مفادات کا خیال کرتے ہیں جبکہ پبلک پراسیکیوٹر صرف قانون کے مطابق عدالت کی معاونت کرتا ہے اس لئے پبلک پراسیکیوٹر کے سائباز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

521	قتل کے مہمات کی کل فیصد شدہ تعداد	(1)
422	حدود کے مہمات کی کل فیصد شدہ تعداد	(2)
1372	حیثیات کے مہمات کی کل فیصد شدہ تعداد	(3)
91	اپیل فوجداری	
409	نگرانی فوجداری	
2815	کل فیصد شدہ فوجداری مہمات اپیل کی نگرانی	
141	دیوانی دعویٰ جات کی کل فیصد شدہ	
133	حکومت کے حق میں	
8	حکومت کے خلاف	

نوٹ، چونکہ قانون کے مطابق قتل کے مہمات میں راضی نامہ ہو سکتا ہے اس لئے زیادہ تر مہمات بسلسلہ راضی نامہ فیصد ہوتے ہیں یا گواہان کے سائباز ہونے کی وجہ سے بری ہوتے ہیں۔ جن مہمات کا فیصد حقائق اور قانون کے مطابق ہوتا ہے ان میں سزائیابی کا حساب 90 فیصد سے زیادہ ہے۔ پبلک پراسیکیوٹر نے ان بری ہونے والے مہمات میں اپیل ہانے دائر کی ہوئی ہیں۔ لاہ افسران کی تقرری کا ریکارڈ ڈفرنڈ سٹرکٹ انارٹی موجود ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جواب میں خود تسلیم کیا ہے کہ لاہور میں ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی کی تعداد جتنی ہونی چاہئے اس سے بہت کم ہے تو یہ کم تعداد کو پوری کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں اور کب تک یہ تعداد پوری ہو جائے گی؟

جناب سپیکر، چودھری عبداللہ یوسف صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! سوال ڈہرا دیں۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ لاہور میں ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی کی تعداد کم ہے اور اس تعداد کو پورا کرنے کے لئے آپ کوئی ارادہ رکھتے ہیں کہ یہ تعداد کب پوری کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! لاہور کی جتنی کمی ہے تو حکومت اس چیز کا ارادہ رکھتی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ذہنی ڈسٹرکٹ اتارنی یا اسسٹنٹ اتارنی کی تعداد بھی پوری کی جاسکے۔ ابھی sanctioned تعداد بھی کم ہے۔ سو لگتی بھی کم ہیں لہذا اسے cover کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہاں پر انہوں نے لکھا ہے کہ کسی بھی پرائیویٹ کے پاس کوئی بھی سرکاری رہائش گاہ نہ ہے نہ اس کے ترقی کے امکانات ہیں اور نہ ان کے لئے کوئی دفتر ہے نہ کوئی اور چیز ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ یہ پرائیویٹ بھی سرکاری ملازم ہوتے ہیں تو جس پرائیویٹ کو دفتر بھی مہیا نہ ہو تو ان کی وجوہات کیا ہیں کہ اس کے لئے ابھی تک سروس سٹرکچر کو improve نہیں کیا؟

جناب سپیکر، جی چودھری عبداللہ یوسف صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! حکومت کی خواہش بھی ہے اور کوشش بھی ہو رہی ہے کہ پرائیویٹس کو بہتر بنایا جائے اور جو صورتحال میرے فاضل دوست بیان کر رہے ہیں یہ آج کی نہیں ہے جب ان کی پارٹی یا دوسری پارٹیوں کی حکومت تھی تو اسی وقت نئے پیسے لگائے گئے۔

ہے۔ ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں improvement ہو۔

جناب سپیکر، ان کا سوال ہے کہ کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ ان کے لئے دفتر بھی نہیں ہے گاڑیں بھی نہیں ہیں تو کیا یہ سہولیت فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! بالکل ارادہ رکھتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ محسوس کر گئے ہیں۔ یہ سابق حکومت یا موجودہ حکومت کی بات نہیں ہے۔ پراسیکیوٹر کی اہمیت ہوتی ہے جس نے سرکاری کیس کو مدعی کی طرف سے plead کرنا ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جس سسٹم میں آپ نے نہ دفتر دیا ہے نہ رہائش دی ہے نہ ترقی کے امکانات ہیں تو اس کے لئے یہ بتائیں کہ law branch میں یا ایگل ڈیپارٹمنٹ میں کون سی پالیسی بنائی ہے جس کے تحت اس سروس کو improve کریں گے؟

جناب سپیکر، یہ فرما رہے ہیں کہ حکومت اس معاملے پر سوچ بچار کر رہی ہے۔ جب کوئی ایکشن لینے سے تو ہاؤس کو مطلع کریں گے۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس سوال کے نمبر 4 میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ "جس عدالت کالج بینک پراسیکیوٹر تعینات ہوتا ہے وہ اپنے پراسیکیوٹر کی کارکردگی کو اہمی طرح جانتا ہے اور نوٹ کرتا ہے۔ ناقص کارکردگی کی صورت میں اس کے محکمہ کو اطلاع بھی دی جاتی ہے جس پر سخت کارروائی ہوتی ہے۔" میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آج تک کتنے لوگوں کے خلاف متعلقہ عدالت نے آپ کے محکمے کو شکایات بھیجیں؟

جناب سپیکر، جی، چودھری عبداللہ یوسف صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! اس کے لئے یہ fresh question دیں تو ہم مکمل تفصیل کے ساتھ جواب بنا دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، اس میں پہلے سے ہی سوال موجود ہے جس میں ان کی کارکردگی کے متعلق پوچھا گیا ہے جیسا کہ انہوں نے کہا کہ متعلقہ کورٹ ہمارے محکمہ کو شکایات بھیجتی ہے۔ میرا ضمنی

سوال یہ ہے کہ کیا آج تک کسی لاء آفیسر کے خلاف آپ کے محکمے کو کوئی شکایت موصول ہوئی ہے؟
جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جواب یہی تھا کہ پراسیکیوٹر نے عدالت کے ساتھ کام کرنا ہوتا ہے اور پریزنڈنگ آفیسر اگر پراسیکیوٹر کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوتے تو وہ محکمہ قانون کو لکھتے ہیں کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ آج تک ہمیں کسی بھی عدالت کی طرف سے تحریری طور پر یہ بات موصول نہیں ہوئی کہ کسی پراسیکیوٹر کے خلاف کارروائی کی جائے۔
جناب سپیکر، بگو صاحب! آج تک کوئی ایسی تحریری درخواست موصول نہیں ہوئی۔

لاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، لاہ شکیل الرحمن صاحب!

لاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں کتنے پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز ہیں۔ ان کے نام اور تقرری کی تاریخ سے مطلع کیا جائے۔ ایک تو اس میں ان کی تقرری کی تاریخ نہیں دی گئی اور (ب) کے جز (ii) میں ہے کہ "کتنے فیصد مقدمات میں حکومتی موقف کو کامیابی حاصل ہوئی ہے؟" اس کے متعلق بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے کہ کتنے فیصد مقدمات حکومت کے حق میں گئے ہیں؟ اس کے لئے جناب وزیر صاحب فرمائیں گے کہ ان کی percentage کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، چودھری عبداللہ یوسف صاحب اس کا جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! جو سوال پوچھا گیا ہے اس میں percentage پوچھی گئی ہے اور وہ percentage جواب میں دے دی گئی ہے۔ اگر میرے دوست چاہیں تو میں ان کو پڑھ کر سنا سکتا ہوں۔ باقی ان کے نام رہ گئے تھے اور مجھے آج تمام پراسیکیوٹرز کے نام دستیاب ہو گئے ہیں، وہ میں ابھی آپ کو سپلائی کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ ضلع لاہور میں کتنے پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل

بیلک پراسیکیوٹرز ہیں۔ وہ تو آپ نے جواب میں لکھ دیے ہیں لیکن آگے ان کا سوال یہ ہے کہ ان کے نام اور تقرری کی تاریخ سے مطلع فرمایا جائے۔ اس میں تقرری کی تاریخ نہیں لکھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! وہ ہمیں آج موصول ہوئی ہیں اور وہ میں ان کو ابھی کاپی دے رہا ہوں۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ کتنے فیصد عہدات میں حکومت کے موقف کو کامیابی ہوئی؟ اس میں تعداد تو بنادی گئی ہے لیکن percentage نہیں جانی گئی ہے۔

جناب سپیکر، پارلیمانی سیکرٹری percentage جاننے لگے ہیں۔ جی، چودھری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! اگر میرے دوست صفحہ نمبر 4 پر نیچے نوٹ کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ ان میں سزایابی کا حساب 90 فیصد سے زیادہ ہے۔ دیوانی عہدات کی تعداد اوپر دی ہوئی ہیں۔ وہ کوئی 91 فیصد بنتا ہے۔

جناب سپیکر، صفحہ نمبر 4 پر ساری تفصیل لکھی ہوئی ہے۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! ابھی یہ ضمنی سوال میں کہا گیا ہے کہ ایڈیشنل ججز کی تعداد کے مطابق بیلک پراسیکیوٹرز کی تعداد بڑھانی جائے۔ میں اس ایوان کو یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں وزراء کرام کی بہت زیادہ تعداد ہے، تقریباً 45 یا 46 ہے لیکن سیکرٹریوں کی تعداد بہت کم ہے۔ برائے مہربانی وزیر کی تعداد کے مطابق سیکرٹریوں کی تعداد بھی بڑھانی جائے۔

جناب سپیکر، آپ اپنا سوال دہرا دیجئے۔ آپ کے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ پنجاب میں وزراء کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن سیکرٹریوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ایک ایک سیکرٹری چار چار وزراء کے حصے میں آتا ہے۔ سیکرٹریوں کی تعداد وزراء کی تعداد کے برابر کی جائے۔

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال اس سوال کے مطابق نہیں بنتا۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی سید احسان اللہ وقاص صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سید احسان اللہ وقاص صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ وہ آج حکومتی نیچوں پر تشریف فرما ہیں اور میں اپنے باقی بھائیوں سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ حکومتی نیچوں پر تشریف لے جائیں۔ (قہقہے)

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایڈیشنل سیشن بج کے ساتھ ایک ڈیٹی ڈسٹرکٹ اتارنی ہونا چاہئے۔ اب لاہور کے اندر ایڈیشنل سیشن بج صاحبان کی تعداد 27 ہے اور ڈیٹی ڈسٹرکٹ اتارنی کی تعداد 16 ہے۔ پھر یہ محکمہ اس کو کس طرح manage کرتا ہے۔ جہاں پر ایڈیشنل سیشن بج صاحب کے ساتھ ڈیٹی ڈسٹرکٹ اتارنی نہیں ہوتا وہاں حکومتی موقف کے لئے کیا انتظام کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر، شاہ صاحب! اس کا جواب تو آ گیا ہے۔ انہوں نے on the floor of the House فرمایا ہے کہ ہم ان کی تعداد بڑھا رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں موجودہ صورتحال پوچھ رہا ہوں کہ وہاں پر کون represent کرتا ہے۔

جناب سپیکر، وہاں کسی کو اضلئی چارج دیا جاتا ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ گزشتہ سال قتل کے مہدمت کی

فیصلہ شدہ تعداد 521 ہے۔ یہ انہوں نے اپنی کارکردگی کے حوالے سے لکھا ہے۔ جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ زیر التوا کتنے تھے جس میں سے 521 کا فیصلہ ہوا تب تک موازنہ نہیں کیا جاسکتا کہ محکمے کی کارکردگی کیسی تھی؛ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گزشتہ سال قتل، حدود اور منشیات کے کل کتنے مقدمات چل رہے تھے جس میں سے یہ 521 فیصلے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں معزز رکن کی تصحیح کرنا چاہوں گا کہ یہ کارکردگی محکمے کی نہیں ہے بلکہ مقدمات کا فیصلہ کرنے کی کارکردگی ہے اور یہ کارکردگی عدالت کی ہوتی ہے۔ اس میں ہم صرف عدالت کو facilitate کرتے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ شدہ تعداد پوچھی تھی اور وہ بتادی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں نے صرف تعداد پوچھی ہے۔

جناب سپیکر، یہ کل تعداد پوچھ رہے ہیں، جواب میں فیصلہ شدہ تعداد لکھی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! انہوں نے زیر التوا مقدمات کی تعداد نہیں پوچھی تھی اگر پوچھی ہوتی تو وہ بھی جواب میں آجاتی۔

جناب سپیکر، آپ کا fresh question بنتا ہے۔ جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ہم میں سے تقریباً 5 فیصد وکیل ہیں اور بطور وکیل ہم سمجھتے ہیں کہ عدالتوں میں پراسیکیوٹر کا کردار بڑا poor ہے۔ میرا تعلق سیالکوٹ سے ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ خصوصی طور پر ہفتے بھی ڈکیتوں کے کیس ہوتے ہیں 95 فیصد acquittal ہو جاتے ہیں۔ اس میں سب سے بڑی وجہ تعینش برانچ اور Legislation Branch میں جو A.Ds حضرات ہوتے ہیں ان کی نا سمجھی اور غفلت ہوتی ہے کہ وہ کیس کو صحیح طریقے سے پراسیکیوٹر کے عدالتوں میں نہیں سمجھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو نہ تو promotion دی جاتی ہے اور نہ ہی ان کے عہدے کو لوکل باڈیز ایکٹ 2002 میں define کیا گیا ہے۔ اس میں انہوں نے خود جواب دیا ہے کہ نہ تو ان کی ترقی ہو سکتی ہے اور نہ ہی cadre بڑھ سکتا ہے۔ میں وزیر قانون سے ضمنی سوال کرتا

ہوں کیا یہ اس سلسلے میں قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ ان کے cadre کی promotion کے حوالے سے کوئی ریٹیف دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری امور، نے یہ بالکل درست فرمایا ہے کہ اس وقت جو ہمارا existing system چل رہا ہے اس میں A.D As اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ اڈوائزرز دونوں کا کوئی ایسا workable system موجود نہیں ہے کہ جس کے تحت ان کی promotions کر دی جائیں اور ان کو اپنی نوکری میں کوئی incentive ہو، بالکل وہاں پر incentive کی کمی ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں لیکن یہ یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے ڈسٹرکٹ اڈوائزرز ہیں ان کا بھی آگے کوئی scope نہیں ہے، کوئی promotion نہیں ہے۔ وہ ڈسٹرکٹ اڈوائزرز ہی ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر اس حوالے سے دو تین مینٹلز کی ہیں۔ ان کی ایسوسی ایشن کے ساتھ میری میٹنگ ہوئی ہے اور بالکل یہ بات ہمارے زیر غور ہے کہ ان کی promotion کے لئے کوئی incentives وضع کئے جائیں بلکہ ہم تو اس حد تک جانے کے لئے تیار ہیں کہ جو ڈسٹرکٹ اڈوائزرز ہیں انہیں آگے promotion کے طور پر اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل کی side پر لے جایا جائے تاکہ ان کے اندر کام کرنے کا بہتر جذبہ پیدا ہو سکے۔

دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان دنوں ہم اس concept پر کام بھی کر رہے ہیں کہ access to justice programme کے تحت اس سارے سلسلے کو revamp کرنے کی کوشش کی جائے۔ عدالتوں کی صورت حال کو بہتر بنایا جا رہا ہے، انہیں مزید سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ اسی طرح ڈسٹرکٹ اڈوائزرز، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اڈوائزرز اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ اڈوائزرز کے دفاتر میں زیادہ سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔ احسان اللہ وقاص صاحب نے فرمایا ہے کہ عدالتیں 27 ہیں جبکہ بندے 22 ہیں تو آپ اس کو manage کس طرح کرتے ہیں تو وہاں پر ہم special prosecutors کا manage کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سیکرٹری، ضمنی سوال۔

جناب سیکرٹری: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سیشن اور ایڈیشنل سیشن جبر لگاتے ہوئے حکومت کا criteria کیا ہے؟ کیا وکلاء کے لئے کوئی specific کوٹا مختص کیا گیا ہے؟ دوسرا کیا ڈسٹرکٹ انڈیز یا special prosecutors کے لئے بھی کوئی کوٹا مختص کیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انڈیز اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ انڈیز کے لئے اس میں کوئی کوٹا مختص نہیں ہے۔ اس کا criteria یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے through امتحانات کے ذریعے یہ آتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ و قاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ و قاص: سوال نمبر 565۔ جناب سپیکر! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں ججوں کی اسامیوں کی تفصیل

- *565، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع لاہور میں اس وقت کتنے سیشن و ایڈیشنل سیشن جج اور سول جج تعینات ہیں اور کتنے ایڈیشنل سیشن ججوں اور سول ججوں کی اسامیوں خالی ہیں؟
- (ب) کیا یہ امر واقع ہے کہ جرائم کی بہتات اور دیوانی مقدمات کی کثرت کی وجہ سے ججوں کے پاس اتنے زیادہ مقدمات ہیں کہ ان کے فیصلوں میں سالوں صرف ہو جاتے ہیں؟
- (ج) اگر جواب اجابت میں ہے تو حکومت ججوں کی خالی اسامیوں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے اور کیا اس کے بعد ججوں کو ہر کیس کے فیصلہ کے لئے سیریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق متعین مدت کا پابند کیا جاسکے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت ایک ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، 26 ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اور 53 سول جج تعینات ہیں۔ اس وقت صرف دو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں اور ایک سول جج کی اسامی خالی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ جرائم کی بہتات اور دیوانی مقدمات کی کثرت کی وجہ سے ججوں کے پاس اتنے زیادہ مقدمات ہیں کہ بعض مقدمات کے فیصلوں میں سالوں صرف ہو جاتے ہیں۔

(ج) مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر ججوں کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے لئے لاہور ہائیکورٹ حکومت کو ججوں کی اسامیوں کی تعداد بڑھانے کے لئے مطالبہ کرتی رہتی ہے۔ اس کے جواب میں حال ہی میں گورنمنٹ نے 25 نئے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کی اسامیوں کی منظوری دی ہے۔ ان کی بھرتی کا مرحلہ ہائیکورٹ میں زیر عمل ہے۔ ان اسامیوں کی بھرتی کے بعد ججوں کو ہر کیس کے فیصلہ کے لئے سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق مستعین مدت کی پابندی کے لئے غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے ایک تفصیلی فیصلے میں یہ قرار دیا ہوا ہے کہ فیملی کورٹس، فیملی معاملات کا اتنے عرصہ کے اندر فیصلہ کریں۔ اسی طرح مختلف مقدمات کے حوالے سے مدت کا تعین کیا گیا ہے لیکن معمولاً جو ڈیفری اس کا یہ جواب دیتی ہے کہ ہمارے پاس کام کا بوجھ بہت زیادہ ہے۔ وزیر قانون صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ ہم ججوں کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں تو کب تک ججوں کی تعداد کو بڑھا کر سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر پوری طرح عملدرآمد کی توقع کی جا سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب کے سوال کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اگر وہ ملاحظہ فرمائیں اور جوابات پڑھیں تو صفحہ نمبر 5 (ج) میں ان کے سوال کا جواب درج ہے۔ "گورنمنٹ نے 25 نئے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کی اسامیوں کی منظوری دی

ہے۔ ان کی بھرتی کا مرحلہ ہائیکورٹ میں زیر عمل ہے۔ "یہ اس وقت کی صورت حال تھی جب سوال دیا گیا تھا۔ اب موجودہ صورت حال اس طرح ہے کہ یہ 25 بج صاحبان منتخب ہو کر تعینات بھی ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ بھی ضرورت کے مطابق مزید تعیناتی کی جائے گی 'بج صاحبان کی strength پوری کی جائے گی تاکہ مقدمات کو جلد نمٹایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: حاجی محمد اعجاز صاحب! اپنا سوال out of turn take up کروانا چاہتے ہیں۔ کیا ہاؤس اس کی اجازت دیتا ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ بہت اہم issue ہے۔ حکومت نے اس پر پابندی عائد کی تھی اور ہاؤس میں بھی یہی جواب دیا گیا ہے لیکن recently اخبارات میں آیا ہے کہ 20-جنوری کے بعد حکومت اس پابندی کو اٹھالے گی۔ ضلعی ناظم نے پابندی لگانی ہونی ہے اور حکومت اس پابندی کو ختم کر رہی ہے۔ اس میں یہ بھی کٹھا گیا ہے کہ 42 افراد اس پتنگ بازی کی نذر ہو گئے۔ میری submission یہ ہے کہ پتنگ بازی پر پابندی لگی رہنی چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حاجی محمد اعجاز صاحب اس سوال کی اہمیت کے حوالے سے اسے out of turn take up کروانا چاہتے ہیں۔ یہ ایوان rules کے حوالے سے چل رہا ہے۔ رول 61 کے تحت اگر معزز ممبر اس کی اہمیت کے حوالے سے آپ کو لکھ کر دے دیں تو پھر آپ اسے بحث کے لئے رکھ سکتے ہیں۔ اسے out of turn take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: ہاؤس rules کے مطابق ہی چل رہا ہے۔ rules یہ permit کرتے ہیں کہ اگر ہاؤس اجازت دے گا تو اس کو out of turn take up کر لیا جائے گا۔ اس کی اجازت ہاؤس نے دینی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ آپ کی discretion بھی ہے۔ آپ اسے out of turn take up کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اس پر ہاؤس سے رائے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی 'وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر اے بی شک آپ اس سوال کو out of turn take up کر لیں لیکن محرک اپنے سوال کا نمبر بول دیں تاکہ سوال dispose of ہو سکے۔

جناب سپیکر: حاجی اعجاز صاحب کے سوال کا نمبر 2309 ہے تو اس سوال کو out of turn take up کیا جاتا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر بہت شکریہ۔ سوال نمبر 2309۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پتنگ بازی کے نقصانات سے بچاؤ

کے لئے حکومتی اقدامات

- *2309، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں پتنگ بازی کے نتیجے میں قیمتی جانوں کا صیاع اب صرف بسنت کے دنوں تک محدود نہیں رہا بلکہ سارا سال حادثات جاری رہتے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر کی سڑکوں پر کئی موٹر سائیکل سوار نوجوان گھے پر ڈور بھرنے کی وجہ سے جاں بحق ہوئے، کیا دھاتی تار اور کیمیکل ڈور پر کوئی پابندی لگی اور کیا حکومت نے روک تھام کے لئے کوئی موثر اقدامات اٹھائے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جہاں وانڈا کو کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے وہاں وانڈا کے صارفین کو بھی الیکٹرانکس اشیاء کے جلنے کے علاوہ گھنٹوں پانی و بجلی کی بندش کی وجہ سے اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ کیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارا الیکٹرانک میڈیا جانی و مالی نقصان کو روکنے کے لئے عوام میں شعور پیدا کرنے کی بجائے پتنگ بازی اور بسنت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے؟
- (د) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت اس غیر اخلاقی، غیر اسلامی اور انسانی جانوں کے لئے نقصان دہ شوق کی وباء کو روکنے کے لئے قانون سازی اور بسنت کے علاوہ

پتنگ بازی کو کسی قانونی مدد، قیود کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) پتنگ بازی کے نتیجے میں لاہور شہر میں قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق بسنت کے دوران صرف لاہور شہر میں 42 افراد ہلاک ہوئے جبکہ 425 افراد زخمی ہوئے لیکن حکومت پنجاب کی طرف سے پتنگ بازی پر پابندی عائد کرنے کے بعد ان قیمتی جانوں کا ضیاع تقریباً ختم ہو گیا ہے۔

(ب) موزسائیکل سوار نوجوان لگے پر ڈور بھرنے کی وجہ سے جاں بحق ہوا لیکن حکومت کی طرف سے دعائی تار اور کیمیکل ڈور پر پابندی لگنے کے بعد یہ اموات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

(ج) پتنگ بازی کی وجہ سے واہڈا کو کروڑوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اعداد و شمار کے مطابق پتنگ بازی پر پابندی عائد نہ ہونے کی وجہ سے واہڈا کو صرف اتوار کے دن تقریباً 3.2 ملین روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا جو کہ پابندی لگنے کے بعد کم ہو کر 0.12 ملین روپے ہو گیا اور حکومت پاکستان کو پابندی لگنے کی وجہ سے صرف ہر اتوار (ایک دن میں) 2 سے 3 ملین روپے کی خطیر رقم کا کاغذ ہوا۔ صارفین کو بھی الیکٹرانکس اشیاء کے جلنے کے علاوہ پانی اور بجلی کی بندش جیسی اذیت سے بھی نجات ملی۔

(د) یہ کہنا درست نہ ہے کہ الیکٹرانک میڈیا نے جانی و مالی نقصان کو روکنے کے لئے عوام میں ضروری شعور بیدار کرنے کی بجائے پتنگ بازی اور بسنت کی حوصلہ افزائی کی۔ درحقیقت الیکٹرانک میڈیا نے اس ضمن میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے پرزور طریقے سے پتنگ بازی کی حوصلہ شکنی کی جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں اور املاک کا کم از کم نقصان ہوا۔ قیمتی انسانی جانوں اور املاک کے ضیاع کو روکنے کے لئے حکومت پنجاب نے دفعہ 144 (ض) کے تحت پتنگ بازی پر 2۔ ستمبر 2003 تک پابندی عائد کر دی جس کے حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہونے کی وجہ سے پابندی کا دورانیہ مورخہ 4 نومبر 2003 تک بڑھا دیا گیا ہے۔

حکومت پنجاب قیمتی انسانی جانوں اور املاک کا ضیاع روکنے کے لئے متذکرہ اقدامات کے علاوہ ضروری قانون سازی کرنے سے ہر گز دریغ نہیں کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ واہڈا کو 3.2 ملین کا خسارہ ہوا تو ایک مہینے میں چار اتوار آتے ہیں اگر ان کا خسارہ جمع کیا جائے تو 12.8 ملین روپے واہڈا کو دوبارہ خسارہ ہوگا۔ دوسرا انہوں نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ 42 افراد پتنگ بازی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔ کیا حکومت کوئی ایسا قانون بنا سکتی ہے جس سے لوگوں کو جانوں کا خطرہ لاحق ہو، لوگ ہلاک ہوں، حکومت کو ایسے قوانین بنانے چاہئیں جس سے رعایا کی جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پابندی کو نہ اٹھایا جائے۔ اگر پہلے 42 افراد ڈور گئے سے کچھ کتنے سے ہلاک ہونے لگتے تو اس پر ایک ماہ کے لئے پابندی ختم ہونے سے بھی کچھ نہ کچھ لوگ یقیناً ہلاک ہوں گے اور بہت سے زخمی بھی ہوں گے، بہت سا نقصان واہڈا کا ہوگا اور بہت سا نقصان گھریلو اشیاء کا بھی ہوگا تو میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پابندی کو نہ ہٹایا جائے جس سے لوگوں کا نقصان ہوتا ہو حکومت کو ایسی قانون سازی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی ایسا کوئی حکم دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! اہمى انہوں نے خسارے کے متعلق فرمایا ہے۔ میں نے پہلے ہی گزارش کی تھی کہ اگر یہ جواب پڑھ لیا کریں۔۔۔

جناب سپیکر، جی، آپ جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جی (ج) میں ہے کہ پتنگ بازی کی وجہ سے واہڈا کو کروڑوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔۔۔

(اس مرحلے پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لائے تو معزز ممبران حزب اختلاف

نے ڈیک بجا کر ان کا استقبال کیا)

پارلیمانی سیکرٹری، رائے قانون، اعداد و شمار کے مطابق پتنگ بازی پر پابندی عائد نہ ہونے کی وجہ سے واپڈا کو صرف اتوار کے دن تقریباً 3.2 ملین روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ یہ ابھی انہوں نے quote کیا ہے جو کہ پابندی لگنے کے بعد کم ہو کر 0.12 پر آ گیا ہے۔ اگر آپ اس کا بھی ذکر کر دیتے تو اچھا تھا۔ آپ نے خسارے کی بات تو کر دی۔ یہی سیری گزارش ہے کہ اب خسارے کی بات تو ختم ہو گئی۔۔۔ جناب والا! مجھے جواب مکمل کر لینے دیں۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکر۔ جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب حکومت نے پتنگ بازی کے نقصانات کو یہاں پر واضح کر دیا ہے کہ پتنگ بازی سے 42 آدمی قتل ہوئے، 425 زخمی ہوئے، کروڑوں روپے کا واپڈا کو نقصان ہوا۔ اب اس کے بعد اگر کوئی حکومت یا اتھارٹی اس کو اختیار کرنے کی اجازت دیتی ہے تو کیا حکومت پنجاب ان نقصانات کا اس اتھارٹی کو ذمہ دار ٹھہرانے کے لئے تیار ہے کہ اگر اس دوران کوئی قتل ہو تو اس کے خلاف 302 کا مقدمہ درج ہونا چاہئے۔ اگر کوئی زخمی ہو تو 321 کا مقدمہ ہو۔ اگر واپڈا کا نقصان ہو تو اس پر جرم لگانے کا مقدمہ کیا جائے۔ کیا حکومت پنجاب اس کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر، شکر۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں تھوڑا سا

confusion چل رہا ہے۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جس طرح میں نے عرض کیا تھا کہ یہ کافی debatable مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر، پہلے آپ جواب تو سن لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چونکہ قائد ایوان یہاں پر تشریف لائے ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایک بہت ہی اہم issue کے موقع پر وہ یہاں پر موجود ہیں۔ سارے سوال آجائیں اس کے بعد لاہ منسٹر صاحب جواب دے دیں تو یہ بہتر ہو گا۔
جناب سپیکر، لاہ منسٹر صاحب! جواب دے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ نہ تو Call Attention Notice پر بات ہو رہی ہے نہ تحریک التوائے کار ہے اور نہ ہی تحریک استحقاق ہے بلکہ یہ تو وقفہ سوالات ہے اور سوالات کا جواب متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے دینا ہے تو میں گزارش یہ کرنے لگا تھا کہ یہ ایک confusion چل رہا ہے اور یہ غلط تاثر دیا جا رہا ہے کہ حکومت نے پتنگ بازی سے پابندی اٹھالی ہے۔ وہ پابندی جو کہ dangerous kite flying پر تھی وہ اب بھی موجود ہے۔

Dangerous kite flying activities mean the flying of kite with metallic wire and nylon cord or tandi

جس سے جانی نقصان ہوتا ہے، جس سے واپڈا کو نقصان ہوتا ہے اور جس سے واپڈا کی tripping ہوتی ہے اس پر اب بھی پابندی موجود ہے۔ نہ صرف پابندی موجود ہے بلکہ اس کے لئے سزا بھی ہے۔

Whoever commits an offence of dangerous kite flying activities at any place shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to 3 months or with a fine...

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! پہلے لاہ منسٹر صاحب کو سن لیں، بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! I am on point of clarification.

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! differentiate کریں یہ clarify کریں کہ How will they

determine? dangerous ہے یا نہیں ہے؟ بتائیں تو اڑ رہی ہیں۔ How will you determine?

جناب سیکرٹری، آپ ان کا جواب تو سن لیں۔ ان کا جواب سنیں گے تو آپ کو چاہئے گا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں سزا پڑھ رہا تھا

whoever commits an offence of dangerous kite flying activities at any place shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to 3 months or with fine which may extend to Rs. 15,000/- .

جناب والا اب بھی dangerous kite flying پر پابندی موجود ہے۔ اب میرے بھائی نے فرمایا کہ اس کو differentiate کیسے کریں گے؟ دونوں کے درمیان تفریق کیا ہے؟ تفریق یہ ہے کہ عام ڈور کے ساتھ جو پتنگ بازی کی جاتی ہے اس پر سے پابندی اٹھائی گئی ہے لیکن جو dangerous kite flying ہے جس کے متعلق آگے وضاحت کی گئی ہے کہ with metallic wire, nylon cord or tandi یہ وہ چیزیں ہیں جن سے انسانی جانوں کا زیاں ہوتا ہے اس پر پابندی موجود ہے اور میں اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف یہ پابندی موجود ہے بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پابندی پر عملدرآمد بھی کروایا جائے گا۔

جناب سیکرٹری، جی شکر۔ راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری! میں سمجھتا تھا کہ لاہ منسٹر صاحب بڑی خوشی کا اظہار کریں گے اور ہمارے حاجی اعجاز صاحب کے سوال کو appreciate بھی کریں گے۔ میں سوال کرنے سے پہلے تقویٰ سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس پنجاب کی بد قسمتی یہ ہے کہ آج سے تیس چالیس سال پہلے اس پنجاب میں جتنی گینز کھیلی جاتی تھیں ان کو ایک سازش کے تحت discourage کیا گیا۔ جس میں کبڈی تھی، سکولوں میں رسہ کشی ہوتی تھی، یہ پنجاب کی ثقافت تھی۔ سکولوں اور کالجوں میں ان کو

discourage کرنے کی صورت میں اس پنجاب میں نئے کی وبا پھیلی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ refreshment پر پابندی لگنی چاہئے، refreshment ہونی چاہئے۔ اسلام بھی اس بات کی اجازت دیتا ہے اور اخلاقیات بھی اس بات کی اجازت دیتے ہیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پیز۔

ایک معزز ممبر، یوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ وہ سابقہ ادوار کی بات کر رہے ہیں۔

ایک معزز ممبر، جناب والا! پنجاب کی ثقافت میں دنگل بھی شامل ہے اس کا بھی نام لیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جی، اس کا نام لیں گے۔ وہ بھی پنجاب کی ثقافت میں شامل ہے۔ ہم یہ نہیں

کہتے کہ refreshment نہیں ہونی چاہئے۔ ہونی چاہئے لیکن جس refreshment سے انسان قتل ہوں،

انسانوں کے گھے کانٹے جائیں، مصوم بچوں کے گھے کانٹے جائیں، کیا وہ refreshment ہے؟

جناب سپیکر، ضمنی سوال کیا ہوا؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میں سوال کر رہا ہوں کہ صرف تندی سے گھے نہیں کانٹے جلتے بلکہ

ایسے واقعات ہوتے ہیں اور اخبارات میں آتے ہیں اور اخبارات اس کی شہادت دیتے ہیں کہ جس ڈور کے

بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اس پر پابندی نہیں ہے، اس سے بھی گھے کٹے ہیں۔ یہ کون determine

کرے گا کہ یہ تندی سے اڑا رہا ہے یا ڈور سے اڑا رہا ہے؟ یہ پورے پنجاب اور پنجاب کے تمام لوگوں کی

آواز اور خواہش ہے، جن کے بچے مرے ہیں، جن کے مصوم بچے ذبح ہوئے ہیں، جن کی عورتیں ذبح

ہوئی ہیں ان کی خواہش اور آواز ہے اور میں جناب وزیر اعلیٰ سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ ذاتی طور پر

اس میں دلچسپی لیں۔ یہ کونی refreshment نہیں ہے۔ refreshment کے اور بھی طریقے ہیں۔

(خورد و غل)

جناب سپیکر، آرڈر پلزز۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جس طرح انھوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ 42 بندے اس ڈور سے قتل ہوئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا انھوں نے قانون میں کوئی ایسی شق رکھی ہے کہ جس سے یہ بتا چلے کہ کوئی شخص مکان کی پھت پر کھڑا ہو کر تندی سے اڑا رہا ہے یا ڈور سے اڑا رہا ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں بڑے افسوس سے کہنا چاہ رہا ہوں کہ میرے بھائی تو خود وکیل ہیں، بہر حال انھوں نے دو تین باتوں کی طرف نشاندہی کی ہے۔ انھوں نے پہلی بات یہ کی ہے کہ یہ کوئی refreshment نہیں ہے۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ یہ واقعی کوئی refreshment نہیں ہے۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک recreation ہے۔ انھوں نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ پنجاب کے جو روایتی کھیل تھے ان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ کل کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے باقاعدہ یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ جشن بہاراں اور نیشنل ہارس اینڈ کینٹل شو کے دوران کبڈی کو encourage کرنا چاہئے اور لاہور کے پرانے روایتی دنگل کو بھی revive کرنا چاہئے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ جن کا تعلق پنجاب کی مٹی سے ہے وہ پنجاب کے روایتی کھیلوں کو فروغ دینا چاہتے ہیں اور حکومت اس سلسلے میں پہلے سے اقدامات کر رہی ہے۔ رہی بات کہ اس بات کا کس طرح تعین کیا جانے گا کہ یہ dangerous kite flying ہے یا نارمل ڈور سے پتنگ بازی کی جارہی ہے؟ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ تھوڑا سا اطمینان سے کام لیں اور تفصیلات آگے دیں۔ میں تفصیلات ایوان میں ہی آپ کو فراہم کر دوں گا کہ ہم نے بیوفیچر رزپرہیہ پابندی لگائی ہے کہ کوئی آدمی میٹیک وائز، ہائون یا تندی produce بھی نہیں کرے گا۔ بیچنے والے کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی تو جب وہ بکے گی نہیں تو پھر اس کے استعمال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کہہ دینا کہ kite flying پنجاب کی روایات کے مطابق نہیں ہے یہ بھی غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے بھی لاکھوں لوگوں کا روزگار وابستہ ہے۔ حکومت نے اس کو بھی کسی طریقے سے ہی ختم

کرنا ہے۔ ہم نے تو صرف یہ کیا ہے کہ جو ایک خطرناک کھیل تھا اس پر پابندی لگائی ہے اور انشاء اللہ
 تعالیٰ اس پر عملدرآمد بھی کر دائیں گے۔ شکر یہ
 جناب سپیکر، شکر یہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔
 پارلیمانی سپیکر ٹری برائے قانون، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا
 ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ میں محکمہ قانون و پارلیمانی امور کے اقدامات

اور اغراض و مقاصد

- *1192، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ قانون و پارلیمانی امور عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات
 کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟
 (ب) ضلع اوکاڑہ سے صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ آفیسرز کے نام اور ایڈریس
 بیان کئے جائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

- (الف) محکمہ قانون پنجاب کا ایڈوائزری محکمہ ہے اس لئے اس کا عوام سے بالواسطہ کوئی تعلق نہ ہے
 اور یہ عوام کے بالواسطہ امور سرانجام نہیں دیتا اور سیشن level پر مہمات کی پیروی بھی
 کرتا ہے۔

(ب) انتظامی ڈھانچہ ضلع اوکاڑہ مندرجہ ذیل ہیں۔

سیریل نمبر	نام پوسٹ	نومل تعداد	نام آئینسیر	ایڈریس
1.	ڈسٹرکٹ اٹارنی	01	چودھری محمد صدیقی	عدالت ہائے سیشن ضلع ادا کلاہ
2.	ڈسٹریکٹ اٹارنی	05	1- شیخ محمد صدیقی II- میاں یاقوت علی	
			III- چودھری اصغر میاں	
			IV- مسٹر منٹا اللہ چودھری	
			V- علی ہے۔	
3.	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی	03	I- مسٹر ذوالفقار علی مجاہد II- مسٹر سرفراز حسین	
			III- علی ہے۔	

نوٹ: صوبائی سطح پر انتظامی ڈھانچہ محکمہ قانون و پارلیمانی امور

فیصل آباد میں ہائیکورٹ بنیج کا قیام

*1329، محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، کیا فیصل آباد کے شہریوں کی سوت کے لئے حکومت فیصل آباد میں ہائیکورٹ کے بنیج کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

یہ درست ہے کہ آرٹیکل (4) 198 دستور پاکستان 1973 کے تحت حکومت چیف جسٹس ہائیکورٹ، گورنر اور کابینہ کے مشورے سے بنیج قائم کر سکتی ہے۔ تاہم فیصل آباد میں ہائیکورٹ کا بنیج قائم کرنے سے متعلق کوئی تجویزیی مجال زیر غور نہیں ہے۔

ضلع پاکستان کالہور ہائیکورٹ لاہور بنیج سے الحاق

*1343، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، کیا حکومت ضلع پاکستان کو لاہور ہائیکورٹ لاہور بنیج کے ساتھ منسلک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

اب تک ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

قصور میں ججز کی تعداد اور عدالتوں کی تفصیل

*1438، رانا سر فراز احمد خان، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) ضلع قصور میں ایڈیشنل سیشن ججز، سول ججز، بوڈیشنل افسران اور دیگر عہد کی کیا تعداد ہے اور کتنی عدالتیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت قصور میں مقدمات کی تیز سامت اور انصاف کی فوری فراہمی کی غرض سے مزید عدالتیں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) اس وقت ضلع قصور میں ایک ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، 11 ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز، 1 سینئر سول جج اور 16 سول ججز کی تعداد ہے۔ مزید برآں اس وقت سیشن کورٹ قصور کے ابکاران کی تعداد 159 جبکہ سول کورٹ قصور کی تعداد 102 ہے۔ اس وقت ضلع قصور میں 1 ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، 6 ایڈیشنل سیشن ججز، 1 سینئر سول جج اور 14 سول ججز کام کر رہے ہیں۔

(ب) حکومت مقدمات کی تیز سامت اور انصاف کی فوری فراہمی کی غرض سے مزید عدالتیں قائم کرنے کے لئے ججز کی تعداد بڑھانے کا مطالبہ کرتی رہتی ہے۔ اس کے جواب میں حال ہی میں گورنمنٹ نے 25 نئے ایڈیشنل سیشن ججز اور 75 نئے سول ججز کی اسامیوں کی منظوری دی ہے۔ ان کی بھرتی کا مرحلہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مکمل کیا جا رہا ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں سیشن اور سول ججز کی تعداد

*1588، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع اوکاڑہ میں اس وقت کتنے سیشن جج اور سول ججز تعینات ہیں اور کتنے ایڈیشنل ججز اور سول ججز کی اسمیں غالی ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ جرائم کی بہتات اور دیوانی مقدمات کی کثرت کی وجہ سے ججز کے پاس اتنے زیادہ مقدمات ہیں کہ مقدمات کے فیصلوں میں سالوں صرف ہو جاتے ہیں؟
- (ج) اگر جواب اجابت میں ہے تو حکومت ججز کی غالی اسمیں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

- (الف) ضلع اوکاڑہ میں اس وقت ایک ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج 7 ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز اور 7 سول ججز تعینات ہیں۔ نیز اس وقت کوئی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اور سول جج کی اسمی غالی نہ ہے۔
- (ب) یہ درست ہے کہ جرائم کی بہتات اور دیوانی مقدمات کی کثرت کی وجہ سے ججز کے مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ لیکن جج صاحبان حتیٰ المقدور کوشش کرتے ہیں کہ ان کی ساعت جلدی جلدی ہو جائے۔
- (ج) مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر ججز کی کمی کی وجہ سے بھی ہوتی ہے جس کے لئے لاہور ہائیکورٹ حکومت کو ججز کی اسمیوں کی تعداد بڑھانے کے لئے مطالبہ کرتی رہتی ہے اس کے جواب میں حال ہی میں گورنمنٹ نے 25 نئے ایڈیشنل سیشن ججز اور 75 نئے سول ججز کی اسمیوں کی منظوری دی ہے۔ ان کی بھرتی کا مرعد پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مکمل کیا جا رہا ہے۔

”باب پاکستان“ والٹن رقبہ لاگت اور کمیٹی کی تفصیل

*1779، محترمہ طلعت یعقوب، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ والٹن لاہور میں آزادی کے متوالوں کی یاد میں "باب پاکستان" تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟
- (ب) اگر جی (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو اس پراجیکٹ پر کب کام شروع ہو گا اور اس پر فی الحال کتنی رقم خرچ کی جا رہی ہے؟
- (ج) باب پاکستان پراجیکٹ کتنی جگہ پر محیط ہو گا اور اس پر کل کتنی لاگت آنے گی۔
- (د) کیا یہ درست ہے کہ اس پراجیکٹ کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی ہے؟ اگر ہاں تو اس کے نام کیا ہیں؟ اور کیا علاقہ کے ممبر صوبائی اسمبلی کو کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات،

- (الف) یہ درست ہے کہ والٹن لاہور میں "باب پاکستان" کے نام سے تاریخ عالم کی سب سے بڑی ہجرت اور قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔
- (ب) اس منصوبے پر جزوی طور پر کام کیا گیا ہے۔ 14- اگست 2003 کو منصوبہ پر تعمیر کا کام شروع ہو جانے گا۔ اس منصوبے پر فی الحال اوسط ساڑھے بارہ لاکھ روپے سالانہ انتظامی امور سیکورٹی وغیرہ پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔
- (ج) "باب پاکستان" منصوبے کے لئے 175 ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے۔ ڈائریزن کنسلٹنٹ نے فی الحال لاگت کا تخمینہ 31 کروڑ 64 لاکھ روپے لگایا ہے جس میں سے تقریباً 30 کروڑ پراجیکٹ فڈز میں فی الوقت موجود ہیں۔
- (د) یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے لئے ایک مجلس عاملہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں تشکیل دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب اسمبلی کے رکن کرنل (ر) شجاع خانزادہ سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر کی سربراہی میں ایک Implementation کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے ارکان سیکرٹری اطلاعات جناب تیمور عہمت عمین اور سیکرٹری ماحولیات جناب کامران لاشاری ہیں۔

اخبارات کی قیمتوں میں کمی کے لئے حکومتی اقدامات

- *2010، جناب محمد وقاص، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں شائع ہونے والے اخبارات کی قیمتیں اکتوبر 1999 کے مقابلے میں بڑھ گئی ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اخباروں کی قیمت میں اضافہ اخباری کفہ کی گرانی کی وجہ سے ہوا ہے؟
- (ج) اگر ایسا ہے تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اطلاعات،

- (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ اخبارات کی قیمتیں اکتوبر 1999 کے مقابلے میں بڑھ گئی ہیں۔
- (ب) جی ہاں۔ اخباری کفہ کی گرانی کے ساتھ ساتھ دوسری اشیاء کی گرانی اور اخباری اخراجات میں اضافہ اس کا سبب ہو سکتا ہے۔
- (ج) گرانی میں کمی کے لئے حکومت اپنے تمام تر وسائل اور کوششیں بروئے کار لارہی ہے۔ دوئم یہ کہ پرائیویٹ سیکٹر میں اخبارات اپنی قیمتوں کا تعین اور ان میں کمی بیشی خود کرتے ہیں۔ حکومت خصوصاً پنجاب حکومت کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ مزید برآں اخباری کفہ کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ خاصاً وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں ہے۔

ہائیکورٹ کے بنچوں میں درج مقدمات کی تفصیلات

- *2022، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) لاہور ہائیکورٹ کے مختلف بنچوں نے پچھلے 3 سالوں میں کتنے فوجداری دیوانی ایسیوں کے فیصلے کئے۔ اس وقت کتنے مقدمات pending ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

- (ب) مقدمات کے جلد فیصلوں کے لئے کیا حکومت عدالت عالیہ میں جج صاحبان کی تعداد میں اضافہ کرنے اور خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ج) مختلف بیچوں میں 2000 سے 2003 تک کتنے دیوانی 'فوجداری' نگرانی / اپیلیں رٹ کے مقدمات ہر سال دائر ہوئے؟
- (د) حکومت ماتحت عدلیہ کی ورکنگ condition کو بہتر بنانے کے کیا اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز خصوصی عدالتوں / Labour and Service Tribunal جیسی دیگر Special Courts پر حاضر سروس جج صاحبان کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس مقصد کے لئے regular judiciary کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

- (الف) لاہور ہائیکورٹ کے مختلف بیچوں نے پچھلے 3 سالوں میں (2000 سے لے کر 31 مارچ 2003) تک 9767 دیوانی اپیلیں، 13869 فوجداری اپیلیوں کے فیصلے کئے ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ کے مختلف بیچوں میں 7891 دیوانی اپیلیں اور 13035 فوجداری اپیلیں pending ہیں۔
- (ب) یہ سوال عدالت عالیہ کے متعلق نہیں ہے۔ یہ سوال دراصل گورنمنٹ سے پوچھا گیا ہے۔ وہی اس کا صحیح جواب دے سکتی ہے۔
- (ج) مختلف بیچوں میں 2000 سے 31 مارچ 2003 تک 8958 دیوانی مقدمات، 15559 فوجداری مقدمات 147853 رٹ کے مقدمات اور 6009 نگرانی / اپیلیں دائر ہوئیں۔
- (د) اس سوال کے پہلے حصے کا تعلق حکومت پنجاب سے ہے۔ جہاں تک خصوصی عدالتوں Labour & Service Tribunal جیسی دیگر Special Courts پر حاضر سروس جج صاحبان کو تعینات کرنے کا تعلق ہے۔ لاہور ہائیکورٹ سے جب بھی حکومت نے demand کی ہے تو اس کورٹ نے ہمیشہ اس ذیابند کو پورا کیا ہے۔ نیز لاہور ہائیکورٹ اس مقصد کے لئے regular judiciary کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت سے استدعا کی جانے گی کہ (regular judiciary) کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ عدلیہ کی کارکردگی متاثر نہ ہونے پائے۔

اخبارات و رسائل کے لئے سرکاری اشتہارات

کی تقسیم کا معیار

* 2127، رانا منیا اللہ خان، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) Local Newspapers کو سرکاری اشتہارات دینے سے متعلق کیا معیار 'rules' متعین ہیں، تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) فیصل آباد ریجن میں کل کتنے Local Newspapers شائع ہوتے ہیں۔ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے اب تک کن کن اخبارات کو کتنی کتنی مالیت کے اشتہارات دینے گئے ہیں۔ ماہوار مکمل تفصیل مع نوعیت اشتہار و مالیت فی اشتہار فراہم کی جائے؟

وزیر اطلاعات،

(الف) مقامی و ریجنل اخبارات و جرائد جو وفاقی حکومت کی مرتب کردہ میڈیا لسٹ میں شامل ہوں کو سرکاری اشتہارات ان کی سرکولیشن و سنال و ویو اور حکومت کی جانب سے مرتب کردہ پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری کئے جاتے ہیں۔

(ب) فیصل آباد ریجن سے کل 294 اخبارات و جرائد شائع ہوتے ہیں۔ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد ان کو جاری ہونے والے اشتہارات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میوزیم کے لئے خرید کردہ کمپیوٹروں کی تفصیلات

* 2265، شیخ امجد عزیز، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) موجودہ ڈائریکٹر کے دور میں لاہور میوزیم کے لئے کتنے کمپیوٹر کتنی مالیت میں کس فرم / کمپنی کے خرید کئے گئے ہیں۔ ان کی قیمت خرید اور ماڈل کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

- (ب) ان کمپیوٹروں کی خرید کے لئے کس کس اخبار میں اشتہار شائع ہوا۔ ان کے نام، تاریخ اور نقل فراہم کی جائے؟
- (ج) ان کمپیوٹروں کی فراہمی کے لئے جن فرموں / کمپنیوں اور اداروں نے ٹینڈر جمع کروائے ان کی مکمل تفصیل مع ٹینڈر کی مالیت بیان فرمائیں؟
- (د) کیا ان کمپیوٹروں کی خرید کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تو کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) کیا یہ کمپیوٹر سب سے کم قیمت پر ٹینڈر جمع کروانے والی فرموں سے خرید کئے گئے تھے، اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟
- (و) پچھلے پانچ سال کے دوران ان کمپیوٹروں کے رامیٹرل کی خرید پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔ خرید کردہ رامیٹرل کی تفصیل مالیت و اتز فراہم کی جائے؟
- (ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کمپیوٹروں پر سرکاری کام کی بجائے ڈائریکٹر لاہور میوزیم کا ذاتی کام ہو رہا ہے۔ کیا ڈائریکٹر ذاتی کام کروانے کے مجاز ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات،

(الف) موجودہ ڈائریکٹر کے دور میں لاہور میوزیم کے لئے چار عدد کمپیوٹر خریدے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1۔ پیٹنیم 4۔ میسرز سارویک انٹرنیشنل، سیٹ سٹر لاہور۔
مورخہ 29 جولائی 2003ء مالیت 499000/- روپے
- 2۔ پیٹنیم 4۔ میسرز سارویک انٹرنیشنل، مال روڈ لاہور
مورخہ 13 اگست 2002ء مالیت 497500/- روپے
- 3۔ پیٹنیم 4۔ میسرز سارویک انٹرنیشنل، مال روڈ لاہور
مورخہ 13 اگست 2003ء مالیت 497000/- روپے

4۔ بیٹیم 4۔ میسرز سرائٹرنیشنل مال روڈ لاہور

مورخہ 27 جنوری 2003ء مالیت - 487000 روپے

- (ب) کیونکہ کمپیوٹر کی مالیت 50 ہزار سے کم تھی۔ لہذا اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت نہ تھی۔
- (ج) چونکہ اخبار میں اشتہار کی ضرورت نہ تھی اس لئے کسی فرم / کمپنی کی طرف سے ٹینڈر موصول نہ ہوئے۔
- (د) جی ہاں، ہر مرتبہ کمپیوٹر خریدنے کے لئے کمپنیاں تشکیل دی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (ہدایات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

سروسے کمپنی 1۔

- 1۔ مسز وسیم احمد، سینٹر گیسٹ (بی۔ ایس 19)
- 2۔ مسز زریہ نور حید، کپور (بی۔ ایس 19)
- 3۔ مسز بشیر احمد، بھٹی، لائبریرین (بی۔ ایس 17)
- 4۔ مسز طارق محمود، کمپیوٹر پروگرامر (بی۔ ایس 16)

سروسے کمپنی 2۔

- 1۔ مسز وسیم احمد، سینٹر گیسٹ (بی۔ ایس 19)
- 2۔ مسز مہیرا عالم، کپور (بی۔ ایس 18)
- 3۔ مسز طارق محمود، کمپیوٹر پروگرامر (بی۔ ایس 16)

سروسے کمپنی 3۔

- 1۔ مسز وسیم احمد، سینٹر گیسٹ (بی۔ ایس 19)
- 2۔ مسز اشفاق احمد، ریسرچ آفیسر (بی۔ ایس 17)
- 3۔ مسز طارق محمود، کمپیوٹر پروگرامر (بی۔ ایس 16)

سروسے کمپنی 4۔

- 1۔ ڈاکٹر اقبال بیگم، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بی۔ ایس 18)
- 2۔ مسز شوکت علی، ایڈمن آفیسر (بی۔ ایس 17)
- 3۔ مسز طارق محمود، کمپیوٹر پروگرامر (بی۔ ایس 16)

(ہ) جی ہاں۔ کمپیوٹر سب سے کم کونٹین والی فرم / کمپنی سے خریدے گئے۔

(و) پچھلے پانچ سالوں (1999 تا 2003) کے دوران کمپیوٹر کے استعمال کے لئے جو رامیٹرل خرید گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1-	فونرز	75676/- روپے
2-	ہیئر ز اور دیگر میٹرل	35760/- روپے
	نوٹل رقم	1,11,436/- روپے

(ز) یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے کہ ان کمپیوٹرز پر ڈائریکٹر کا ذاتی کام ہو رہا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ تمام کمپیوٹرز پر میوزیم کا سرکاری کام کیا جا رہا ہے۔

لاہور میوزیم کے ملازمین کی جبری ریٹائرمنٹ

استغفوں کی تفصیلات

*2266، شیخ امجد عزیز، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) موجودہ ڈائریکٹر لاہور میوزیم لیاقت علی نیازی نے جب سے اس عہدہ کا چارج لیا ہے۔ اس وقت سے آج تک کتنے ملازمین نے اپنی ملازمت سے استعفیٰ دیا اور کتنے ملازمین کو قبل از وقت ریٹائر کیا گیا۔ ان ملازمین کے نام 'ولدیت' عہدہ، 'گریڈ' تعلیمی قابلیت اور مدت ملازمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا جن ملازمین کو زبردستی ریٹائر کیا گیا۔ ان کی ریٹائرمنٹ سے قبل ان کے خلاف کوئی شکایت محکمہ ہذا کو موصول ہوئی تھی تو ان کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟ نیز ان شکایت کی انکوائری کے لئے کس افسر سے انکوائری کروائی گئی۔ اس کا نام 'عہدہ' گریڈ اور موجودہ تعیناتی نیز انکوائری کی findings ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن ملازمین کو جبری ریٹائر یا ڈرا دھمکا کر ملازمت سے زبردستی استعفیٰ لیا گیا ان کے خلاف کسی قسم کی تادیبی کارروائی زیر فورہ تھی؟

- (د) کیا یہ جی درست ہے کہ جن ملازمین سے زبردستی استعفیٰ لیا گیا یا جبری ریٹائر کیا گیا ان کی خالی اسامیوں پر ڈائریکٹر صاحب نے اپنے رشتہ دار، تعلق دار اور گھریلو ملازمین کو بھاری رقم پر کنٹریکٹ پر بھرتی کر لیا ہے؟
- (ه) کیا حکومت اس سلسلہ میں تحقیقات کروانے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات:

(الف) مندرجہ ذیل ملازمین نے استعفیٰ دیا۔

- 1- مسٹر محمد سلیم ولد روشن دین 'عمدہ (آر۔ای۔او) گریڈ 17
تعلیمی قابلیت لائن آرٹس' مدت ملازمت 9 سال
- 2- فیاض حسین ولد محمود احمد 'عمدہ (اسٹیلٹ اسسٹنٹ) گریڈ 11
تعلیمی قابلیت میٹرک مدت ملازمت 18 سال
- 3- طارق ولد معراج دین 'عمدہ (کنٹرولر وین اسسٹنٹ) گریڈ 9
تعلیمی قابلیت ایم۔ اے مدت ملازمت 9 سال
- 4- محمد ارسلان یوسف ولد یوسف حمید 'عمدہ (جوینئر ٹرک) گریڈ 5
تعلیمی قابلیت میٹرک مدت ملازمت تین ماہ
- 5- صابر حسین ولد دین محمد 'عمدہ (سیورٹی گارڈ) گریڈ 2
تعلیمی قابلیت پرائمری مدت ملازمت 21 سال
- 6- عبدالمالک ولد عبدالستار 'عمدہ (سیورٹی گارڈ) گریڈ 5
تعلیمی قابلیت ڈبل مدت ملازمت 63 ماہ
- 7- منظور حسین ولد رحمت علی 'عمدہ (سیورٹی گارڈ) گریڈ 5
تعلیمی قابلیت ڈبل مدت ملازمت 2 سال
- 8- محمد رمضان ولد فتح محمد 'عمدہ (سیورٹی گارڈ) گریڈ 5
تعلیمی قابلیت میٹرک مدت ملازمت 1 ماہ

- 9- یمنید ستار ولد عبدالستار عمدہ (مسن) گریڈ 5
تعلیمی قابلیت بذل 'مدت ملازمت 06.1
- 10- رحید احمد ولد علی محمد عمدہ (نائب قاصد) گریڈ 1
تعلیمی قابلیت بذل 'مدت ملازمت 06.3
- 11- یتور حسین ولد عبدالجید عمدہ (نائب قاصد) گریڈ 1
تعلیمی قابلیت بذل 'مدت ملازمت 06.3
- 12- محمد عمران ولد محمد ایلیاس عمدہ (نائب قاصد) گریڈ 1
تعلیمی قابلیت بذل 'مدت ملازمت 06.2
- 13- عرفان مسیح ولد یوسف مسیح عمدہ (سینئر ویر کر) گریڈ 1
تعلیمی قابلیت کوئی نہیں 'مدت ملازمت 06.7

مندرجہ ذیل ملازمین قبل از وقت ریٹائر ہوئے۔

- 1- محمود حمس ولد سمویل عمدہ (سپرٹنڈنٹ) گریڈ '16
تعلیمی قابلیت میٹرک 'مدت ملازمت 23 سال
- 2- صاحب داد ولد محمد خان عمدہ (سکیورٹی گارڈ) گریڈ '2
تعلیمی قابلیت میٹرک 'مدت ملازمت 21 سال

(ب) 1- مسٹر محمود شمس، سپرنٹنڈنٹ کے خلاف اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد اقبال بھٹہ کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی کہ آپ کی کارکردگی اپ نو مارک نہیں ہے۔ اس کے علاوہ آپ وقت کی پابندی نہیں کرتے اور اکثر اوقات دفتر لٹ آتے ہیں اور انہیں ہدایت کی گئی کہ اپنی کارکردگی بہتر بنائیں جس میں محمود شمس کامیاب نہ ہو سکے۔ اس پر انہیں شوکاز نوٹس جاری کیا گیا۔ شوکاز نوٹس کے جواب میں محمود شمس نے مناسب اور تسلی بخش جواب نہ دیا اور نہ ہی اپنی کارکردگی بہتر بنا سکے۔ اندریں حالات انہیں جبری ریٹائر کر دیا گیا۔

11- مسٹر صاحب داد سکورٹی گارڈ جو کہ ڈیوٹی کے بارے میں نہایت غیر ذمہ دار تھے اور اپنے پرائیویٹ کاموں کو ترجیح دیتے تھے۔ ان کے خلاف مسٹر محمد اقبال بھٹہ جو کہ اس وقت اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بی۔ ایس۔ 18) تھے کو انکو ازنی افسر مقرر کیا گیا۔ (نقل حکم نامہ تعیناتی انکو ازنی آفیسر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے صاحب داد کو شوکاز

نوٹس اور الزامات کی فہرست جاری کی۔ صاحب داد نے شوکاز نوٹس کا جواب نہ دیا اور فرائض کی ادائیگی سے عدم دلچسپی کا اظہار کیا۔ انکوائری افسر کی انکوائری رپورٹ (ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کی وصولی کے بعد صاحب داد کو ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کیا گیا۔ صاحب داد اپنے الزامات کے سلسلے میں دفاع کرنے سے قاصر رہے اور انہیں مورخہ 02-10-7 کو ملازمت سے حیرری ریٹائر کر دیا گیا۔

- (ج) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ جن ملازمین نے استعفیٰ دیا ان سے کسی قسم کی زبردستی نہ کی گئی۔ اس خوف سے کہ کہیں کسی کیس میں دھرنے جائیں ان لوگوں نے استعفیٰ دینے۔
- (د) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ خالی اسمیوں پر میرٹ کے مطابق قاعدہ قانون اور ضابطہ کو عمل میں لاتے ہوئے خالی اسمیاں پُر کی گئیں۔
- (ہ) ایسی کوئی بات کا علم نہ ہے۔ دیگر یہ کہ ملازمین کے استعفیٰ دینے جانے یا ریٹائر کئے جانے کے بارے کسی قسم کی بے ضابطگی نہ ہوتی ہے۔

شاہدرہ لاہور میں نئے سینما کے قیام کی منظوری

*2597، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ DCO لاہور نے شاہدرہ لاہور کی آبادی فضل پارک میں "سٹار لائٹ" کے نام سے سینما کی منظوری دی ہے؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ آبادی کے اندر سینما کی اجازت نہیں دی جاسکتی؟
- (ج) اگر درج بالا نکات درست ہیں تو اس سینما کے لائسنس کو کب منسوخ کیا جا رہا ہے؟

وزیر اطلاعات:

(الف) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر لاہور سے موصوعہ رپورٹ کے مطابق۔

یہ درست ہے کہ ڈی۔سی۔ او لاہور نے شاہدرہ لاہور کی آبادی فضل پارک میں تمام قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد صرف 90 دن کے لئے سٹار لائٹ نورنگ سینما کے نام سے

منظوری دی ہے۔

(ب) سینما نو گراف رولز 1984 میں ایسی کوئی شق نہیں ہے۔

(ج) متعلقہ نہیں ہے۔

پریس کلب تاندلیانوالہ کی لاگت اور تعمیراتی کام کی صورتحال

*2827، ملک خالد محمود وٹو، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

پریس کلب تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کی تعمیر کا کام کب شروع ہوا۔ یہ سکیم کتنی

مہلت کی ہے۔ اب تک کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور تاحال کتنا باقی رہ گیا ہے۔ یہ کب تک

مکمل ہو جائے گا؟

وزیر اطلاعات،

1993-94 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے پریس کلب تاندلیانوالہ کی تعمیر کے لئے

3 لاکھ روپے کا چیک دیا گیا جس کی وصولی کے بعد تیسرے کام شروع کیا گیا۔ ڈھائی لاکھ

روپے کی لاگت سے ایک ہال اور دو کمروں کا ڈھانچہ کھڑا کیا گیا ہے۔ کمروں پر پھتیں ڈالی

گئی ہیں جبکہ پلستر اور فرشوں کا کام ابھی باقی ہے۔ عمارت کی تکمیل کے لئے مزید اتنی ہی

رقم درکار ہے۔

فیصل آباد کے مقامی اخبارات کی میڈیا لسٹ

اشتہارات کی پالیسی اور تقسیم

*3284، جناب جہانزیب امتیاز گل، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

فیصل آباد کے کتنے مقامی اخبارات حکومت کی میڈیا لسٹ پر ہیں۔ پنجاب حکومت ان کو

بلکہ کتنے سینیٹی میٹر اور کتنی رقم کے اشتہارات دے رہی ہے۔ تمام اشتہارات کی تفصیل

2000 کے بعد سے اب تک بتائی جانے اور اشتہارات کے اجرا کا میٹر کیا ہے؟

وزیر اطلاعات،

فیصل آباد کے کل 29 مقامی اخبارات و جرائد وفاقی حکومت کی میڈیا لسٹ پر ہیں۔ اخبارات و جرائد جو وفاقی حکومت کی مرتب کردہ میڈیا لسٹ میں شامل ہوں کو سرکاری اشتہارات ان کی سرکولیشن و سال ویبہ اور حکومت کی جانب سے مرتب کردہ پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری کئے جاتے ہیں۔ 2000 کے بعد سے یعنی یکم جنوری 2001 سے اب تک فیصل آباد کے مقامی اخبارات و جرائد کو جاری ہونے والے اشتہارات اور ان کی مالیت کی تفصیل ماہوار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد کے صحافیوں کو جاری

ایگریڈیشن کارڈز کی تفصیل

*3286، جناب جہانزیب امتیاز گل، کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
فیصل آباد کے کتنے صحافیوں کو ایگریڈیشن کارڈ جاری کئے گئے ہیں۔ صحافیوں اور اخبارات کے نام سمیت تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اطلاعات،

فیصل آباد رہنم کو جاری کئے جانے والے ایگریڈیشن کارڈز برائے 2003 کی تفصیل

نمبر شمار	نام صحافی	عہدہ	نام شمارہ	کارڈ نمبر
1-	مقبول احمد لودھی	یورو چیف	فرنٹیر پوسٹ	116
2-	انس۔ ایم منیر جیلانی	ایڈیٹر	روزنامہ پیغام	401
3-	کنور تنویر شوکت	ایڈیٹر	روزنامہ غریب	402
4-	رفیق الرحمان	سب ایڈیٹر	روزنامہ سعادت	8-10
5-	عتیق الرحمان	چیف رپورٹر	روزنامہ سعادت	842
6-	شاہد محمود	نیوز ایڈیٹر	روزنامہ تجارتی رہبر	847
7-	خالد محمود	چیف ایڈیٹر	روزنامہ صورتحال	960

961	روزنامہ صورتحال	سب ایڈیٹر	لیاقت علی بار	8-
984	روزنامہ جرات	یور چیف	میں سلیم شاہ	9-
322	آن لائن	یور چیف	حافظ ایم نواز	10-
619	پی۔ پی۔ آئی	یور چیف	ایم بشیر ملک	11-
190	ویکی مسلم ٹائمز	ایڈیٹر	جی ایم پرویز	12-
361	ویکی ایمر	چیف رپورٹر	ریاض محمود	13-
804	ویکی نوائے پاکستان	چیف رپورٹر	محمد امین منیاء	14-
990	ویکی احساس	ایڈیٹر	محمد افضل ڈار	15-
400	ماہنامہ حکمیر ٹائمز	چیف ایڈیٹر	مجاہد منصوری	16-
1077	ویکی ایوی	ایڈیٹر	عابد نواب	17-
1081	روزنامہ کرشل نیوز	ایڈیٹر	ارشاد مجید انصاری	18-
1082	روزنامہ کرشل نیوز	رپورٹر	احسان الحق انجم	19-
1086	روزنامہ شیئر	ایڈیٹر	آغا ارباب غلام	20-
1087	روزنامہ شیئر	چیف رپورٹر	علی اشب خان	21-
1107	روزنامہ نیا اہمالا	چیف رپورٹر	حکیم اصغر	22-

جھنگ

405	روزنامہ الاخبار	نائب	سید ریاض حسین شاہ	23-
534	جنگ شور کوٹ جھنگ	رپورٹر	محمد طاہر	24-
479	ویکی رنگ جھنگ	ایڈیٹر	محمد افلاق قریشی	25-

ٹوبہ ٹیک سنگھ

398	روزنامہ ڈان	ڈسٹرکٹ نائب	سمیع جیلانی طارق	26-
399	دی نیوز	ڈسٹرکٹ نائب	عارف غیاث	27-
191	پی۔ پی۔ آئی	نائب	عبد الحمید انور	28-
685	اسے۔ پی۔ پی	نائب	میں محمد احسان الحق	29-

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

بار ایسوسی ایشنز کو ملنے والے فنڈز

اور لیگل ایڈوائزرز کی تفصیلات

50، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) محکمہ قانون نے سال 1998 تا 2003 کون کون سے اضلاع اور تحصیلوں کی بار ایسوسی ایشن

کو فنڈز میا کئے۔ فنڈز کی رقم کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

(ب) متذکرہ فنڈز کن مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں؟ کیا ان کا آڈٹ بھی ہوتا ہے؟

(ج) جن وکلاء کا تقرر بطور لیگل ایڈوائزر مختلف اضلاع میں سال 1998 تا 2003 میں کیا گیا ہے۔

اس کا کیا معیار تھا اور کیا اسے اخراجات میں مشنر کیا گیا۔ ان کے نام اور عرصہ وکالت کی

تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) یکم جنوری 1998 تا 2003 تک صوبے کی جن جن بار ایسوسی ایشن کو جس جس اقداری کے

حکم سے گرانٹ دی گئی اس کی تفصیلات ("Flag A") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ فنڈز مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(i) عمارت کی تعمیر و درستی

(ii) بار کے لئے فرنیچر

(iii) بار کے لئے لائبریری کا قیام و کتب کی فراہمی

(iv) عمارت سے متعلق متفرق کام

جہاں تک آڈٹ کا تعلق ہے جو گرانٹ بار ایسوسی ایشن کو میا کی گئیں ان کا آڈٹ دیگر

حسابت کو چیک کئے جانے کے بارے میں محکمہ قانون کو مطلع نہ کیا گیا ہے۔ بمطابق

ضمنی (g) 25 (Memorandum of Association 1981) ہر بار ایسوسی ایشن کی انتظامی

کمیٹی آمدنی اور خرچ کے حسابت کی جانچ پڑتال کرنے اور اپنی رپورٹ بار ایسوسی ایشن

(General House) میں منظوری کے لئے پیش کرنے کی ذمہ دار ہے۔ مزید کہ انتظامی کمیٹی آڈیٹر کا تقرر کرنے کی مجاز ہے جو کہ صدر/نائب صدر، سیکرٹری افنانس سیکرٹری ارکن انتظامی کمیٹی / سیکرٹری لائبریری یا علیحدہ آڈیٹر ہو سکتا ہے۔ بار ایسوسی ایشن پر صوبائی بار کونسل کو اختیار حاصل ہے تاہم کسی بھی مروجہ قانون کے مطابق محکمہ قانون کو بار ایسوسی ایشن پر کنٹرول حاصل نہ ہے۔

(ج) نیگل ایڈوائزر کا تقرر The Punjab Local Councils (Legal Advisors) Rules 1987 کے رول نمبر 4 میں درج ہے جس کے مطابق لوکل باڈی کسی ایسے وکیل کا نام recommend کر سکتی ہے جس کی مدت وکالت 5 سال سے کم نہ ہو۔ اس حرحے میں تقرر ہونے والے وکلاء کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک اسامی مشہر کرنے کا تعلق ہے۔ اس کا تعلق محکمہ ہذا سے نہ ہے۔ البتہ متعلقہ لوکل باڈی اس سلسلہ میں اصرار جاری کرتی ہے۔ اس کے بعد resolution پاس کر کے متعلقہ نیگل ایڈوائزر کی تقرری کی عہدہ کر رہی ہے جس کی منظوری محکمہ ہذا سے ہوتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! بڑی اہم بات ہے۔ اسی ایک فاضل رکن راجہ صاحب نے یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر پر کہا تھا کہ It is mandatory کہ جو سوال admit ہو جاتا ہے اس کا آٹھ دن کے اندر جواب آنا لازمی ہے۔ اس پر آپ کی رولنگ نہیں آئی، یہ rules کی بات ہے۔ آپ بتائیں کہ کون لوگ ذمہ دار ہیں جنہوں نے آٹھ یوم کے اندر اندر سوال admit ہونے کے باوجود جواب نہیں دیا۔ وہ آج House میں پیش ہونے ہیں اور لسٹ پر تھے۔ اس پر آپ رولنگ دیں کہ What action will be taken against those people جنہوں نے Rules آف پروسیجر کی violation کی ہے۔

جناب سپیکر، اس پر میں اپنی رولنگ pend کرتا ہوں، بعد میں رولنگ دے دی جائے گی۔ اب Call Attention Notice کو take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، میں صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب والا! وزیر قانون نے امی differentiate کیا ہے between harmful

metallic ڈور اور wire۔ میرے خیال میں It is other way wrong کیونکہ جتنا ہی ہم اخباروں میں

پڑھتے ہیں یاد رکھتے ہیں یہ کیمیکل ڈور اور دوسری ڈور جو ہے یہ خطرناک ہے جبکہ metallic اور تندی

جو ہے اس سے کسی کی گردن نہیں کلتی، دھاتی تار تو دو چار میٹر کے لئے لوگ لگاتے ہیں۔ یہ شہر

لاہور کے باسی نہیں ہیں، انہیں پتا نہیں ہے کہ کڑیاں کیسے اڑانی جاتی ہیں۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے

کہ یہ خطرناک کو غیر خطرناک کہہ رہے ہیں اور جو خطرناک نہیں ہے اس کو خطرناک کہہ رہے

ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! Call Attention Notice کے لئے صرف پندرہ منٹ ہیں۔ چودھری

اصغر علی گجر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب والا! میں میں نہیں ہوں۔ میں ڈاکٹر اسد اشرف ہوں۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ اب میں نے floor چودھری اصغر علی گجر صاحب کو دیا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! آپ کی بڑی مہربانی، شکریہ۔ میں نے ایک سوال جناب

وزیر قانون صاحب سے کیا تھا، اس کا جواب نہیں آیا۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ لاہور کے اندر

پتنگ بازی کی اجازت دے دی گئی ہے اور 20 تاریخ سے لوگ پتنگ بازی کر سکیں گے۔ میرا سوال

یہ ہے اور میری ایوان سے بھی گزارش ہے کہ آیا اس اجازت کی رو سے اگر کوئی قتل ہوا، کوئی جان

حائع ہوئی تو کیا یہ حکومت ہمیں اس شخص کے خلاف جس نے یہ اجازت دی ہے 302 کا پروج

کرنے میں معاون ہوگی یا نہیں؟

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس ہے 102 نمبر محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ 'Call Attention Notice dispose of' ہوا۔

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: On his behalf.

جناب سپیکر، Call Attention Notice on his behalf نہیں ہو سکتا۔ اگلا ہے 103

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں پر تشریف لائے تھے۔ میں ان کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت وزیر ٹرانسپورٹ، وزیر کالونیز اور وزیر آب پاشی بھی تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں یہ کہا تھا کہ جتنی بھی سرکاری زمین پر ناجائز قابضین ہیں وہ ہم واگزار کرائیں گے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ فیصل آباد میں رتھ برانچ پر پھٹنے و ٹپنے و یکن ایس سٹینڈ ہیں یہ غیر قانونی ہیں ان کو remove کیا جائے۔ وہ زمین حکومت پنجاب کی ملکیت ہے اور محکمہ انہار کے زیر استعمال ہے اور محکمہ ٹرانسپورٹ نے استعمال کی اجازت دے دی ہے۔ تینوں وزراء یہاں پر تشریف فرما ہیں وزیر مواصلات خود بھی ٹرانسپورٹرز ہیں۔ کیا حکومت سپریم کورٹ کے احکامات پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر تو valid نہیں ہے لیکن آپ ایسا کریں کہ چیئرمین میں ان وزراء کو مل لیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، میں نے تو یہ کہا ہے کہ یہ وزراء سپریم کورٹ کے احکامات پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ اتنی سی بات ہے یہ بتادیں۔

جناب سپیکر، وزیر کالونیز کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز دوست کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جوہی ہم سپریم کورٹ کے فیصلے کی کاپی حاصل کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ قانون کے مطابق اس پر عملدرآمد کرائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، 103 جناب نوید عامر صاحب!

محترمہ نجمی سلیم، میں اسے take up کروں گی۔

جناب سپیکر، آپ کا ہے؟

محترمہ نجمی سلیم، جی ہاں۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ فرمائیں۔

خانپوال میں پادری کے قتل کی ایف۔ آئی۔ آر کی تفصیلات

محترمہ نجمی سلیم، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 5 جنوری 2004 کو ڈسٹرکٹ فائینال کے پریج آف انکوائری کے

پادری مختار برکت مسیح کو اس وقت اندھا دھند فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا جب وہ

لاہور جانے کے لئے خانپوال ریلوے سٹیشن پہنچے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دہشت گردی کی متفرکہ بدترین واردات سے قبل بھی

ڈسٹرکٹ فائینال میں اقلیتی رہنماؤں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ واقعہ کی FIR ناقابل درج نہ ہوتی ہے۔ اگر درج ہوئی ہے تو

FIR نمبر، تاریخ اور نامزد مظان کی تعداد کیا ہے اور ان میں سے کتنے گرفتار کئے گئے

ہیں۔ ان کے ناموں کی تفصیل نیز اب تک ہونے والی کارروائی سے ایوان کو آگاہ کیا

جائے؟

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ، جناب سپیکر!

(الف) یہ کہ مورخہ 5-جنوری 2004 کو ضلع غانیوال کے چرچ آف انکینڈ کے پادری مختار مسیح ولد برکت مسیح سکند خرم پورہ غانیوال لاہور جانے کے لئے قریباً تین بجے صبح اپنے گھر واقع خرم پورہ غانیوال سے ریلوے سٹیشن غانیوال کے لئے پیدل روانہ ہوئے اور اس کے بعد ان کی لاش ریلوے گزر پانی سکول غانیوال کے نزدیک سٹیشن سپرنٹنڈنٹ کی کونھی کے سامنے پڑی ہوئی پائی گئی۔ لاش پر صرف ایک فائر لگا ہوا پایا گیا۔

(ب) قبل ازیں ضلع غانیوال میں کسی اقلیتی رہنا کو دہشت گردی کا نشانہ نہ بنایا گیا ہے۔

(ج) وقوعہ ہذا کے بارے میں مقتول کے داماد رحمان والد عارف خرم پورہ

کے بیان پر مقدمہ نمبر 9 مورخہ 2004-1-5 بجزم 302 (ت-پ) تھانہ غانیوال کئے پر درج ہو چکا ہے۔ مدعی نے ایف۔ آئی۔ آر میں نہ تو کسی ملزم کو نامزد کیا اور نہ ہی کسی پر شبہ کا اظہار کیا ہے۔ البتہ بعد ازاں دوران تفتیش مدعی نے چار اشخاص اورنگ زیب عرف زبئی ولد عبدالشکور قوم بڑانا سیال، سکند خرم پورہ فلک شیر عرف نکی ولد محمد بشیر قوم بھٹی سکند خرم پورہ۔ اقبال مسیح ولد سوہن مسیح سکند خرم پورہ۔ اضلال مسیح ولد اقبال مسیح سکند خرم پورہ کے خلاف شبہ کا اظہار کیا جس پر ہر چار کس مذکورہ مشتبہگان کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور پوچھ گچھ کی جا رہی ہے لیکن تا حال کوئی مزید انکشاف نہ ہوا ہے۔ مزید برآں دیگر جرائم پیشہ افراد کو بھی شامل تفتیش کیا جا رہا ہے۔ مقدمہ ہذا کی تفتیش کے لئے تجربہ کار پولیس افسران پر مشتمل چار ٹیمیں زیر نگرانی ڈی۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) ڈی۔ ایس۔ پی II صدر ایس۔ ایچ۔ او تھانہ چک کلاں ایس۔ ایچ۔ او تھانہ سٹی غانیوال اور دوسرے ملازمین سکورٹی رانچ پر تشکیل دی گئی ہیں جو کہ مقدمہ ہذا کے ملزمان کا سراغ لگانے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ تمام ٹیمیں زیر دستخطی یعنی ڈی۔ پی۔ او غانیوال کی زیر سرپرستی اپنا اپنا کام سرانجام دے رہی ہیں۔ اس سلسلے میں غانیوال پولیس نے مقدمہ ہذا کے ملزمان کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لئے دس ہزار روپے انعام کا اعلان بھی کیا ہے اور مختلف اخبارات میں اشتہار بھی دیا گیا ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں اشتہار بھی چسپاں کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ معلومات کے حصول کے لئے خصوصی طور پر

مخبر بھی مامور کئے گئے ہیں۔ پولیس ملاوٹین کی امداد بھی کی جا رہی ہے۔ اس طرح مقدمہ بڑا
میں ٹوٹ مڑان کا سراغ لگانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ! آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ نجی سلیم، جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ حکومت پادری مختار برکت کے حوالے سے جو کہ
اپنے خاندان کا وائس کونسل تھا اس سلسلے میں اگر کچھ امداد کا ارادہ رکھتی ہے تو وہ کیا ہے اور آپ کس
قسم کی امداد کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، فی الحال حکومت نے کوئی ایسا فیصلہ نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ
ڈسٹرکٹ اینڈ منسٹرین سے ہم بات کر لیتے ہیں۔ اگر اس قسم کی کوئی صورت حال ہوتی کہ مرحوم کے
لواحقین میں اگر کوئی اس قسم کے لوگ نہیں ہیں جن کا اپنا روزگار ہو یا ذرائع آمدن ہو تو حکومت اس
سلسلے میں غور کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جناب پرویز رفیق!

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! گزشتہ تین سال میں مسیحیوں کے خلاف دہشت گردی کے واقعات
ہونے ہیں جس میں چالیس افراد ہلاک ہوئے ہیں اور اس سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! 5 جولائی کو اوکاڑہ ڈسٹرکٹ میں کینٹنلک پریسچڈ کلدر ہارج ابراہیم کا murder

ہوا تھا۔ اس وقت بھی وزیر موصوف نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم قاتلوں کو گرفتار کرنے کی
کوشش کر رہے ہیں، نہیں بنا دی گئی ہیں، ابھی وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ نہیں بنا دی گئی ہیں۔

اس وقت بھی یہی ہوا تھا کہ victim community کے افراد کو گرفتار کیا گیا اور ان پر اٹھارہ جے کا
تقدد کیا گیا اور آپ یقین کریں کہ آج تک ہمیں پتا نہیں ہے کہ اس کیس کی اصل صورت حال کیا ہے؟

میں ذاتی طور پر بھی اور اپنے دیگر ساتھیوں کے سمیت کئی دفعہ جناب وزیر قانون سے ملا ہوں اور میں
نے انہیں کہا ہے کہ پنجاب میں مسیحی لوگوں کے خلاف دہشت گردی کے جتنے بھی واقعات ہونے

آپ ہمیں اس کی detail بتائیں اور آپ نے اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے ہیں لیکن میں منذرت سے

کہنا چاہوں گا کہ وہ شاید اپنی بہت ساری مصروفیت کی وجہ سے یا شاید یہ سمجھتے ہوئے کہ پنجاب یا پاکستان کے مسیخی افراد غیر اہم ہیں اس کی بنا پر وہ ہمیں ہمیشہ ٹھکراتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ کل پادری مختار صاحب کی میموریل سروس تھی۔۔۔

وزیر اقلیتی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترم!

وزیر اقلیتی امور، شگریہ، جناب سپیکر! آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں ان کی بات کا جواب دوں۔ دہشت گردی ایک عالمگیر مسئلہ ہے اور حکومت مسیحیوں کے مسائل حل کرنے میں بہت زیادہ serious ہے کہ ان کے حقوق کا پورا تحفظ کرے۔ وزیر اعلیٰ صاحب اس واقعہ کی مکمل طور پر رپورٹ رکھے ہوئے ہیں کہ پادری صاحب کے ساتھ کیا حالات ہوئے ہیں۔ میں یہاں پر یہ کہوں گی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے اور میرے یہ سارے رکن آئیں، میں ان کے ساتھ discuss کروں گی کہ اصل مسئلہ کیا ہے یا اس کے کیا اسباب ہیں، ہم بیٹھ کر مشورہ کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، لا، منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! کیا غایوبال کا Call Attention Notice dispose of ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وہ dispose of ہو گیا ہے۔ محرک چونکہ تشریف فرما نہیں تھیں لہذا motion dispose of ہو گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ہم نے Call Attention Notice No. 103 take up کیا ہوا تھا اس پر ضمنی سوال آنا تھا لیکن ضمنی سوال کوئی نہیں آیا لہذا یہ dispose of ہو گیا۔

جناب سپیکر، نہیں۔ وہ Call Attention Notice No 102 پر نہیں بلکہ 103 پر ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! وہ پچھلے 5 منٹ سے تقریر کر رہے ہیں اور اوکاڑہ سے متعلق بات کر رہے ہیں۔ وہ غایوال سے متعلق بات نہیں کر رہے۔ اوکاڑہ کے متعلق تو میں نے جواب نہیں دینا۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'راجہ صاحب'!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اسی راجہ صاحب نے یہ بات یہاں پر کہی ہے کہ اس سے پہلے غایوال میں دہشت گردی کا واقعہ نہیں ہوا۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ اس سے پہلے ڈی۔سی۔ او غایوال علی رضا دہشت گردی کے دوران شہید ہوئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! علی رضا اقلیتوں سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ میں نے جواب یہ دیا تھا کہ قبل ازیں ضلع غایوال میں کسی اقلیتی رہنما کو دہشت گردی کا نشانہ نہ بنایا گیا ہے۔ علی رضا صاحب اقلیتی رکن نہیں تھے۔

جناب سپیکر، جی 'پرویز صاحب'! مختصر کریں 'ابھی ایک منٹ بٹایا ہے۔

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! میں ضمنی سوال ہی کرنے کا تھا کہ اقلیتی وزیر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہو گئیں کیونکہ ان کی ذیولٹی لگی ہے کہ یہ اقلیتی ممبران کو defend کریں لیکن انہیں ابھی تک دفتر تو ملا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب اور پاکستان کی All minorities

religious leading organization نے کل پارٹی مختار صاحب کی میموریل سروس میں ڈیمانڈ کی ہے کہ ایک نیشنل کمیشن اور پنجاب میں صوبائی کمیشن بنایا جائے کہ وہ کمیشن دہشت گردی کے تمام واقعات منظر عام پر لانے اور اس میں ملوث افراد کو بے نقاب کیا جائے۔ کیا حکومت اس طرح کا کمیشن بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ واقعہ دہشت گردی میں آتا ہے؟ اگر یہ واقعہ دہشت گردی میں آتا ہے تو پھر کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ حکومت سرکاری خرچے پر دہشت گردی کے اس واقعہ کو عدالت میں persue کرے؟

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پہلی بات انہوں نے فرمائی ہے کہ کمیشن بنایا جائے۔ کمیشن کا اس واقعہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم نے اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے پہلے سے ٹیمیں بنا رکھی ہیں، تفتیش ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد مہمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ دوسری بات انہوں نے پادری صاحب کے لواحقین کی مالی امداد کے متعلق کی ہے۔ میں نے پہلے ہی یہ بات کی ہے کہ ہم اس کا جائزہ لیں گے اور اگر مناسب ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ اس میں فیصد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ Call Attention Notice کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ معزز اراکین کی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہاتھ رخصت

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

سردار امجد حمید خان دستی

مندرجہ ذیل درخواست سردار امجد حمید خان دستی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

”وہ ضروری کام کے سلسلے میں 20 اور 21 اکتوبر 2003 کو دفتر حاضر نہ ہو سکے۔ اس

دن کی رخصت عنایت کی جائے۔“

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رانا اعجاز احمد نون

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست رانا اعجاز احمد نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"With due respect it is submitted that I proceeded to Saudi Arabia to perform Umra. It is requested that I may please be granted leave for the period from 10th October to 31st October 2003."

جناب سیکرٹری، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مسز سجدہ انصر باجوہ

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست مسز سجدہ انصر باجوہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"With due respect I say that due to some personal reasons I am leaving for Kwait for 2 weeks. Kindly grant me leave from 12th December 2003 to 10th January 2004."

جناب سیکرٹری، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر انجم امجد

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر انجم امجد صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I am leaving for London around 5th January 2004. Leave from 5th January 2004 up to the end of the session may be allowed."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریر منظور ہوئی)

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میمونہ نبیل صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"Due to some unavoidable domestic circumstances I am unable to attend the session. It is therefore, requested that my absence from the session may kindly be treated as on leave."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریر منظور ہوئی)

چودھری محمد شوکت

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد شوکت صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I am going to perform Haj from 8 January 2004. Kindly allow me leave from 8 January till the conclusion of the session."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر فرزانه نذیر

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر فرزانه نذیر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"It is stated that I was coming from Islamabad I fell from the bus and had got injuries . I am suffering from fever . Kindly grant me leave for 8th January 2004."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سید عباس محی الدین

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست سید عباس محی الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I will not be able to attend the remaining session It is requested that leave from today may kindly be granted "

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور ہوئی)

رائے رب نواز

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست رائے رب نواز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے
موصول ہوئی ہے۔

"It is submitted that my health is not well. I can not attend
Assembly Session on 12th and 13 January 2004. Kindly
grant me leave for the said 2 days."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر، اب ہم privilege motions take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 8 محترمہ
پروین مسعود بھٹی صاحبہ کی ہے۔

ریلوے ملازم کی معزز رکن اسمبلی کے ساتھ بدتمیزی

محترمہ پروین مسعود بھٹی، شکر یہ جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 27-دسمبر 2003 کو اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے لاہور آنے کے لئے ریلوے سٹیشن بہاولپور پہنچی اور اپنے ملازم سے ٹکٹ لانے کے لئے کہا، جب انہوں نے بینک آفس سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی سینٹ اور ٹکٹ نہ ہے۔ میں نے خود متعلقہ بینک انچارج اسلم سے رابطہ کیا تو انہوں نے مجھ سے rough زبان استعمال کی حالانکہ یہ میرا استحقاق ہے کہ مجھے وہ سینٹ دیں۔ میں نے اس بارے میں بہاولپور کے ریلوے سٹیشن کے انچارج اور ڈپٹی جنرل منیجر ریلوے لاہور خالد کو بھی ٹیلی فون پر بتایا مگر مجھ سے ناٹائٹس زبان استعمال کرنے والے بینک انچارج محمد اسلم کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باحفاظہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سیرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق مجھے اہمی ملی ہے۔ اس کا جواب اہمی میرے پاس نہیں آیا۔ اس کو پرسوں تک pend کر لیا جائے۔

تحراریک التوائے کار

جناب سپیکر، یہ تحریک استحقاق پرسوں تک pend کی جاتی ہے۔ اب ہم تحراریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 971 علی حسن رضا قاضی صاحب کی ہے۔

چنیوٹ میں واقع شوگر ملز کی طرف سے گنے

کی قیمت کی عدم ادائیگی

جناب علی حسن رضا قاضی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل چنیوٹ میں واقع شوگر ملز میں ابھی تک کسانوں کو پچھلے کرشنگ سیزن کی رقم کی ادائیگی نہیں کی گئی جبکہ نیا کرشنگ سیزن شروع ہونے والا ہے۔ گندم کی کاشت کے لئے کسانوں کے پاس رقم نہ ہے جس کی وجہ سے تحصیل چنیوٹ کے کسان کافی مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ مل انتظامیہ کسانوں کی رقم ادا کرنے کی بجائے اپنے من پسند ایجنٹوں سے سی۔ پی۔ آر پر دس فیصد کی کٹوتی کر کے بھتیا رقم کی ادائیگی کر رہی ہے جو کہ کسانوں کے ساتھ سراسر ظلم ہے۔ تحصیل چنیوٹ کی شوگر ملز انتظامیہ کی طرف سے کسانوں کو وقت پر ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے اور دس فیصد سی۔ پی۔ آر پر کٹوتی سے عوام میں خاص طور پر چنیوٹ کے کسانوں میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، وزیر خوراک!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، وزیر خوراک نے جواب دینا ہے، وہ ابھی تشریف لے آئیں گے۔

جناب سپیکر، کیا اسے pend کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی۔

جناب سپیکر، وزیر خوراک اس وقت تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس تحریک کو کل تک pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 976 رانا ثنا اللہ خان صاحب کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے تحریک اتوانے کا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا 978 جناب آجاسم شریف صاحب اور ملک محمد اقبال چتر صاحب کی ہے۔۔۔ دونوں حضرات تشریف نہیں رکھتے۔ لہذا یہ تحریک اتوانے کا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا 988 چودھری اعجاز احمد سہاں صاحب

جناب علی حسن رحما قاضی صاحب، جناب سمیع اللہ خان صاحب اور رانا آفتاب احمد خان صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، کیا میں یہ دوبارہ پڑھوں؟
جناب سپیکر، یہ پڑھی جا چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر صحت!

وحدت کالونی ہسپتال کی ابتر حالت

(... بحث جاری)

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ گورنمنٹ فکٹر کلینک وحدت کالونی لاہور میں ایکس رے مشین اور لیبارٹری بخوبی کام کر رہی ہے البتہ ای۔سی۔جی مشین ابھی تک میا نہیں کی گئی ہے۔ گورنمنٹ فکٹر کلینک وحدت کالونی کے نئے ایمبولینس نہ ہے۔ مزید عرض ہے کہ پرانی اور ناقابل مرمت گاڑیاں جو کہ فکٹر کلینک وحدت کالونی کے احاطہ میں موجود ہیں وہ دفتر بڈا کے متعلق نہ ہیں بلکہ وہ گاڑیاں سابقہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز لاہور ڈویژن سے متعلق ہیں۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ فکٹر کلینک وحدت کالونی احسن طریقے سے کام کر رہا ہے ادویات اور آپریشن تھیٹر کی سہولیت موجود ہیں اور یہ کتنا غلط ہے کہ آپریشن تھیٹر میں زائد المیعا ادویات موجود ہیں۔ حالانکہ گورنمنٹ فکٹر کلینک وحدت کالونی لاہور میں متواتر ہر ماہ دفتر بڈا کے مین سٹور سے ادویات سپلائی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! صرف ایک گزارش ہے کہ کچھ چیزیں وزیر موصوف نے مان لی ہیں کہ یہ یہ چیزیں نہیں ہیں اور کچھ چیزوں کا کہا ہے کہ یہ موجود ہیں۔ اس میں صرف یہ یقین دہانی کروا دیں کہ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ ای۔سی۔جی مشین نہیں ہے تو یہ مشین کب تک فکٹر کلینک وحدت کالونی میں آجائے گی اور ادویات کے بجٹ کاریکارڈ اگر ان کے پاس ہے تو بتادیں کہ وہاں کتنی ادویات میا کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، محرک پوچھ رہے ہیں کہ ای۔سی۔جی مشین کب تک آنے کا امکان ہے؛ وزیر صحت، جناب سپیکر! اگر ای۔سی۔جی مشین کی وہاں ضرورت ہے اور وہاں coronary cases ہیں تو ہم اس کو separately take up کر لیتے ہیں۔ ای۔سی۔جی مشین کے بارے میں معزز ممبران جانتے ہیں کہ یہ دل کی بیماریوں کو diagnose کرنے کے کام آتی ہے۔ وہاں پریلیڈری اور ایکس رے مشین موجود ہے اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ ای۔سی۔جی مشین کی ضرورت ہے تو ہم definitely اس کی feasibility تیار کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

چودھری اعجاز احمد ساہا، جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ لاہور میں کسی بھی ناگہانی صورت میں سرکاری ہسپتالوں میں ایمرجنسی کی کیا capacity ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ سوال اس تحریک اتوانے کا سب سے متعلقہ نہیں ہے لیکن میں اندازاً جانتا ہوں کہ ہمارے پاس لاہور میں چھ ہسپتال ہیں ان میں کل بستروں کی تعداد چھ ہزار ہے اور صرف یہ ہسپتال کی ایمرجنسی میں ہر روز سات سو مریض دیکھے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ محرک اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 1001 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر صاحب کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 1002 بی ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 1003 شیخ تنویر احمد صاحب، شیخ امجد عزیز صاحب، جناب ارشد محمود بگو صاحب، ملک محمد اقبال چتر صاحب اور بیگم رسالہ جمیل صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب اس تحریک کو پڑھیں گے۔

ضلع انک میں اساتذہ کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

جناب ارشد محمود بگو، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے حال ہی میں ضلع انک میں سینکڑوں استانیوں بھرتی کی ہیں مگر ان کو چھ ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں۔ کنٹریکٹ پر بھرتی کی جانے والی دو سو سے زائد نیڈی ٹیچرز مختلف سکولوں میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔ گزشتہ چھ ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کے باعث معاشی حالات ابتر ہو چکے ہیں۔ ضلعی حکومت عید سے قبل تنخواہ دلانے کے اقدامات کرے۔ یہ خبر روزنامہ "جنگ" اسلام آباد مورخہ 14- نومبر 2003 میں شائع ہوئی ہے۔ یہ تو صرف ضلع انک کی خبر ہے جبکہ صوبہ کے دیگر اضلاع میں سال 2003 میں جو کنٹریکٹ پر اساتذہ بھرتی ہوئے ہیں ان کو بھی تنخواہوں کی ادائیگی چھ ماہ سے نہ ہوئی ہے کیونکہ متعلقہ اکاؤنٹ آفس والے بلاوجہ اعتراضات لگا دیتے ہیں جس کی وجہ سے یہ ملازمین اور ان کے لواحقین سخت اضطراب کی زندگی گزار رہے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! جب یہ تحریک التوا نے کار ہمیں وصول ہوئی تو اس کے بارے میں ہم نے انکوٹری کروائی اور ضلع انک کے جتنے بھی افسران تھے ان سے تمام ریکارڈ کے بارے میں معلوم کیا۔ میں معزز محرک کی اطلاع کے لئے یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ دو قسم کی appointments اس ضلع میں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ جو صوبائی گورنمنٹ نے 13 ٹیچرز کو ایک پالیسی کے تحت بھرتی کروایا اور اس صوبائی ریکورڈمنٹ کو ہم نے ڈسٹرکٹ کے ذریعے کروایا اور وہ بڑے احسن طریقے سے ساری بھرتی میرٹ پر ہو گئی۔ بگو صاحب نے جو نشاندہی کی ہے وہ بالکل درست نشاندہی کی ہے کہ جو ڈسٹرکٹ نے اپنی ریکورڈمنٹ کی تھی اس کے بارے میں ہمیں معلومات حاصل ہوئیں کہ ان کو واقعی تنخواہ نہیں ملی تھی۔ اس کا ہم نے سختی سے نوٹس لیا اور یہاں سے صوبائی حکومت، محکمہ تعلیم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو یہ لکھا ہے کہ اس طریقے سے معزز محرک نے ایک نشاندہی کی ہے اور اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جائے۔ جہاں

تک ہماری صوبائی حکومت کی ریکورمنٹ کا مسئلہ تھا وہ تمام تر تنخواہیں ان کو ماہانہ مل رہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے جو ریکورمنٹ کی تھی اس میں تھوڑی سی رکاوٹ ہے، میں انشاء اللہ تعالیٰ انہیں یقین دلاتا ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بالکل درست نشانہ ہی فرمائی ہے، ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کو process کروادیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ یقین دہانی کرواتے ہیں کہ یہ کر بھی رہے ہیں۔ اگر یہ مزید یقین دہانی کرواتے ہیں کہ ان کو تنخواہیں دینے میں حکومت پنجاب اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی تو میں اس تحریک کو press نہیں کرتا۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! جس طرح وزیر موصوف نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے بارے میں یقین دہانی کروائی ہے تو پھر وہی بات آجاتی ہے کہ ان کو تو یہ اختیار یقین دہانی کا بھی نہیں ہے کہ یہ ان کے behalf پر یقین دہانی بھی کروا سکیں۔

جناب سپیکر، محرک چونکہ مزید اس کو press نہیں کرتے۔ لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اچھی تحریک اتوانے کا نمبر 1004 شیخ تنویر احمد صاحب، ملک محمد اقبال چتر صاحب، جناب ارشد محمود بگو صاحب، بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کی ہے۔ شیخ تنویر احمد صاحب اس کو move کریں گے۔

فتح جنگ ڈھلیاں روڈ کی تعمیر

میں ناقص میٹریل کا استعمال

شیخ تنویر احمد، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملٹری کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ”تھم گنگ ڈھلیاں روڈ جو کہ کھوڑو جو کہ عرصہ دراز سے خستہ حالت میں تھی اور اس کی مال ہی میں ازسرنو تعمیر کی گئی

ہے مگر اس کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال کیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ سڑک دوبارہ ٹوٹ بھوٹ کا شکار ہو چکی ہے۔ عوامی حلقوں نے اس کے ذمہ داران اور ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کے لئے استدعا کی ہے۔ "یہ خبر روزنامہ "جناح" اسلام آباد مورخہ 14-نومبر 2003 میں شائع ہوئی ہے جبکہ یہ سڑک نہایت اہم ہے اور ہزاروں لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں اور اس سڑک کی ناقص تعمیر کی وجہ سے عوام شدید پریشان ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحاطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، منسرسی اینڈ ڈپٹی

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! فتح جنگ ڈھیلیں روڈ کی کٹادگی اور بہتری کے لئے کومیٹری 4 تا 29 فیز-1 میں 1996 میں کام شروع کیا گیا اور 2000 میں مکمل ہو گیا جو کہ بالکل درست حالت میں ہے۔ اس کے بعد فیز II کومیٹری 29 تا 52 کا کام تین گروپوں میں مختلف ٹھیکیداروں کو الاٹ کیا گیا اور کام مختلف مراحل میں زیر تکمیل ہے۔ تین مختلف سیکشن میں تیرہ کومیٹری سڑک پر جزوی طور پر تارکول پمچادی گئی ہے تاہم سڑک کے وہ نامکمل حصے جو دوران تعمیر بھاری ٹریفک کے گزرنے کے باعث خراب ہونے لگے، درست کر کے اور تارکول مکمل کر کے ٹریفک کے لئے کھول دینے گئے ہیں۔ البتہ تینوں گروپوں کے کام ابھی تک زیر تکمیل ہیں اور سرد موسم کی وجہ سے تارکول کی ٹی-ایس-ٹی کا کام بند کر دیا گیا ہے۔ جیسے ہی موسم بہتر ہوتا ہے بتایا کام شروع کر دیا جائے گا۔ سڑک کی تعمیر میں کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے لاہور سے ایک ٹیم روانہ کی جا رہی ہے اور اگر نقائص کی نشاندہی کی گئی تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ذمہ دار افسران اور ٹھیکیداران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ کوالٹی چیک کرنے کے لئے ہم ادھر ایک ٹیم بھیج رہے ہیں اور اس کی رپورٹ آنے کے بعد اگر واقعی ادھر ناقص میٹریل استعمال پایا گیا تو پھر متعلقہ جو بھی ذمہ دار افسران یا ٹھیکیداران ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ ادھر جس چیز کی شکایت تھی اس کی مرمت بھی کر دی گئی ہے اور مزید کہہ رہے ہیں کہ اس پر غور بھی کریں گے تو ٹھیک ہے میں اس کو press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، محرکین چونکہ اس کو مزید press نہیں کرنا چاہ رہے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! یہ تمام جو سینڈنگ کمیٹیاں ہیں تقریباً ان کے الیکشن ہو چکے ہیں لیکن لوکل باڈی کی سینڈنگ کمیٹی کا آج تک کنوینر مقرر نہیں ہوا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ راجہ بشارت صاحب ہی ہدایات کے منسٹر ہیں وہ کب تک کروائیں گے؟

جناب سپیکر، لوکل باڈی کے علاوہ اور بھی ٹکے ہیں جن کے کنوینر ابھی تک elect نہیں ہوئے۔ میں لاہ منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جن کمیٹیوں کے ابھی تک الیکشن نہیں ہونے، کوشش کریں کہ وہ جلدی ہو جائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے تو اس پر بات کرنی تھی۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کتنی سینڈنگ کمیٹیوں کے ابھی تک الیکشن باقی ہیں؟

جناب سپیکر، آپ لاہ منسٹر صاحب سے ان کے چیئرمین میں بیٹھ کر پوچھ لیں۔ چانے کا کپ بھی پیش اور یہ تفصیل بھی حاصل کر لیں۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 1005 شیخ تنویر احمد صاحب، ملک محمد اقبال چتر صاحب، جناب ارشد محمود بگو صاحب اور بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کی ہے۔ شیخ تنویر احمد صاحب اسے move کریں گے۔

پنن وال پنڈ دادن خان میں ویڈیو سنسٹروں کی آڑ

میں غیر اخلاقی فلموں کی نمائش

شیخ تنویر احمد، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" اسلام آباد مورخہ 14- نومبر 2003 کی خبر کے مطابق پنن وال پنڈ دادن خان میں ویڈیو سنسٹروں کی آڑ میں منی سینما گھروں کی بھرمار ہے اور غیر اخلاقی فلموں کی سرعام نمائش کی جارہی ہے۔ کم عمر بچکوز سے طلباء، روزہ خور اور بے کار نوجوانوں کی پناہ گاہ بن گئے ہیں۔ سردار انڈین وغیر اخلاقی انگلش فلموں کی نمائش جاری رہتی ہے۔ مظاہر پولیس کی آشریاد کے باعث ویڈیو سنٹر مالکان سرعام غیر قانونی دھندہ کر رہے ہیں۔ یہ ویڈیو سنٹر سکولوں سے غائب ہونے والے طلباء اور روزہ خوروں کی پناہ گاہ بن چکے ہیں۔ عوامی حلقوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ بعض پولیس اہلکاران کی آشریاد کے باعث ویڈیو سنسٹرز کے مالکان یہ غیر قانونی دھندہ کر رہے ہیں۔ اعلیٰ حکومتی حکام کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے اور یہ گھناؤنا کاروبار فوری طور پر بند کرایا جانا چاہئے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، اب ہاؤس نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد 5.59 پر جناب سپیکر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

جناب سپیکر، تحریک اتوائے کار نمبر 1005 کا مختصر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جواب دے رہی تھیں۔

جناب تنویر اشرف کاٹھہ، جناب سپیکر! ہاؤس میں کورم پورا نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا ہاؤس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) جی محترم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب سپیکر! موضع پنن وال تھانہ جلال پور شریف تحصیل

پنڈ دادن خان میں ویڈیو سنسٹروں کی آڑ میں منی سینما گھروں کی بھرمار اور غیر اخلاقی انڈین اور

انگلش فلموں کی سرعام نمائش کی کوئی اطلاعات بلکہ عوامی نمائندگان کی طرف سے کبھی موصول نہ

ہوتی ہیں۔ اس بات بھی کسی جانب سے اطلاع نہیں دی گئی کہ یہ ویڈیو سنٹر سکولوں سے غائب ہونے والے طلباء کی پناہ گاہ بن چکے ہیں۔ اس الزام میں کوئی بھی وزن نہ ہے کہ پولیس اہلکاروں کی معاونت سے ویڈیو سنٹروں کے مالکان یہ غیر قانونی دھندہ کر رہے ہیں تاہم مقامی سرکل آفیسر کو حکم دیا گیا ہے کہ ویڈیو سنٹروں کے کاروبار کی نگرانی کریں اور اگر وہاں پر کوئی غیر قانونی دھندہ کیا جانا پایا جائے تو فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر، جی شیخ صاحب!

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! محترم نے یہ کہا ہے کہ ان کے پاس اس بارے میں کوئی شکایات موصول نہیں ہوئیں۔ میری گزارش ہے کہ یہ تو ہر جگہ کا مسئلہ ہے۔ چاہے وہ محمودا شہر ہو یا بڑا۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ مجھے بتائیں کہ ان کو کس source سے یہ پتا چلا ہے کہ ادھر کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! آپ نے بھی اخباری خبر کو بنیاد بنایا ہے۔ آپ کے پاس بھی کوئی ٹھوس ثبوت تو نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے اخبارات اپنا کردار بند کر دیں تو اس پاکستان میں جو طوفان آنے اس کا کوئی پتا نہیں ہے۔ حکومت اندھیرے میں بیٹھ کر لوگوں کے ساتھ پولیس اندھیرے میں بیٹھ کر شریف شہریوں کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ اگر یہ اخبار کی خبر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ چلیں ماں لیتے ہیں اخبار جموٹ ہی لکھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر، نہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ جموٹ لکھتے ہیں۔ تموزی بہت کمی پیشی تو ہو سکتی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! محترم تو deny کر رہی ہیں کہ سرے سے یہ واقعہ ہوا ہی نہیں ہے اور ان کا source پولیس ہے۔ شیخ صاحب نے ان سے سوال کیا ہے کہ یہ بتائیں کہ ان کا source کیا ہے کہ جن سے ان کو پتا چلا ہے کہ وہاں پر کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ یہ ذرا اپنا source

بتادیں؟

جناب سپیکر، جی، محترم آپ کو کیسے علم ہوا کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا؟
 پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب سپیکر! جو بھی شکایات ہوتی ہیں وہ پولیس کے پاس ہی
 جاتی ہیں اور محکمہ پولیس نے ہی یہ جواب دیا ہے۔
 جناب سپیکر، محترم بناری ہیں کہ یہ پولیس کی طرف سے جواب ملا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کتنے ظلم کی بات ہے کہ اس ملک میں سب سے بدنام اور bad
 role پولیس کا ہے۔ یہ اخبارات کی نہیں بلکہ دانشوروں اور ہائی کورٹ کے ججز کی رونگٹے ہیں کہ اگر
 پولیس کا محکمہ ختم کر دیا جائے تو یہاں سے کرائم ختم ہو جائیں گے۔ محترم سے میری یہ گزارش ہے
 کہ حکومت کے پاس بیسیوں ایجنسیاں ہیں جو ان کی source ہیں۔ خدا کے لئے یہاں پر کسی سوال یا
 تحریک اتوانے کار کا جواب دینے سے پہلے اگر یہ ان sources کو بھی استعمال کر لیں تو شاید یہ
 اصل حقائق تک پہنچ جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی میں یہ اچھی پریکٹس نہیں ہے کہ پولیس کے
 کہنے پر یہ جواب دیں۔

جناب سپیکر، جی، شکر یہ۔ ملک محمد اقبال چٹڑ صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ۔۔۔
 وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں۔ شیخ صاحب! آپ اسے مزید تو press نہیں کرنا چاہ رہے؟
 شیخ تنویر احمد، جی، میں اسے مزید press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، چونکہ محرک اسے مزید press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک 'dispose of' ہوئی۔ اگلی
 تحریک اتوانے کار نمبر 1008 جناب نوید عامر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک 'dispose of'
 ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 1010 چودھری محمد ایاز صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک
 'dispose of' ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 1012 جناب ارشد محمود بگو صاحب، ملک محمد اقبال چٹڑ
 صاحب، بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ!

ٹافن شپ پولیس کے ہاتھوں بے گناہ شہری کا قتل

جناب ارشد محمود بلو، شکرپہ۔ جناب سیکرٹری میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت علم رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی منوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 20 نومبر 2003 کی خبر کے مطابق امریکہ سے عید کے لئے وطن آنے والے نوجوان کو پولیس نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ٹافن شپ کا شمعون کمپیوٹر کی خریداری کے لئے گاڑی پر نکلا تھا۔ رمت ہسپتال کے باہر گاڑی کھڑی کی کہ پولیس آگئی جسے دیکھ کر مقتول نے گاڑی آگے بڑھادی۔ پولیس نے تعاقب کر کے سیدھی فائرنگ کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ پولیس نے زبردستی نحس لواحقین سے چھین لی۔ اس طرح کی وارداتیں روزانہ لاہور شہر میں ہو رہی ہیں مگر پولیس کے اعلیٰ افسران خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں کیونکہ ان کے بیٹی بھائی ان کو ایسی وارداتوں کا حصہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے ایسے پولیس ملازمین کے خلاف کوئی قانونی یا محکمہ کارروائی نہیں کی جاتی اور یہ انکار ان پہلے سے بھی زیادہ ایسی حرکات کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے شہری شدید اضطراب کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحاطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سیکرٹری، جی، وزیر قانون!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب سیکرٹری! اس کا جواب میں دوں گی۔

جناب سیکرٹری، جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جواب دینا چاہ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، شکرپہ۔ جناب سیکرٹری! اس میں محمد اکرم سب انسپکٹر ایس۔ ایچ۔ او اور سپاہی نوید ظفر کے خلاف کوئی شہادت میرے پاس ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی تفصیل پڑھ دیتی ہوں۔

جناب سیکرٹری، جی، تفصیل پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، مسمی نوید احمد ولد محمد یعقوب قوم شیخ نے ایک تحریری درخواست مورخہ 19 نومبر 2003 کو تھانہ میں دی کہ آج شام بعد اظہاری قریب سلت بجے شام وہ ہمراہ بھائی شمعون باسواری کار نمبر LHV-1806 کمپیوٹر مرمت کروانے کے لئے گھر سے نکلے۔ جب رمت ہسپتال کے

قریب پہنچے تو وہاں پر موجود پولیس پارٹی جس میں ایک سب انسپکٹر محمد صدیق، محمد اسلم C-1490، محمد یوسف C-2710 جن کے نمبر اور نام بعد میں معلوم ہونے نے ہمیں گاڑی روکنے کے لئے ایک دم اشارہ کیا۔ بوجہ تیز رفتار گاڑی رکتے رکتے کچھ فاصلہ طے کر گئی جس پر پولیس پارٹی نے فائرنگ کر دی جو فائر برادرم کے سر اور دیگر اعضاء پر گئے جو موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا جبکہ وہ بال بال بچ گیا۔ پولیس ملازمان نے دانستہ طور پر فائرنگ کر کے برادرم شمعون کو جان سے مار ڈالا۔ ہر ایک ملزم کے خلاف اقدام قتل کا مقدمہ درج کر کے کارروائی کی جائے۔ وقوعہ ہذا محمد سلیم نے بھی پچشم خود دیکھا ہے جس پر مقدمہ نمبر 457/2003 مجرم 302/324 تعزیرات پاکستان تھانہ ٹاؤن شپ درج ہو کر تفتیش بذریعہ ظفر اقبال سب انسپکٹر شعبہ تفتیش تھانہ ٹاؤن شپ عمل میں لائی جا رہی ہے۔ نئس بندہ اڑاں پوسٹ مارٹم حوالے دارماں کی گئی ہے۔ ملازمان نامزد ایف۔ آئی۔ کنسٹیبل محمد اسلم C-1490، محمد یوسف C-2710 کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالہ جوڈیشل بھجویا گیا ہے۔ دوران تفتیش پایا گیا ہے کہ محمد صدیق سب انسپکٹر، کنسٹیبلان محمد اسلم اور محمد یوسف سرکاری گاڑی پر گشت کر رہے ہیں کہ بذریعہ بیس کنٹرول 9 تھانہ میں بلویا گیا جن کے پہنچنے سے قبل ہی محمد اکرم سب انسپکٹر، ایس۔ ایچ۔ او نوید ظفر، کنسٹیبل سنتری تھانہ اور دو پرائیویٹ آدمی موسیٰ اور فیاض نامی تھانہ سے وقوعہ کی طرف روانہ تھے۔ محمد صدیق سب انسپکٹر، گن مین اسلم اور محمد یوسف گاڑی سے اتر کے محمد اکرم سب انسپکٹر کے ہمراہ ہو گئے جو پہلے سے پیدل جا رہا تھا۔ رحمت ہسپتال کے ساتھ کلا کھڑی تھی جو پولیس پارٹی کو دیکھ کر بھاگنے لگی۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی، شاہ صاحب فرمائیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے نہایت ادب اور احترام کے ساتھ عرض کروں گا کہ محترمہ جو کچھ فرما رہی ہیں ہمیں اس کی سمجھ نہیں آ رہی۔ اس کا یا تو آپ کوئی بندوبست کریں۔ میرا قطعاً مقصد کسی پر تنقید کرنا یا طنز کرنے کا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ارشد بگو صاحب بھی بیٹھے ہیں، میں نے ان سے بھی پوچھا ہے، میں نے کہا جو سکتا ہے کہ میری سماعت کچھ خراب ہو اس لئے مجھے سمجھ نہ آ رہی ہو تو میری آپ سے یہی استدعا ہے کہ اپوزیشن لیڈر کے کمرے میں اگر

ہم سنیں تو وہاں پر آواز صاف ہوتی ہے یا تو یہاں پر مائیک ٹھیک نہیں ہیں اس کی طرف آپ توجہ دیں اور میری صرف یہی request ہے کہ اس کا بھی بندوبست کر دیں تاکہ جو بھی ادھر سے جواب آنے ہم اس کو صحیح طریقے سے سن سکیں۔ شکریہ
جناب سپیکر، شکریہ۔ محترم آپ نے جواب پڑھ لیا ہے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جی، تھوڑا سا رہتا ہے۔
جناب سپیکر، جی، پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، اگر اجازت دیں تو میں مکمل کروں۔

جناب سپیکر، تھوڑا سا بند آواز سے پڑھیں تاکہ سارے سن سکیں۔ میری معزز اراکین اسمبلی سے بھی گزارش ہے کہ تھوڑی سی خاموشی اختیار کریں تاکہ دوسرے معزز اراکین کو بھی سنائی دے کہ محترم کیا فرما رہی ہیں۔ (قطع کلامیوں) آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، پولیس پارٹی کو دیکھ کر بھاگے کی کوشش کی۔ ایس۔ ایچ۔ او کی سربراہی میں پولیس پارٹی نے کار کے ٹائروں پر فائر کئے۔ جو مسمیٰ شخصوں کے ڈرائیور کو لگے اور وہ موقع پر جاں بحق ہو گیا۔ محمد صدیق سب انسپکٹر اور ذوالفقار علی سرکاری گاڑی میں چھٹے پچھے کچھ کاٹھے پر جا رہے تھے جو محمد اسلم سب انسپکٹر کی سربراہی میں فائرنگ ہوئی۔ محمد صدیق سب انسپکٹر کا مقدمہ میں ملوث ہونا کسی طرح سے ثابت نہ ہوا۔ وہ مقدمہ ہذا میں بے گناہ پایا گیا ہے مگر مدعی مقدمہ تمام حالات و واقعات جانتے ہوئے اپنی درج کرائی ہوئی ایف۔ آئی۔ آر کی تائید میں بند ہے۔ جس وجہ سے محمد اکرم سب انسپکٹر، ایس۔ ایچ۔ او اور کانسٹیبل نوید ظفر کے خلاف کوئی شہادت میسر نہ ہے۔ محمد صدیق سب انسپکٹر مقدمہ ہذا میں بے گناہ ہے تاہم اصل حالات کو سامنے رکھتے ہوئے قانونی رائے کے لئے تحریر کیا گیا ہے کہ آیا درج شدہ ایف۔ آئی۔ آر پر اتفاق کیا جائے یا دیگران کو کن حالات میں اور کس ضابطہ قانون کے تحت مقدمہ ہذا میں چالان کیا جائے؟ حالات و واقعات کی روشنی میں مقدمہ ہذا کو خاتمی پر یکسو کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں بڑا مشکور ہوں محترمہ کا کہ انہوں نے سوال کا جواب بڑی محنت سے دیا ہے۔ یہ جو پھوٹی پھوٹی تحریک اتوانے کار ہوتی ہیں، سوالات ہوتے ہیں، واقعات تو یہ معمولی ہوتے ہیں لیکن یہ اس لئے یہاں پر put کئے جاتے ہیں، اس لئے تحریک اتوانے کار لائی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کے پھونے پھونے مسئلے جو ہیں حکومت ان پر توجہ دے اور لوگوں کو relief ملے۔ محترمہ نے میری تحریک اتوانے کار سے 85 فیصد اتفاق کیا ہے۔ میں حکومت کی اسی یقین دہانی پر کہ اگر حکومت اس مقدمے پر اس غریب آدمی کو جس کا جوان بیٹا مر گیا اور پولیس نے اس کو قتل کر دیا، یہ روز بم اخباروں میں پڑھتے ہیں، اگر یہ ان کے خلاف floor پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف ایکشن لیں گے تو میں اپنی تحریک کو press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب سپیکر! The case has been sent for legal opinion اور ان کی جو بھی رائے ہوگی اور جو بھی بات تحقیقات کے بعد سامنے آئے گی تو اس کے مطابق۔۔

جناب سپیکر، آپ یہ یقین دہانی تو کروادیں کہ میرٹ پر تفتیش ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جی، میں یہ یقین دہانی کرواتی ہوں کہ اس کو میرٹ پر deal کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ محرک چونکہ اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک اتوانے کار dispose of ہوئی۔ اب میں جناب سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کو گزارش کروں گا کہ وہ مجلس قائد برائے انڈسٹری کی رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس قائمہ برائے صنعت کی رپورٹ ایوان

میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید محمد رفیع الدین بخاری، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

دی پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (امنٹ) بل

2003 بل نمبر 43 of 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی

رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر، کیا توسیع کر دی جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، اب میں محترمہ بشری نواز گردیزی صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ مجلس قائمہ برائے

امور داخلہ کی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ،

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003

(Bill No.29 of 2003) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر، کیا توسیع کر دی جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

سال 2000-2001 کے لئے مالی حسابات، مدبندی حسابات اور ان پر
آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Appropriation and Finance Accounts of the Punjab Government and Report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2000-2001 Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I lay

The Finance Accounts, the Appropriation Accounts and the Report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2000-2001.

MR SPEAKER : The Finance Accounts, the Appropriation Accounts and the Report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2000-2001 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 1 for report within the period of one year.

مسودہ قانون دی یونیورسٹی آف گجرات مصدرہ 2003

MR SPEAKER : Now, we resume consideration on the University of Gujrat Bill, 2003. The first amendment in the motion for the consideration was moved by Dr Syed Waseem Akhtar and the Minister for Law had opposed it. The second amendment is from Rana Sana Ullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafiqat Khan Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Raja Riaz Ahmad, Sheikh Ijaz Ahmad, Sh

Amjad Aziz, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Ehsan-ul-Haq Noulatia, Mr Muhammad Ashraf Kamboh, Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Ch Muhammad Shaukat, Mrs Tahura Munir and Mr Muhammad Waqas Mr Arshad Mahmood Baggu will move it.

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کیا یہ دوسری امینڈمنٹ ہے؟

جناب سپیکر، جی، دوسری ہے۔ آپ نے پہلی کی تھی یہ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پہلی میں نے کی تھی۔

جناب سپیکر، پہلی آپ نے کی تھی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جی ہاں۔

جناب سپیکر، تو اس میں تو آپ کا نام ہی نہیں ہے۔ رانا عطاء اللہ صاحب --- تشریف نہیں رکھتے۔ رانا

آفتاب احمد خان --- وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب move کریں گے۔

MR SAMI ULLAH KHAN: Sir, I move:

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 10 March 2004 "

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 10 March 2004."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون اسے oppose کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری، جناب سیکرٹری، پہلی بات تو یہ ہے کہ سابقہ کی طرح اس دفعہ بھی یہی ہو گا جیسا کہ ساہسال سے اس ایوان کے اندر ہوتا آیا ہے۔۔

جناب سیکرٹری، میں مہر کین سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس ترمیم پر جو دوست بولیں گے وہ اگلی ترمیم پر نہیں بول سکیں گے۔ یہ خیال کر لیں یہ نہ ہو کہ اگلی ترمیم پر کوئی بولنے والا ہی نہ ہو۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ سابقہ کی طرح اس دفعہ بھی یہی ہو گا جس طرح کہ ہوتا آیا ہے کہ ایک بل اسمبلی کے اندر introduce ہوتا ہے اس کے بعد وہ ایک سلیکٹ کمیٹی کے پاس چلا جاتا ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کے اندر چونکہ گورنمنٹ کی اکثریت ہوتی ہے اس لئے جو کچھ بھی ہوتا ہے اسے صرف cosmetics purposes کے لئے ایک آڈے لفظ کا تھوڑا سا ہیر پھیر کرنے کے بعد سینیڈنگ کمیٹی اسے من و عن پاس کر کے یہاں ایوان کے اندر پیش کر دیتی ہے اور وہ ایک بل کی صورت میں یہاں آ جاتا ہے۔ اس کے بعد اس پر اپوزیشن کی ترمیم آ جاتی ہیں۔ ہم نے بہت ساری یہ ترمیم دی ہوئی ہیں۔ اس کے اوپر ہم بحث مباحثہ کریں گے اور یہ محض پانی میں مدھانی کے مترادف ہو گا۔ کیونکہ اس کے نتیجے کے اندر کوئی تبدیلی تو واقعہ نہیں ہوتی ہے اور یہ محض وقت گزاری کے لئے ایوان کے اندر کارروائی ہوتی ہے۔ بہر حال میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب اسمبلی کے اندر بل introduce ہو تو دو یا چار دن کا وقت دے کر اس کے اوپر بحث کے لئے نام مقرر ہو اور بحث بالکل open ہو جس میں اپوزیشن بجز پر بیٹھنے والے بھی اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔ اسی طرح گورنمنٹ بجز پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی اپنا اپنا نقطہ نظر اس بل اور اس قانون کے بارے میں اسمبلی کے اندر پیش کریں۔ اس کے بعد پھر وہ سلیکٹ کمیٹی کے پاس چلا جائے تاکہ ہاؤس کی طرف سے اس بل کے اندر corporate کرنے کے لئے جو positive proposals آجائیں وہ incorporate ہو سکیں اور سلیکٹ کمیٹی پوری تفصیل کے ساتھ ان تجاویز کو زیر غور لا کر اس کے اوپر فیصلہ کر سکے۔ یہ میری تجویز ہے اس لئے میں بالخصوص آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کو زیر غور لائیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک صدی سے جو قاعدے قوانین اور

روز چل رہے ہیں اسی کے اوپر ہم پختے پٹے جائیں۔ میں نے اس بل کے حوالے سے جو بات آپ کی خدمت کے اندر پیش کی ہے یقیناً گجرات کے اندر ایک یونیورسٹی کھلنے چلی ہے اور کوئی بھی یونیورسٹی کسی بھی ملک، صوبے اور علاقے کے اندر ایجوکیشن کے حوالے سے اعلیٰ ترین ادارہ ہوتا ہے۔ مجھے اس میں پورا گمان یہ ہے اور پہلے بھی میں جب اس اسمبلی کا ممبر تھا تو میں بھی سلیکٹ کمیٹیوں کے اندر بیٹھنا رہا ہوں تو اس میں ہوتا یہ ہے کہ کھٹنے، ڈبڑھ کھٹنے، دو کھٹنے کی میننگ ہوتی ہے اور اس کے اوپر توڑی دیر کے غور و غوض کے بعد جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ چھوٹی موٹی تبدیلی کے بعد وہ پاس ہو جاتا ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ اس ملک کے اندر ایجوکیشن کے حوالے سے بہت سارے ماہرین موجود ہیں اور وہ اس یونیورسٹی 'اسے govern کرنے والی باڈی کے حوالے سے' اس کے روز اینڈ ریگولیشن کے حوالے سے اور اس کے اندر کھٹنے والے مختلف ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے اور وہاں پر جو بھی سلیبس پڑھایا جانے گا اس کے حوالے سے بہت ساری مثبت تجاویز دے سکتے ہیں لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب میری اس ترمیم کو منظور کر کے اس کو مشتمل کیا جانے اور میں آپ کو پورے یقین سے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر یہ مشتمل کی جانے تو ایک بڑی تعداد میں ماہرین تعلیم اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے اپنی طرف سے بہت ہی قیمتی تجاویز پیش کر سکتے ہیں اس لئے میرا مطالبہ یہ ہے اور ماہرین تعلیم جو کہتے ہیں اس کے مطابق میں دو تین چیزیں اس کے اندر پیش کر سکتا ہوں۔ مثلاً ساہا سال سے یہ روایت ہے کہ گورنر صاحب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہوں گے مگر ہمارے ملک کی بد قسمتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر، چانسلر ہوں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، مگر ہمارے ملک کی بد قسمتی ہے کہ اس ملک کے اندر آدھے سے زیادہ وقت میں مارشل لا رہے ہیں۔ جو بھی جمہوریت کا دور آیا اور جس طرح یہ بھی ایک نیم جمہوریت کا دور ہے اس کے اندر بھی ایک ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل یونیورسٹی کا وائس چانسلر ہے۔ اسی طرح پنجاب یونیورسٹی اور انجینئرنگ یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحبین بھی فوجی ہیں اور یہ تعلیم کے ساتھ ایک مذاق ہے کہ ایک آدمی جو ساری زندگی سٹیوٹ کرتا رہا ہے وہ فوجی معاملات کا سپیشلسٹ تو ہو سکتا ہے لیکن تعلیم کے حوالے سے وہ اس کے اندر پوری معلومات، ادراک اور درد نہیں رکھتا۔ ایسے لوگ ان مناصب کے

اور فائز ہو جاتے ہیں اور یہ available بھی نہیں ہوتے ہیں۔ مثلاً اس میں ایک مثبت تجویز آسکتی ہے کہ آئندہ سے یونیورسٹی کے چانسلر پنجاب کے اندر پنجاب اسمبلی کے سپیکر کو ہونا چاہئے۔ available بھی ہیں اور ہاؤس کے اعتماد کو بھی رکھتے ہیں تو اس طرح کی بہت ساری باتیں اسی صورت میں آسکتی ہیں جب اسے public opinion کے لئے elect کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی شکر۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں اگلی ترمیم پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ جی رانا مناء اللہ خان صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں گجرات یونیورسٹی کے بل پر اپنی ترمیم کے حوالے سے بات کرنے سے پہلے آپ سے صرف دو منٹ لوں گا تاکہ اس ترمیم کے پس منظر میں اپنی بات رکھ سکوں۔

جناب سپیکر! تیسری دنیا میں مختلف خطوں کی ترقی میں تناسب ٹھیک نہ رہے تو وہاں پر بصر کیا حالات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اس وقت انڈیا کے اندر علیحدگی کی جتنی بھی تحریکیں ہیں ان میں بنیادی بات یہ ہے کہ وہاں مختلف علاقوں کی ترقی ایک طرح سے نہیں ہے۔ سری لنکا میں بھی یہی ہے اور پاکستان کے اندر بھی ایسے ہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہیومن ڈویلپمنٹ کے تین اہم حصے ہیں اس میں ہیلتھ، ایجوکیشن اور انفراسٹرکچر ہے۔ اگر مختلف علاقوں کے اندر ان تین ایریڈ میں اگر بہت زیادہ فرق ہو گا تو وہاں نفرت جنم لے گی۔ میں اس حوالے سے گجرات یونیورسٹی کو دیکھتا ہوں کہ حکومت پنجاب ایک بڑا ہی خطرناک عمل کرنے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا وطن عزیز ایک وقت پہلے اس لیے سے گزر چکا ہے کہ جب کسی خطے میں احساس محرومی پیدا ہوتا ہے تو وہاں کا کوئی نیشنلسٹ لیڈر کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے کہ مجھے اسلام آباد کی سڑکوں سے پت سن کی خوشبو آتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے مستقبل میں کوئی ایسا لیڈر بیٹھنا کھڑا ہو گا اور کہے گا کہ مجھے میری کیاں کے زرمبادلہ کی خوشبو گجرات کی یونیورسٹی سے آ

رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر، آپ اپنی ترمیم کے حوالے سے بات کریں۔ آپ تو کپاس پر چلے گئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں اسی پر آرہا ہوں کہ تین ڈویریں کپاس اور دیگر اجناس کی صورت میں ملک کے لئے بہت زیادہ زرمبادلہ کھاتے ہیں اور ان تینوں ڈویرنوں کے لئے صرف ایک یونیورسٹی ہے لیکن جناب وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے شہر میں ان تین ڈویرنوں کو نظر انداز کر کے گجرات میں یونیورسٹی بنانے جارہے ہیں اور میں تاریخ کی درستی کے لئے اپنی بات رکھ رہا ہوں کہ کل کو اگر اس ایریا کا کوئی قوم پرست کھڑا ہو کر یہ نفرت کے بیج بونے گا۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر شفیق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بنیادی طور پر دو ڈویریں ہیں جس میں سے ذیرہ غازی خان ڈویریں کو جنم دیا گیا اور دونوں ڈویریں بہاولپور اور ملتان میں یونیورسٹیاں موجود ہیں۔

جناب سپیکر، آپ ریکارڈ کی درستی کے لئے فرما رہے ہیں کہ دونوں ڈویرنوں میں یونیورسٹیاں موجود ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! اسی طرح زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے ذیرہ غازی خان میں اپنی برانچ کے طور پر ایک کلچ کھولا ہوا ہے۔

جناب سپیکر، شکر۔ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ریکارڈ کی درستی کا شکر یہ لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ پنجاب جس کو ہم وسطی پنجاب کہتے ہیں اگر وہاں ہیلتھ ایجوکیشن اور انفراسٹرکچر کے حوالے سے محروم ہے جسے آگے جانیں گے تو اس پر دو طرح کی رائے پائی جائیں گی تو پھر وہاں پر نفرت جنم لے گی۔ اس حوالے سے میں کہتا ہوں کہ حکومت ایک اہم اقدام کرنے جا رہی ہے۔ اس کے لئے پورے پنجاب میں اس پر بحث ہونی چاہئے اور اس معاملے کو عوام کی طرف جانا چاہئے تاکہ یہ تمام معاملات ہمارے

سامنے آسکیں کہ کیا وجہ ہے کہ گوجرانوہ ڈویژن کی آبادی بیس لاکھ ہے اور اس کے بجائے اس کے ایک شہر جس کی آبادی دس لاکھ ہے وہاں پر یہ یونیورسٹی بنائی جا رہی ہے۔ اس کے تمام زاویوں پر عوام کے اندر بحث ہو سکے تو اس کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اس کو 10۔ مارچ 2004 تک عوام اور پریس میں اس پر بڑی بحث ہونی چاہئے تاکہ ہم کوئی خطرناک قدم نہ اٹھالیں کہ مستقبل کے مورخ لکھیں کہ کس طرح پنجاب اسمبلی نے ایک وزیر اعلیٰ کے شہر میں یونیورسٹی بنا کر دیگر پسماندہ حصوں کو محروم کیا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، میں اگلی ترمیم پر بات کروں گا۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیے!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گجرات، گوجرانوہ ڈویژن کا شہر ہے۔ گوجرانوالہ کی آبادی سو ستر لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یونیورسٹی گجرات میں بنانی ہے تو اس کو گوجرانوالہ میں بنائیں جہاں آبادی بھی زیادہ ہے اور وہاں سے سیالکوٹ بھی نزدیک ہے، حافظ آباد ضلع بھی نزدیک ہے اور شیخوپورہ بھی نزدیک ہے۔ اس کے بجائے کہ آپ گجرات میں یونیورسٹی بنائیں، گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر بنائیں۔ ڈاکٹر شفیق صاحب نے کہا ہے کہ ملتان میں بنی ہوئی ہے تو ملتان بھی ڈویژن ہے، بہاولپور میں بنی ہوئی ہے تو وہ بھی ڈویژن ہے اس لئے گوجرانوالہ ہیڈ کوارٹر پر بنانی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ گوجرانوالہ چونکہ لاہور کے نزدیک ہے اس لئے گجرات میں بنا رہے ہیں۔ جناب

اعجاز احمد سہل صاحب۔

چودھری اعجاز احمد سہل، جناب سپیکر! میں اگلی ترمیم پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر، راجہ ریاض احمد صاحب۔ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیے!

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! ایک قتل ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر، یہ آج کی بات کر رہے ہیں۔

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، یہ دو دن ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ شیخ اجاز احمد صاحب۔۔۔

تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ امجد عزیز صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ۔۔۔

تشریف نہیں رکھتیں۔ جناب احسان الحق صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد اشرف کمبوہ

صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ترمیم 10 مارچ والی تو ہم نے دی ہی نہیں،

ہم نے تو 25 فروری کی دی تھی۔ اس کے اندر اسے کھان adjust کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، آپ نے 10 مارچ والی نہیں دی۔ دوا کھنی لی گئی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، میرے خیال میں کوئی clerical mistake ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر، dates کی اکٹھی کر دی گئی ہیں تاکہ ایک ہی دفعہ سارے دوست بات کر لیں۔

سید احسان اللہ وقاص، میرے خیال میں میرے فاضل دوستوں نے کافی تفصیل سے بات کر لی

ہے۔ میں مزید بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! اس سے پیشتر اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ میں صرف یہی

بات کروں گا کہ صوبے کے اندر یونیورسٹیاں بننا ایک اچھا عمل ہے اور یہ بننی چاہئیں۔ میں تو یہ چاہتا

ہوں کہ گجرات سے پہلے ذریعہ غازی خان میں بن جانے اور اس سے پہلے یہ میں بن جانے۔ میں اس پر

بھی خوش ہوں کہ یہ بننی چاہئیں لیکن میں یہ گزارش ضرور کروں گا کہ جس صوبے کے اندر یونیورسٹی

بن رہی ہو تو اس صوبے کے تمام لوگوں کو اس میں participate کرنا چاہئے اور اس کا بہترین طریقہ

یہ ہے کہ اس کو اخبارات میں مشہر کیا جائے اور پورے لوگوں کی رائے لینے کے بعد اسے اچھے سے

اچھے طریقے سے بنایا جائے۔ بات یہ ہے کہ اس میں کوئی کمی نہ رہ جائے تاکہ تمام لوگوں کی آراء لینے کے بعد بہترین طریقے سے اس کو ترتیب دیا جاسکے۔ شکر یہ

جناب سپیکر، چودھری محمد شوکت صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مسز طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! یونیورسٹیاں بنانے کا عمل بہت اچھا ہے اور یونیورسٹیاں بننی چاہئیں۔ جاپان ایک مجموعاً سالک ہے اس میں چھاس کے قریب یونیورسٹیاں ہیں۔ اس میں یہی بات ہے کہ جہاں یونیورسٹی بنانی جارہی ہے تو اسے ماہرین تعلیم بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے اسے مشہور ہونا چاہئے تاکہ سب لوگ اپنی آراء دے سکیں۔ اس طرح بہترین تجاویز سامنے آسکیں گی، فحاض دور ہو سکیں گے اور ایک بہت اچھا بل پیش کیا جاسکے گا۔ شکر یہ

جناب سپیکر، شکر یہ۔ جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جہاں تک یونیورسٹی بنانے کا تعلق ہے تو جو یونیورسٹی گجرات میں بنے گی تو اس میں بھی عام لوگ تعلیم حاصل کریں گے اور پنجاب کے دیگر شہروں میں بھی جو یونیورسٹیاں بنیں گی تو ان میں بھی انشاء اللہ عام غریب لوگ تعلیم حاصل کریں گے۔ یہ پورے پنجاب کی ضرورت ہے۔ پنجاب میں تو درجنوں یونیورسٹیاں بننی چاہئیں۔ اس سے انشاء اللہ پنجاب کی ترقی میں اور عوام کی فلاح و بہبود میں اضافہ ہوگا۔

جہاں تک اس کو مشہور کرنے کا تعلق ہے تو بہت ساری تجاویز آسکتی ہیں اور بہت سارے لوگ جن کا تعلق تعلیم کے شعبے سے ہے جو باہر بیٹھے ہیں، وہ اس میں بہت ساری چیزیں دے سکتے ہیں۔ مثلاً اسی ایوان میں ہمارے ایک مسز رکن نے پچھلے دنوں ایک تحریک پیش کی تھی کہ اگر ایگریکلچرل یونیورسٹی کو حضرت مہر علی شاہ کے نام سے موسوم کیا جائے تو یہ بھی تجویز آسکتی ہے کہ گجرات کی اس یونیورسٹی کو حضرت شاہ ولی اللہ یونیورسٹی قرار دیا جائے جو برصغیر کے ایک بہت محترم بزرگ عالم دین تھے جن پر دیوبند اور بریلوی تمام کا اتفاق ہے۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تجویز دوں گا اور محترم قائد ایوان نوٹ کریں کہ اس گجرات یونیورسٹی کو حضرت شاہ ولی اللہ یونیورسٹی قرار دیا جائے تو یہ بہت اچھا ہوگا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اپنے آپ کو صرف اور صرف اس ترمیم کی حد تک محدود رکھوں گا۔ ترمیم میں یہ تجویز دی گئی تھی کہ اسے عوامی رائے کے لئے مشتمل کیا جائے۔ اس پر ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ یونیورسٹی ایک علاقے کے عوام کے پُر زور مطالبے پر بنائی جا رہی ہے اور صحیح مسوں میں اس یونیورسٹی کی اس علاقے میں ضرورت ہے اس لئے یہ بنائی جا رہی ہے۔ اس کو مزید مشتمل کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف دو تین چیزوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات ڈاکٹر وسیم اختر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمائی کہ سابقہ کی طرح ان ترمیم کا بھی وہی حشر ہو گا تو میں اس پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں قانون سازی کا ایک طریقہ کار ہے تو اسی طریقہ کار کے مطابق قانون سازی ہوتی ہے۔ انھوں نے دوسری بات یہ فرمائی ہے کہ بحث کے لئے وقت مقرر ہو تو اس پر میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے ترمیم دی تھی تو بحث کے لئے وقت مقرر ہے وہ جتنا چاہیں کھل کر بات کر سکتے تھے لیکن انھوں نے صرف اپنی بات اسی پر ختم کر دی کہ بحث کے لئے علیحدہ وقت مقرر کیا جائے۔ آج جب یہ ترمیم یا بل لے لیا گیا ہے تو وہ اپنی مرضی کے مطابق جتنی بات کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔

اس کے بعد سميع اللہ خان صاحب نے کہاں کے زرمبادلہ کے بارے میں فرمایا ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ گجرات بھی زرمبادلہ کے حوالے سے پنجاب کے کسی بھی دوسرے شہر سے پیچھے نہیں ہے اور ایک کثیر زرمبادلہ ہمیں وہاں سے آتا ہے۔

جناب سپیکر! انھوں نے پھر یہ فرمایا کہ نفرت کے بیج۔ تو میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ کوئی اور یہ کام کرے نہ کرے بلکہ انھوں نے یہ لائن ضرور دے دی ہے کہ نفرت کے بیج ضرور بونے چاہئیں اور احساس محرومی کی بات انھوں نے خود کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی تو شاید نہ کرے لیکن انھوں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے فرمایا ہے کہ پورے صوبے کے عوام کو اس میں participate کرنا چاہئے۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبے کے عوام تو بعد میں participate کریں گے، صوبے کے عوام کے منتخب نمائندے کیا participate کر رہے ہیں، دو ترمیم ہیں، ایک public opinion کے لئے اس کو مشنر کرنے کے حوالے سے ہے اور دوسری اس کو Select Committee کے حوالے سے سمجھنے کے متعلق ہے۔ 36 ممبران نے یہ ترمیم منظور کی ہیں۔ میں اپنے معزز اراکین کی توجہ چاہوں گا کہ 36 ممبران نے یہ دو ترمیم دی ہیں اور شاید اس بات کا ریکارڈ ہے کہ 36 میں سے صرف 10 لوگ بولیں گے، 26 لوگ ترمیم دینے کے باوجود اس ایوان میں موجود ہی نہیں ہیں۔ (شیم، شیم) جب یہ حکومت کو سمجھاتا ہے کہ حکومت قانون سازی کی طرف توجہ نہیں دیتی۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب سمیع اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں دو باتیں ضرور کرنا چاہوں گا کہ اگر وزیر موصوف سمجھتے ہیں کہ باقی 26 نہیں ہیں تو میں کون کا کہ G.M کورم کو یہاں سے بھیج کر دیکھ لیں، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا کورم بھی پورا نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر، آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ بیڑ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں تو قانون سازی میں دلچسپی کی بات کر رہا تھا کہ قانون سازی میں ہماری اتنی دلچسپی ہے کہ۔۔۔

وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چودھری محمد اقبال صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! کافی دنوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ میں نے اپوزیشن والوں کو ٹوکا نہیں ہے۔ گیلڈی میں بیٹھے ہوئے حضرات کو اس ایوان کے اندر سے address نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ جواب نہیں دے سکتے اس لئے ان کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں وزیر خوراک کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہ اینٹیل گیری میں بیٹھے ہوئے افسران حکومت کا حصہ ہیں اور ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ یہاں پر بیٹھیں، یہ کوئی ایسی غیر قانونی یا غیر آئینی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر، سمیع اللہ خان صاحب! ہم نے اس پر کوئی بحث تو نہیں کرنی ہے۔ آپ خود ہی فرما دیتے ہیں کہ سیکرٹری صاحبان تشریف نہیں لاتے۔ اگر وہ لوگ آئے ہیں تو آپ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ بیٹھے کیوں ہیں؟ آپ میز تشریف رکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ جواب بالکل غیر جانبدار ہے۔

جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں۔ آپ نے ایوزیشن کی طرف سے on the floor of the House جو الفاظ کہے ہیں کہ سیکرٹری صاحبان اس ایوان کے اندر تشریف نہیں لاتے۔ اگر وہ تشریف فرما ہیں تو آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ میں نے یہی الفاظ کہے ہیں۔ جی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! مجھے آپ کی بات سے بالکل اتفاق ہے لیکن بات یہ ہے کہ ایوزیشن پورے ایک سال سے ہوم سیکرٹری کو کہتی رہی ہے کہ وہ یہاں آ کر بیٹھیں۔ یہ بیچارے تو کورم پورا کرنے کے لئے آجاتے ہیں ان کے بس میں کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر، یہ بھی سیکرٹری ہیں۔ میز تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ہوم سیکرٹری کی حالت یہ ہے۔۔۔ اگر آپ نے ان کی بات سنی ہے تو ہماری بھی سنیں۔

جناب سپیکر، آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میں آپ کی کیا بات سنوں؟

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! P.A.C نے کہا ہے کہ ہوم سیکرٹری آئے، CM نے اس کے لئے سپیشل کہا ہے۔ یہ تو ہوم سیکرٹری کے کسی پی۔ اے کو فون کرنا چاہئے تھا کہ ہوم سیکرٹری نہیں آسکتا۔۔۔

جناب سپیکر، میز تشریف رکھیں۔ ہاؤس کو چنے دیں۔ میں نے لاہ منسٹر صاحب کو floor دیا ہے۔
جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ قانون سازی کے حوالے سے میرے بھائی اصغر گجر صاحب نے کہا تھا کہ ممبران کو participate کرنا چاہئے۔ اس حوالے سے میں بات کر رہا ہوں کہ participation کا تو ہمارا یہ حال ہے۔ ہم participate تو کرتے ہی نہیں ہیں۔ چند لمحے پہلے میرے ایک بھائی نے کہا کہ ہم بڑی اچھی ترامیم دینا چاہتے تھے اور ہماری ترمیم یہ بھی ہو سکتی تھی کہ سپیکر صاحب یونیورسٹی کے چانسلر ہو جائیں۔ یہ تجویز کوئی باتوں سے تو نہیں آسکتی۔ اس کے لئے آپ کو امینڈمنٹ دینی چاہئے تھی۔ امینڈمنٹ آپ نے دی نہیں لیکن گیلری سے play کرنے کے لئے آپ ایوان میں کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ یہ ہو سکتا تھا، وہ ہو سکتا تھا اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ جہاں گورنمنٹ کا یہ فرض بنتا ہے اور ہم قانون سازی لے کر آتے ہیں وہاں اپوزیشن کا بھی فرض بنتا ہے کہ participate کریں، اس میں contribute کریں۔ میں نے آج سے چند دن پہلے کہا تھا اور ارشد بگو صاحب اس کے گواہ ہیں، میں نے اس حد تک کہا تھا کہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر ترامیم لائیں اور مجھے اس بات کی خوشی ہوگی کہ اگر آپ کی ترمیم logical ہو، اس صوبے کے مفاد میں ہو تو اس پر concede کرتے ہوئے میں خوشی محسوس کروں گا۔ میں نے ہی انہیں offer دی تھی اور انشاء اللہ تعالیٰ حکومت اب بھی اپنی اس offer پر قائم ہے اور آگے چل کر آپ جب ترامیم دیتے ہیں تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر ترامیم دیں اور انشاء اللہ ہم ان کو accommodate کرنے کے لئے حیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ قانون سازی کی طرف آئیں۔ آپ نے ڈیڑھ سال بیچ بجا کر گزارا ہے۔ اب تھوڑا کام کرنے کا وقت ہے، اب کام کیجئے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے لاہ منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ میں نے ایک اچھی تجویز دی تھی اس کا انہوں نے کوئی ذکر ہی نہیں کیا۔ میں نے کہا تھا کہ اس کو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ کے نام سے موسوم کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اس دن ارشد بگو صاحب بار بار فرما رہے تھے کہ بھینس کے آگے بین بجانا۔ آج وہ الفاظ مجھے استہلال کرنے پڑ رہے ہیں۔ آپ کے بات کرنے سے ترمیم نہیں آسکتی، آپ کے دینے سے ترمیم آنے گی۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! راجہ بھارت صاحب اگر اتنی ہی اپنا سخاوت کا اہتمام کر رہے ہیں تو ترمیم اب بھی آسکتی ہے۔ اب وہ متعلقہ ممبر کو invite کر لیں۔ اب یہ ترمیم دے سکتے ہیں۔ اگر ان کو واقعی پسند آئی ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ٹھیک ہے جہاں بھی یونیورسٹی ہو، گجرات میں ہو، بڑی اچھی بات ہے۔ مگر ابھی ڈاکٹر شفیق صاحب بھی یہ کہہ رہے تھے کہ ڈیرہ غازی خان کو ملتان ڈویژن سے کاٹ کر بنایا گیا۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی اور بہاولپور یونیورسٹی کتنے علقتے کو food کر رہی ہے اور یہ گجرات اور لاہور کا فائدہ بھی دیکھ لیں۔ ملتان کی بہاؤ الدین یونیورسٹی میں میانوالی سے لوگ آتے ہیں۔ اگر آپ محرومیوں کی بات کریں گے تو میں اس پر زیادہ بحث نہیں کرنا چاہوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ میں معزز کن کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! کیا پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر، شاہ صاحب! اصل بات تو یہ ہے کہ جب ہاؤس کے اندر question put کر دیا گیا ہو تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں ہو سکتا۔

سید ناظم حسین شاہ، میں نے ان کی بات پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر، انہوں نے آپ کا پوائنٹ سن لیا ہے۔ پلزز آپ ان کا جواب سن لیں۔ جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اپوزیشن کے تمام اراکین اور یہ پورا معزز ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ آج جو بل ہم لے رہے ہیں اس پر ترامیم کا وقت shortage of time کی وجہ سے ختم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ کے حکم کے مطابق ہم نے ٹائم کو extend کیا اور اپوزیشن کی تمام ترامیم لیں اور شاہ صاحب تو ان دنوں یہاں تھے ہی نہیں۔ اب جس دن یہ آئے ہیں اس دن ان کی ترمیم لے لی جائے تو یہ ہو نہیں سکتا۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ ریکارڈ میں میرے لفظ دیکھ لیں۔ میں نے یہی کہا ہے کہ اگر منسٹر صاحب اس کی اجازت دے دیں اور اگر ٹائم ختم ہو گیا ہے تو اس میں بھر بھی یہ رولا relax کر سکتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے صرف یہ نہیں کہا کہ یہ کر رہے ہیں۔ میں نے تو ان سے request کی بات کی ہے اور باقی جہاں تک ڈاکٹر شفیق صاحب کی بات تھی، میں یہی مختصراً عرض کروں گا کہ جہاں تک محرومیوں کا تعلق ہے، مٹنان میں آج بھی انگلش کالج نہیں ہے لیکن وہاں انگلش سکول تو ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاں گجرات کے اوپر نظر کرم ہو رہی ہے تو اس طرف بھی نظر کرم کریں۔ چیف منسٹر صاحب بھی اجازت دے سکتے ہیں، لاہ منسٹر صاحب بھی اجازت دے سکتے ہیں، اگر وہ ترمیم کو پسند فرماتے ہیں تو وہ اب اجازت دے دیں تو concerned ممبرز ترمیم دے دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ صاحب نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ جو ترامیم آئی چاہئیں تمہیں وہ within clear two days آئی چاہئیں تمہیں لیکن یہ چونکہ دو دن، کے بعد آئی ہیں اور حکومت کی طرف سے اجازت ملنے پر ہی ان کو اجازت دی گئی ہے تو وہ تو پہلے ہی اجازت دے چکے ہیں اور اپوزیشن کو سننا چاہتے ہیں کہ وہ ترمیم لے کر آئیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! میں اپنی ترمیم کی بات نہیں کر رہا اور نہ ہی میں نے دی ہے۔ میں نے صرف یہی کہا ہے کہ اگر لاہ منسٹر صاحب اس کی اجازت دیں تو اس میں آپ دیکھیں کہ ابھی precedent create کریں گے، اس میں کوئی بری بات تو نہیں ہے۔
جناب سپیکر، شکریہ۔

The amendment moved and the question on the first amendment is:

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25 February 2004."

(The motion was lost.)

(اذانِ عشاء)

MR SPEAKER: The amendment moved and the question on the second amendment is -

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25 February 2004."

(The motion was lost)

جناب سپیکر، اجلاس ناز عشاء کے لئے بیس منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
(اس مرحلہ پر اجلاس بیس منٹ کے لئے ملتوی کیا گیا)
(ناز عشاء کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 17-7 پر
کرسی صدارت پر مستکن ہوئے)

MR SPEAKER: The third amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch. Asghar Ali

Gujjar, Ch. Muhammad Shaukat, Mrs. Tahira Munir and Mr. Muhammad Waqas.

جی جناب ارشد محمود باگو!

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move

"That the University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be referred to the Select Committee consisting of the following members with instructions to report upto 25 February 2004."

Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Rana Sana Ullah Khan, Mr Ijaz Ahmad Schole, Mian Ghulam Haider Bari, Rana Aftab Ahmad Khan, Mrs Lubna Tariq, Ch Nazar Hussain Gondal, Raja Muhammad Shafiqat Khan Abbasi

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be referred to the Select Committee consisting of the following members with instructions to report up to 25 February 2004 "

Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Rana Sana Ullah Khan, Mr Ijaz Ahmad Schole, Mian Ghulam Haider Bari, Rana Aftab Ahmad Khan, Mrs Lubna Tariq, Ch Nazar Hussain Gondal, Raja Muhammad Shafiqat Khan Abbasi

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون سے oppose کرتے ہیں۔ جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب! جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم کوئی irrelevant بات کرتے ہیں تو جناب وزیر قانون ہماری گرفت بھی کرتے ہیں اور بعض دفعہ اپنے انداز میں اسے ہماری تضحیک کے لئے بھی پیش کرتے ہیں۔ جو پہلی amendment پیش ہوئی تھی اس میں صرف یہ تھا کہ اس کو مشتمل کیا جائے۔ لیکن وزیر قانون نے پتا نہیں کہاں سے شروع کیا جب Clause by Clause اس میں amendment discuss ہو گی تو پھر اسی amendment کو discuss کیا جانے کا لیکن ان کا کہنا بس یہ ہے کہ کمیٹی نے بڑے غور و خوض کے ساتھ یہ بل منظور کر کے یہاں بھیجا ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ جو بھی قانون بنایا جاتا ہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس سے مستفید ہوں، ادارے مضبوط ہوں اور ان میں بہتری آئے۔ ہم نے اس میں یہ کہا تھا اس بل کو سلیک کمیٹی کے سپرد کیا جانے اس لئے کہ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے غالباً یکم نومبر کو پیش ہوا تھا اور کمیٹی نے اس پر صرف ایک دن discussion کر کے 67 Clauses کا یہ بل recommend کر کے ہاؤس میں بھیج دیا ہے۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ ہمیں یونیورسٹیوں سے کوئی اعتراض نہیں ہے یونیورسٹیاں بننی چاہئیں، سکول بننے چاہئیں اور ہر قسم کے ادارے بننے چاہئیں کیونکہ ان کی ضرورت ہے لیکن ہماری یہ درخواست ہے جو ہم نے اس میں amendment بھی کی ہے کہ آپ نے سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا اور اس نے صرف ایک دن اس پر غور و خوض کیا اور ہاؤس کے سپرد کر دیا۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ اس کو دوبارہ Select Committee کے سپرد کیا جائے اور وہ اس پر غور و خوض کرے تاہم اس میں مزید کوئی اہم باتیں آجائیں۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست ہے کہ وہ اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے بعد سلیک کمیٹی کے سپرد کرے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ چودھری محمد شوکت صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ باقی صاحب تو بات کر چکے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری امیری گزارش یہ ہے کہ اس ترمیم کے ذریعے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس بل کو ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ پہلے تو میں اپنے معزز بھائی کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میری کسی بات سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے دلی طور پر معذرت خواہ ہوں۔ میں نے ہرگز اس خیال سے اپنی بات نہیں کی تھی جس کی طرف میرے معزز بھائی نے نشاندہی کی ہے۔ بہر حال اس کے باوجود اگر میری کسی بات سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو اس کے لئے میں ان سے ذاتی طور پر معذرت خواہ ہوں اور میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں۔ دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ کمیٹی نے صرف ایک دن کے لئے اس بل پر غور کیا ہے اس لئے اس کو ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ میں پھر اپنی اس بات کو دہرانا چاہوں گا کہ یہاں جو بھی legislation ہوتی ہے اس کے لئے کچھ قواعد و ضوابط ہوتے ہیں جن کے مطابق legislation ہوتی ہے۔ جب ہم سینیٹنگ کمیٹی کو بل refer کرتے ہیں تو حکومت ہر گز سینیٹنگ کمیٹی کو اس بات کے لئے پابند نہیں کرتی کہ آپ اس کی رپورٹ فوراً ایوان میں پیش کریں یا ایک گھنٹے کے لئے اجلاس کر کے رپورٹ پیش کر دیں۔ اس باؤس کی آج کی کارروائی اس بات کی شاہد ہے کہ مجلس قائمہ برائے محکمہ ہوم کو ایک bill refer ہوا تھا اور اس کی اس ایوان نے رپورٹ پیش کرنے کی مہلہ میں دو ماہ کی توسیع کی ہے۔ اسی طرح ایک اور کمیٹی کو bill refer ہوا تھا اس میں بھی آپ نے دو ماہ کی توسیع کی ہے۔ چنانچہ کمیٹیاں مکمل طور پر آزاد ہوتی ہیں خود مختار ہوتی ہیں اور وہ جتنا وقت چاہیں کر بل پر غور کر سکتی ہیں لیکن کمیٹی اگر یہ محسوس کرے کہ اس بل میں کوئی ایسی ترمیم والی بات نہیں ہے اور جو بل ان کے زیر غور ہے اس میں کسی قسم کی ترمیم کی ضرورت نہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی مکمل طور پر اس کے لئے بااعتماد ہے۔ میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی تھی کہ ہماری مجالس قائمہ میں اپوزیشن کے ممبران بھی ہیں اگر اپوزیشن کا کوئی ممبر یا حکومتی ممبر کا بھی کوئی ممبر اس رپورٹ سے اتفاق نہ کرتا ہو تو وہ اپنا dissenting note دے سکتا ہے تو اس لئے میری استدعا ہوگی کہ اس بل پر پہلے مجلس قائمہ نے بہت تفصیل کے ساتھ غور کیا ہے لہذا اس ترمیم کو مسترد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: The fourth amendment is from Rana Sana Ullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma, Raja Riz Ahmad, Sheikh Ejaz Ahmad, Sh Amjad Aziz, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Ehsan-ul-Haq and Mr Muhammad Ashraf Kamboh Rana Sana Ullah Khan may move it

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : Sir, I want to move it.

MR SPEAKER: Ok! Raja Muhammad Shafqat Abbasi Sahib!

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate): Thank you, Mr Speaker! I move.

"That University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be referred to the Select Committee consisting of the following members with the instructions to report up to 10 March 2004 "

Mr Sibghatullah Chaudhry, Ch Altaf Ahmad, Ch Shoaib Karim, Mr Arshad Mehnood Baggu, Mrs Nayyar Murtaza Lone, Ch Muhammad Shaikat, Ch Muhammad Akram Gujjar, Dr Asad Ashraf, Malik Jawad Kamran Khar, Dr Nadia Aziz, Malik Muhammad Javed Siddiqui and Brig. (Retd) Muhammad Hassan

MR SPEAKER: The motion moved is -

"That University of Gujrat Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be referred to the Select Committee consisting of the following members with the instructions to report up to 10 March 2004 "

Mr Sibghatullah Chaudhry, Ch Altaf Ahmad, Ch Shoab Karim, Mr Arshad Mahmood Baggu, Mrs Nayyar Murtaza Lone, Ch Muhammad Shaukat, Ch Muhammad Akram Gujjar, Dr Asad Ashraf, Malik Jawad Kamran Khar, Dr Nadia Aziz, Dr Muhammad Javed Siddiqui and Brig (Retd) Muhammad Hassan.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

MR SPEAKER: Minister for Law has opposed. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi Sahib!

آوازیں، کوئی ستیاں، کوئی ستیاں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، میرے دوستوں کو بہت غارش ہوتی ہے۔ جب بھی میں کوئی ستیاں کے مسئلے کی بات کرتا ہوں، کوئی ستیاں کی پسندگی کی بات کرتا ہوں تو یہاں نہیں انہیں کیوں غارش ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ اپنی ترمیم پر بات کریں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! کوئی ستیاں ان کی جمیڈین گنی ہے۔

محترمہ شمیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ شمیم اختر: عباسی صاحب نے غارش کا لفظ استعمال کیا ہے جو کہ نامناسب ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں نے جو غارش کی بات کی ہے وہ

اپنی محترمہ سبوں کے لئے نہیں کی، یہ جو ادھر وزیر، بیٹھے ہیں ان کو غارش ہے۔ میں نے آپ کو نہیں

کہا بلکہ ان وزراء کو کہا ہے، آپ محسوس نہ کریں۔ (قطع کلامیوں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیر۔ آرڈر پلیر۔ عباسی صاحب کو بت کرنے دیں۔ صرف آدھ گھنٹہ وقت رہ گیا ہے۔ جی، عباسی صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس طرح میرے دوستوں نے کہا ہم بالکل یونیورسٹی کے حق میں ہیں، یونیورسٹیاں بننی چاہئیں۔ باقی مالک میں یونیورسٹیوں کی جتنی تعداد ہے پاکستان میں اس کی نسبت بہت کم یونیورسٹیاں ہیں۔ صرف ایک Nottingham Shire جو کہ انگلینڈ کی county ہے اس میں جتنی یونیورسٹیاں ہیں ہمارے پورے پاکستان میں اس سے آدھی بھی نہیں ہیں اس لئے یونیورسٹیاں ضرور بنیں، ہر جگہ بننی چاہئیں بلکہ میں راجہ صاحب کی وساطت سے کہوں گا کہ اس یونیورسٹی کا ایک کمیٹی راولپنڈی میں ہونا چاہئے تاکہ راولپنڈی ڈویژن بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

آوازیں، کوئی سٹیٹیاں میں اس کا کمیٹی ہونا چاہئے۔ (قطع کلامیوں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیر۔ آرڈر پلیر۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اگر راولپنڈی ڈویژن میں اس کا کمیٹی ہو گا تو کوئی سٹیٹیاں اور مری والے بھی اس سے مستفید ہوں گے، راجہ صاحب کا حلقہ بھی مستفید ہو گا۔ میں نے اس دن بھی گزارش کی تھی کہ ایک کمیٹی بنانی چاہئے جو اس کی چھان بین کرے کہ وزیر اعلیٰ کو ہم جو powers دے رہے ہیں، وزیر اعلیٰ کی advice پر چانسلسر کام کرے گا تو کیا یہ justified ہے؟ کیا یہ reasonable ہے؟ یہ کمیٹی جس کے ممبران کے میں نے نام دیئے ہیں یہ سب کے سب expert لوگ ہیں۔ یونیورسٹی Act کے تحت تمام تر اختیارات کا منہ وہاں کا Senate ہوا کرتا ہے، سنڈیکیٹ ہوا کرتا ہے، وہ اپنے by-laws بناتے ہیں، وہ اپنے قواعد و ضوابط بناتے ہیں۔ یہ اسمبلی انہیں اختیار دیتی ہے۔ ان سنڈیکیٹ کے فیصلوں کے خلاف جو اپیلیں ہوتی ہیں، revisional powers یا review کی جو powers ہیں وہ چانسلسر صاحب کے پاس ہوا کرتی ہیں۔ چانسلسر ایک independent ہوتا ہے۔ جب چانسلسر کام کر رہا ہوتا ہے تو by virtue of the office as a Governor وہ کام نہیں کھر رہا ہوتا بلکہ وہ چانسلسر ہوتا ہے۔ اس کے privileges

بطور گورنر کے ہوتے ہیں وہ اس پر apply نہیں کرتے۔

وزیر تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ انہوں

نے اپنی ترمیم میں یہ کہا ہے کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کو بھیجا جائے تاکہ بہتر مشورہ ہو سکے لہذا انہیں

اپنی ترمیم کے دائرہ کار کے اندر رستے ہوئے ہی بات کرنی چاہئے۔ He has to be restricted

only towards his amendment. جبکہ وہ تو چانسلر کی بات کر رہے ہیں۔ انہیں اپنے آپ کو

صرف اس ترمیم تک محدود رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ اس طرف بھی آرہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! یہ وزیر تعلیم ہیں لیکن مجھے بڑا افسوس ہوا ہے کہ

انہوں نے بھی bill نہیں پڑھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ مشورہ کرنے کی خاطر ترمیم دی گئی ہے جبکہ

یہ ترمیم مشورہ کرنے کے لئے نہیں دی گئی بلکہ اسے سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب! پرووائس چانسلر کو اپنا خطرہ ہے کہ جب میں

چانسلر کی بات کروں گا تو اس کے بعد پھر پرووائس چانسلر کی بات بھی کروں گا۔ میں اپنے بھائی کو

یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کے بارے میں بات نہیں کروں گا۔ بالکل legal بات ہے، آئینی بات

ہے کہ چانسلر کو جب include کر رہے ہیں، وزیر اعلیٰ کے ماتحت لا رہے ہیں تو یہ یونیورسٹی کے

معاملات میں ایک encroachment ہوگی، یونیورسٹی کی ایک independent working ہوتی ہے،

یہ خود مختار ادارے ہوا کرتے ہیں۔ دنیا بھر اور پاکستان میں بھی تمام یونیورسٹیاں خود مختار ادارے

ہوتے ہیں۔ آپ کا اندازہ یونیورسٹی کا Act نکال کر دیکھ لیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا Act

نکال کر دیکھ لیں، زرعی یونیورسٹی کا Act نکال کر دیکھ لیں، اسلام آباد میں جو صدر پاکستان ہو گا وہی

چانسلر ہوتا ہے۔ اس میں کسی جگہ بھی نہیں لکھا کہ He will act on the advice of the

Prime Minister۔ یہی صورت حال علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی ہے اور اگر صرف پنجاب یونیورسٹی

کے اس rule کو follow کرنے کے لئے یہ کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ اسمبلی کو dissolve کرنے اور اسمبلی کا اجلاس بلائے کے لئے اور اسمبلی کے Money Bill کو assent کرنے کے لئے گورنر کے جو اختیارات آئین میں دیئے گئے ہیں، جب گورنر وہ powers exercise کرے گا تو اس میں وہ وزیر اعلیٰ کی advice پر عمل کرنے کا bound ہو گا۔ اگر گورنر آئین کے علاوہ کوئی کام کر رہا ہو گا تو He is not bound to act on the advice of the Chief Minister جس کی میں یہ مثال دوں گا کہ آئین کے آرٹیکل 248 میں گورنر اور صدر پاکستان کو immunity ہوتی ہے۔ ان کے acts immune ہوتے ہیں، عدالتوں میں ان کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا لیکن ہم تو پانسڈ کو بطور گورنر وزیر اعلیٰ کے ماتحت کر رہے ہیں تو اس کے کام اس کے acts جو امیٹیوں پر 'reviews پر اور ملازمین کی terms and conditions کے حوالے سے بہت سارے معاملات آتے ہیں تو گورنر ہر معاملے میں چیف منسٹر کی advice پر bound ہو جائے گا۔ میں جناب سے بھی گزارش کروں گا کہ ہم جس کلاز میں گورنر کو ماتحت کر رہے ہیں تو اس کا کیا بنے گا جس میں لکھا ہوا ہے کہ،

248 (1) The President, a Governor, the prime Minister, a Federal Minister, a Minister of State, the Chief Minister and a Provincial Minister shall not be answerable to any court for the exercise of powers and performance of functions of their respective offices

اس آرٹیکل کو ہداری کورٹس نے base بنایا اور انڈین کورٹس نے بھی کہ جب گورنر، گورنر سے ہٹ کر کوئی مفہم کر رہا ہوتا ہے تو اس کا یہ right اور privilege نہیں رہتا کہ اس کی immunity declare کی جائے۔ میرے پاس انڈین کورٹس کے فیصلے ہیں وہ میں راجہ صاحب کی خدمت میں بھی پیش کروں گا۔ پنجاب یونیورسٹی کے معاملے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی میں لے کر آیا ہوں۔ انھوں نے سردار علی کیس میں کہا کہ یونیورسٹی کے جو Rules and Regulations ہیں یہ

statutory نہیں ہیں۔ گورنر کے جو functions ہیں When he acts like a Chancellor he is mere a Chancellor وہ اس کے پرائیویٹ اور پبلک functions ہوتے ہیں۔ ان معاملات میں کورٹ کے سامنے writ petitions میں اس کو جوابدہ ہونا پڑے گا اس نے میری جناب سے گزارش ہے کہ AIR 1962 مدھیہ پردیش کا بنیادی کیس ہے اور پاکستانی کورٹس نے بھی اپنی judgement میں اسی پر rely کیا۔ میں سپریم کورٹ کے تین ججز شفیق رحمن صاحب جن کے بارے میں سب کو علم ہے کہ وہ بہت لائق قائل اور سپریم کورٹ کے بہت integrity والے جج تھے میں نے پہلے دن بھی کہا تھا کہ ہم ہر اس تجویز کی حمایت کریں گے جس سے اس ایوان کی supremacy قائم ہو، جس سے اس ایوان کے اختیارات میں اضافہ ہو، جس سے پارلیمانی نظام مضبوط ہو لیکن اس معاملے میں کہ وزیر اعلیٰ صاحب advice کیا کریں تو میں سمجھوں گا کہ یہ بات یونیورسٹی کے اندرونی معاملات میں encroachment ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ کل جب گورنر صاحب کے پاس آئین کے آرٹیکل 248 کے تحت جانے کا جن کو یہ اختیار ہو گا کہ اس اسمبلی کے پاس کئے ہوئے بل کو بھی وہ سپریم کورٹ کے ان فیصلوں کی روشنی میں واپس کر سکتے ہیں۔ اسلام آباد میں جو قائد اعظم یونیورسٹی ہے یا وفاقی قانون سازی سے جو یونیورسٹیاں بنی ہیں اس کی روشنی میں یہ بل refer back ہو سکتا ہے کہ آپ چانسلر کے اختیارات curtail کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں نے جو سلیکٹ کمیٹی تجویز کی ہے اس میں بہت ذمہ دار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بل ان کے سپرد کیا جائے تاکہ کل ہماری جگہ ہنسائی نہ ہو۔ کل جب یہ معاملہ عدالتوں میں جانے کا تو اس کلام کی بنیاد پر ہمارا قانون illegal and void declare ہو جائے گا کہ یہ basic spirit کے خلاف ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ سلیکٹ کمیٹی کی ترمیم کو منظور کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ رانا منا، اللہ خان صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔

سید احسان اللہ وقاص، یونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری میں آپ سے اور محترم لاء منسٹر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ قانون سازی اس ہاؤس کا بڑا کام ہوتا ہے۔ رانا مناء اللہ صاحب تو کبھی کبھار تشریف لے آتے ہیں لیکن راجہ ریاض صاحب، رانا آفتاب صاحب اور ہمارے ایوزیشن لیڈر کو اس کام میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور وہ کبھی یہاں تشریف نہیں لائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران حزب اقتدار، یہاں ترامیم میں حصہ لینا ایوزیشن کا کام ہوتا ہے۔ جب دوہنی یا جدہ کی کوئی بات ہوتی ہے پھر تو ہمارے فاضل بھائی بھاگ بھاگ کر بات کرتے ہیں لیکن کسی ایک ترمیم میں بھی قائد حزب اختلاف قاسم ضیاء صاحب، راجہ ریاض اور رانا آفتاب صاحب نے کبھی حصہ نہیں لیا۔ میں لاء منسٹر صاحب سے وضاحت چاہتا ہوں کہ کیا انھوں نے تو ان کو منع نہیں کیا ہوا کہ وہ اس موقع پر نہ آیا کریں؟

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، حکریہ مہربانی۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے اس لئے آپ کو بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سیکرٹری، یہ نئے نئے حکومت کے ساتھ ملے ہیں اس لئے اس طرح کہہ رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، یہ بالکل ٹھیک ہے کہ قانون سازی نہ صرف اس ہاؤس کا بلکہ قومی اسمبلی اور سینٹ کا بھی سب سے بڑا اور اہم کام ہے۔ [*****]

جناب سیکرٹری، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! انھوں نے بات کی ہے تو ہماری بات بھی سنیں۔

جناب سیکرٹری، معزز پریس والوں سے بھی گزارش ہے کہ یہ الفاظ پریس کی زینت نہیں بنتے چاہئیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جس طرح پورا ڈیڑھ سال ایم۔ ایم۔ اے کو پرویز مشرف کے ہاتھ انسانی ہاتھ نہیں
 بلکہ۔۔۔

جناب سپیکر، آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ میز تشریف رکھیں۔
 جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بات کرنے کے لئے
 اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر، شیخ اعجاز احمد صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ امجد عزیز صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف
 نہیں رکھتے۔ محترمہ علمی زاہد بخاری صاحبہ۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں۔ جناب احسان الحق صاحب۔۔۔
 وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد اشرف کمبوہ صاحب!

جناب محمد اشرف کمبوہ، جناب سپیکر! یہ جو مجلس قائمہ برائے تعلیم نے recommend کیا ہے
 اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنا چاہئے تاکہ اس بل کی جو غامیاں ہیں وہ دور کی جاسکیں۔ میں یہ بھی
 گزارش کروں گا کہ جیسے باقی یونیورسٹیاں ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر ہیں اس طرح یہ یونیورسٹی بھی
 گجرات کی بجائے گوجرانوالہ میں بنانی چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔۔۔ جی، وزیر قانون!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب والا! ترمیم میں میرا نام بھی شامل ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ اخبارات میں آ رہا تھا

|*****|

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

* محکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ کلروائی چلنے دیں۔ بیگز چلنے دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! مجھے وضاحت کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! بیگز چلنے دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! مجھے وضاحت کرنے دیں۔

جناب سپیکر، جی 'فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: میرے فاضل بھائی نے یہ فرمایا ہے کہ پاکٹ اپوزیشن ہوتی ہے اور نفل ہوتا

ہے، نفل ہوتا ہے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ جنرل مشرف صاحب سے دامن کوہ پر امین فہیم صاحب کوئی

رشتے کی بات کرنے گئے تھے۔ (قطع کلامیوں)

جناب سپیکر، بیگز تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص: وہاں ان کی تین کھنٹوں کی جو ملاقات ہوئی تھی وہ رشتے لینے دینے کی بات

کرتے رہے تھے؟

معزز ممبران حزب اقتدار، نعرہ ہائے تحسین

جناب سپیکر، شاہ صاحب! بیگز، آپ تشریف رکھیں۔ میں اس topic پر بات کرنے کی اجازت نہیں

دیتا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر۔۔۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ بیگز آپ تشریف رکھیں۔ بیگز تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے اراکین اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہوئے)

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ہمیں بھی بات کرنے دیں اور ہماری بات بھی سنیں۔

جناب سپیکر، بیگز آپ تشریف رکھیں۔ اب میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا۔ جی 'وزیر قانون!

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آرڈر پیجز۔ آرڈر پیجز۔ خان صاحب! میں اس پر debate تو نہیں کر سکتا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جیسے احسان اللہ وقاص صاحب اخلاق سے نیچے چلے گئے ہیں میں اس کا جواب بالکل نہیں دوں گا کہ انھوں نے اس حوالے سے پرویز مشرف سے ملاقات کی۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات ان کو نہیں جھتی تھی۔ میں اس کا جواب نہیں دوں گا لیکن میں پھر اسی بات پر آؤں گا کہ آج وزراء کی جمالیں یہ بتا رہی ہیں کہ یہ پاکٹ اپوزیشن ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! پیجز تشریف رکھیں اور کارروائی چلنے دیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ہم وقاص صاحب کو حق بات کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انھوں نے حق بات کی ہے۔ انھوں نے سچی بات کی ہے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب فرمائیں!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! آپ سے بہتر ج کون ہو سکتا ہے کہ پاکٹ اپوزیشن کیا ہے اور جاندار اپوزیشن کیا ہے، ہمارے ایم۔ ایم۔ اے کے دوست بھی جان داری سے اپوزیشن کارول ادا کر رہے ہیں اور یہ اسمبلی کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جانے گا۔ یہ کیا پاکٹ یونین، پاکٹ یونین کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ ترمیم جو پیش کی گئی ہے وہ اس حوالے سے ہے کہ اس بل کو سلیک کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔

جناب سپیکر، میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ بل جو ہے یہ سینٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اس پر ارشد بگو صاحب نے بات کی تھی اور اس کے جواب میں، میں نے بات کر لی تھی۔ اس کے بعد شفقت عباسی صاحب نے بات کی ہے جو اس ترمیم سے کسی طور پر بھی متعلقہ نہیں تھی اس لئے آگے جا کر میں اس کا جواب دوں گا اس لئے میں یہ استدعا کروں گا کہ یہ ترمیم قابل پذیرائی نہیں ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question on the third amendment is:

"That the University of Gujrat Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education , be referred to the Select Committee consisting of the following members with the instructions to report upto 25 February 2004.

1. Ch Asghar Ali Gujjar,MPA
2. Mr Arshad Mehmood Baggu,MPA
3. Dr Syed Waseem Akhtar,MPA
4. Rana Sana Ullah Khan, MPA
5. Mr Ejaz Ahmad Sehole,MPA
6. Mian Ghulam Haider Bari, MPA
7. Rana Aftab Ahmad Khan, MPA
8. Mrs Lubna Tartq, MPA
9. Ch Nazar Hussam Gondal, MPA
10. Raja Muhammad Shafiqat Khan Abbasi, MPA."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The amendment moved and the question on the fourth amendment is:

"That the University of Gujrat Bill, 2003 as recommended by Standing Committee on Education be referred to the Select Committee consisting of the following members with the instructions to report upto 10 March 2004 "

1. Mr Sibghatullah Chaudhry, MPA
2. Ch Altaf Ahmad, MPA
3. Ch Shoaib Karim, MPA
4. Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA
5. Mrs Nayyar Murtaza Lone, MPA
6. Ch Muhammad Shaukat, MPA
7. Ch Muhammad Akram Gujjar, MPA
8. Dr Asad Ashraf, MPA
9. Malik Jawad Kamran Khar, MPA
10. Dr Nadra Aziz, MPA
11. Dr Muhammad Javed Siddiqui, MPA and
12. Brig (Retd) Muhammad Hassan, MPA"

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the University of Gujrat Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSE - 3

MR SPEAKER : Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 5

MR SPEAKER : Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

ADDITION OF NEW CLAUSE - 13A

MR SPEAKER: The next amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Ch Muhammad Shaukat , Mrs Tahira Munir, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi and Mr Arshad Mehmood Baggu may move it.

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move

That after Clause 13 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, the following new Clause 13A be added -

"13A . Pro-Vice Chancellor:- (1) The Chancellor shall appoint one or more Pro-Vice Chancellors from a Panel recommended by the Vice Chancellor.

(2) A Pro-Vice Chancellor shall be appointed on such terms and conditions as the Chancellor may determine.

(3) A Pro-Vice Chancellor shall hold office during the pleasure of the Chancellor for a term not exceeding four years

(4) A Pro-Vice Chancellor shall have such powers and duties as may be prescribed by the Syndicate on the recommendations of the Vice Chancellor

(5) A Pro-Vice Chancellor, if directed by the Vice Chancellor, shall preside over the meetings of the Authorities of which the Vice Chancellor is the Chairman "

MR SPEAKER: The motion moved is:

That after Clause 13 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, the following new

Clause 13A, added -

*13A. Pro-Vice Chancellor (1) The Chancellor shall appoint one or more Pro-Vice Chancellors from a Panel recommended by the Vice Chancellor

(2) A Pro-Vice Chancellor shall be appointed on such terms and conditions as the Chancellor may determine.

(3) A Pro-Vice Chancellor shall hold office during the pleasure of the Chancellor for a term not exceeding four years

(4) A Pro-Vice Chancellor shall have such powers and duties as may be prescribed by the Syndicate on the recommendations of the Vice Chancellor.

(5) A Pro-Vice Chancellor, if directed by the Vice Chancellor, shall preside over the meetings of the Authorities of which the Vice Chancellor is the Chairman "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS : I oppose it, Sir

جناب سپیکر، وزیر قانون اسے oppose کرتے ہیں۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جتنی یونیورسٹیوں کے ایکٹ بنے ہیں اس میں پرووائس چانسلر کا جو عہدہ ہے اس کو define کیا گیا ہے اور اس کو رکھا گیا ہے۔ لیکن اس بل میں جو گورنمنٹ نے اب پیش کیا ہے اس میں پرووائس چانسلر کو ignore کیا گیا ہے۔ اس کی reasons کا تو ہمیں نہیں پتا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اگر پرووائس چانسلر کے عہدے کے حعلق اگر ہماری گورنمنٹ ہماری

ترمیم کو approve کر لیتی ہے تو اس سے جناب سپیکر وائس چانسلر کی duties کا ایک طریقہ کار ہے کہ اگر وائس چانسلر وہاں پر نہیں ہے تو اس کی غیر موجودگی میں پرووائس چانسلر اس کی ذیوی کر سکتا ہے، meetings preside کر سکتا ہے اور دیگر ایسے کام ہوتے ہیں جو یہ پرووائس چانسلر کر لیتا ہے۔ وزیر قانون صاحب نے اس سے پہلے یہ فرمایا تھا کہ میں نے ارشد بگو صاحب سے یہ کہا تھا کہ وہ آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کریں۔ ہم مشترکہ طور پر ان ترامیم کو مل بیٹھ کر جو آپ کی جائز ترامیم ہوں گی ان کو recommend کر دیں گے اور مل کر اس بل کو پیش کریں گے۔ میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ ٹھیک ہے ہمیں آپ کی یہ offer منظور ہے۔ اب گورنمنٹ کو چاہئے تو یہ تھا کہ یہ خود اس کے بعد کہتے کہ بھئی آئیں، بیٹھیں اور بیٹھ کر اس پر بات کریں لیکن ان کی طرف سے ہمیں کوئی ایسا عندیہ نہیں دیا گیا۔ آپ نے امدادہ کیا کہ ہم نے ترمیم نمبر 1 اور ترمیم نمبر 2 کے بعد ترمیم نمبر 13 سے پہلے کوئی ترمیم نہیں دی۔ ہم نے اسے right of speech کے لئے بھی استعمال نہیں کیا کہ ہم اس پر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے اس بل کو مزید مستحکم کرنے اور اسے مزید اچھا بنانے کے لئے یہ ترامیم دی ہیں۔ صبح ناظم حسین شاہ بھی اس پر بات کر رہے تھے کہ اگر گورنمنٹ چاہے اگر لاء منسٹر کہتے ہیں کہ یہ ترمیم ٹھیک ہے اور ہاؤس اس کی اجازت دے دیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔ لہذا ہم نے یہ ترمیم اس لئے پیش کی ہے کہ وائس چانسلر کی ذمہ داریوں کو کم کیا جائے اور اس کے ساتھ ایک پرووائس چانسلر رکھا جائے اور یہ کوئی نیا عہدہ یا نئی پوسٹ نہیں ہے بلکہ سابقہ یونیورسٹیز ایکٹ میں پرووائس چانسلر کا عہدہ موجود ہے لہذا میں حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ ہماری اس ابھی ترمیم کو منظور کرے اور انہوں نے ایک میٹج پر ہمارے ساتھ یہ وعدہ بھی کیا تھا یعنی in principles agree بھی کیا تھا کہ آپ کی بات کسی حد تک ٹھیک ہے لہذا ہم اسے approve کریں گے تو میں درخواست کروں گا کہ خیر سگالی تو یہی ہے کہ ہم نے حکومت کو یہ ترمیم دی ہے اور انہوں نے اس میں ہمیں نیم رضامندی بھی دکھائی تھی اگر یہ اس میں بہتر سمجھتے ہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ ہماری ترمیم کو منظور کریں اور اس ہاؤس میں approve کروائیں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، لا، منسٹر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ارشد بگو صاحب نے فرمایا ہے تو آپ کو یاد ہو گا آج سے دو تین دن پہلے جب ہم ترمیم پر بات کر رہے تھے تو منسٹر ایجوکیشن نے بڑے categorically کہا تھا کہ ہم اس بات پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اب بھی میں سمز ز کن کو یقین دلاتا ہوں کہ منسٹر ایجوکیشن نے اس دن اس حوالے سے کہا تھا کہ باقی بلوں میں یہ بات exist نہیں کرتی تو یہ صرف اس حوالے سے یا ہے بلکہ ہمیں تمام بلوں میں یہ ترمیم لانی پڑے گی تو انہوں نے بڑی فراہمی کے ساتھ یہ کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں تو میں اپنے بھائی سے گزارش کروں گا کہ منسٹر ایجوکیشن نے جس طرح بات کی تھی ہم اپنے اس موقف پر قائم ہیں۔ آپ آج کے بعد جس وقت بھی بیٹھ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ آپ کی طرف سے آجانے گی تو اس وقت ہم اسے take up کر لیں گے لیکن یہ چونکہ short of time تھیں اس پر نہ ہم آپس میں بیٹھ سکے ہیں نہ بات کر سکے ہیں تو اس لئے بعد میں آپ منسٹر ایجوکیشن سے باقاعدہ بات کریں اور جہاں جہاں ضرورت ہے ہم باقاعدہ ایک comprehensive طریقے سے آپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہیں اس لئے میری استدعا ہوگی کہ اسے ہم take up کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد منسٹر ایجوکیشن ارشد بگو صاحب اور احسان اللہ وقاص صاحب آپس میں بیٹھ کر طے کر لیں اور اگر کہیں ضرورت ہوتی تو ہم اس ترمیم کو نئے سرے سے لے آئیں گے۔ منسٹر صاحب نے اس پر assurance دی ہوئی ہے کہ آپس میں بیٹھ کر ہم بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں ایک مختصر سی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی کا ایک ہمارا ایک بنیادی ایکٹ ہے۔ اس میں یہ چیزیں provided ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی کے پچھلے وائس چانسلرز دیکھ لیں ان میں سے 80 فیصد وائس چانسلر وہ ہیں جو پہلے پرو وائس چانسلر تھے اس کے بعد وائس چانسلر بنے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ ایک پرو وائس چانسلر کو آئندہ یونیورسٹی کی

قیادت سنبھالنے کے لئے تیار کرتے رہتے ہیں تو اگر وزیر تعلیم اس بارے میں ہمیں دو نوک یٹین دہانی کرائیں تو پھر ٹھیک ہے۔ انہوں نے کمیٹی میں بھی یٹین دہانی کرائی تھی کہ ہم اسے لے کر آئیں گے لیکن اسے بعد میں نہیں لایا گیا۔

جناب سپیکر، لاہ منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے یہ جو گزارش کی ہے کہ اس پر تھوڑی سی بات کرنے کی ضرورت ہے اس لئے ہم اسے جلدی میں نہیں کرنا چاہتے کیونکہ بعض یونیورسٹیاں ایسی ہیں کہ جہاں پر یہ عمدہ موجود تو ہے لیکن وہ غلطی چلا آ رہا ہے اور اس کے باوجود کام چل رہا ہے۔ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے بعد آپ منسٹر ایجوکیشن کے ساتھ بیٹھ جائیں اگر ہمارا consensus ہو جاتا ہے تو یہ ترمیم اس وقت بھی لائی جاسکتی ہے۔ چونکہ ایجوکیشن منسٹر صاحب نے اس دن بات کی تھی تو اس لئے میں نے اس بات کو آگے بڑھایا ہے۔ آج اس کو ہم take up کر لیتے ہیں بعد میں ہم آپس میں بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ تو تمام محرکین لاہ منسٹر صاحب کی بات سے اتفاق کرتے ہیں لہذا چونکہ یہ ایسی ترمیم کو press نہیں کرتے اس لئے میں question put کرتا ہوں۔

The amendment moved and the question is:

That after Clause 13 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, the following new Clause 13A be added -

"13A. Pro-Vice Chancellor:- (1) The Chancellor shall appoint one or more Pro-Vice Chancellors from a panel recommended by the Vice Chancellor.

(2) A Pro-Vice Chancellor shall be appointed on such terms and conditions as Chancellor may determine

- (3) A Pro-Vice Chancellor shall hold office during the pleasure of the Chancellor for a term not exceeding four years .
- (4) A Pro-Vice Chancellor shall have such powers and duties as may be prescribed by the Syndicate on the recommendations of the Vice Chancellor
- (5) A Pro-Vice Chancellor , if directed by the Vice Chancellor , shall preside over the meetings of the Authorities of which the Vice Chancellor is the Chairman "

(The motion was lost)

CLAUSE - 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

The time of House is extended for further 30 minutes.

CLAUSE - 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the questions is

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

ADDITION OF NEW CLAUSE 20A.

MR SPEAKER: The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Ch Muhammad Shaukat, Mrs Tahira Munir, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi. Dr Syed Waseem Akhtar may move.

DR SYED WASEEM AKHTAR - Sir, I move

That after Clause 20 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, the following new Clause 20A be added:-

"20A. The Senate. - (1) The Senate shall consist of-

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! پہلی amendment جو Senate کی تھی وہی approve نہیں ہوئی اس لئے اس پر مزید amendment نہیں آسکتی۔ میزبان تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جب آپ نے allow کر دیا اور محرک نے اس کو پڑھنا شروع کر دیا تو میں۔۔۔

جناب سپیکر، ہم نے rules کے مطابق اس ایوان کو چلانا ہے۔ rules اس کی اجازت نہیں دیتے کہ جب main ترمیم ہی ہاؤس نے approve نہیں کی تو آگے اس کی approval نہیں ہو سکتی۔ جب ہاؤس نے سینٹ کی اجازت نہیں دی تو آگے یہ move نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سینٹ تو بل کے اندر ہے ہی نہیں۔ ہم یہ add کروا رہے ہیں کہ سینٹ کو ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، سینٹ ہو گی تو اس میں ترمیم آنے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، یہ بالکل نئی کلاز ہے۔

جناب سپیکر، آپ سینٹ میں ترمیم کر رہے ہیں۔ جب سینٹ کا وجود ہی نہیں ہے تو اس میں ترمیم کیا ہو گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! کلاز 20 میں ہم نے Authorities of the University کو approve کیا ہے۔ ان میں سینٹ کا کوئی ذکر نہ ہے اس لئے جب 20A آئے گا تو انہیں 20 میں ترمیم دینی چاہئے تھی کہ اس میں سینٹ کو شامل کیا جائے۔ جب وہ ترمیم انہوں نے نہیں دی تو بعد میں اس پر یہ additional clause نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر، آپ کی جو basic ترمیم ہے اس میں آپ نے سینٹ کا ذکر نہیں کیا۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جب جناب نے محرک کو یہ اجازت دے دی کہ وہ اپنی ترمیم پڑھے تو میں جناب سے یہ روٹنگ مانگ رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر، ہم نے rules کے مطابق اس ایوان کو چلانا ہے۔ جب مجھے بتایا گیا کہ یہ ترمیم پیش نہیں کر سکتے تو میں نے محرک کو بتا دیا ہے۔ انہوں نے ابھی اس کو پورا پڑھا ہی نہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ rules اور قانون تو جناب کا چلتا ہے۔

جناب سپیکر، میں بھی کوئی عقل کل تو نہیں ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو، ہمدی اس میں ترمیم 20 کے بعد 20A ہے۔

جناب سپیکر، اگر آپ مہلی ترمیم پر لے آتے تو اس پر بات ہو سکتی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 20A ہے اور اس میں 20 کا figure آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! گزارش یہ ہے کہ سینٹ میں آپ ترمیم لانا چاہ رہے ہیں، جب سینٹ کا وجود ہی نہیں ہے تو ترمیم کس میں آنے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، کلار 20 میں تمام ادارے discuss کئے گئے ہیں جو کہ اس یونیورسٹی کے ادارے ہوں گے۔ اس کے اندر سینٹ کو انہوں نے deliberately omit کیا ہے چنانچہ ہم نے 20A شامل کروا کر سینٹ کے یونیورسٹی ادارے کو اس یونیورسٹی کی Authorities میں شامل کرنے کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر، یہ ترمیم پہلے آئی چلتی تھی پھر یہ ہاؤس میں move ہو سکتی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، یہ 20A ہے یہ اس کے ساتھ ہی ہے۔

جناب سپیکر، جب سینٹ کے بغیر ہاؤس نے approval دے دی تو اب اس میں آپ ترمیم نہیں

لا سکتے۔ محرک اسے move نہیں کر سکتے لہذا یہ ترمیم dispose of ہوئی۔ Next is addition of

new Clause 20B ہے۔ اس پر بھی وہی rule apply ہوتا ہے لہذا یہ بھی dispose of ہوئی۔

CLAUSE - 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Rana Aflab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Abbasi, Mr Ejaz Ahmad Samma

Raja Riaz Ahmad, Sh Riaz Ahmad, Sh Anwar Aziz, Mrs Azma Zahid Bokhari, Mr Ehsan-ul-Haq Asan Naulata, Mr Muhammad Ashraf Kamboh, Rana Aftab Ahmad Khan may move it He is not in his seat Raja Muhammad Shafqat Abbasi may move it

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : Thank you, Mr Speaker! I move

"That in Clause 21, in sub-clause (1), in para (viii) of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, for the word "three", the word "five" be substituted "

MR SPEAKER: The motion moved is

"That in Clause 21, in sub-clause (1), in para (viii) of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, for the word "three", the word "five" be substituted "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir

MR SPEAKER: Minister for Law has opposed it Raja Muhammad Shafqat Abbasi!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکرہ۔ جناب سپیکر! یونیورسٹی کے تمام ترقیاتی کام متعلقہ سٹیٹ کیٹ ہو تا ہے نہ پائلس ہو تا ہے نہ پرو وائس پائلس ہو تا ہے اور نہ چار ایم۔ پی۔ ایز جو ہم induct کریں گے وہ ہوتے ہیں اس لئے سٹیٹ کیٹ کے اختیارات rules بنانے سے لے کر statute بنانے سے لے کر regulation تک ساری کی ساری سٹیٹ کیٹ کی powers آتی ہیں۔ اس میں سارے کے سارے high powered لوگ ہوتے ہیں جن کا بہت تجربہ ہوتا ہے۔ اس ترمیم کے ذریعے ہم یہ چاہتے ہیں کہ Dean of Faculty کسی بھی یونیورسٹی میں کم از کم تین

departments کا سربراہ ہوتا ہے۔ یقیناً یہ ایک بڑی یونیورسٹی بننے جا رہی ہے۔ اگر سنڈیکیٹ میں پانچ Dean ہوں گے تو یونیورسٹی کے نقطہ نظر کی صحیح نمائندگی ہو سکے گی اس لئے کہ سنڈیکیٹ کے جو بانی ممبران ہوں گے ان میں

Vice Chancellor, Secretary to the Government, Finance Secretary, Education Secretary, Chairman Higher Education, one Vice Chancellor of any public University, three members of the Provincial Assembly of the Punjab to be nominated by the Speaker of the Assembly, five persons of eminence to be nominated by the Chancellor, Chairman Board of Intermediate & Secondary Education, Gujranwala, two Principals of constituent Colleges, two Principals of affiliated Colleges, the Executive District Officer (Education), Gujrat, the Registrar, the members of the Syndicate

کینے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں سارے بڑے لوگ ہیں 'ان میں ہمارے ایم۔ پی۔ ایز بھی ہوں گے۔ میرے خیال میں ادھر سے بھی ہوں گے اور ادھر سے بھی ہوں گے۔ اس میں یونیورسٹی نے سارے معاملات چلانے ہوتے ہیں۔ وائس چانسلر بھی اس میں بطور سیکرٹری رجسٹرار کے ساتھ اس کا role ہوتا ہے۔ رجسٹرار یا وائس چانسلر نے جہاں خود فیصلے کئے ہوتے ہیں تو ان کو defend کرنے کے لئے یا اپنے ہی معاملات میں وہ بطور appellant court نہیں بیٹھ سکتے۔ وہ defend نہیں کر سکتے کہ جو فیصلے وائس چانسلر نے بطور وائس چانسلر کرنے ہیں مثلاً کسی کو اگر سزا دی ہوئی ہوتی ہے یا کوئی اور معاملہ کیا ہوتا ہے تو terms and conditions کے حوالے سے وہ معاملات جب سنڈیکیٹ میں بطور appellant کیونکہ یہ بھی شامل ہے کہ سنڈیکیٹ میں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اگر کسی کا right infringe ہوتا ہے اس کا right effect ہوتا ہے تو سنڈیکیٹ اس کو hearing دے گی اس کو سننے کے بعد فیصلہ کرے گی اس لئے وہ معاملات جہاں ultimate فیصلے وائس چانسلر کرتا ہے تو وہ وائس چانسلر as a spectator of syndicate بیٹھا ہوتا ہے۔ He was not in a position to defend those cases. کیونکہ اپنے ہی معاملے میں اس نے فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ وہ جج کا role ادا نہیں کر سکتا اس لئے practically بعض اوقات معاملات میں difficulty ہوتی ہے۔ جیسے میں نے

پہلے بھی کہا کہ یونیورسٹی کی انتظامیہ سب سے زیادہ بااختیار ہوتی ہے اور اپنے معاملات بہتر طور پر جان رہی ہوتی ہے۔ باہر سے جو لوگ ایم۔ پی۔ اے یا کوئی اور صاحب ہوں گے ان کو اتنا پتا نہیں ہوگا کہ یہ فیصد کس شکل میں دیا جائے؟ اس لئے یہ ترمیم دی گئی ہے کہ یہ تین Deans جو ہیں وہ اپنی ریٹائرمنٹ کے قریب جا کر Dean بنتے ہیں اور وہ دو یا تین ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہوتے ہیں۔ بجائے تین کے اگر اس یونیورسٹی میں پانچ Deans ڈال دیئے جائیں تو وہ سنڈیکٹ میں University point of view سے زیادہ بہتر ہو سکیں گے اور وہ پروفیسر صاحبان جو اپنا بطور لیکچرار سے سفر شروع کرتے ہیں پھر اسسٹنٹ پروفیسر اور پروفیسر بنتے ہیں۔ پھر پروفیسر سے جا کر Dean تک پہنچتے ہیں۔ ان کے لئے بھی ایک acknowledgement ہوتی ہے ان کے لئے بھی ایک تلاش ہوگی کہ وہ سنڈیکٹ میں بیٹھیں گے تو وہ ایک رواج والی بات ہوگی۔

اس حوالے سے دوسری بات یہ ہے کہ Pro-Vice Chancellor کو تو ہم define کر رہے ہیں کہ Pro-Vice Chancellor کے وہ اختیارات ہوں گے جو انہیں چانسلر وقتاً فوقتاً دے گا۔ میری یہی بات ہے کہ Chief Minister is not figured any where in this Act. یا تو ہمیں چیف منسٹر کو بالکل اختیارات دینے چاہئیں کہ تمام معاملات ان کے ہوں گے۔ وہ جو آرٹیکل 11 کے تحت سیکشن 11 میں ہے کہ چیف منسٹر کی advice پر چانسلر bound ہوگا اس سے confusion پیدا ہوگی اس سے ambiguity پیدا ہوگی۔ چیف منسٹر صاحب کے پاس already پورے صوبے کے Executive Head ہونے کے باوجود اتنا ماتم نہیں ہوگا کہ وہ تمام پالیسی matters وہ تمام معاملات جس طرح میں نے کہا ہے کہ ہم اس Act کے تحت تمام اختیارات چانسلر کو دے رہے ہیں اس کے پاس revisional powers ہوں گی اس کے پاس review کرنے کے اختیارات ہوں گے، اس کے پاس Appellate کے اختیارات ہوں گے۔ وہ تمام تر اختیارات independently execute کر سکتا ہے۔ جب ہم اس کو اس قدر سے آزاد کریں گے کہ یہ advice والی بات ہوگی۔ جس طرح چیف منسٹر کچھ معاملات میں گورنر کو advice کرتا ہے یا پرائم منسٹر یا cabinet صدر پاکستان کو advice کرتی ہے تو وہ advice ایک privileged بات ہوتی ہے۔ اس advice کو courts or tribunal بھی enquire نہیں کر سکتی۔ وہ اس کی legality میں جا کر دیکھ سکتی ہیں کہ یہ جو ایکشن

اس respondent کا ہے یہ legally ٹھیک ہے یا غلط ہے؛ لیکن اس میں کورٹس competent نہیں ہوتیں کہ وہ جا کر اس کو examine کریں اور اس advice کا مطالعہ کریں کہ اس معاملے میں چیف منسٹر کی advice کیا تھی؟ پرائم منسٹر کی advice کیا تھی؟ اس لئے کہ ہمارے اپنے Article 105 کے تحت وہ privileged ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے ترمیم یہ دی ہے کہ Deans کی تعداد تین سے بڑھا کر پانچ کر دی جائے۔ کہاں آئین کی بات ہے، کہاں چیف منسٹر exist نہیں کرتا؛ پتا نہیں کہاں کہاں سے عباسی صاحب اس کو لے کر آجاتے ہیں۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ یہ اپنے آپ کو اس پر محدود رکھیں کہ اگر ان کی تعداد تین سے بڑھا کر پانچ ہو جانے گی تو اس سے اس کی کلا کر دی پر کیا فرق پڑے گا؟

جناب سپیکر، جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں تو آئین کی بت کرتا ہوں۔ جم تو چلتے ہیں کہ اس ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی ہو۔ کوئی بھی ایسا باب اس ایوان سے نہ ہو جو آئین کی خلاف ورزی کے مترادف ہو۔ کل اگر یہ معاملہ عدالتوں میں یا گورنر صاحب کے پاس assent کے لئے جانے تو وہ اس کو واپس کر دیں۔ وہ زیادہ جگہ ہنسائی ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ نے جو ترمیم دی ہے صرف اس میں یہ کہا ہے کہ اس کی تعداد تین سے بڑھا کر پانچ کر دی جائے۔ لاہ منسٹر صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس سے relevant بات کریں۔ کیونکہ ٹائم تھوڑا ہے اور پھر مزید extend کرنا پڑے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ آئین کا وہ آرٹیکل بتا دیں کہ جہاں پر یہ لکھا ہے کہ تین سے پانچ کرنے سے کوئی صورت حال بہتر ہو جانے گی۔ وہ پڑھ دیں تو میں اس پر اتفاق کر لوں گا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! وہ اختیارات جو ان کو آئین نہیں دیتا وہ اختیارات جو یہ حاصل نہیں کر سکتے اس کو سیکشن 11 کے تحت endorse کر رہے ہیں۔ آرٹیکل 105 میں کہتے ہیں کہ

105 (2) The question whether any, and if so what, advice was tendered to the Governor by the Chief Minister [or the Cabinet] shall not be inquired into in, or by, any court, tribunal or other authority.

یونیورسٹی کے یہ تمام معاملات جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو بھی فیصلے Syndicate کرے گی یا Syndicate کے فیصلے پائلز کے پاس جائیں گے تو پنجاب کی عدالتیں 'پاکستان کی عدالتیں ان کو inquire نہیں کر سکیں گی۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب! وہ بات نہیں کرنا چاہ رہے۔ جناب اعجاز احمد سل صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ ریاض احمد! تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ اعجاز احمد صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ امجد عزیز صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔ محترم علی زاہد بخاری صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔ جناب احسان الحق! تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد اشرف کبوتر! تشریف نہیں رکھتے۔ جی، لا، منشر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی کے خیالات کا احترام کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں ان سے مستفید ہوا بھی ہوں اور مزید کبھی طیحہہ بیٹھ کر ان سے مستفید ہوں گا۔

شکریہ

جناب سپیکر، جناب سید احسان اللہ و قاص صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ کو کالی ساہے 'کالی ناٹم دیا ہے۔ اس پر کوئی بحث تو نہیں ہو سکتی۔ جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! normally یونیورسٹیوں میں جو faculties ہوتی ہیں ان کے سربراہ کو Dean کہا جاتا ہے۔ اب اس یونیورسٹی کی incorporation کے لئے جو ادارے بنانے گئے ہیں اس کے حساب سے زیادہ سے زیادہ ایک Dean Faculty of Science بن سکتا ہے۔ اگر معزز وزیر قانون صاحب اور جناب وزیر تعلیم صاحب حق 3 میں ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ایک Dean Faculty of Commerce بن سکتا ہے، ایک science Dean بن سکتا ہے اور ایک آرٹس کا Dean بن سکتا ہے۔ میرے خیال میں تین Deans کے علاوہ چوتھا Dean بنانے کی وہاں پر کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ میز تشریف رکھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، کافی بات ہو گئی ہے۔ جی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں لاہ مشنر صاحب کا مشکور ہوں۔ مجھے ذاتی طور پر بالکل مطمئن نہ کریں اس ایوان کو مطمئن کریں۔ جو لاہ مشنر صاحب کہتے ہیں کہ یہ پڑھ دیں تو میں جناب کی اجازت سے پڑھ دیتا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ پائل اور چیز ہوتی ہے، گورنر اور چیز ہوتی ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ جاننے کے لئے مطمئن کرنے کے اس ایوان کو مطمئن کریں۔

MR SPEAKER: Thanks. The amendment moved and the question is:

"That in Clause 21, in sub-clause (1), in para (viii) of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, for the word "three", the word "five" be substituted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE - 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 28

MR SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 29

MR SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Syed Ehsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Ch Muhammad Shaukat, Mrs Tahira Munir, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mr

Muhammad Waqas , Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi and Syed Ehsan Ullah Waqas may move it.

SYED EHSAN ULLAH WAQAS: I move:

That in Clause 29 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education.

- (i) after the word "Rules", appearing in line 1, the words "within the three months of the notification of this Act", be added; and
- (ii) after the existing proviso, the following second proviso be added thereafter:-

"Provided further that the rules shall be laid on the Table of the House for information of the members."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 29 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education".

- (i) after the word "Rules", appearing in line 1, the words "within the three months of the notification of this Act", be added; and
- (ii) after the existing proviso, the following second proviso be added thereafter".

"Provided further that the rules shall be laid on the Table of the House for information of the members."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جی، سید احسان اللہ و قاص! سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر! یہ amendment بڑی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس میں ایک فقرہ لکھ دیا گیا ہے کہ rules بنانے جائیں گے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں سے ایک ایکٹ 1998 میں لاہور کالج آف اکنامکس کے حوالے سے پاس کیا گیا تھا اور اس میں بھی یہی فقرہ تھا کہ اس کے rules بنانے جائیں گے اور آج 2004 ہے پھر سال گزر جانے کے باوجود ابھی تک اس کے rules نہیں بنائے گئے ہیں۔ یہ ایکٹ پاس کروا لیتے ہیں ادارے بن جاتے ہیں لیکن ان کو بغیر rules کے اپنی مرضی سے چلایا جاتا ہے اس لئے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے rules بنانے کے لئے ایک مدت کا تعین کیا جائے اس کے لئے ہم نے تجویز دی ہے کہ تین مہینے کے اندر اندر اس کے روز بنائے جائیں اور جب اس کے rules بن جائیں تو ان کو ممبرز کی information کے لئے اس ایوان میں پیش کیا جائے۔ یہ ہم اس لئے چاہتے ہیں کہ ایک موثر قانون سازی ہونی چاہئے ایسی قانون سازی ہو کہ آئندہ اس سلسلہ میں کوئی مسئلہ پیدا نہ ہوں۔ اگر آپ یہاں پر صرف ایکٹ پاس کر لیتے ہیں اور rules کے بارے میں کوئی پابندی نہیں لگائیں گے تو انہوں نے دو سال تک اس کے rules ہی نہیں بنائے ہیں اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ ہم نے یہ amendment دی ہے کہ تین مہینے کے اندر اندر rules بنائیں۔ اگر انہوں نے rules بنائے ہیں تو انہیں اس بات پر کیا اعتراض ہے جب rules بننے ہیں تو تین مہینے کے اندر اندر بنالیں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ ان rules کو تین مہینے کے اندر اندر بنا کر ایوان میں بحث کے لئے پیش کیا جائے۔ بلکہ صرف ممبران کی information کے لئے ایوان میں پیش کیا جائے تاکہ ہمیں confirm ہو جائے کہ rules بنانے کے لئے اس اسمبلی میں جو ایکٹ پاس کیا گیا تھا اس ایکٹ کے مطابق rules بن گئے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، جناب چودھری اصغر علی گجر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر! ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ ترمیم کافی سوچ سمجھ کر دی گئی ہے۔ کچھ باتیں تو احسان اللہ و قاص صاحب نے ایوان کی خدمت میں پیش کی ہیں اور اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ایک چیز یہاں بنا

دی جاتی ہے اور اس کے بعد اس کو لاوارث چھوڑ دیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ افسران اپنی مرضی کے مطابق جو چیز ان کے دل میں آتی ہے وہ اس کو کرتے چلے جاتے ہیں۔ بعض اوقات اس میں یہ بھی ہوتا ہے مثلاً میں آپ کی خدمت میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ وہاں کے جو موجودہ وائس چانسلر ہیں چونکہ ان کو rules میں ترمیم کرنے کی اجازت دی گئی ہے تو انہوں نے rules میں ترمیم کر کے اپنے بھائی کو ایک post پر لگا دیا ہے جو اس پوسٹ کے لئے fit نہیں تھا اس لئے ہر چیز specified ہوتی چلتے تاکہ وائس چانسلر اذین یا کسی بھی Head of Department کا آئندہ کسی کو victimize نہ کر سکے یا اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے rules میں اپنی مرضی کے مطابق کوئی ترمیم یا تنسیخ نہ کر سکے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اگر یہ یونیورسٹی بنا رہے ہیں تو سارے rules اس مقرر مدت میں بالکل clear ہو جانے چاہئیں تاکہ اس کے مطابق یونیورسٹی چل سکے۔ دوسری بات جو ہم نے اس میں رکھی ہے ظاہر ہے کہ یہ پورے پنجاب کا سب سے معزز ایوان ہے اور یہ اس ایوان کا حق ہے کہ اس کے سارے قاعدے قوانین جس کے حوالے سے یہ لمبی چوڑی بحث ہو رہی ہے اور اس کے نتیجے میں یہ بل پاس ہو گیا یہ اس ایوان کا حق ہے کہ یونیورسٹی جو بھی روز اینڈ ریگولیشن بنائے تو وہ اس ایوان میں پیش ہونے چاہئیں تاکہ اگر اس میں کوئی غامی یا کوئی کوتاہی رہ گئی ہے تو اس کو اسمبلی ٹھیک کر دے۔

جناب سپیکر، جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں اس میں صرف ایک فقرہ add کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں معزز رکن کے بات کرنے سے پہلے اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم ایک یونیورسٹی بنا رہے ہیں ایک بل لارہے ہیں اس کے بعد اس کی بہتر functioning کے لئے ہم نے rules تو بنائے ہیں اور میں معزز اراکین کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم rules بنائیں گے وہ تو بیٹنے ہیں لیکن جہاں تک ان کے اس عہدہ کا تعلق

ہے کہ وہ rules بعد میں ایوان کی میز پر رکھے جائیں تو یہ چیز کسی بھی قانون میں نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی جو ہم بل پاس کر چکے ہیں وہاں پر بھی یہ کلاز نہیں تھی لیکن میں اپنے بھائیوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جیسے ہی یہ rules بنیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی کاپی وزیر تعلیم ان کو ضرور فراہم کریں گے۔

جناب سپیکر، جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! روزم دیکھتے ہیں کہ وزیر قانون ہمیں اس قسم کی یقین دہائیاں کراتے ہیں ہماری تو بڑی سیدھی سی بات ہے کہ تین مہینے بہت مدت ہوتی ہے۔ یہ ایکٹ پاس ہو جاتا ہے اور اگر تین مہینے کے بعد یہ rules نہیں جاتے تو اسے ایوان میں دوبارہ لے آئیں اور پھر تین مہینے extend کروالیں۔ احسان اللہ وقاص صاحب نے کالج آف ہوم اکنامکس کا حوالہ دیا ہے کہ یونیورسٹی کا ایکٹ پاس ہو گیا اور چھ سال سے اس کے rules نہیں بنے۔ میں تین ادارے ایسے بتا سکتا ہوں کہ جن کے اسی طرح rules نہیں بنے ایکٹ تو پاس ہو گیا مگر rules نہیں بنے۔ اس طرح پھر لوگ کیا کرتے ہیں؟ وہ courts میں چلے جاتے ہیں حکومت کے بھی اخراجات ہوتے ہیں اور لوگ بھی ذلیل و خوار ہوتے ہیں ہماری بات یہ ہے کہ اگر یہ اس میں مخلص ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم rules بنا دیں گے تو یہ کہہ دیں کہ ہم تین مہینے میں، چھ مہینے میں یا ایک سال میں rules بنا دیں گے۔ ہم ان کی اسی یقین دہانی پر اس کو press بھی نہیں کریں گے اگر یہ ایوان میں یہ کہہ دیں کہ ہم ایک سال یا دو ماہ یا تین ماہ میں rules بنا کر اسمبلی میں لے آئیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔ گنتی کروالیں۔

جناب سپیکر، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جانے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! یہاں میں یہ point out کرنا چاہتا ہوں کہ 100 سے زائد کی اپوزیشن میں سے ایک آدمی وہ بھی کورم point out کرنے کے لئے this is a good contribution towards legislation, Sir. لمبلسٹیشن کے لئے یہ بہت اچھی کوشش ہے اور اس صوبے میں اپنا ایک مثبت کردار ادا کرنے کے لئے کہ سو سے زیادہ کی اپوزیشن میں سے صرف اکیلا بندہ ہے اور وہ بھی کورم point out کرنے کے لئے ہے۔ شکریہ۔ جی

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! چونکہ لاہ منسٹر بڑی قانون اور Rules of Procedure کی بات بھی کرتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کورم کی نشاندہی کرنا میرے خیال میں بالکل Rules of Procedure کے مطابق ہے۔ اس میں دو ہی صورتیں ہوتی ہیں کہ بعض دفعہ کورم پورا ہوتا ہے اور بعض دفعہ نہیں ہوتا اور اسمبلیوں میں یہ روایت رہی ہے کہ اگر کوئی کورم کی نشاندہی کرتا ہے تو یقینی بات ہے کہ میں نے بھی ریکارڈ کی درستگی کے لئے کورم کی نشاندہی کی اور میں صرف یہ جی ایم کورم کی کارکردگی چیک کرنے کے لئے کر رہا تھا۔

جناب سیکرٹری، شکریہ جی۔ چودھری محمد نوکت صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، شکریہ جناب سیکرٹری! میں ان کی بات کو second کرتی ہوں کہ تین ماہ کے اندر اندر rules بنائے جائیں تاکہ ان کو اسمبلی کے سامنے پیش کیا جانے کیونکہ یہ اس ہاؤس کا حق ہے۔
شکریہ

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، جناب محمد وقاص صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی!

معزز ممبران حزب اقتدار، کوٹلی ستیاں، کوٹلی ستیاں

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! میں انہیں اس کا جواب دوں لیکن میں کہتا ہوں کہ بطور وکیل میرا منصب اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں انہیں کچھ کہوں کیونکہ یہ

میرے بھائی ہیں۔ لاہ منسٹر صاحب نے کہا کہ اپوزیشن یہاں نہیں بیٹھی تو بگو صاحب، احسن اللہ وقاص صاحب اور یہ ساری اپوزیشن ہی بیٹھی ہے۔ ان کو بھی آپ اپوزیشن میں سمجھیں، انہیں کس گنتی میں ڈال رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں گزارش یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ ابھی چند لمحے قبل سمیع اللہ خان صاحب نے کہا کہ "پاکٹ اپوزیشن" اور ابھی خود ہی یہ اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات کو دوبارہ نکل رہے ہیں کہ انہیں ہمارا حصہ سمجھیں۔

جناب سپیکر، جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! وقاص صاحب نے بڑی ٹھیک بات کی کہ rules یقیناً بننے چاہئیں اور نہیں گے جو اکیڈمک کونسل اور سنڈیکیٹ کا کام ہے اور جو فیکلٹیز اکیڈمک کونسل کو گنتی ہیں کہ یہ rules نہیں تو اگر rules نہیں بنیں گے تو یونیورسٹی کے معاملات آگے نہیں چل سکیں گے۔ لاہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے اور rules میں بھی یہی ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 29 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education."

- (i) after the word, "Rules", appearing in line 1, the words "within the three months of the notification of this Act", be added; and
- (ii) after the existing proviso, the following second proviso be added thereafter:

"Provided further that the rules shall be laid on the Table of the House for information of the members "

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The question is

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 30

MR SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 31

MR SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 32

MR SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

CLAUSE - 33

MR SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 34

MR SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

CLAUSE - 35

MR SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 36

MR SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 37

MR SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 38

MR SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 39

MR SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 40

MR SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 41

MR SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 42

MR SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 43

MR SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 44

MR SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 45

MR SPEAKER: Now, Clause 45 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 45 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 46

MR SPEAKER: Now, Clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 46 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 47

MR SPEAKER: Now, Clause 47 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 47 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 48

MR SPEAKER: Now, Clause 48 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 48 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 49

MR SPEAKER: Now, Clause 49 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 49 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

اب آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا اور منگل 13-جنوری 2004 صبح 10 بجے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13 - جنوری 2004

1- سوالات (محکومت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2- غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ دوم

3- قراردادیں (معاہدے تعلق)

تحریک زیر قاعدہ 243 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

مغل، 13۔ جنوری 2004

(یوم التلاہ، 20۔ ذی القعدہ 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 56 منٹ پر

زیر صدارت جناب ذہبی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ کاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من القیظین الرجیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَأْتِيهِمْ مِنْ

أَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ

وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ

وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ

وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ

وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ

وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ

وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ

وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ وَأَلْفٍ مِنْ يَمِينٍ أَوْ مِنْ شِمَالٍ

سورة الحجرات آیات، 11 تا 9

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا سے تم کی طرف رجوع لانے میں جب وہ رجوع لانے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو۔ کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو آپسے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرد اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ مومنوں کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور آپسے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ دوسرے کا بڑا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد بڑا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

پوانٹ آف آرڈر

کھیلوں کے صوبائی وزیر جناب نعیم اللہ خان شاہانی کا اغواء

رانا آفتاب احمد خان، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آج رات سے ایک بڑی افسوس ناک اور پریشان کن خبر چل رہی ہے کہ پنجاب کابینہ کے ایک وزیر نعیم اللہ خان شاہانی صاحب کو اغواء کر لیا گیا ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اس پر بڑا دکھ ہے کہ ایک ذمہ دار آدمی کو اغواء کیا گیا ہے اور جس طریقے سے اغواء ہوئے ہیں ابھی تک اس میں کوئی پیش رفت بھی نہیں ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ وزیر قانون بتائیں کہ اس پر کیا developments ہیں اور حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکر۔ جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ ہمارے کھیلوں کے وزیر جناب نعیم اللہ خان شاہانی صاحب اس وقت لاپتہ ہیں اور یہ وقوعہ تقریباً تین دن پہلے کا ہے۔ کل شام تقریباً سات بجے شاہانی صاحب کے والد صاحب نے وزیر اعلیٰ صاحب کو ٹیلی فون کر کے بتایا کہ سڑک کی شام کو وہ تقریباً تین بجے میران شاہ سے واپس لاہور کے لئے روانہ ہونے تھے لیکن جب رات گیارہ بجے تک وہ گھر نہیں پہنچے تو گھر والوں کو تشویش لاحق ہوئی اور انہوں نے ان کے متعلق معلومات لینے کی کوشش کی تو انہیں اس سلسلہ میں کوئی معلومات حاصل نہ ہوئیں۔ کل شام سات بجے جب وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں یہ بات آئی تو انہوں نے فوری طور پر وزیر اعلیٰ سرمد سے ذاتی طور پر رابطہ قائم کیا اور ساری بات ان کو بتائی۔ اس میں افسوس ناک امر یہ ہے کہ ایک تو ہمارے وزیر صاحب پیشگی اجازت یا پیشگی اطلاع کے بغیر قبائلی علاقہ میں گئے تھے اور ان کے ساتھ سکوڈ بھی نہیں تھی۔ سرمد حکومت کا استدلال یہ تھا کہ انہیں اطلاع بھی تقریباً دو دن بعد دی گئی ہے تو اس لئے معلومات حاصل کرنے میں تھوڑی سی دشواری آ رہی تھی لیکن اس کے باوجود وزیر اعلیٰ صاحب کا رابطہ ان سے تھا اور انہوں نے رات کو کوشش کی جس کے نتیجے میں تقریباً 11 آدمی گرفتار کئے ہیں۔ آج صبح ساڑھے

آٹھ بجے بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کا وزیر اعلیٰ سرحد سے رابطہ ہوا اور انہوں نے یقین دلایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں جو بھی efforts ہیں وہ مثبت طور پر آگے بڑھ رہی ہیں اور اس سلسلہ میں مثبت پیش رفت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد ان کو بازیاب کروا لیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اس یورے ایوان کے لئے ایک قابل افسوس واقعہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس وقت خواہ ہمارا تعلق ٹریڈری بیجز سے ہو یا اپوزیشن بیجز سے ہونی اجمال ان کی بخیریت واپسی کی دعا کرنی چاہئے اور ایک دفعہ جب وہ واپس آجائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود اس ایوان کو ساری تفصیلات سے آگاہ کر سکیں گے کہ یہ واقعہ کس طرح ہوا اور کیسے ہوا اس لئے میری اس معزز ایوان سے استدعا ہے کہ ہمیں ان کی بازیابی کے لئے اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ شکریہ

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دو مختلف باتیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ لاپتا ہیں اور ان کی کوئی اطلاع نہیں ہے، کیا ان کے اغواء کا کوئی clue ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے لفظ لاپتا استعمال کیا ہے کیونکہ اس وقت تک ہمارے پاس جو اطلاع ہے وہ یہی ہے کہ ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے اور وہ لاپتا ہیں۔ آخری وقت وہیں پر ان کا جن جن لوگوں سے رابطہ ہوا تھا ان سب کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے، تفتیش چل رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جیسے ہی ہمیں کوئی مثبت اطلاع ملے گی یا کوئی حتمی بات سامنے آئے گی تو اس ایوان کو آگاہ کیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یقیناً ساری اسمبلی اس تشویش میں مبتلا ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخیریت ہمارے ایوان میں واپس لائے۔ اس وقت سورج کھٹی کی کاشت کا سیزن ہے

اور جو آئل ملا ہیں 'Oil Extension Plants' ہیں وہ حتیٰ سنز 338 بیج کو قبول کرتے ہیں کیونکہ باقی جو بیج ہیں ان کی yield تھوڑی ہے لیکن اس وقت صورتحال یہ ہے کہ حکومت نے اس کے لئے جو نرخ مقرر کئے ہیں وہ 340 روپے فی کلو گرام ہیں لیکن جن لوگوں نے اس کو import کیا ہے کیونکہ یہ بیج ملک کے اندر نیا نہیں ہوتا یہ hybrid seed ہے 'باہر سے آتا ہے' اس کو سٹاک کیا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں صورتحال یہ ہے کہ کسانوں کو ایک ہزار روپے فی کلو گرام بھی مشکل سے دستیاب ہے۔ وزیر زراعت یہاں پر تشریف فرما ہیں 'حکومت موجود ہے' یہی وہ چیزیں ہوتی ہیں کہ جن سے کسان کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کی rectification ہونی چاہئے۔ یہ ایوان بھی اسی لئے ہے۔ میں نے اسی لئے بات point out کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی میں پچھلے کچھ دنوں سے طلبہ تنظیموں کے درمیان بڑی کشیدگی پائی جاتی ہے اور فائرنگ کے واقعات ہو رہے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ one sided ہو کر کسی ایک طلبہ تنظیم کی patronizing کرتی ہے۔ یہ سارے معاملات بھی حکومت کو دیکھنے چاہئیں۔

حاجی محمد اعجاز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! کل رات جس وقت سے میں نے یہ خبر سنی ہے کہ نسیم اللہ شاہانی کو اغواء کر لیا گیا ہے 'میں کافی پریشان تھا اور میں اس معزز ایوان کو اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بات سے قطع نظر کہ ان کا تعلق حکومت سے ہے یا اپوزیشن سے ہے ہمارے لئے تمام ممبران قابل احترام ہیں اور مجھے نہایت افسوس ہے کہ اس ایوان کا ایک نہایت اہم ممبر اور وزیر کھیل کو اغواء کر لیا گیا ہے۔ میں راجہ صاحب سے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ ان کو جلد بازیاب کر لیا جائے تاکہ جو دوست ممبران یہاں پر تشریف فرما ہیں ہم سب کو اس بات کی پریہٹنی ہے کہ ان کو جلد بازیاب کر لیا جائے۔ وہ خیریت سے اس ایوان میں تشریف لائیں تو ہمیں بہت خوشی ہو گی۔ میں ان کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ صبح بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے رابطہ ہوا ہے اور انہوں نے

وزیر اعلیٰ سرحد سے رابطہ کیا ہے۔ اس ایوان کے حوالے سے اور آپ کے حوالے سے میں یہ چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے دوبارہ بات کریں کہ ہمارے ممبر کو جلد بازیاب کرایا جانے میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ٹھہرائی صاحب کے اغوا کا جو معاملہ ہے، میں اپوزیشن کی طرف سے حکومت کو یقین دلاتا ہوں کہ اپوزیشن کو بھی اس واقعہ پر اتنی ہی تشویش ہے جتنی کہ حکومت کو تشویش ہے۔ چونکہ اس واقعہ کے بعد آج پہلا دن ہے جب حکومت کے نوٹس میں یہ واقعہ آیا تو وزیر قانون کی یقین دہانی پر ہم اطمینان کا اظہار کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سے رابطہ ہے اور ہماری دعا ہے کہ جلد از جلد یہ معاملہ حل ہو اور وزیر موصوف یہاں تشریف لائیں تو اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ انہیں یہاں خیریت سے لانے تو چونکہ حکومت کے دو ذمہ دار افراد کی طرف سے دو مختلف statements آئی ہیں، ایک یہ کہ وہ کسی قاتحہ خوانی کے لئے گئے تھے جبکہ دوسری statement ہے کہ وہ کوئی دو نمبر گاڑیوں کا جہاں کاروبار ہوتا ہے تو وہاں سے گاڑی خریدنے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے واپس لانے تو یقینی بات ہے کہ اس کی وضاحت ہو جانے گی کہ وہ قاتحہ خوانی کے لئے گئے تھے جس طرح کہ ارشد لودھی صاحب کے حوالے سے آج کے اخبار میں خبر آئی ہے اور دوسری خبر میں ہے کہ وہ کوئی دو نمبر گاڑی خریدنے گئے تھے۔ ہم آخر میں وزیر قانون کی اس یقین دہانی پر اپوزیشن کی طرف سے اطمینان کا اظہار کرتے ہیں کہ حاصل ممبر جلد از جلد اس ایوان میں ہمارے ساتھ موجود ہوں گے۔

رانا اشفاق احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'رانا صاحب!

زانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ لاہ منسٹر اور جتنے بھی وزیروں کی فوج ظفر موح ہے انہیں Rules, Privileges, Rights and Protocol پر ایک سیمینار میں بنا دیا جائے کہ انہوں نے کیسے travel کرنا ہے، کیسے کارڈ لینا ہے۔ جیسے ایک فاضل وزیر چلے گئے ہیں ان کو یہ نہیں پتا تھا تو اس سے یہ پریشانی ہوتی ہے لہذا ان کے لئے یہ کروا دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ وزیر نے اپنی سادگی میں ایسا کیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس نے پروٹوکول کا لحاظ نہیں رکھا۔ ہم نے ان کے اغواء پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے اور وہ جلد از جلد واپس آئیں۔ یہ ہم سب کے لئے ایک اہم مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے آپ نے تشویش کا اظہار کیا ہے اور حکومتی نجیوں نے بھی کیا ہے تو یہ پورے ہاؤس کا معاملہ ہے اور انشاء اللہ بہت جلد وہ ہمارے درمیان ہوں گے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ حکومتیں واسطے میں ہیں اور بہت جلد مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، نوابی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! چونکہ اغواء ہونے والے وزیر کا تعلق بھی ضلع بھکر سے ہے اور میں بھی اسی ضلع سے تعلق رکھتا ہوں تو ہم اس بات پر بڑا concern feel کر رہے ہیں اور میری دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے لے آئے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا بھی دلی طور پر مشکور ہوں کہ جس وقت ان کے نوٹس میں لایا گیا اور جس طریقے سے انہیں برآمد کرنے کے لئے انہوں نے اقدامات کئے تو میں اس پر ان کا دلی طور پر مشکور ہوں۔ ہماری سیاسی مخالفت ضرور ہے لیکن اس طرح کے واقعات پر مجھے دلی طور پر بہت افسوس ہے اور میں دعا گو بھی ہوں۔ میں on the floor of the House وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جس انداز سے انہوں نے ساری رات صوبہ سرحد وفاقی حکومت کے تمام اداروں کے ساتھ رابطہ رکھا اور بڑا concern feel کیا اور انہوں نے ان کی بازیابی کے لئے پوری کوشش کی جس کے نئے میں ان کا بڑا مشکور ہوں اور دعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو باخیریت لانے اور لانے کے بعد جس کا بہ دل چاہے جو سوال کرنا چاہے۔

ضرور کریں۔ میں یہی گزارشات کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ بھی چاہوں گا کہ اس میں حکومت جس طرح پہلے effort کر رہی ہے وہ اسے مزید بہتر کرے۔ شکریہ
جناب محمد وقاص، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! ان کے لئے دعائے عافیت کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عافیت کے ساتھ رکھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سب کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ دعا کرنی ہے تو کر لیجئے۔ ہم سب کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ جب واپس آئیں گے تو ان کو مبارکباد دیں گے۔

وزیر جیل خانہ جات، دعا ایک traditional بات ہے۔ ہم سارے دعا گو ہیں یہ تو فاتحہ خوانی کے لئے دعا ہوتی ہے۔ یہاں ہم سارے دلی طور پر ان کے لئے دعا گو ہیں۔

سوالات (محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ ہم سب دعا مانگ رہے ہیں۔ دعا کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے میں محکمہ صحت سے متعلق

سوالات پوچھے جائیں گے۔ سوال نمبر 325 سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بنی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مینڈیٹڈ سے رو میں ادویات کی خرید و ترسیل

(الف) پنجاب کے میڈیکل سٹور ڈپو (MSD) میں اس وقت کتنی ادویات موجود ہیں۔ ان کی مالیت کیا ہے۔ اس میں کتنی ادویات کی تاریخ میعاد (Expiry Date) ایک سال سے کم ہے اور یہ ادویات کب خریدی گئی تھیں؟

(ب) 2002 میں کتنی مالیت کی اور کتنی اقسام کی ادویات ہسپتالوں کو فراہم کی گئیں اور کتنی مالیت کی اور کتنی اقسام کی ادویات خریدی گئیں؟

(ج) کیا میڈیکل سٹور ڈپو کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہے اور کیا حکومت آئندہ میڈیکل سٹور ڈپو کی تنظیم نو کر کے برقرار رکھنا چاہتی ہے یا ختم کرنا چاہتی ہے؟

وزیر صحت،

(الف) موجود ادویات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر دار	بی۔وی	ادویات	یونٹ	تعداد	تاریخ وصولی	تاریخ میعاد	قیمت	کل مالیت
1	001361	انجکشن گو کوز 5 فیصد وارنیک	1894	9-2002	7-2006	2055	38,921	روپے
2	00038	انجکشن مارفا	3411	6-2000	2-2005	13/100	5,422	روپے
3	00043	انجکشن پمپیزین	325	6-2000	1-2003	17/100	962.55	روپے
							45,306.41	کل مالیت

(ب) 2002 میں گرانٹ 34 کے تحت کوئی ادویات خرید نہیں کی گئیں۔ البتہ پچھلے سال کے بچے ہوئے سٹاک میں سے 38,67,981.70 روپے کی مالیت کی ادویات، 'سرجری آلات اور لیبارٹری سے متعلق آلات ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے تاہم نئی ضلعی حکومتوں کے نظام کے تحت، ضلعی حکومتوں نے خود ادویات خرید کیں جن کی تفصیل ضلعی حکومتوں سے لی جاسکتی ہے کہ کل مختص بجٹ میں سے کتنے کی ادویات خرید کی گئیں اور کتنا بجٹ باقی بچا۔

(ج) میڈیکل سٹور ڈپو کا کسی قسم کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہے۔ میڈیکل سٹور ڈپو کی تنظیم نو اور برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کا معاملہ policy matter ہے جو حکومت نے کرنا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں (MSD) میڈیکل سٹور ڈپو میں ادویات کی موجودگی کا بتایا گیا ہے کہ وہ 45,306 روپے کی ہیں اور اس میں آخری دوانی جو تھی وہ اپریل

2003 میں expire ہو چکی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میڈیکل سنور ڈپو کی کیا پوزیشن ہے؟ یہاں کوئی ادویات موجود ہیں یا تمام ختم ہو چکی ہیں اور حکومت نے اس کے مستقبل کا کیا فیصلہ کیا ہے کیونکہ وہاں پر تعینات ملازمین کو وہاں سے شفٹ کر دیا گیا ہے یا وہاں موجود ہیں۔ اس بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا مستقبل کیا ہو گا؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، شکریہ، جناب سیکرٹری! میڈیکل سنور ڈپو بہت بڑا ادارہ تھا جس میں تمام ادویات جو پنجاب حکومت خریدتی تھی وہاں سنور ہوتی تھیں اور وہاں سے ڈسٹری بوشن ہوتی تھیں۔ ہم نے ضمنی نظام کے بعد پرجیز اینڈ ڈسٹری بوشن اضلاع کو دے دی۔ اس وقت MSD موجود ہے لیکن اس میں ادویات expire ہو جاتی ہیں جس طرح یہاں پر لٹ ہے چونکہ یہ سوال دسمبر 2002 کا ہے تو update کرنے کے لئے جو دوانی expire ہو جاتی ہے اور پراسیس یہ ہے کہ ہم میڈیٹھیر سے رابطہ کرتے ہیں وہ آ کر اس دوانی کو replenish کر دیتے ہیں یا ایک کمپنی ہے جو اس دوانی کو destroy کر دیتی ہے لیکن اس وقت وہاں پر جو دوانی سنورج کی جاتی ہے وہ صرف WHO, E.P.1 اور یونیف کے صوبائی پراجیکٹس کی دوانیاں ہوتی ہیں اور متعلقہ اضلاع میں پہنچانی جاتی ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص، میرا جو بنیادی سوال تھا اس بارے میں جواب نہیں دیا گیا کہ وہاں پر کوئی دوانی نہ تو خریدی جاتی ہے اور نہ اس کی سپلائی ہوتی ہے تو دفتر قائم رکھنے کا کیا جواز ہے، اسے کیوں رکھا گیا ہے؟

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! میں نے عرض کیا ہے کہ ہم دوانی پرجیز نہیں کر رہے لیکن سنورج اور سپلائی کا فکشن ابھی بھی ان ادویات کے لئے کر رہے ہیں جو انٹرنیشنل پراجیکٹس اور انٹرنیشنل ڈونرز ایجنسیز جیسا کہ ہمارا immunization پراجیکٹ ہے یا ای۔ پی۔ آئی پروگرام ہے، گاؤں کا پروگرام ہے جس میں ہمیں یہ ساری ویکسینیشن ملتی ہے۔ اسی طرح nutritional supplements جو ہمیں انٹرنیشنل ڈونرز ایجنسیز دیتی ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: All the medicines come through donations?

MINISTER FOR HEALTH: They come through international donors.

MR DEPUTY SPEAKER: Not by procurement.

MINISTER FOR HEALTH: Yes, Not by procurement.

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ پنجاب یا جو M. SID ہے اس سے اضلاع کو کس ratio سے ادویات تقسیم کی جاتی ہیں۔ مریضوں کو دیکھتے ہوئے، آبادی کو دیکھتے ہوئے یا کون سا وہ criteria ہے جس حساب سے اضلاع کو ادویات بھیجی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ادویات کی ڈسٹری بیوشن آبادی کی بنیاد پر ہوتی ہے اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ کے حوالے سے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر اور (D) (H) مختلف اضلاع کی MSD requirement کو دیتا ہے کہ ہمیں اتنی ویکسینیشن اور اتنی immunization کے لئے دو انیل چاہئیں جو کہ آبادی کی بنیاد پر تقسیم ہوتی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں ہے کہ کیا حکومت آئندہ میڈیکل سنوروں کی تنظیم نو کر کے برقرار رکھنا چاہتی ہے یا ختم کرنا چاہتی ہے؟ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ جو جواب آتا ہے یہ کسی فرد وادہ کی طرف سے آتا ہے یا حکومت کی طرف سے آتا ہے؟ دوسرا اس کا جو جواب دیا گیا ہے کہ

”میزیکل سٹور ڈپو کی تنظیم نو اور برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کا معاملہ policy matter ہے جو حکومت نے کرنا ہے۔“

دوسرا قابل توجہ سوال یہ ہے کہ یہاں جو جواب آتے ہیں یہ حکومت کی طرف سے آتے ہیں یا کسی فرد واحد کی طرف سے آتے ہیں؟ کیونکہ سوال میں بہت واضح پوچھا گیا ہے کہ میزیکل سٹور ڈپو کے حوالے سے حکومت کی کیا پالیسی ہے؟ اس کا جواب دیا گیا کہ یہ حکومت نے کرنا ہے۔ حکومت تو آپ ہیں۔ آپ اس بات کی کوشش کیا کریں کہ محکمہ اس طرح ادھر ادھر کے جواب نہ دیا کرے۔ یہ میرے دو سوال ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر صحت

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہم کوشش کرتے ہیں کہ سیدھا سادھا اور مکمل جواب دیں۔ یہ سوال 28-12-2002 کو کیا گیا اور 13-01-2003 کو ترسیل ہوا۔ جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے کہ تمیزیکل سٹور ڈپو کے ساتھ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں ہم اس کو کمپیوٹرائزڈ نہیں کرنا چاہتے کیونکہ ہم نے اس کا function کافی حد تک storage اور distribution کی حد تک کر دیا ہے۔ پہلے جو function تھا وہ بہت زیادہ تھا تقریباً 90 یا 95 کروڑ کی ادویات خریدی جاتی تھیں پھر distribute بھی کی جاتی تھیں۔ اس میں pilferage اور کرپشن بھی تھی۔ اب اس کے function بہت محدود ہو گئے ہیں۔ function is only storage and distribution at this point اس میں

purchase ہے ہی نہیں۔ ہماری پالیسی کے تحت اس کو کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا جانے گا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جواب قطعی مکمل دیا جائے چونکہ یہ سوال کم از کم ایک سال پرانا ہے اگر آپ چاہیں کہ اس کا جواب update دیا جائے تو میں دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، He is asking for the present policy آپ نے اب اس سلسلے میں کیا کیا ہے؟

وزیر صحت، ہم نے اس پر یہ فیصلہ کیا کہ it will be only used for storage and distribution

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی چودھری اعجاز احمد!

چودھری اعجاز احمد سال، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بتایا کہ پہلے بہت زیادہ purchasing ہوتی تھی اور یہ سنور میں جاتی تھی لیکن اب اس کا function بہت محدود کر دیا گیا ہے تو کیا اس حساب سے عملے میں بھی کمی کی گئی ہے؟ وزیر صحت، جناب سپیکر! عملے میں بھی خاصی کمی کی گئی ہے اور مزید ہمارا عملے کو بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، احسان اللہ وقاص صاحب! وقت بہت تھوڑا ہے کیونکہ دوسرے معزز ممبران نے بھی سوال کرنے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری بہت مختصر سی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص، جیسا کہ میرے معزز بھائی نے فرمایا کہ اس سوال کو ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ گزشتہ دنوں میرے سوال کا جواب میرے محترم وزیر صاحب نے update کر کے دیا تھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو سوالات بہت پرانے ہو چکے ہوں صوبائی وزراء کو چاہئے کہ ان کا جواب update کر کے دیا کریں تاکہ ہمیں پتا چل سکے کہ اس وقت کیا صورتحال ہے اگر اتنا تاخیر سے جواب آنے لگے تو پھر وقف سوالات کا مقصد فوت ہو کر رہ جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی اگلا سوال محترمہ بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم رحمانہ جمیل، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 628 ہے۔ میرے اس سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیڈی ولنگٹن ہسپتال کے ٹھیکوں کی تفصیل

*628؛ بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور میں سال 1990 تا 1 اکتوبر 2002 ٹیکسی سٹینڈ، سائیکل سٹینڈ وغیرہ اور کنٹینر کے ٹھیکیداروں اور فرموں کے نام اور کنٹریکٹ کی رقم بیان فرمائیں۔ کنٹریکٹ دینے والی اتھارٹی کا عہدہ اور موجودہ تعیناتی و نام بیان فرمائیں۔ یہ بھی بیان فرمائیں کہ ہر کنٹریکٹ دینے سے پہلے اخبار میں اشتہار شائع ہوا۔ اگر ہوا تو اشتہار کا نام اور تاریخ بیان فرمائیں، نہیں تو وجوہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

سال 1990-02 تک لیڈی ولنگٹن ہسپتال میں ٹھیکوں کو باقاعدہ اخبارات میں مشتہر کیا گیا۔ کنٹریکٹ دینے والی اتھارٹی ٹھیکیداروں، کنٹریکٹ کی رقم اور اخبارات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب ذہنی سپیکر، جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

بیگم رحمانہ جمیل، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ٹھیکہ دینے سے پہلے ساتھ ٹھیکے سے کتنے فیصد زائد پر ٹھیکہ دیا جاتا ہے، پانچ فیصد، دس فیصد، پندرہ فیصد یا بیس فیصد؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر آپ کہیں تو وہ میں بڑھ دیتا ہوں۔

1990-91 لیڈی ولنگٹن ہسپتال میں 1990 تا 1991 تک سائیکل سٹینڈ کا ٹھیکہ دو لاکھ

روپے کا تھا۔ 1994-95 کو وہ ٹھیکہ پانچ لاکھ کا ہو گیا۔ اسی طرح کنٹینر کے ٹھیکے کی رقم 1991 میں

2 لاکھ 65 ہزار روپے کے قریب تھی۔ 1997-98 میں وہ رقم تقریباً ایک لاکھ روپے مزید بڑھ گئی۔ یہ

اختلاف ہر سال بتدریج بڑھتا جاتا ہے۔ Inflation کی وجہ سے روپے کی قیمت جب گرتی ہے تو ٹھیکے

کی قیمت کا بڑھ جانا ایک normal سی بات ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترم!

محترم پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر صحت نے فرمایا کہ ٹھیکے کی قیمت بڑھتی رہتی ہے لیکن آپ اس کو صحیح کیوں نہیں بتا رہے کہ کتنے فیصد بڑھائی جاتی ہے، پانچ فیصد، دس فیصد، پندرہ یا بیس فیصد؟

جناب ڈپٹی سپیکر، محترم! انہوں نے amount بتا دی ہے۔ آپ اس میں سے calculate کر لیں کہ کتنی percentage ہوتی ہے۔

محترم پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! ہمیں exact figure بتانی جانے کہ کس فیصد سے بڑھتا ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف صرف یہ فرمادیں کہ یہ contract سالانہ ہوتا ہے تین ماہ یا پانچ ماہ کے لئے ہوتا ہے؟ جب یہ کرتے ہیں تو کیا اس میں open bidding ہوتی ہے یا ایسے ہی کسی کو دے دیتے ہیں۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ contract سالانہ ہوتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! contract میں جو نو کن ریٹ طے ہوتے ہیں اس کے مطابق ٹھیکیدار ریٹ نہیں لیتے مثلاً یہ طے ہوتا ہے کہ گاڑی کا نو کن ریٹ تین روپے لیا جائے گا لیکن ٹھیکیدار پانچ روپے وصول کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے معاملات کے سدباب کے لئے حکومت کیا طریقہ اختیار کرتی ہے؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! ایک آدھ واقعہ اس طرح کا ہو جاتا ہے اور اگر جب ہمیں اس کی اطلاع ملتی ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے لیکن routine میں اس طرح نہیں ہوتا کیونکہ میں خود انسپکشن پر جاتا رہا ہوں۔ ایک مرتبہ میں جنرل ہسپتال مریض بن کر وزیر اعلیٰ کے ساتھ گیا۔ وہاں میں

نے خود نوکن ادا کیا۔ اس کی قیمت وہی تھی جو contract میں طے تھی لیکن اگر ایک آدھ واقعہ ہو جائے اور ہمیں اطلاع ملے تو ہم سخت کارروائی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکریٹر، اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سیکریٹر! میرا ایک اور ضمنی سوال اسی کے حوالے سے ہے۔ میں نے جو تفصیل پوچھی ہے وہ 1990 تا 2002 کی ہے لیکن جو تفصیل مجھے دی گئی اس میں 1997 اور 2001 تا 2002 تک کی تفصیل شامل نہیں ہے۔ یہ تفصیل مجھے کب تک فراہم کر دی جائے گی؟ اس کی تاریخ بتادی جائے۔

جناب ڈپٹی سیکریٹر، کیا آپ سوال نمبر 732 کے بارے میں سوال کر رہی ہیں؟

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سیکریٹر! میں پچھلے سوال کے بارے میں ضمنی سوال کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکریٹر، اس وقت ہم سوال نمبر 732 پر آگئے ہیں۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سیکریٹر! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ جواب نامکمل ہے۔ مجھے صرف دو نظروں میں بتا دیا جانے کہ یہ تفصیل کب تک فراہم کر دی جائے گی۔ اگر اسی طرح کے جوابات ملتے رہے تو اس طرح میرا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکریٹر، محترمہ! آپ کو پورا موقع دیا جا رہا ہے۔ آپ جتنے مرضی سوال پوچھیں مگر to the point پوچھیں تاکہ سوال کا اصل مقصد حل ہو۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سیکریٹر! آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں 1997، 2001 اور 2002 کی تفصیل موجود نہیں ہے جبکہ میں نے اپنے سوال کی پہلی لائن میں 1990 تا 2002 کی تفصیل پوچھی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکریٹر، محترمہ! پھر آپ نے پہلے سوال پڑھنا تھا۔ پہلے تو آپ نے یہ کہہ دیا تھا کہ سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ یہ آپ کو پہلے کرنا چاہتا تھا۔

وزیر صحت، جناب سیکریٹر! ان کی تسلی کے لئے اگر کوئی ایسا نکتہ رہ گیا ہے تو میں اس کی تفصیل مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ یہی کہہ رہی ہیں کہ جو میں نے پوچھا ہے اس کی تفصیل مجھے نہیں بتانی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر تو آپ ایسا کریں کہ جو انہوں نے سوال کیا ہے اس کی تفصیل ان کو in writing موجود دیں۔ اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔
بیگم رحمانہ جمیل، سوال نمبر 732۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایم۔ ایس۔ میو ہسپتال لاہور کے کوائف

*732، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

میو ہسپتال لاہور کے ایم۔ ایس۔ کا نام اور اس ہسپتال میں تعیناتی کا عرصہ بیان فرمائیں۔
دوران تعیناتی جو سرکاری فنڈز استعمال کئے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

میو ہسپتال لاہور کے موجودہ ایم۔ ایس۔ کا نام ڈاکٹر عبدالحمید رانا ہے۔ ان کے پاس اس عہدہ کا اضافی چارج ہے جو ان کو ہسپتال کے بورڈ آف گورنر نے دیا ہے۔ وہ اس عہدہ پر 17۔ جنوری 2003 سے کام کر رہے ہیں۔ ان سے قبل ڈاکٹر فضل محمود خان، اس ہسپتال کے ایم۔ ایس۔ تھے۔ انہوں نے اس عہدہ پر 2۔ اگست 2002 سے 16۔ جنوری 2003 تک اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ ان دونوں افسران کے عہدہ تعیناتی کے دوران استعمال ہونے والے فنڈز کی تفصیل پرچہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

بیگم رحمانہ جمیل: جناب سپیکر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میو ہسپتال میں اس عہدے پر تعینات موجودہ ایم۔ ایس۔ کا grade کیا ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: She wants to know grade of the M S Mayo Hospital. What is his grade?

وزیر صحت: جناب سپیکر! موجودہ ایم۔ ایس کا نام ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا ہے اور ان کے پاس اس وقت ایڈیشنل ایم۔ ایس کا چارج ہے۔ یہ گریڈ 19 میں ہیں اور یہ 7- اپریل سے میو ہسپتال میں تعینات ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر موصوف بتائیں کہ ایم۔ ایس میو ہسپتال کی post انیسویں گریڈ کی ہے یا سہویں گریڈ کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لامحالہ post تو زیادہ گریڈ کی ہو گی لیکن وہیں پر کم گریڈ کا آدمی لگا ہے کیونکہ وزیر صحت نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر فیاض احمد کے پاس ایڈیشنل ایم۔ ایس کا چارج ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میو ہسپتال پورے منجانب کا ایک ایم ہسپتال ہے ایک central institution ہے تو اس میں lower grade کا آفیسر کیوں لگایا گیا ہے؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! ان کے پاس اپریل سے تقریباً آٹھ مہینوں سے صرف ایڈیشنل چارج ہے۔ جب ہمیں میسویں گریڈ کا competent آفیسر مل جانے کا تو ہم اسے وہیں پر post کر دیں گے۔ میں یہ عرض کرتا چلوں اور یہ on record ہے، میڈیا میں بھی آیا ہے، اخبارات میں آیا ہے کہ میو ہسپتال کی ایمرجنسی روم کا standard شاید پاکستان کے teaching hospitals میں سب سے مثالی ہے۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ میو ہسپتال کی ایمرجنسی روم میں مفت ادویات کی فراہمی کے حوالے سے اپریل سے اب تک جو تبدیلی آئی ہے وہ مثالی تبدیلی ہے۔ وہیں پر میں نے خود بھی visit کیا ہے۔ میں معزز ممبران کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ آپ وہیں پر جائیں، visit کریں اور اپنی تجاویز سے ہمیں آگاہ فرمائیں۔ free medicine concept جو کہ پہلے ایمرجنسی room میں نہیں تھا اپریل 2003 سے شروع ہوا اور میو ہسپتال نے اس حوالے سے بہت مثالی کردار ادا کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر وہ اتنا competent آدمی ہے تو اسے پھر ترقی دے دیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! ہم اسے ترقی دینے کے لئے consider کر رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ضلعی ہسپتال کے انڈر ایم۔ ایس اس ڈاکٹر کو لگایا جاتا ہے جس نے D.P.H کیا ہوا ہو تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع کے انڈر جس ڈاکٹر نے D.P.H کیا ہو اس کی موجودگی میں کسی ایسے ڈاکٹر کو ایم۔ ایس لگایا جاسکتا ہے جس نے D.P.H نہ کیا ہو؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! ہماری یہ ترجیح ہوتی ہے کہ ایم۔ ایس کی selection میں seniority cum fitness کے concept کو بنیاد بنایا جائے۔ صرف seniority نہیں بلکہ fitness کو بھی دیکھا جاتا ہے جس کو اس طرح define کیا جاسکتا ہے کہ اس کی abilities of administration

to improve the status of the hospital D.P.H (Diploma in Public Health) کی ڈگری اس quality measure کا ایک حصہ ہے۔ بہت سارے D.P.H بے اتہما competent ہیں جبکہ بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے D.P.H نہیں کیا لیکن وہ بھی competent ہیں۔ ہماری preference یہی ہوتی ہے کہ ہمیں وہ شخص مل جائے کہ جس نے D.P.H یا M.P.H کیا ہو لیکن final selection of the post of M.S کے لئے بہت سارے criteria دیکھے جاتے ہیں۔

D.P.H is only one of them.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جب محکمہ کے پاس sanctioned post کے گریڈ کے لئے اہل آفیسر available ہیں تو جو آفیسر criteria کے مطابق نہیں ہوتے، qualify نہیں کرتے انہیں

کس لئے رکھا جاتا ہے؟ Why are they keeping those officers in the department?

دوسرا یہ بتادیں کہ ان کے پاس جب existing post کے لئے اس گریڈ کا آفیسر موجود ہوتا ہے

لیکن یہ اسے تعینات نہیں کرتے تو کیا وہ ان کے میڈر کے مطابق نہیں ہوتے یا پھر

There are their own political priorities اور اسی حساب سے یہ لگاتے ہیں ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میری تو یہی کوشش ہوتی ہے کہ تعیناتی کے حوالے سے political

considerations کو بالکل سامنے نہ رکھا جائے۔ نئے Act کے بعد 'جوبل پاس ہوا تھا' اس کے بعد

ہماری حکومت نے جب Principal اور ایم۔ ایس بھی تبدیل کئے تو ہم نے ان جگہوں پر vast

majority کو سنیاری کی بنیاد پر تعینات کیا۔ میں اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ 95 فیصد کو سنیاری کی بنیاد پر تعینات کیا اور صرف پانچ فیصد ایسے افراد رکھے گئے تھے کہ جن کی competency سنیاری کو بھی مات دیتی تھی۔ otherwise ہم نے seniority cum fitness کو اپنا معیار رکھا ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ political considerations سے avoid کیا جائے۔ رانا آفتاب صاحب نے جس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمارے پاس non-qualified انجینئرز ہیں جنہوں نے D.P.H یا M.P.H نہیں کیا ہوتا تو ہم ان کو بھی accommodate کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ڈائریکٹوریٹ میں بہت ساری جگہیں ہیں۔ ڈائریکٹر E.P.I ہے 'ڈائریکٹر M.C.H ہے۔ ہمارے پولیوپروگرامز ہیں 'aids پروگرامز ہیں تو ان کو وہاں پر accommodate کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ایم۔ ایس کی تعیناتی میں D.P.H یا M.P.H صرف ایک criteria ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری چیزوں کو دیکھا جاتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص : جناب سپیکر! میو ہسپتال پنجاب کا بڑا اہم ہسپتال ہے بلکہ ایک دفعہ میں اخبار میں پڑھ رہا تھا کہ ایشیا میں یہ ایسا ہسپتال ہے کہ جس میں سب سے زیادہ مریض آتے ہیں۔ ایم۔ ایس بڑی اہم پوسٹ ہوتی ہے۔ میو ہسپتال میں ایک ایم۔ ایس چار مہینے رہا دوسرا تقریباً ایک سال رہا اور اب پھر ایک نیا ایم۔ ایس وہاں پر تعینات کیا گیا ہے۔ اتنی جلدی تیز رفتاری سے ایم۔ ایس کو تبدیل کرتے رہیں گے تو وہاں پر administration یقینی طور پر خراب ہوگی۔ آپ کسی کو کچھ حوصلہ کے لئے مستقل طور پر وہاں کیوں لگنے نہیں دیتے؟ وہاں اگر ایک آدمی زیادہ دیر رہے گا تو اس ہسپتال کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات اٹھانے کا۔ تو یہ بار بار چار چھ مہینے بعد ایم۔ ایس کو کیوں تبدیل کر دیا جاتا ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: I think it is a good piece of advice. You can take note of that. Let's go to next question No. 747. Syed Ihsan Ullah Waqas!

سید احسان اللہ وقاص : سوال نمبر 747۔ جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹاؤن شپ اور ملحقہ آبادیوں کے لئے مرکز

صحت کا قیام

7474: سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ، گرین ٹاؤن اور اس سے ملحقہ آبادیاں جن کی آبادی پانچ

لاکھ کے قریب ہے اس میں کوئی بھی سرکاری اسپتال یا بیماری مرکز صحت موجود نہیں؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟ اور کیا کسی اسپتال یا بیماری مرکز

صحت کا منصوبہ بن سکے گا جبکہ یہ پانچ لاکھ سے زائد آبادیوں کی تھی؟

وزیر صحت،

(الف) ہاں، یہ درست ہے کہ اس علاقہ کی آبادی تقریباً پانچ لاکھ کے قریب ہے اور اس میں

گورنمنٹ ڈسپنسری ٹاؤن شپ اور ڈسٹرکٹ سنی گورنمنٹ کی طرف سے گرین ٹاؤن،

ڈسپنسری میں عوام کو طبی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں۔

(ب) بنیادی مرکز صحت صرف دیہی علاقہ جات میں بنائے جاتے ہیں۔ اندرونی ڈسپنسریاں اور

ہسپتال طبی امداد کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اسی لئے ٹاؤن شپ ڈسپنسری اور گرین ٹاؤن

ڈسپنسری حکمہ ہذا کے زیر کنٹرول کام کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ و قاص: جناب سپیکر، ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن کے علاقے کی آبادی 5 لاکھ سے

بھی زیادہ ہے، یہاں پر جن دو سرکاری ڈسپنسریوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے نہ تو وہاں دوائی ہوتی

ہے اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر موجود ہوتا ہے۔ کیا حکومت اس علاقے میں کوئی proper ہسپتال بنانے کا

ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت: جناب سپیکر، حکومت کی پالیسی کے تحت ہم بنیادی مرکز صحت یا B.H.U.s شہروں

میں نہیں بناتے، دیہی علاقوں میں بناتے ہیں بلکہ اب تو ہم نے B.H.U.s بنا ہی نہیں رہے۔ ہم

کوشش کر رہے ہیں کہ جو B.H.U.s currently existing ہیں انہیں revamp کیا جائے، انہیں

تو یہ بات کہ یہ سال بس اپنے بھائی سید احسان اللہ وقاص کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ان ڈسپنسریوں میں ادویات موجود نہیں ہیں تو اس کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے اور متعلقہ ہی میں یہ نئی عرس کرتا ہوں کہ صرف پانچ کلومیٹر کے فاصلے کے اندر ہمارا ایک بہت بڑا ہسپتال جن ہسپتال کی صورت میں اس علاقے کی خدمت کر رہا ہے۔ اسی طرح I.C.H ہسپتال بھی گرین فون سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ ہمارے major teaching ہسپتال ہیں جن کے کل بیڈز کی تعداد تقریباً اڑھائی ہونے تین ہزار بنتی ہے۔ تو یہ بھی اسی region کو cover کر رہے ہیں۔ بہر حال اگر ان ڈسپنسریوں میں ادویات نہیں ہیں تو میں اس چیز کا سختی سے نوٹس لوں گا اور ان ڈسپنسریوں کو بھی strengthen کیا جائے گا۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! پہلی حکومت نے دیہاتوں میں بنیادی یونٹ بنانے کے لئے criteria مقرر کیا تھا کہ ہر یونین کونسل کے اندر ایک B.I.U بنایا جائے گا اور وہ بنائے گئے تو کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اب صوبائی حکومت کے پاس کوئی ایسا iden موجود ہے کہ وہ مزید B.I.U بنانا چاہتی ہے۔ کیا صوبہ پنجاب کے اندر مزید B.I.U بنانے کا ان کا کوئی پروگرام ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے بالکل exact figures ہمیشہ کر رہا ہوں کہ پورے پنجاب میں 2498 B.I.Us ہیں۔ پندرہ بیس سال پہلے original plan یہ تھا کہ ہر یونین کونسل میں ایک بنیادی مرکز صحت بنایا جائے۔ اگر آپ یہی کاہنر پر سفر کر کے پنجاب کو دیکھیں تو تقریباً ہر یونین کونسل میں آپ کو ایک red brick building نظر آتی ہے۔ وہ سسٹم کاغذ پر بے اتھما اچھا لگتا ہے کہ اس ملک کی صحت کے حالات تو بہت زبردست ہونے چاہئیں جہاں ہر یونین کونسل میں ایک ڈاکٹر بیٹھا ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس پلاننگ میں جو غلطی کی گئی کہ physically infrastructure بنا دیا گیا لیکن human infrastructure کی طرف توجہ نہ دی گئی۔ ہمارے B.H.Us ایسی جگہوں پر ہیں جو بالکل قبرستان کے پاس ہیں بلکہ میرے اپنے ضلع میں میری ہی یونین کونسل میں B.I.U قبرستان کے وسط میں ہے تو کسی بھی صورت میں کوئی ڈاکٹر اور خصوصاً

لیڈی ڈاکٹروں جانے کے لئے تیار ہی نہیں ہے۔ ہم تو اس سسٹم کو revamp کر رہے ہیں۔ ہم نے رحیم یار خان میں ایک پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا ہے جس کے تحت ہم نے تین B.HUs کو cluster کیا ہے۔ ہم ڈاکٹر کو آٹھ 'دس' بارہ ہزار نہیں بلکہ تیس ہزار روپے تنخواہ دے رہے ہیں۔ اس کو ٹرانسپورٹ بھی دی جاتی ہے اور وہ تینوں B.HUs کو cluster کر رہا ہے۔ ہم تو نئے concept پر کام کر رہے ہیں re-engineering of current resources بجانے اس کے کہ ہم مزید پیسے ضائع کریں بلکہ ہم تو اپنے موجودہ وسائل کو استعمال کر کے نئے سسٹمز لا رہے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی خدمت میں یہ بات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صرف چمکھے چھ مہینوں میں رحیم یار

خان میں Out door patient visits increased 50% without spending a single

extra penny. ہم تو کوشش کرتے ہیں کہ اپنے وسائل کا بہترین استعمال ہو۔ اگر وہ پراجیکٹ وہاں پر کامیاب ہوا تو پھر اسے باقی اضلاع میں بھی expand کیا جائے گا لیکن نئے B.HUs construct کرنے کی پالیسی ہم نے اس لئے ترک کر دی ہے کہ میرے خیال میں وہ سسٹم فیل ہو چکا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ وزیر صحت کا شکریہ کہ وہ کارکردگی کو بڑھا رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ میرے ہسپتال کے قریب قبرستان ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے ہسپتال کے قریب قبرستان ہے یا ہسپتال کی وجہ سے قبرستان بنا ہے؟

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'بی' بی فرمائیے!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق ناؤن شپ سے ہے۔ ناؤن شپ اور گرین ناؤن کی آبادی پانچ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ میں کا تار ایک سال سے یہ کہہ رہی ہوں کہ وہاں پر کوئی بھی بنیادی سہولت نہیں ہے۔ صحت کا مسئلہ بہت ہی اہم ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جن ڈسپنسریوں کی آپ نے نشاندہی کی ہے کہ وہاں ادویات موجود ہیں، کیا آپ نے کبھی وہاں وزٹ کیا ہے؟ میں ان لوگوں کے مسائل کو بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔

وہاں کے لوگ انتہائی پسماندہ ہیں۔ ان کے پاس تو جناح ہسپتال بنانے کے لئے کرایہ تک نہیں ہے اور وہاں جو ہسپتال بنانے گئے ہیں مثلاً رحمت ہسپتال ہے وہ تو پچاس روپے الٹرا ساؤنڈ کے لیتے ہیں اور پچاس روپے ایکس رے کے لیتے ہیں۔ وزیر موصوف جو بتا رہے ہیں کہ وہاں پر بہت سی سہولیات ہیں تو میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اس علاقے کے لوگوں کے لئے سرکاری سہولت میسر کیوں نہیں؟ جبکہ وہاں کے لوگ غریب ہونے کے باوجود ٹیکس بھی ادا کر رہے ہیں۔ وہاں ان کا سب سے اہم مسئلہ تعلیم اور صحت کا ہے۔ ان کے لئے ہسپتال کا مسئلہ سب سے اہم ہے۔ صحت ہو گی تب ہی وہ لوگ تعلیم حاصل کر سکیں گے اور دوسرے کام بھی کر سکیں گے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ نے جن ڈسپنسریوں میں ادویات کا ذکر کیا ہے وہاں تو کھانسی اور زکام کی گولی کے علاوہ کوئی گولی نہیں ملتی۔ وہاں کی خواتین میرے پاس آتی ہیں اور میں ان کو جناح ہسپتال بھیجتی ہوں۔ (قطع کلامیاً) پلیز! میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، پہلے آپ بات کر لیں۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سیکرٹری! میں جناح ہسپتال کی ایگزیکٹو ممبر بھی ہوں۔۔۔ پلیز آپ غور سے میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیے!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سیکرٹری! پنجاب کی عوام کے جو مسائل ہیں ان پر غور کرنا چاہئے۔ صرف ادھر ادھر کی باتیں نہیں بانگنی چاہئیں بلکہ عملی اقدامت ہونے چاہئیں۔ excuse me میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو نکل میں جناح ہسپتال کی ایگزیکٹو ممبر ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاً)

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب والا! آؤٹ ڈور مرینس کے لئے سہولیات نہیں ہیں تو کیا وزیر موصوف جو فرما رہے ہیں کہ جناح ہسپتال بنائیں کیا وہاں پر مرینسوں کو ساری سہولیات میسر ہوں گی اور ماؤنٹ شپ کے علاقہ میں جس کی آبادی پانچ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے اس میں ہمیں یہ سہولت کیوں میسر نہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شکر پٹی بی۔ جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ماشاء اللہ ہماری ممبر بڑی active ہیں اور جناح ہسپتال کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ممبر ہیں۔ I have taken a serious note کہ اگر ڈسپنری میں ادویات کے حوالے سے ان کی شکایت ہے تو میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ میں نے اس کا seriously notice لیا ہے، وہاں پر ادویات پہنچانی جائیں گی لیکن میں جو point آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ایم۔ پی۔ ایز کی اکثریت کا تعلق دیہی علاقوں سے ہے۔ کئی ایم۔ پی۔ ایز ہیں جن کے پانچ کلومیٹر کے فاصلے کے اندر اندر ایک ٹیچنگ ہسپتال موجود ہے؛ یہاں کئی اراکین اسمبلی ہیں جن کے حلقے میں within five / ten kilometer distance ایک ایسا انسٹیٹیوٹ ہے جہاں C.T Scan ہے، نیوروسرجری وارڈ ہے، کارڈیو کیتھ لائونٹ ہے اور سی۔ سی۔ یو ہے۔ پانچ کلومیٹر کے فاصلے کے اندر پنجاب کا 2nd largest institution وہاں پر ہے تو وہاں اس سے زیادہ اور کیا facility ہو سکتی ہے۔ (نمبر ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، بی بی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! میں اپنی معزز ممبر صاحبہ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتی ہوں۔ انھوں نے ناؤن شپ کا ذکر فرمایا ہے، میں نے وہاں کا خود بھی visit کیا ہے وہاں روزمرہ کی ادویات کف سیرپ اور اینٹی بائیوٹک موجود ہیں اور آپ نے جس رحمت ہسپتال کا ذکر کیا وہاں تو ایک minor tonsillectomy کا دس ہزار روپیہ لیتے ہیں۔ وہاں پر ابھی میرے ایک کزن کا آپریشن ہوا ہے۔ I moreover اگر آپ جناح ہسپتال کی ایگزیکٹو ممبر ہیں تو آپ کا فرض ہے اور وہاں آپ کی مشاورت بھی جاتی ہیں، آپ وہاں کیوں نہیں جاتیں کہ رحمت ہسپتال میں چھاس روپے لے جا رہے ہیں لیکن جناح میں نہیں۔ میں نے خود جناح ہسپتال کا visit کیا ہے۔ وہاں تو الٹا ساؤنڈ مفت ہو رہے ہیں۔ جو غریب مریض ہیں وہ ایم۔ ایس کے پاس جاتے ہیں اور ایم۔ ایس recommend کر دیتے ہیں اور ادویات مفت میں ملتی ہیں۔ اسر جنسی میں سو فیصد cover موجود

ہیں۔ اور ٹی سٹے اور پیر سٹے کا مواضع رکھنے۔ زکوٰۃ فقہ اور سوشل ویلفیئر سے دس ہزار سے ہیں۔
 جنرل آف ایویس ایم۔ او کی recommendation پر موقع پر ہی دستیاب ہوتی ہیں۔ non
 standing panel of experts کی لسٹ سوشل ویلفیئر آفیسر کو دی جاتی ہے۔ زکوٰۃ والے
 ہیں۔ جس کو کنسلٹیشن کروا کر آتے ہیں اور انہیں ادویات ملتی ہیں۔ آپ مخالفت
 برائے مخالفت نہ کریں۔ آپ عام شہ کو محض سے زیادہ نہیں جانتیں۔ میرا گھر بھی وہاں پر ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید جناب سیکرٹری

جناب سمن اللہ خان جناب سیکرٹری

جناب ذہنی سیکرٹری، آج نواتین کو موقع دے دیں۔ جی بی بی ا

محترمہ عابدہ جاوید، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جو بنا رہی ہیں میں اپنی بہنوں کو وہاں بھیجوں گی۔
 آپ کی تفصیلات تو ماشاء اللہ بہت ہی خوش کن ہیں جن کے سنے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن
 آپ ریکارڈ کے ساتھ بات کریں۔ بات وہ کرنی چاہتے جس میں حق سچ ہو۔ اس وقت زبانی کلامی بات
 کرنے کی پاکستان اور پنجاب کو ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا معاشرہ اسی لئے بگڑا ہے کہ تمام باتیں زبانی
 کلامی، جھوٹ اور بے ایمانی پر مبنی تھیں۔ آپ حق سچ اور عملی بات جانتیں۔ اگر آپ نے کہا ہے تو اس
 کا ریکارڈ مجھے دیں۔ میں نواتین کو وہاں بھیجوں گی اس کے بعد بات ہو گی۔ (قطع کلامیں)

جناب ذہنی سیکرٹری، no cross talk please بی بی۔ آپ نہیں۔ one at a time پہلے بی بی
 کو بات کرنے دیں۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب وانا میں اپنی بہن کو ساتھ لے کر وہاں جاؤں گی۔ آپ نے ریکارڈ کے
 ساتھ تمام تفصیلات مجھے دینی ہیں۔

جناب ذہنی سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ یہ طے ہو گیا کہ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت آپ کے ساتھ
 جائیں گی۔ It has been done پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ آپ محترمہ کے ساتھ جائیں گی۔
 محترمہ عابدہ جاوید، یہی درست ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم ایسٹے ہو گیا ہے۔ آپ ان کے ساتھ بائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 965۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! کوئی بھی نہیں ہے۔ اگلا سوال put کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Nobody is there۔ اگلا سوال نمبر 1209 محمد اشرف خان صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: سوال نمبر 1209 (معزز رکن نے جناب محمد اشرف کے ایما پر دریافت کیا)

اس کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میڈیکل کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تفصیل

*1209: جناب محمد اشرف خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

پنجاب کے تمام میڈیکل اداروں میں اس وقت مختلف صنائین کے کتنے پروفیسرز ایسوسی

ایٹ اور اسسٹنٹ پروفیسروں کی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان پر

کیوں بھرتی نہیں کی گئی، وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

پنجاب کے تمام میڈیکل اداروں میں پروفیسروں کی 18 ایسوسی ایٹ پروفیسروں کی 70 اور

اسسٹنٹ پروفیسروں کی 116 اسامیاں خالی ہیں جو کہ مختلف اوقات میں خالی ہوتی رہی ہیں۔

ان میں سے زیادہ اسامیاں direct quota کی ہیں جو کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن

کے ذریعے پڑھونی تھیں لیکن بھرتی پر پابندی کی وجہ سے پڑھنی ہو سکیں۔ محکمہ صحت نے

پنجاب کے نئے قوانین کے تحت تمام میڈیکل اداروں کے بورڈ آف مینجمنٹ کے چیئرمین کو

براہ راست بھرتی کے کونامی خالی اسامیوں پر تقرری کے اختیارات دے دیئے ہیں۔

علاوہ ازیں پر موشن کو نا کی غالی اسمیوں کو پڑ کرنے کے لئے محکمہ صحت میں پر موشن کے کیسز تیار کئے جا رہے ہیں۔ جو نسلی پر موشن کیسز فائنل ہوتے ہیں ان اسمیوں پر تقرری کر دی جانے گی۔ مزید برآں جہاں جہاں پر موشن ہو رہی ہے۔ وہاں پروفیسروں کو غالی بنگوں پر لگایا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، متعلقہ ممبر تشریف نہیں رکھتے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں on his behalf کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، انہوں نے اطلاع نہیں کی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں ان کے behalf پر question put کر سکتا ہوں۔ اب آپ

ماشاء اللہ پرانے پارلیمنٹیرین ہو گئے ہیں۔ 'There is a provision I can take it on his behalf'

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! اس سلسلے میں میرے دو تین ضمنی سوال ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے

کہ ایک تو وزیر موصوف direct recruitment quota کی وضاحت فرمائیں کہ یہ کیا چیز ہے؟ دوسرا

ban کون لگاتا ہے اور یہ کتنی دیر سے ban ہے اور 116 پوسٹیں جو اسسٹنٹ پروفیسروں کی غالی پڑی ہیں یہ کب پُر کی جائیں گی اور جو بورڈ آف ٹیچمنٹ ہے ان میں کون سے کو الٹائیڈ لوگ ہیں جو یہ recruitment کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، شکریہ۔ جناب سپیکر ایہ ایک 'para middle system' ہے جو نیچے اسسٹنٹ

پروفیسروں کی اسمیاں ہیں، سینئر رجسٹرار کی اسمیاں ہیں وہ زیادہ براہ راست بھرتی سے پُر ہوتی

ہیں۔ اس کے بعد جب اسسٹنٹ پروفیسروں سے ایسوسی ایٹ پروفیسر بنتے ہیں تو کچھ promotion

سے ہوتے ہیں اور کچھ اسمیاں جو غالی رہ جاتی ہیں وہ براہ راست بھرتی ہوتی ہیں تو زیادہ تر اسمیاں

through promotion ہوتی ہیں۔ بہت کم اسمیاں براہ راست بھرتی کے ذریعے پُر ہوتی ہیں۔ اسے

ایک 'para middle process' کہتے ہیں لیکن جو نیچے level پر یعنی سینئر رجسٹرار یا اسسٹنٹ

پروفیسر level پر خصوصاً سینئر رجسٹرار level پر سو فیصد اسمیں براہ راست بھرتی سے پُر ہوتی ہیں۔ دوسرا انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ یہ ban کون لگاتا ہے؟ 1996 سے پہلے جو بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی تھی اس پر بھرتی روک دی گئی تھی۔ اب ہم نے آکر بھرتی پر سے ban اٹھا لیا ہے۔ ٹیچنگ اسپتالوں میں ban اٹھا لیا ہے۔ تیسرا نکتہ انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ ان کی سلیکشن کون کرے گا؟ جب ہم نیا بل پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ بل 2003 جا رہے تھے تو اس وقت اس پر بہت debate ہوئی کہ ڈاکٹروں کا انٹرویو کون کرے گا؟ ہمیں جو اس میں feedback ملتا ہے کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو دوبارہ یہ اختیار دے دیا جائے لیکن پھر ڈاکٹروں کی community نے یہ شکایت کی کہ ہم سے وہاں پر جو سوالات پوچھے جاتے ہیں وہ کئی دفعہ non technical ہوتے ہیں اور چونکہ ہم پروفیشنلز ہیں، ہماری پوسٹ بھی ٹیکنیکل ہے تو ہمیں ان سوالات کا میرٹ نظر نہیں آتا تو پھر ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ان اسپتالوں کے اندر ہی یعنی جو ہمارے ٹیچنگ اسپتال ہیں جہاں پر اسسٹنٹ اور ایسوسی ایٹ پروفیسروں کی پوسٹیں ہیں وہاں پر سپیشل سلیکشن بورڈ کا ایک نیا نظام ہم نے شروع کیا ہے جس میں پبلک سروس کمیشن کا ایک نمائندہ آتا ہے لیکن اس کے علاوہ اس کے اندر پروفیشنلز، یعنی اگر پوسٹ نیوروسرجری کی ہے تو نیورو سرجری کا پروفیسر انٹرویو کرے گا حتیٰ کہ ہم نے اس کو clean اور merit based بنانے کے لئے پرائیویٹ سیکٹر سے بھی ایک ایک نمائندہ اس میں ڈالا ہے۔ اسی پروفیشن کارپورانڈ پروفیسر اس میں ڈالا ہے تاکہ نیوروسرجن کا انٹرویو نیوروسرجن ہی کرے۔ کارڈیالوجسٹ کا انٹرویو کارڈیالوجسٹ کرے۔ کڈنی سپیشلسٹ کا انٹرویو کڈنی سپیشلسٹ کرے۔ یہ سہی دفعہ ہوا ہے کہ ہم نے یہ نئے بورڈ اس طرح کے professional basis پر تشکیل کئے ہیں تاکہ جو professional questions ہیں جو صرف ایک professional ہی پوچھ سکتا ہے وہ اس قسم کے سوالات پوچھے اور اسی بنیاد پر بھرتی ہو۔ This will be institutional based recruitment یعنی کہ جو کنگ ایڈورڈ میں نیوروسرجن کی پوسٹ خالی ہے تو کنگ ایڈورڈ میں سپیشل سلیکشن بورڈ ہو گا جو کہ نیوروسرجن کے لئے اس کا انٹرویو کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، گوا صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو ضمنی سوال پوچھا تھا میں اسی کو ہی آگے لے جانا چاہتا ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ بورڈ آف مینجمنٹ کا چیئرمین کون ہوتا ہے اور اس کو کون بھرتی کرتا ہے؟ اس کو کون select کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، شکر۔ جناب سپیکر! چیئرمین بورڈ آف مینجمنٹ جو ہے وہ through process of election یعنی دس بورڈ کے ممبر ہوتے ہیں جس میں ڈاکٹر بھی ہیں۔ دیگر حضرات بھی ہیں industrialist بھی ہیں people with management and financial experience بھی ہیں۔ وہ دس ممبرز آپس میں بیٹھ کر بورڈ آف مینجمنٹ کا چیئرمین منتخب کرتے ہیں۔ جو پہلے بورڈ آف مینجمنٹ کے چیئرمین ہیں وہ through appointment ہونے لگتے تھے کیونکہ ابھی بورڈ تشکیل نہیں پائے تھے تو ہم نے بورڈ آف مینجمنٹ کے چیئرمین لگا دیئے تھے۔ اب جو نئے بورڈ آف مینجمنٹ کے چیئرمین ہوں گے وہ الیکشن کے ذریعے ہوں گے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب والا! میرا اس سلسلے میں سوال یہ ہے کہ جتنی اسمیں اس وقت خالی ہیں یہ کب تک ان کو fill کر دیں گے اور کب تک ڈاکٹروں کی تعیناتی کر دی جائے گی؟ جناب ڈپٹی سپیکر، وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، کوئی ٹائم فریم دے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! یہ ضمنی سوال 2003 کا ہے۔ وزیر صاحب یہ وضاحت فرمادیں کہ اس سال میں انہوں نے کتنے promotion cases کئے ہیں کتنے لوگوں کو promote کیا ہے اور اس سلسلے میں کتنی میٹنگیں ہوئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! میرے پاس exact تعداد اس وقت موجود نہیں ہے۔ یہ میں ان کو پہنچا

سکتا ہوں لیکن میں یہاں پر یہ ضرور عرض کروں گا کہ پہلی دفعہ اس طرح ہوا ہے کہ ہر مہینے میٹنگ ذیادٹمنٹ میں میٹنگ ہوتی ہے۔ ہر مہینے پرموشن کمیٹی میٹنگ کرتی ہے اور ہم promotion process monthly basis پر کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے چھ مہینے سال سال تک میٹنگ نہیں ہوتی تھی۔ (نعرہ ہانے تحسین)

محترمہ صبا صادق، ضمنی سوال؛

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! Question Hour is now complete

محترمہ صبا صادق، جناب والا! آپ نے کہا تھا کہ میں آپ کو ضمنی سوال کا موقع دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی فرمائیے۔ آپ اب کر لیجئے۔

محترمہ صبا صادق، شکریہ سپیکر صاحب! میں اس چیز کا برملا اظہار کروں گی کہ ہمارے وزیر صاحب نے شہروں کی حد تک بالکل درست کہا ہے اور میری سہن محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صحت جو ہیں انہوں نے قطعی جھوٹ نہیں بولا۔ میں نے خود ایک دو ہسپتالوں کو visit کیا۔ اس میں میں نے ابھی صورتحال پائی اور میں نے ان سے discuss بھی کیا۔ مگر میں ان سے یہ گزارش کروں گی کہ شہروں میں ہتو میں بھی چلی جاتی ہوں۔ میری ایم۔ پی۔ ایز ہسپتال بھی چلی جاتی ہیں۔ بااثر لوگ بھی چلے جاتے ہیں۔ ہمارے شہروں کی آبادی بہت محدود ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موقع فراہم کیا ہے کہ آپ اتنی بڑی تعداد میں حکومتی بیچوں پر بیٹھے ہیں۔ آپ پنجاب کی باقی آبادی کی طرف جائیں۔ ادھر کارخ کریں۔ وہاں دیکھیں کہ وہاں کتنی بڑی صورتحال ہے۔ وہاں آپ دیکھیں گے کہ نہ تو دو انیاں ہیں نہ ڈاکٹر ہیں نہ ہی وہاں پر کوئی اسمارٹنس اور فرسٹ ایڈ کا سامان ہے نہ ہی ایمبولینس ہیں۔ کتنی قیمتی جانیں شہروں تک آتے ہوئے expire ہو جاتی ہیں۔ دوسرا میرا وزیر صحت سے یہ ضمنی سوال ہے۔ میں ان نوجوانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے عرض کروں گی کہ ڈاکٹروں کی ایک بہت بڑی لائٹ اس وقت ہمارے معاشرے میں موجود ہے۔ حکومت ایک ڈاکٹر بنانے پر بہت پیسا خرچ کرتی ہے۔ جب وہ ایم۔ پی۔ بی۔ ایس کر کے گریجویٹ کر کے معاشرے میں آتا ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتی ہوں، میرے بھائی بھی جانتے ہیں اور یہ

پریس والے بھی جانتے ہیں کہ ان کو نوکریاں نہیں ملتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اسمیاں موجود ہوتی ہیں اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس بجٹ موجود ہوتا ہے مگر آپ کے ban کی وجہ سے وہ تمام نوجوان ڈاکٹر بے روزگار ہیں۔ آپ باہر کے ملکوں میں جا کر دیکھیں وہاں پاکستان گریجویٹس اور انجینئرز معمولی نوکریاں کرنے پر مجبور ہیں۔ جب ان سے بات کریں کہ آپ پاکستان واپس آئیں اور اپنے ملک کی خدمت کریں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں نوکری دے دیں ہم اپنے ملک کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، This is not a question یہ تو آپ تقریر فرما رہی ہیں۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میں ان سے request کروں گی کہ وزیر موصوف ہمارے fresh graduates پر ban relax کریں گے تاکہ یہ ذہن ضائع نہ ہوں اور ملک کے کام آئیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جنڈ ہسپتال اڈک میں سٹاف کی تفصیل

*965 سپید عباس محی الدین، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جنڈا، اڈک میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسمیوں کی تعداد کیا ہے؟ اس وقت کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کون کون سی کتنی اسمیاں ابھی تک غالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان غالی اسمیوں پر ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف)

نمبر شمار	نام پوسٹ	پے سکیل	منظور شدہ سہیں	جن پر کام کر رہے ہیں۔	غلی ہیں
1-	میڈیکل آفیسر	17	1	1	-
2-	لیڈی ڈاکٹر	17	2	1	1
3-	ڈینٹل سرجن	17	1		1
4-	ہیڈ نرس	16	1		1
5-	علیم	15	1	1	-
6-	ہومیو ڈاکٹر	15	1	1	-
7-	یارج نرس	14	7	4	3
8-	لیڈی ہیلتھ وزیر	9	1	1	
9-	ڈینٹل ٹیکنیشن	9	1		1
10-	ڈسپنسر اڈریسرس	6	6	2	4
11-	ریڈیو گرافر	6	1		1
12-	ہومیو ڈسپنسر	6	1	1	-
13-	دواساز	6	1		1
14-	آپریشن تھیراپسٹ		6	1	1
15-	جوئینر کلرک	5	1	1	
16-	لیبارٹری اسسٹنٹ		5	1	1
17-	ڈوائف	4	1	1	1
18-	لیبارٹری اینڈنٹ	2	1		1
19-	ایکس رے اینڈنٹ		2	1	1
20-	یوب ویل آہیٹر	2	1	1	
21-	وارڈ سروٹ	1	5	3	2

22	نائب قاصد	1	1	1
23	مالی	1	1	1
24	دوا کوب	1	1	1
25	گیت کپڑ	1	1	1
26	پو کیدار	2	2	1
27	سینٹری ور کر	1	1	1
	ٹوٹل سیٹیں	20	24	44

(ب) حکومت ارادہ رکھتی ہے مگر دوبارہ بھرتی پر پابندی کی وجہ سے اسمبلیاں پُر نہیں ہو سکیں۔

طبی اداروں میں سینئر رجسٹرار

کی اسمبلیوں کی تفصیل

*1210، جناب محمد اشرف خان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

پنجاب کے طبی اداروں میں اس وقت سینئر رجسٹرار کی کل کتنی اسمبلیاں ہیں اور ان میں سے کتنی خالی ہیں اور کب سے خالی ہیں؟

وزیر صحت،

پنجاب کے طبی اداروں میں اس وقت سینئر رجسٹرار کی 281 اسمبلیاں ہیں جن میں سے 100 اسمبلیاں خالی ہیں جو کہ مختلف اوقات میں خالی ہوتی رہی ہیں۔ یہ سب اسمبلیاں direct quota کی تھیں جو کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پُر ہونا تھیں لیکن بھرتی پر پابندی کی وجہ سے پُر نہ ہو سکیں۔ محکمہ صحت نے پنجاب کے نئے قوانین کے تحت تمام میڈیکل اداروں کے بورڈ آف مینجمنٹ کے چیئرمینوں کو براہ راست بھرتی کوٹا کی خالی اسمبلیوں پر تقرری کے اختیارات دے دیئے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہر ہسپتال میں سپیشل سلیکشن بورڈ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ پنجاب کے تقریباً تمام ہسپتالوں میں خالی اسمبلیوں پر تقرری کا آغاز ہو چکا ہے۔

مینٹل ہسپتالوں کی تعداد، گنجائش، سہولیات

اور ذہنی مریضوں کے لئے پالیسی کی تفصیل

*1323، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) صوبائی حکومت کی ذہنی مریضوں کے علاج معالجہ کے بارے میں کیا پالیسی ہے؟
- (ب) صوبہ پنجاب میں مینٹل ہسپتالوں کی موجودہ تعداد کتنی ہے؟ ان ہسپتالوں میں بیڈوں اور مریضوں کی کتنی تعداد اور گنجائش ہے۔ ان ہسپتالوں کے کیا قواعد و ضوابط ہیں ان میں کتنا صاف فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ نیز گزشتہ تین مالی سالوں میں ان کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟ تفصیلات مہیا کی جائیں۔
- (ج) پولیس نے کتنے پاگل / فائز العقل افراد کو پبلک مقامات سے گرفتار کیا اور کتنے افراد کو متعلقہ حکومتی اداروں کے حوالے کیا؟
- (د) حکومت ذہنی مریضوں کی علاج و بہبود اور ان کی مشکلات کے ازالہ کے لئے کیا اقدامات اور منصوبہ بندی کر رہی ہے؟
- (ه) گزشتہ تین سالوں میں جیلوں سے کتنے مجرموں اور قیدیوں کو ان ہسپتالوں میں داخل کر لیا گیا اور ان میں سے کتنے افراد کو علاج اور صحت یابی کے بعد واپس جیلوں میں بھیج دیا گیا؟ تفصیلات مہیا کی جائیں۔

وزیر صحت،

- (الف) یہ ہسپتال پاگلن ایکٹ 1912 کے تحت چل رہا تھا۔ اب حکومت نے آرڈیننس VIII سال 2001 جاری کیا ہے۔ حکومت اس ہسپتال میں 1400 مریضوں کے لئے بجٹ مہیا کر رہی ہے۔ یہاں حکومت کی پالیسی کے مطابق مریضوں کو دوائی، خوراک، لباس، رہائش اور دیگر سہولتیں 100 فیصد مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں صرف ایک مینٹل ہسپتال (پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ) ہے جبکہ پنجاب کے دیگر ہسپتالوں میں بھی ذہنی امراض کے علاج کے لئے سکاٹری یونٹ موجود ہیں۔ اس ہسپتال میں کل مختص بیڈ 1400 ہیں اور آج مورخہ 20-03-2003 کو ہسپتال میں داخل مریضوں کی تعداد 782 ہے۔ یہاں حکومت کی پالیسی کے مطابق مریضوں کی دوائی، خوراک، لباس، رہائش اور دیگر سولتیں 100 فیصد مفت ہیں۔ اس ہسپتال کے مختص سٹاف میں ایک ایم۔ ایس، 3 اے۔ ایم۔ ایس، پی۔ ایم۔ او/پی۔ ڈبلیو۔ ایم۔ او، آر۔ ایم۔ او، ایم۔ او/ڈبلیو۔ ایم۔ او، ہیڈ نرسز اور دیگر گریڈ سٹاف کی تعداد 107 ہے۔ نرسز کی تعداد 176 اور دیگر متفرق سٹاف کی تعداد 488 ہے جس میں پیرا میڈیکل سٹاف بھی شامل ہے۔ اس ہسپتال میں گزشتہ تین سالوں میں مندرجہ ذیل بجٹ ارقام مختص کی گئیں۔

1۔ سال 2000-01	9,68,49,000/- روپے
2۔ سال 2001-02	10,70,1000/- روپے
3۔ سال 2002-03	11,08,49,000/- روپے

(ج) پولیس نے تین سالوں میں اس ہسپتال میں 30 مریض داخل کروائے۔ یہ لواریٹ ذہنی مریض تھے۔ جب یہ صحت مند ہوئے تو ان کے وارثوں کے حوالے کر دیا گیا۔

(د) حکومت کی پالیسی کے مطابق ہسپتال میں مریضوں کو دوائی، خوراک، لباس، رہائش اور دیگر سولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ ان داخل شدہ مریضوں کی علاج و بہبود کے لئے تربیتی سنٹر اور مرکز بحالی مریضوں قائم کئے گئے ہیں جس سے مریضوں کی ظہرہ و پوشیدہ صلاحیتوں کو عمل میں لانے کے لئے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ عشیات کے عادی مریضوں کے علاج کے لئے بھی سنٹر قائم کیا گیا ہے۔

(ہ) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں قیدیوں کے داخلے کے لئے کوئی بندوبست نہیں۔ ان کو ڈسٹرکٹ جیل میں رکھا جاتا ہے۔ جہاں اس ہسپتال سے باہر ڈاکٹر جمیلوں میں وزٹ کرتے ہیں اور علاج معالجے کی سولت فراہم کرتے ہیں۔

ضلع پاکستان شریف میں غیر قانونی میڈیکل سٹوروں

اور پریکٹیشنروں کی تفصیل

*1347، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع پاکستان شریف میں کتنے غیر قانونی میڈیکل سٹور اور غیر رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر ہیں؟
- (ب) حکومت نے ضلع پاکستان شریف میں غیر قانونی میڈیکل سٹوروں کے خلاف جو کارروائی کی اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان شریف شہر میں اکثر میڈیکل سٹور والے دوائی میٹھے دامنوں میں فروخت کر رہے ہیں اور کوئی چیکنگ نہیں ہو رہی ہے؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرک ہیلتھ آفس کے اہلکار اس دھندے میں شامل ہیں؟
- (ه) کیا متعلقہ انتظامیہ کے اعلیٰ افسران میڈیکل سٹوروں کو چیک کرنے کے لئے سرپرٹرز وزٹ کرتے ہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو سال 2002 میں کن کن افسران نے سرپرٹرز وزٹ کیا ان کے نام و عہدہ سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر صحت،

(الف) ضلع پاکستان میں تمام میڈیکل سٹور بمطابق ڈرگ ایکٹ 1976 ڈرگ رولز 1988 لائسنس ہولڈر ہیں جبکہ غیر رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنروں کی تعریف بمطابق قانون عطایت ہے جن کے خلاف محکمہ صحت ڈرگ ایکٹ 1976 اور ایلوپیتھک آرڈیننس کے تحت کارروائی کرتا ہے اور ان کے چالان مجسٹریٹ درج اول / سول جج اور ڈرگ کورٹ بھیجے جاتے ہیں۔ عطایت کو شمار کرنا ناممکن ہے۔

(ب) کارروائی 2002 کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

چیک کئے گئے میڈیکل سٹوروں کی کارروائی اہلان جو کہ سیکرٹری ہیلتھ 1 سال 2002 میں کئے گئے تعداد ڈرگ کورٹ بھیجے گئے۔ جملہ جات

(ج) اور چارجنگ یا زائد پیسے لینے کی کوئی شکایت محکمہ صحت کو موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر کسی صاف کو یہ شکایت ہے تو وہ محکمہ سے رجوع کرے تاکہ متعلقہ شکایات کا باقاعدہ ازالہ کیا جاسکے۔

(د) محکمہ صحت کا عملہ اپنی ذمہ داریاں دیانت داری کے ساتھ انجام دے رہا ہے۔

(ہ) محکمہ صحت کے افسران، ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈرگ انسپکٹرز، ڈسٹرکٹ ایڈمنی ڈسٹرکٹ آفیسرز صحت میڈیکل سٹورز، پریکٹیشنرز کو چیک کرتے ہیں۔ یہ وزٹ سرپرانٹز ہوتی ہے۔ گزشتہ سال میں ضلع میں تعینات اوپر بیان کئے گئے افسران نے ان میڈیکل سٹوروں کو چیک کیا۔

سرکاری ہسپتال پھول نگر کے سٹاف

اور فنڈز کی تفصیل و دیگر مسائل

*1408، رانا سر فرراز احمد خان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سرکاری ہسپتال پھول نگر (بھائی پھیرو) میں تعینات عملہ کے نام، پتاجات اور عرصہ

تعیاتی کیا ہے اور ہسپتال ہذا میں کتنی اسمیاں عالی پڑی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ہسپتال کو تحصیل level ہسپتال کا درجہ دے رہی ہے کیونکہ یہ مزایا میں

واقع ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟ نیز ہسپتال ہذا میں ڈائٹالس سٹور قائم کیا

جانے تاکہ عوام کی مشکلات کم ہو سکیں اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) جنوری 2001 سے فروری 2003 تک ہسپتال ہذا کو کتنے فنڈز دینے گئے اور کتنی مائیت کی

ادویات مہیا کی گئیں؟

وزیر صحت،

(الف) سرکاری ہسپتال پھول نگر میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ دیہی مرکز صحت

پھول نگر میں ڈینٹل سرجن اور ایکس رے اسسٹنٹ کی اسمیاں عالی ہے۔

تفصیل عملہ سرکاری ہسپتال پھول نگر مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آفیسر / آفیشل	عمدہ	ضلع	عرصہ تعیینی
1-	ڈاکٹر فیض احمد	S.M.O	لاہور	از 2003
2-	ڈاکٹر اللہ بخش جیلا	M.O	- ایضاً -	از 1 اکتوبر 2002
3-	ڈاکٹر شہناز بلادیہ	W.M.O	- ایضاً -	از 1995
4-	کوثر جمشید	L.H.V	قصور	- ایضاً -
5-	محمد شہبان	Dispenser	قصور	- ایضاً -
6-	محمد اکرم	- ایضاً -	قصور	1996 "
7-	محمد فیاض	- ایضاً -	قصور	1995 "
8-	اشرف ندیم	لیبارٹری اسسٹنٹ	قصور	1995 "
9-	احمد خاں	چونیز کلرک	قصور	2002 "
10-	مسماہ سعید بی بی	دانی	قصور	1992 "
11-	مسماہ منیاں بی بی	دانی	قصور	1995 "
12-	مسماہ کٹوم اختر	دانی	قصور	1994 "
13-	مسماہ نیامت بی بی	دانی	قصور	1998 "
14-	عبد الحمید	ڈرائیور	قصور	1983 "
15-	افزار احمد	سینیری ہرول	قصور	1985 "
16-	شوکت علی	- ایضاً -	قصور	1988 "
17-	عبد الغفور	- ایضاً -	قصور	1987 "
18-	محمد سرور	- ایضاً -	قصور	1988 "
19-	بتیسر احمد	واٹر کیئر ٹیر	قصور	1987 "
20-	ذوالفقار علی	- ایضاً -	قصور	2000 "
21-	محمد عارف	- ایضاً -	قصور	1992 "
22-	گزار احمد	نائبہ کاسہ	قصور	2002 "
23-	محمد اکرم	- ایضاً -	- ایضاً -	1996 "
24-	محمد اسلم	- ایضاً -	- ایضاً -	1995 "
25-	یونس مسیح	سینیری ورکر	- ایضاً -	1996 "
26-	صفران مسیح	- ایضاً -	- ایضاً -	1996 "

(ب) ضلع قصور کی دو تحصیلیں چونیاں اور بتو کی ہیں۔ دونوں میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ کسی ہسپتال کا درجہ بڑھانے کا اختیار صوبائی حکومت کو ہے۔ اگر صوبائی حکومت اجازت دے اور ضروری فنڈز اور عہدہ مہیا کر دیا جائے تو دیہی مرکز صحت پھول نگر کا درجہ بڑھایا جاسکتا ہے۔ ڈائینالسس سنٹر کی سوت دیہی مرکز صحت پھول نگر میں نہ ہے۔ دیہی مرکز صحت میں امراض گردہ کا علیحدہ شعبہ نہیں ہوتا اس کی منظوری صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(ج) مالی سال 2001-02 میں کل -/13,50,000 روپے فنڈز سنٹر میڈیکل آفیسر دیہی مرکز صحت پھول نگر کی حوالہ دید پر رکھے گئے جو ہسپتال کی ضروریات اور قانون کے مطابق استعمال کرنے کا مکمل طور پر بااختیار اور ذمہ دار ہے۔ ادویات کی مد میں موجودہ مالی سال کے دوران -/6,25,000 روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے جن کی خریداری کے آرڈر دیئے جاتے ہیں اس میں سے تقریباً -/2,50,000 روپے کی ادویات وصول کی جا چکی ہیں۔ باقی ماندہ ادویات مختلف کمپنیوں نے تقریباً ایک ماہ میں مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں ماڈل برن سنٹر کا قیام

*1433 ڈاکٹر انجم امجد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال امراض صحتی وارڈ میں سالانہ 700 سے زائد برن patients دیکھے جاتے ہیں اور ہر وقت میں 35 سے 40 تک برن patients ہسپتال میں داخل ہوتے ہیں۔ جبکہ وہاں صرف دس بیڈ کا برن یونٹ موجود ہے۔ باقی مریضوں کو مختلف سرجیکل وارڈز اور کچھ کو پلاسٹک سرجری وارڈ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ برن یونٹ جو کہ 1986 میں تشکیل دیا گیا۔ اس میں وقت کے ساتھ بیڈز کا کوئی اضافہ نہیں کیا گیا جبکہ مریضوں کی تعداد میں 5 گنا اضافہ ہوا۔ کیا فراہم کردہ سہولیات کافی ہیں اور کیا ان سے ہٹنے سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کو صحیح طریقے سے deal کیا جاسکتا ہے اور کیا یونٹ میں ضروری equipment موجود ہے۔ مثلاً respirator وغیرہ

(ب) مزید برآں پچھلے سالوں میں برن سنٹر بنانے کی سکیمیں منظور کی گئیں مگر ان پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ کیا حکومت میو ہسپتال لاہور میں ماڈل برن سنٹر بنانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

(الف ب) 1۔ یہ درست ہے کہ میو ہسپتال لاہور میں بچے ہونے مریض تمام پنجاب سے آتے ہیں۔ سالانہ تقریباً 700/500 بچے ہونے مریض ایسے ہوتے ہیں جنہیں میو ہسپتال میں داخل کر کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ میو ہسپتال کے مختلف وارڈوں میں تقریباً 45/35 مریض ہر وقت داخل رہتے ہیں۔ ہسپتال میں 10 بیڈز پر مشتمل برن یونٹ 1986 سے موجود ہے۔ برن یونٹ میں جگہ آلات اور سٹاف کی کمی کے باعث 10 سے زیادہ مریض داخل نہیں کئے جاسکتے اور زائد مریض ہسپتال کے دیگر سرجیکل اور پچ سرجری وارڈ میں داخل کئے جاتے ہیں۔

3۔ کیونکہ بچے ہونے مریضوں کا علاج انتہائی نگہداشت اور مخصوص طریقہ سے ہوتا ہے اس لئے برن یونٹ کے بغیر ان مریضوں کو بہتر سہولت فراہم کرنا انتہائی مشکل ہے۔

4۔ ہسپتال کا برن یونٹ انتہائی محدود ہے اور 1986 سے لے کر آج تک اس کی توسیع نہیں کی گئی اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ اس یونٹ میں جگہ سٹاف اور آلات کی بھی اشد ضرورت ہے۔

5۔ موجودہ برن یونٹ کی توسیع کے لئے دو سکیمیں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی منظوری کے بعد پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی گئی ہیں۔ 2 فروری 1997 کو ایک سکیم بھجوائی گئی اور دوبارہ ایک نئی P.L.I یکم مئی 1999 کو بھیجی جا چکی ہے۔ لیکن ان دونوں سکیموں کے لئے فنڈز ابھی تک منظور نہیں ہوئے ہیں۔

6۔ حکمہ صحت کی ہدایات کے مطابق میو ہسپتال میں ماڈل برن سنٹر کی سکیم پر بھی دو سکیمیں بنانی جا چکی ہیں۔ ایک سکیم 1992 میں بھیجی گئی تھی جس پر عمل نہ ہو سکا۔

2002 میں میو ہسپتال نے ماڈل برن سنٹر کے لئے جگہ مخصوص کرنے کے بعد حکومت پنجاب کے چیف آرکیٹیکٹ سے نقشہ جات بنوائے ہیں۔ اس سکیم پر عملدرآمد کے لئے PCI بنایا جا رہا ہے۔ یہ ماڈل برن سنٹر پنجاب میں اپنی نوعیت کا ایک واحد سنٹر ہو گا۔ جہاں پر برن مریضوں کا مکمل علاج ممکن ہو گا۔ اس سکیم پر بلڈنگ اور آلات پر تقریباً 9.5 کروڑ روپے کا خرچ کا تخمینہ ہے اور اس سکیم کے مکمل ہونے میں تقریباً 2 سال لگیں گے۔

ماڈل برن سنٹر کے منصوبے کی تکمیل کے دوران موجودہ برن یونٹ کی عارضی توسیع مریضوں کے لئے بہت بہتر ہو گی۔

7۔ جلدی مریضوں کے علاج پر عام مریضوں سے کافی زیادہ اخراجات آتے ہیں جو عموماً غریب مریض نہیں دے سکتے اس لئے ضروری ہے کہ ماڈل برن سنٹر کے مریضوں کے لئے سالانہ اضافی اخراجات کا بجٹ منظور کیا جائے۔

اپ گریڈ کئے گئے تحصیل ہیڈ کوارٹر

ہسپتالوں کی تفصیل

- *1462، چودھری اعجاز احمد سماں، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کے بعض ہسپتالوں میں سرجری اور دل کی تکلیف کے متعلق علاج ہو رہا ہے۔ اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں؟

وزیر صحت،

- (الف) درست ہے۔ رواں مالی سال 2002-03 میں چار تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

- | | |
|---------------------------|-------------------------|
| 1۔ دیپاپور ضلع اوکاڑہ | 2۔ عارف والا ضلع پاکپتن |
| 3۔ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد | 1۔ جام پور ضلع راجن پور |

(ب) تمام تحصیل ہینڈ کوارٹر ہسپتالوں میں دل کے امراض کے متعلق کوئی شعبہ نہیں ہے۔ پنجاب حکومت کے زیر انتظام مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں دل کے آپریشن ہوتے ہیں اور علاج ہوتا ہے۔

- | | |
|----------------------------------|----------------------------|
| 1۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی | 2۔ میو ہسپتال |
| 3۔ جناح ہسپتال | 4۔ گلاب دیوای ہسپتال لاہور |
- باقی تمام تعلیمی ہسپتالوں اور ڈسٹرکٹ ہینڈ کوارٹر ہسپتالوں میں دل کے امراض کا علاج ہوتا ہے مگر سرجری نہیں ہوتی۔

سردار بیگم اور علامہ اقبال میموریل ہسپتالوں

میں اسمیوں کی تفصیل

*1467، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سردار بیگم ہسپتال اور علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں منظور شدہ اسمیوں کی تعداد، گریڈ وار اور اسمی وار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس وقت ان ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت ان ہسپتالوں میں کون، کون اور کب سے اسمیں غالی ہیں۔ ان اسمیوں کی تفصیل گریڈ وار اور اسمی وار فراہم کی جائے؟

(د) ان ہسپتالوں میں کس، کس مرض کے وارد ہیں اور ہر وارد کتنے بیڈوں پر مشتمل ہے؟

(ہ) اس وقت ان ہسپتالوں میں کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسمیں کب سے غالی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(و) کیا ان ہسپتالوں میں کارڈیالوجی وارڈز میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ز) ان ہسپتالوں میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا ہے، ان کی تفصیل ملانے فراہم کی جائے؟

وزیر صحت،

(الف) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

20 عدد	بیڈ	1- کارڈیالوجی وارڈ	(د) نمبر
50 عدد	بیڈ	2- میل سرجیکل وارڈ	
20 عدد	بیڈ	3- آرتھوپیڈک وارڈ	
35 عدد	بیڈ	4- زمانہ سرجیکل وارڈ	
50 عدد	بیڈ	5- چلڈرن وارڈ	
26 عدد	بیڈ	6- پرائیویٹ فیملی وارڈ	
20 عدد	بیڈ	7- سائیکٹری وارڈ	
60 عدد	بیڈ	8- جسٹ ٹی بی وارڈ	
60 عدد	بیڈ	9- میڈیکل وارڈ میل ٹی میل	
50 عدد	بیڈ	10- آئی ای۔ این۔ ٹی وارڈ	
20 عدد	بیڈ	11- نیور و وارڈ	
50 عدد	بیڈ	12- میٹرنٹی اینڈ گائنی وارڈ	
1 عدد	بیڈ	13- برن یونٹ	

(ہ) سپیشلسٹ ڈاکٹر کی کوئی اسامی غالی نہیں ہے۔

(و) کارڈیالوجی وارڈ میں سپیشلسٹ ڈاکٹر تعینات ہے۔

(ز) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

R.H.C ملکووال کی بحیثیت تحصیل ہیڈ کوارٹر

ہسپتال اپ گریڈیشن

*1483، میجر (ریٹائرڈ) احسان الہی چودھری، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2002 میں گورنر پنجاب نے رورل ہیلتھ سٹر ملکووال کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دینے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہسپتال کے سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہ ہوئی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا اجزاء درست ہیں تو کیا حکومت اس سال مذکورہ R.H.C کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ اور دیگر ضروری اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات

ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں ٹی-ایچ۔ کیو ہسپتال کی جگہ کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ البتہ اس جگہ کی محکمہ صحت کے نام منتقلی آخری مراحل میں ہے۔

وکتوریہ ہسپتال بہاولپور کو سالانہ گرانٹ کی تفصیل

*1515، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) وکتوریہ ہسپتال بہاولپور کو 1999 سے آج تک کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی ہے اور

کتنی ادویات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) اس وقت اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں۔ اس وقت

کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں۔ خاص کر ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پُر

کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

- (ج) 1999 سے آج تک اس ہسپتال کو کتنی اور کون کون سی جدید مشینری دی گئی ہے اس مشینری کا نام اور کیا یہ مشینری اس ہسپتال کی ضروریات پوری کر رہی ہے؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور جو کہ جنوبی پنجاب کے چھ سلامت اضلاع کا بڑا ہسپتال ہے، مگر اس میں کوئی بھی 'لابور کے بڑے ہسپتالوں کی طرز کی' جدید مشینری نصب ہے اور نہ ہی فراہم کی گئی ہے؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں دل کے امراض کے لئے بھی جدید مشینری نہ ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو دور دراز کے ہسپتالوں میں refer کیا جاتا ہے اور وہ راستہ میں ہی دم توڑ جاتے ہیں۔
- (و) کیا حکومت اس ہسپتال میں جدید مشینری فراہم کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

- (الف) وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور 2000-1999 سے اب تک فراہم کردہ سالانہ گرانٹ کی تفصیل اور سالانہ ادویات پر خرچ کی تفصیل (ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اس وقت ہسپتال میں ڈاکٹر و دیگر عملہ کی منظور شدہ اسمیاں اور ان پر کام کرنے والوں کی تعداد کی تفصیل (ضمیمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک کب سے غالی ہونے کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مختلف اوقات میں اسمیاں غالی بھی ہوتی ہیں اور ان پر تقرری بھی ہو جاتی ہے۔ غالی اسمیوں کو پر کرنے کے لئے تقرریاں کی گئی تھیں۔ لیکن بعض ڈاکٹروں نے رپورٹ نہیں کی۔ اب پھر ان اسمیوں کو مشترک کیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ نے اجازت دے دی ہے۔
- (ج) 1999 سے لے کر اب تک مہیا کردہ مشینری کی فہرست (ضمیمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں خاص طور پر تھلسیا یونٹ، آئی۔سی۔یو و دیگر مشہ جات کے لئے مشینری مہیا کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے سال 2003-01 میں پانچ کروڑ

روپے برائے خریداری جدید مشینری دیئے ہیں۔ جن کی تفصیل (ضمیمہ "د") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور جنوبی پنجاب کا بڑا ہسپتال ہے۔ حکومت پنجاب

نے اس کے لئے جدید ترین مشینری مہیا کی ہے اور مزید ایسی مشینری مہیا کرنے کے انتظامات بھی کئے گئے ہیں۔ یہ ہسپتال اب پنجاب کے کسی بھی بڑے ہسپتال سے کم سوتیں نہیں رکھتا بلکہ 30 جون 2004 کے بعد انشاء اللہ شاید نمبر ون ہو جائے۔

(ه) یہ درست ہے کہ وکٹوریہ ہسپتال میں انجیو گرائی مشین نہ ہے جس کے لئے مریضوں کو لاہور

refer کیا جاتا رہا ہے اس لئے حکومت پنجاب نے اس سال 100 ملین روپے انجیو گرائی مشین کی خریداری کے لئے فراہم کئے جس کے لئے طریقہ کار کے مطابق خریداری کا کام کیا جا رہا ہے اور جلد tender ہونے والے ہیں۔

(و) حال ہی میں حکومت پنجاب نے علامات اور امرجنسی کے لئے 8 کروڑ روپے ایڈیشنل

گرائنٹ مہیا کی ہے جس سے یہاں کے عوام کو مزید سوتیں مہیا کی جارہی ہیں۔ حکومت کو 05-2004 میں مزید سیکمیس جس میں کڈنی سنٹر، برن یونٹ، ایم۔ آر۔ آئی اور نئی ایمبولینس پہنچائی جا رہی ہیں۔

ڈینٹل ہسپتال لاہور میں سینئر ڈاکٹرز کی حق تلفی

*1517، شیخ امجد عزیز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ڈینٹل ہسپتال کے ایم۔ ایس ڈاکٹر رفیق چٹھہ ریٹائر ہو چکے

ہیں۔ ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کو نئی پوسٹ create کر کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کا دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر سے بھی سینئر پروفیسر صاحبان اس ہسپتال میں

کام کر رہے ہیں؟

- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر رفیق چٹھہ کو پراجیکٹ ڈائریکٹر پنجاب ڈینٹل ہسپتال لگا کر سینئر لوگوں کے حق پر ڈاکٹروں کا ڈالا گیا ہے؟
- (ه) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ سینئر لوگوں (ملازمین) کا حق نہ دیا جائے (داد رسی نہ کی جائے)؟
- (و) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر یا ایم۔ ایس کی اسامی کے لئے ڈاکٹر رفیق چٹھہ کے علاوہ کوئی سینئر پروفیسر اس پوسٹ کے لئے موزوں نہ تھا؟
- (ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر رفیق چٹھہ کو دوبارہ پراجیکٹ ڈائریکٹر لگانے سے سینئر پروفیسر صاحبان / ڈاکٹر / سرجن میں حکومت کے خلاف مایوسی نفرت کی بھڑک پیدا ہو رہی ہے؟
- (ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں انتظامیہ اور سینئر پروفیسر صاحبان کی چھٹس کی وجہ سے ہسپتال کا نظم و ضبط تباہ و برباد ہو رہا ہے؟ اگر جزو ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت پراجیکٹ ڈائریکٹر کی موجودہ پوسٹ ختم کرنے کو تیار ہے اور پرنسپل / ایم۔ ایس کی سیٹ کو پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں موجود سینئر پروفیسر صاحبان / ڈاکٹر حضرات سے پُر کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر صحت،
- (الف) یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ مورخہ 2003-1-8 کو ریٹائر ہونے اس کے بعد انہیں دو سال کے لئے re-employ کیا گیا ہے۔
- (ب) ان کے لئے نئی پوسٹ create نہیں کی گئی بلکہ ایم۔ ایس کی پوسٹ کا نام تبدیل کر کے پراجیکٹ ڈائریکٹر / ڈین رکھا گیا ہے اور ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ کو دو سال کے لئے re-employ کر کے اس پوسٹ پر تعینات کیا گیا ہے۔
- (ج) ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ سے سینئر کوئی ڈاکٹر اس ہسپتال میں کام نہیں کر رہا ہے۔
- (د) ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ کی تعیناتی سے کسی ڈاکٹر کے حق کو نقصان نہیں پہنچا ہے۔
- (ه) یہ غلط ہے۔ گورنمنٹ کی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔

- (و) ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ کو ان کے تجربے کی بنیاد پر اور گورنر صاحب کے حکم پر اس پوسٹ پر تعینات کیا ہے۔
- (ز) ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ کی تعیناتی سے کسی بھی ڈاکٹر کا حق مجروح نہیں ہوا اس لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔
- (ح) ڈینٹل ہسپتال میں کوئی بد نظمی نہیں ہے اور موجودہ پرنسپل کی ریٹائرمنٹ پر نئے پرنسپل کو تعینات کر دیا جائے گا۔ پروفیسرز کی غلطیوں کی اصلاح کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سری بھیجی جا رہی ہے۔ منظوری ملنے پر کالج کی تمام اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کی جائیں گی۔

راولپنڈی میں ہسپتالوں اور دیگر سہولیات کی تفصیل

- *1569، چودھری محمد ایاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے ہسپتال اور بی۔ ایچ۔ یو، آر۔ ایچ۔ سی ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ان میں منظور شدہ اور غلطیوں کی تعداد سنٹر اور ہسپتال وار فراہم کی جائے؟
- (ج) اس وقت کتنے بی۔ ایچ۔ یو، آر۔ ایچ۔ سی اور ہسپتالوں میں منظور شدہ تعداد کے مطابق ڈاکٹر تعینات نہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) 1999 سے آج تک ان سنٹروں اور ہسپتالوں کو کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی ہے؟
- (ه) 1999 سے آج تک ان سنٹروں اور ہسپتالوں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئی ہیں؟
- (و) کیا ان سالوں کے دوران ان سنٹروں اور ہسپتالوں کو فراہم کردہ ادویات اور گرانٹ ان کی ضروریات کے مطابق تھیں؟ اگر کم تھی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ نیز کیا حکومت آئندہ سالوں کے دوران ان کو ان کی ضروریات کے مطابق گرانٹ اور ادویات فراہم کرے گی؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ز) اس وقت کتنے سنٹروں اور ہسپتالوں میں اسمبولینس فراہم کی گئی ہے؟ جن میں ابھی یہ سہولت نہ ہے، کب تک ان کو یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی؟

وزیر صحت،

(الف) اس وقت ضلع راولپنڈی میں چار تحصیل ہیڈ کوارٹرز اور 98 بنیادی مرکز صحت اور 10 رورل ہیلتھ سنٹرز واقع ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت ضلع راولپنڈی میں کل صحت کے مراکز میں تعداد اسمیں 176 اور 10 اسمیاں غلطی پڑی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع راولپنڈی میں 98 بی۔ ایچ۔ یو اور 10 آر۔ ایچ۔ سی اور چار تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال واقع ہیں جن میں کل 176 ڈاکٹر تعینات ہیں اور 10 اسمیاں غلطی پڑی ہیں جن کی بھرتی کے لئے دفتر ہڈا نے اخبار میں اشتہار دیا ہے۔ جلد ہی تمام اسمیوں پر ڈاکٹرز تعینات کئے جائیں گے۔ تمام تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت ضلع راولپنڈی میں 1999 سے لے کر 2003 تک ہسپتالوں اور سنٹروں کو کل 23,37,29,560 روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) 1999 سے لے کر 2003 تک ضلع راولپنڈی کے ہسپتالوں اور سنٹروں کو ادویات کی مددیں کل رقم 8,35,94,260 روپے کی گرانٹ مہیا کی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) فراہم کی گئی ادویات ضرورت کے مطابق ہیں۔

(ز) اس وقت ضلع راولپنڈی میں 10 رورل ہیلتھ سنٹر اور چار تحصیل ہیڈ کوارٹر کام کر رہے ہیں۔ جن میں اسمبولینس کی سہولت موجود ہے اور تمام اسمبولینس سہولت کے اعتبار سے مکمل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم میں ہسپتالوں اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

- *1572 شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع جہلم میں اس وقت کتنے ہسپتال 'بی-ایچ۔یو اور آر۔ایچ۔سی کام کر رہے ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ان میں منظور شدہ اسمیوں اور خالی اسمیوں کی تعداد سنٹر اور ہسپتال وار فراہم کی جائے؟
- (ج) اس وقت کتنے بی۔ایچ۔یو، آر۔ایچ۔سی اور ہسپتالوں میں منظور شدہ تعداد کے مطابق ڈاکٹر تعینات نہ ہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) 1999 سے آج تک ان سنٹروں اور ہسپتالوں کو کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی ہے؟
- (ه) 1999 سے آج تک ان سنٹروں اور ہسپتالوں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئی ہیں؟ ان کی تفصیل سنٹر وار فراہم کی جائے؟
- (و) کیا ان سالوں کے دور ان سنٹروں اور ہسپتالوں کو فراہم کردہ ادویات اور گرانٹ ان کی ضروریات کے مطابق تھی؟ اگر کم تھی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ نیز کیا حکومت آئندہ سالوں کے دور ان ان کو ان کی ضروریات کے مطابق گرانٹ اور ادویات فراہم کرے گی؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟
- (ز) اس وقت کتنے سینٹروں اور ہسپتالوں میں اسمبولینس فراہم کی گئی ہے؟ جن میں ابھی یہ سہولت نہ ہے۔ کب تک ان کو یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی؟
- (ح) ان ہسپتالوں اور سنٹروں میں تعینات ڈاکٹرز اور I.IV کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟
- (ط) کیا حکومت ان ہسپتالوں اور سنٹروں میں خالی اسمیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ی) اس وقت کتنے ہسپتالوں اور سنٹروں میں سی۔ئی۔سکین، ایکسرے مشینیں اور دیگر جدید طبی آلات فراہم نہ کئے گئے ہیں؟ اس کی وجوہات نیز کیا حکومت ان سنٹروں اور ہسپتالوں میں یہ طبی آلات فراہم کر رہی ہے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) ضلع جہلم میں ہسپتالوں 'بی۔ایچ۔یو اور آر۔ایچ۔سی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ضلعی ہسپتال DHQ ہسپتال جہلم

2۔ تحصیل ہسپتال THQ ہسپتال، سوہاؤہ، پنڈدادنخان

3۔ آر۔ایچ۔سی، دینہ، ڈومیلی، خلاصپور، لٹہ، جلاپور شریف

4۔ بی۔ایچ۔یو، تحصیل جہلم، کونٹ پور، ساگری، بن شد، چک طلیف، چولہہ، موٹا غربی،

سانہ، چک خاصہ، رام دیال، کالا گجراں، کومہ فقیر، دارا پور، پنڈ سوک، جنگو، زیاد، پنڈوڑی،

سوهن، ڈھوک لونا، بھنیہ

تحصیل سوہاؤہ، نکلیال، جنڈالہ، کوہالی، اڈرا، لڈھا، اتم سنگھ، بانٹھ، پنجور، بشنور، پیل مرزا،

کروڑہ، پھلزے سیدن، سر لڈھن

تحصیل پنڈدادنخان، پنڈی سید پور، بین وال، چک شادی، دریاہ، جاپ، ہرن پور، سووال،

سوڑی، گجرا، گوپور، نوبہ، احمد آباد، کندوال، وگھ، کومہ سیدن

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام اسمی DHQ ہسپتال تحصیل ہسپتال آر۔ایچ۔سی بی۔ایچ۔یو

سوہاؤہ پنڈدادنخان

1	P.W.M.O	-	-	-	-
2	A.M.S(F)	-	-	-	-
3	A.P.M.O	-	-	-	-
4	A.P.W.M.O	-	-	-	-

-	-	-	-	1	ماہر ہڈی و جوڑ	5-
-	-	-	-	1	ماہر امراض چشم	6-
-	-	-	-	1	ماہر امراض گردہ پتلاز	7-
-	-	-	-	1	تعالوجست	8-
-	-	1	1	-	ماہر امراض زچہ بچہ	9-
-	-	1	-	2	Anaesthaist	10-
24	3	3	1	9	میڈیکل آفیسر	11-
-	3	2	1	5	زنانہ میڈیکل آفیسر	12-
-	-	1	1	-	ماہر امراض اطفال	13-
-	4	1	-	-	ڈیپنٹل سرجن	14-

وجوہات، حکومت کی پالیسی کے مطابق میڈیکل آفیسر / زنانہ میڈیکل آفیسر، ڈیپنٹل سرجن، 5 سالہ کٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں۔

(د) سالانہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	D.H.Q. ہسپتال	T.H.Q. سوہاہ	T.H.Q. پنڈدادنوں	پانچ آر۔ ایچ۔ سی و 43 بنیادی مرکز صحت و طیرہ
1999-2000	-/20511150 روپے	-/4669440 روپے	-/4741000 روپے	-/356189141 روپے
2000-2001	-/30999220 روپے	-/4226300 روپے	-/6425250 روپے	-/34892325 روپے
2001-2002	-/39522000 روپے	-/6066500 روپے	-/6066500 روپے	-/54759000 روپے
2002-2003	-/45627100 روپے	-/5519650 روپے	-/5519650 روپے	-/27013690 روپے

(ه) تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	D.H.Q. ہسپتال	T.H.Q. سوہاہ	T.H.Q. پنڈدادنوں	پانچ آر۔ ایچ۔ سی و بنیادی مرکز صحت و طیرہ
1999-2000	-/3330000 روپے	-/585867 روپے	-/961200 روپے	-/8161500 روپے
2000-2001	-/3923000 روپے	-/561593 روپے	-/1016000 روپے	-/8221500 روپے
2001-2002	-/5220000 روپے	-/534022 روپے	-/734300 روپے	-/8207000 روپے
2002-2003	-/7500000 روپے	-/1000000 روپے	-/1000000 روپے	-/11940000 روپے

(و) تمام ہسپتالوں اور سنٹروں کو ان کی ذیابند کے مطابق ادویات خریداری کے لئے بجٹ فراہم کیا گیا۔ بہر حال ہر سال ادویات کی مد میں گزشتہ سال سے زائد بجٹ فراہم کیا ہے تاکہ ہسپتالوں کو اس مد میں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

(ز) اسمبلی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

D.H.Q ہسپتال	THQ سوہا	THQ پنڈ دادنوں	S. آر۔ ایچ۔ سی بنیادی مرکز صحت
1	1	1	0

(ح) ان ہسپتالوں اور سنٹروں میں تعینات ڈاکٹرز اور L.H.V کو رہائشی مکان کی سہولت میسر ہے۔

(ط) حکومت نے کنٹریکٹ پر ڈاکٹر بھرتی کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے پیرامیڈیکل سٹاف کی 97 اسامیاں پر کرنے کی اجازت دی تھی جن پر بھرتی مکمل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ صحت لاہور کے کہنے پر ایک 151 سکیل کی خالی اسامیاں بنادی گئی ہیں جن پر بھرتی کے لئے جلد ہی اجازت مل جائے گی۔

(ی) اس وقت کسی بھی ہسپتال میں سی۔ ٹی سکین کی سہولت نہ ہے۔ بہر حال آئندہ سال حکومت سے اس مد میں فنڈ ذیابند کیا جائے گا تاکہ یہ سہولت D.H.Q ہسپتال جہلم میں فراہم کی جاسکے۔ اس کے علاوہ D.H.Q ہسپتال میں ایکسرے، لیبارٹری، ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ، 'E.C.G' 'USG' گردے صاف کرنے کی دو مشینیں اور اسی طرح کی دوسری جدید سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ THQ سوہا اور پنڈ دادنوں میں U.S.G مشین اور ایکسرے کے ساتھ لیبارٹری اور ڈینٹل کلینک کام کر رہے ہیں۔ آر۔ ایچ۔ سی لڈ، ڈومیلی اور جلاپور شریف میں بھی ایکسرے مشین، 'USG' مشین اور دیگر سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ R.H.C دین میں 'Tracema' سنٹر، M.C.H سنٹر اور برن یونٹ کی تعمیر آخری مراحل میں ہے اور ان کے لئے آلات و دیگر سامان خرید لیا گیا ہے اور جلد ہی لوگ اس سے مستفید ہونا شروع ہو جائیں گے۔

پی پی۔ 95 گوجرانوالہ کے ہسپتالوں، سٹاف

اور سہولیات کی تفصیل

*1580، میاں سعود حسن ڈار، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 95 میں کتنے بی۔ ایچ۔ یو اور آر۔ ایچ۔ سی اور ہسپتال ہیں ان کے نام اور یہ کب تعمیر کئے گئے ہیں؟

(ب) ان سنٹروں اور ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا ان سنٹروں اور ہسپتالوں میں عہدہ پورا ہے؟ اگر کم ہے تو ان پوسٹوں کے نام اور یہ کب سے خالی ہیں اور ان پوسٹوں پر کب تک تعیناتی کر دی جائے گی؟

(د) ہر ہسپتال اور سنٹر میں تعینات عہدہ کو کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ه) کیا ان ہسپتالوں اور سنٹروں میں تعینات ملازمین کو گاڑیاں یا موٹر سائیکل فراہم کئے گئے ہیں؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا ان ہسپتالوں اور سنٹروں میں اسمبولینس وغیرہ فراہم کی گئی ہیں؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ز) ان ہسپتالوں اور سنٹروں کو 1999 سے آج تک کتنی گرانٹ اور ادویات فراہم کی گئی ہیں۔ ان کی تفصیل سنٹر اور ہسپتال وار فراہم کی جائے؟

وزیر صحت،

(الف) حلقہ پی پی۔ 95 گوجرانوالہ میں پانچ بی۔ ایچ۔ یو اور چار رورل ڈسپنسریاں ہیں اور یہ مندرجہ ذیل سالوں میں تعمیر کی گئی ہیں۔

1988

1۔ بنیادی مرکز صحت نمونڈی کھجور والی

1988

2۔ بنیادی مرکز صحت جلال بگن

1988

3۔ بنیادی مرکز صحت ترگزی

- 1988 1۔ بنیادی مرکز صحت بھٹی بھنگو
- 1988 5۔ بنیادی مرکز صحت اروپ
- 1972 1۔ رورل ڈسپنسری ٹھنڈہ داد، ضلع کونسل کی پرانی بلڈنگ میں سے کام کر رہی ہے۔
- 1998 2۔ اروپ ڈسپنسری ٹھنڈہ داد، ضلع کونسل کی پرانی بلڈنگ میں سے کام کر رہی ہے۔
- 3۔ رورل ڈسپنسری ندی پور، تقریباً 12 سال سے مہیا کردہ پرائیویٹ کمرہ میں کام کر رہی ہے۔
- 4۔ رورل ڈسپنسری ویدوار ضلع کونسل کی بلڈنگ میں 1990 سے کام کر رہی ہے۔
- (ب) صلقہ پی پی۔ 95 گوجرانوالہ میں موجود سنٹروں کے نام اور ملازمین کے نام مع عمدہ گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) اس سوال کا جواب (ب) سوال کے جواب میں موجود ہے۔ غلطی پوسٹوں پر پنجاب گورنمنٹ اور ضلعی گورنمنٹ کی طرف سے (Recruitment Policy) وصول ہوگی تو غلطی پوسٹوں پر یا ایسی کے مطابق تعیناتی کر دی جائے گی۔ تفصیل غلطی پوسٹیں مندرجہ ذیل ہے۔
- (1) BHUs میں دو اسمیاں چوکیدار اور رورل ہیلتھ ڈسپنسری میں 3 وائز کینر کی اسمیاں غلطی ہیں۔
- (د) ان سنٹروں میں تعینات ملازمین کو بمطابق قانون مروجہ سہولیت فراہم کی گئی ہیں۔
- (ه) ان میں کسی بھی ملازم کو موثر سائیکل یا گاڑی مہیا نہیں کی گئی کیونکہ انہیں یہ سہولت فراہم نہ کرنا قانون میں شامل ہے۔
- (و) کسی قسم کی کوئی ایسہولینس فراہم نہ گئی ہے اور قانون کے مطابق ہے کیونکہ ایسہولینس R.H.C اور T.H.Q ہسپتال کو فراہم کی جاتی ہے۔

(ز) 2000-1999 کے بجٹ میں رورل ڈسپنسریوں کو ان کے حصہ کے مطابق پہلنی دے دی گئی تھی۔ علاوہ انہیں ہر BHU کو 1999 سے 2003 تک -/4,04,321 روپے مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں۔ مزید برآں میونسپل سرورسز سال 2002-03 کا بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ چار ڈسپنسریوں کو ادویات فراہم نہ ہو سکیں۔ تاہم مارچ 2003 میں حکم ڈسٹرکٹ ناظم گوجرانواد ان مذکورہ ڈسپنسریوں کو ادویات فراہم کی گئیں۔ جو ادویات فراہم کی گئیں ان کی Lists ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

D.H.Q ہسپتال جہلم میں M.S کی تعیناتی اور میرٹ

*1584 شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) DHQ ہسپتال جہلم میں 1997 سے اب تک کون کون سے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کس کے حکم سے تعینات رہے ہیں؟

(ب) DHQ ہسپتال جہلم کے موجودہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کس کے حکم سے تعینات ہیں اور آیا ان کی تعیناتی میرٹ پر ہوئی ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) DHQ ہسپتال جہلم میں 1997 سے اب تک جو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تعینات رہے ہیں اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	جس کے حکم سے تعینات ہوئے۔
1.	ڈاکٹر خالد جاوید	S&GAD لاہور
2.	ڈاکٹر تنویر احمد	سیکرٹری صحت لاہور
3.	ڈاکٹر محمد صفدر	سیکرٹری صحت لاہور
4.	ڈاکٹر ضمیر اختر مرزا	S&GAD لاہور
5.	ڈاکٹر ملک محمد خان	ایضاً

- 6- ڈاکٹر انعام الحق ایضاً
- 7- ڈاکٹر خالد محمود رانا ایضاً
- 8- ڈاکٹر ضمیر اختر مرزا ایضاً
- 9- ڈاکٹر محمد جاوید رحید ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم
- (ب) موجودہ ایم۔ ایس ڈاکٹر محمد رحید جاوید کی تعیناتی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم کے حکم پر ہوئی ہے۔

شیخوپورہ کے ہسپتال میں سہولیات اور ادویات کی صورتحال

*1638، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں صرف ایک ہی سرکاری ہسپتال ہے، جہاں مریضوں کا انتہائی رش ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈکھ ہسپتال کی ایمرجنسی میں دوائیاں اور ڈسپوز ایبل سرنجیس مریضوں کو بازار سے خریدنی پڑتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر کوئی دوائی ہسپتال میں موجود ہو، تو وہ تعلق واسطے اور بااثر مریضوں کو دے دی جاتی ہے اور غریب حق دار مریضوں کو بازار سے دوائی لینے کا کہا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے بڑے ہسپتال میں دل کے مریضوں کے لئے فوری طبی امداد کا ایسا کوئی یونٹ موجود نہ ہے جس کی وجہ سے انہیں لاہور لانا پڑتا ہے جس سے بعض مریض راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں؟

(ه) اگر جزی (د) کا جواب مثبت میں ہے تو کیا حکومت دل کے مریضوں کو فوری طبی امداد مہیا کرنے کے لئے اس سرکاری ہسپتال میں بہتر سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صحت،

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال صرف ایک ہی ہے جہاں پورے ضلع بھر کے مریض مستفید ہوتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ منڈکھہ ہسپتال کی ایمرجنسی میں دو انیاں اور ڈسپوزائبل سرخیں محکمہ صحت حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ سال 2002 میں شعبہ ایمرجنسی میں 40,545 (چالیس ہزار پانچ سو پینتالیس) مریضوں کو علاج معالجہ کی سولتیں مفت فراہم کی گئیں۔

(ج) یہ بھی درست نہیں بلکہ منڈکھہ ہسپتال میں ادویات بلا تخصیص فراہم کی جاتی ہیں۔ سال 2002 میں 203065 (دو لاکھ تین ہزار پینتیس) مریضوں کو ہسپتال سے بلا تخصیص علاج معالجہ اور ادویات فراہم کی گئیں۔

(د) یہ بھی درست نہیں بلکہ منڈکھہ ہسپتال میں دل کے مریضوں کے لئے فوری طبی امداد کا یونٹ سی۔سی۔یو موجود ہے۔ جہاں داخل مریضوں کو دو سینئر فریش علاج معالجہ اور ادویات فراہم کرتے ہیں۔ سال 2002 میں 1494 (ایک ہزار چار سو چورانوے) مریضوں کو داخل کر کے علاج معالجہ کیا گیا۔ اس یونٹ میں دل کے مریضوں کے لئے تمام ضروری جدید سونیات موجود ہیں اور مریضوں کو لاہور ریفر نہیں کیا جاتا۔

(ه) اس کا جواب جز (د) میں دے دیا گیا ہے۔

ہسپتالوں میں موجود Sound Proof Boxes

کی تعداد اور صورتحال

*1652، جناب پرویز رفیق، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب کے کن کن سرکاری ہسپتالوں کے شعبہ E.N.T میں Sound Proof Box موجود

ہیں ان کی تعداد اور پوزیشن کیا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ایک Sound Proof Box کی قیمت کیا ہے؟

وزیر صحت،

(الف) پنجاب میں میو ہسپتال، سرنگارام، جناح ہسپتال، سرو سز ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال، لاہور میں Sound Treated کمرے موجود ہیں جن میں ساعت کے مختلف نیٹس ہوتے ہیں۔ چلڈرن ہسپتال، لاہور میں Sound Proof کمرہ موجود ہے۔

(ب) بنے جانے Sound Proof (Ready made) جمیمر کی قیمت تقریباً پانچ سے سات لاکھ روپے ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں ریڈیالوجسٹ کی تفصیل

*1653، جناب پرویز رفیق، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
سروسز ہسپتال لاہور میں ریڈیالوجسٹ کی کل تعداد کتنی ہے۔ کتنے ریڈیالوجسٹ کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیں، کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صحت،

سروسز ہسپتال، لاہور کے شعبہ radiology میں ریڈیالوجسٹ کی کل تعداد 09 ہے۔ حاضر سروس ریڈیالوجسٹ 08، خالی اسامی 01۔ یہ اسامی مورخہ 07-11-2002 سے خالی ہے۔

میڈیکل کالجوں کی فیس اور ہاسٹل چارجز

میں اضافے کا مسئلہ

*1734، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں ماہانہ اور ہاسٹل فیسوں میں اضافہ کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ اضافہ گورنر پنجاب کے حکم پر کیا گیا اور اس فیصلے کے مطابق میڈیکل کالجوں میں فرسٹ ایئر کی ماہانہ فیس 2200 روپے اور کاسٹل ایئر کی ماہانہ فیس 3500 روپے کر دی گئی ہے؟ نیز ہاسٹلوں کے کرایوں میں بھی بے پناہ اضافہ کیا گیا ہے جس سے طلباء اور طالبات میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے؟

(ج) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت طلباء و طالبات کی سہولت کے لئے فیسوں میں کیا گیا اضافہ واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صحت،

(الف) اس سال (سیشن 2003-04) میں حکومت پنجاب نے پچھلے سال (2002-03) کی تین صدہ یوشن فیس میں مزید کوئی اضافہ نہ کیا ہے۔ اسی طرح ہاسٹل فیس کی سادہ شرح برقرار ہے۔ تاہم ہاسٹل کے یونٹیں چارجز کی شرح میں خیر کو مد نظر رکھ کر ردوبدل تجویز کیا جاتا ہے۔

(ب) پچھلے سال (2002-03) میں گورنر پنجاب کی منظوری سے کئے گئے اضافے کے بعد فیسوں کی شرح درج ذیل ہے۔

سال اول		سال آخر		
₹	₹	₹	₹	
690	8,250	690	8,290	یوشن فیس
171	2,085	48.75	585	فڈز
864	10,365	738.75	8,865	کل فیس
50	600	50	600	کرایہ ہوسٹل
1250	15,000	1250	15,000	یونٹیں چارجز

- نوٹ۔ یونیورسٹی رجسٹریشن فیس اور مختلف کلاسوں میں کورس کے لحاظ سے لیبارٹری ورک میں تبدیلی کی وجہ سے معمولی رد و بدل ممکن ہے۔
- (ج) چونکہ موجودہ حکومت نے اس سال اس میں کوئی اضافہ نہ کیا ہے لہذا شرح فیس وہی رہے گی۔

ایم۔ ایس۔ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ

کے خلاف انکوائری کی تفصیل

- *1754، جناب ارشد محمود بلو، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم۔ ایس۔ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کے خلاف درخواست مورخہ 14-5-2002 کی شکایت پر انکوائری کا حکم دیا گیا ہے۔
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس درخواست پر ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ مجاز اتھارٹی جس کے حکم سے کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کو پیش کر دی ہے تو اس کی نقل فراہم کی جائے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تشکیل کردہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ایم۔ ایس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے سفارش کی تھی؟
- (ه) کیا حکومت نے ایم۔ ایس کے خلاف کوئی action hold کیا تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔ اس کمیٹی میں شامل ممبران انکوائری کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- ڈاکٹر محمد اسلم چودھری 20-135 سابق ای۔ ڈی۔ او، ہیلتھ سیالکوٹ

حال سرجن میڈیکولجی پنجاب لاہور

- 2- ڈاکٹر عطر اقبال گوندل BS-19 سابق ڈی۔ او ہیلتھ سیکلٹری
 مال ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ انک
- 3- ای۔ ڈی۔ او ایف اینڈ پی سیالکٹ ڈاکٹر محمد ارشد
 مال ڈپٹی سیکرٹری سی۔ ایم سیکرٹریٹ
- (ج) ہاں اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ ڈی۔ سی۔ او سیالکٹ کو فراہم کر دی تھی جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ہاں۔ اس کمیٹی نے ایم۔ ایس اور اکاؤنٹنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکٹ کے خلاف اپنی عداوت میں گورنمنٹ کو نقصان پہنچانے کی صورت میں ایک تفصیلی آڈٹ کروانے کی عداوت کی تھی۔
- (ه) ہاں۔ گورنمنٹ نے آڈٹ ونگ کو تفصیلی آڈٹ کرنے کا حکم دے رکھا ہے مگر عداوت تاحال موصول نہیں ہوئی۔

بھیانوالہ چنیوٹ B.H.U کا قیام

*1763(A)، جناب اشتیاق احمد مرزا، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 کیا حکومت بھیانوالہ ڈاک فلڈ لائیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں بنیادی مرکز صحت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک 10 گر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر صحت،

بھیانوالہ ڈاک فلڈ لائیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے موضع تل لائیاں کا مشہور دیر ہے۔ جس کی آبادی تقریباً 4 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور یہ یونین کونسل کانویں والا نمبر 4 میں واقع ہے۔ اس یونین کونسل میں کانویں والا بنیادی مرکز صحت موجود ہے جو بھیانوالہ سے تقریباً 4 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے جبکہ دیہی مرکز صحت لائیاں بھیانوالہ سے تقریباً 3 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق بمیانوار میں بنیادی مرکز صحت قائم نہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس یونین کونسل میں پہلے ہی ایک بنیادی مرکز صحت موجود ہے اور قریب ترین یونین کونسل میں دیسی مرکز صحت بھی موجود ہے۔ جس کا فاصلہ تقریباً 3 کلومیٹر ہے۔

میڈیکل کالجوں کی نشستوں میں اضافہ

اور نئے کالجوں کا قیام

* 1802، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) پنجاب کے جملہ میڈیکل کالجوں میں سال 2001-02 اور 2002-03 میں کتنے طلباء و طالبات داخل ہوئے؟ اہلیت کی بناء کے علاوہ خصوصی کونام کی بنیاد پر بھی کوئی داخلے ہوئے؟ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال ہزاروں طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہونے کے باوجود میڈیکل کالجوں میں داخلہ سے محروم رہ جاتے ہیں؟ اگر جزو بالا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب میڈیکل کالجوں میں نشستیں بڑھانے یا نئے میڈیکل کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) نیز کیا پرائیویٹ سیکٹر میں کوئی میڈیکل کالج قائم کیا گیا ہے یا ایسا منصوبہ زیر غور ہے؟

وزیر صحت:

(الف) محکمہ صحت حکومت پنجاب کے زیر انتظام میڈیکل کالجوں میں سال (2001-02) اور

(2002-03) میں درج ذیل نشستوں پر تمام داخلے میرٹ اور اہلیت کی بنیاد پر ہوئے۔

سال
تعداد نشستیں

2001-02 1,528

2002-03 1,621

مزید برآں، اہلیت کی بنیاد کے علاوہ میڈیکل کالجوں میں کوئی خصوصی (Special) کوٹا یا discretionary seats نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ میڈیکل کالجوں میں محدود سیٹوں کے باعث ایف۔ ایس۔ سی میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والے تمام طلباء داخل نہیں ہو پاتے۔ لہذا دستیاب وسائل اور سہولتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ سال سے حکومت پنجاب نے پہلے سے موجود سات میڈیکل کالجوں میں ایک سو پالیس نشستوں کا اضافہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ سرورمز ہسپتال اور شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں سیلف فنانس سیکم کے تحت نئے میڈیکل کالج شروع کئے ہیں جس کے نتیجے میں میڈیکل کالجوں میں اب کل نشستوں کی تعداد 1955 ہو گئی ہے۔

مزید برآں گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سرگودھا اور ڈی۔ جی خان میں نئے میڈیکل کالجوں کے قیام کے لئے مختلف تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں اور Feasibility مہلت ہونے اور وسائل دستیاب ہونے پر حکومت ان منصوبوں پر عمل کر سکے گی۔

(ج) پرائیویٹ سیکٹر میں میڈیکل کالج کا قیام حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار و دائرہ کار میں نہیں آتا لہذا ایسا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

میڈیکل کالجوں میں سیلف فنانس کے لئے

مختص نشستیں اور اخراجات

*1823، ڈاکٹر اسد معظم، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت Medical Colleges میں Self Finance سیکم کے تحت کچھ سیٹیں مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر یہ درست ہے تو ان سیٹوں کی تعداد کتنی ہے۔ ہر کالج کے لحاظ سے تفصیل بیان کی جائے نیز ان پر فیس کتنی ہے؟

وزیر صحت،

پنجاب کے میڈیکل کالجز میں اس وقت انھائیس سینیں سیلف فانس کی بنیاد پر Expatriates طلباء کے لئے مختص ہیں۔ البتہ ان کالجز میں ملکی طلباء کے لئے سیلف فانس سینیں نہ ہیں اور نہ حکومت یہ سینیں مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پنجاب میں سیلف فانس کی بنیاد پر تین نے میڈیکل کالج کھولے گئے ہیں جن میں سیلف فانس سینوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- سرومنز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لاہور 60 سینیں
- 2- سیالکوٹ میڈیکل کالج سیالکوٹ 30 سینیں
- 3- شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان 85 سینیں

مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ پہلے سے موجود ریگولر میڈیکل کالجز میں سیلف فانس کی بنیاد پر کوئی نئی سیٹ مختص نہیں کی جا رہی ہے۔

پی پی۔ 67 فیصل آباد میں B.HUs اور سٹاف کی تفصیل

*1822، ڈاکٹر اسد معظم، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 67 میں ڈسپنسریز اور B.HUs کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) ان میں سٹاف کی تعداد کیا ہے؟ ہر ڈسپنسری اور B.HU کے سٹاف کی تعداد علیحدہ تفصیل سے بیان فرمائیں۔

(ج) ان کے لئے سالانہ کتنا بجٹ مختص کیا جاتا ہے؟

وزیر صحت،

(الف) پی پی۔ 67 فیصل آباد میں کل آٹھ عدد گورنمنٹ ڈسپنسریاں موجود ہیں اور کوئی B.HU موجود نہ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ان میں کل سٹاف کی تعداد 15 ہے۔ ڈسپنسرز میں سٹاف کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) پی پی۔ 67 فیصل آباد میں کل آٹھ عدد گورنمنٹ ڈسپنسریوں کے لئے 2002-03 میں کل بجٹ -/2637.48 روپے مختص کیا گیا ہے۔

اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ میں رورل ہیلتھ

سنٹر بنانے کا مسئلہ

- *1833: جناب فیصل حیات جو آٹھ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ کی سب تحصیل میں ضلعی حکومت کی طرف سے ایک ڈسپنری ہے جس میں اسامی ہونے کے باوجود ڈاکٹر موجود نہیں ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مرکز اٹھارہ ہزاری کی کل آبادی تیس ہزار افراد پر مشتمل ہے؟
- (ج) اگر درج بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ان لوگوں کو طبی سہولتیں پہنچانے کے لئے ایک رورل ہیلتھ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

- (الف) درست ہے۔
- (ب) درست ہے۔
- (ج) ضلعی حکومت جھنگ کی ہدایت پر اٹھارہ ہزاری میں ایک دیہی مرکز صحت کے قیام کی تجویز 2003-04 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں شامل کرنے کے لئے پہلے ہی ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ جھنگ کی طرف سے ضلعی حکومت جھنگ کو بھیجی جا چکی ہے۔ اٹھارہ ہزاری میں دیہی مرکز صحت کے قیام کی ضرورت ہے۔

لاہور ہسپتالوں کے چیف ایگزیکٹوز

کی تنخواہیں اور مراعات

*1837، جناب طاہر اختر ملک، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے بڑے ہسپتالوں کے چیف ایگزیکٹوز کی پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی لگانی گئی ہے؟

(ب) نیز یہ بھی بیان فرمائیں کہ ان چیف ایگزیکٹوز کو کیا تنخواہیں مراعات دی جا رہی ہیں؟
وزیر صحت:

(الف) ٹیچنگ ہسپتالوں کے چیف ایگزیکٹو اب پرنسپل کہلاتے ہیں۔ ان کی پرائیویٹ پریکٹس پر فی الحال پابندی نہ ہے۔ تاہم 30 جون 2004 سے جزوی پابندی ہو گی جس کے سلسلہ میں "Private Institutional Practice" کی پالیسی زیر غور ہے۔ جس کے بعد وہ صرف اپنے سرکاری ہسپتال کے اندر پریکٹس کرنے کے مجاز ہوں گے۔

(ب) یہ پرنسپل صاحبان اپنے مقررہ سرکاری پے سکیل کے مطابق تنخواہیں مراعات لے رہے ہیں۔

وکتوریہ ہسپتال بہاولپور کی گرانٹ میں اضافہ

*1860، محترمہ پروین مسعود بھٹی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور وکتوریہ ہسپتال کی سالانہ گرانٹ فیسٹری ہسپتال ملتان سے کم ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گرانٹ کم ہونے کی بنا پر بہاولپور وکتوریہ ہسپتال کو سہولیات نہیں مل رہیں؟

(ج) اگر جزیلا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بہاولپور ہسپتال کی گرانٹ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) حکومت پنجاب تدریسی اور دوسرے ہسپتالوں کو ان کے منظور شدہ بستروں کی بنیاد پر بخت مقرر کرتی ہے۔ نئٹر ہسپتال اور بی۔وی ہسپتال کا ایک تقابلی جائزہ درج ذیل ہے۔

نئٹر ہسپتال ملتان بی۔وی ہسپتال بہاولپور

Allocation Beds		Allocation Beds	
1163	بی۔وی ہسپتال	1103	نئٹر ہسپتال
20	جوبلی ٹریل ہسپتال	150	چلڈرن کیلیکس
Rs 19,79,61,000/- 1183	نوٹل بستر	Rs 26,15,26,000/- 1253	نوٹل بستر

اس کے علاوہ بی۔وی ہسپتال بہاولپور اور نئٹر ہسپتال کے بخت میں تفاوت کی وجہ نئٹر ہسپتال میں Neuro Surgery میسے sensitive شعبہ اور مصنوعی اعضاء میسے ضروری اور اہم شعبہ جات کا ہونا بھی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ایک تدریسی ہسپتال میں جو سہولیات ہونی چاہئیں۔ وہ مذکورہ ہسپتال میں بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں دوران مالی سال 2002-03 حکومت پنجاب نے تقریباً چھ کروڑ روپے ترقیاتی بخت کی مد میں جاری کر دیئے ہیں جس سے ہسپتال میں مزید سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے گا۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ فنڈز کی فراہمی بستروں کی تعداد پر منحصر ہوتی ہے۔ لہذا اگر مستقبل قریب میں کسی نئے وارڈ کی منظوری کی صورت میں بستروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کے مطابق بی۔وی ہسپتال کی موجودہ گرانٹ میں اضافہ پر غور کیا جائے گا۔

چلڈرن ہسپتال لاہور میں بھرتیوں اور ایکوپمنٹ

کی خریداری کی تفصیل

*1862 ڈاکٹر مظفر علی شیخ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) چلڈرن ہسپتال فیروز پور روڈ لاہور میں موجودہ پرائیویٹ ڈائریکٹر کئے عرصہ سے تعینات ہے؛
- (ب) اس وقت چلڈرن ہسپتال نے نرسنگ کی ٹریننگ یا رہائش کے لئے کتنی پرائیویٹ کونٹریں کئے کئے کرایہ پر لی ہوئی ہیں اور یہ کونٹریں کن کن لوگوں کی ملکیت ہیں ان کا نام و پتہ بتایا جانے اور یہ کونٹریں کئے عرصہ سے ہسپتال ہڈانے کرایہ پر لے رکھی ہیں؛
- (ج) یکم جنوری 2003 کے بعد چلڈرن ہسپتال میں بھرتی ہونے والے انکاران کے نام و عہدے بتانے جائیں اور ان تقرریوں کے لئے کن کن اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے۔ کئے امیدواروں نے درخواستیں دیں۔ تفصیل بتائی جائے۔ جو امیدوار بھرتی کئے گئے، کیا ان لوگوں نے بھرتی کے لئے درخواستیں اور انٹرویو دیئے تھے۔ ان کو کن لوگوں کی سہارٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ تفصیل بتائی جانے اگر یہ لوگ میرٹ پر بھرتی ہونے ہیں تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے اور ساتھ ہی ریکورڈمنٹ کمپنی کے انکاران کے نام بتانے جائیں؛
- (د) چلڈرن ہسپتال میں 1990 سے اب تک کتنی مشینری خریدی گئی ہے ان مشینوں اور ایکویپمنٹ کے نام اور فراہم کرنے والی کمپنیوں کے نام اور مالیت بتائی جائے۔ ان مشینوں کو خریدنے کے لئے کن کن اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے۔ تفصیل بتائی جائے اور ان کو فراہم کرنے کے لئے جن فرموں نے بیڈز دیئے ان کی تفصیل بتائی جائے؛
- (ه) کیا یہ درست ہے کہ مندرکہ مشینری پر چیز کمپنی کی منظوری کے بغیر خریدی گئی ہے؛ اگر نہ کوہ بالا کا جواب نہیں میں ہے تو کمپنی کے اراکین کے نام و عہدہ اور قابلیت کی تفصیل بتائی جائے؛

وزیر صحت:

- (الف) ادارہ ہڈا کے موجودہ ڈین / پرائیویٹ ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر ساجد مقبول کی تعیناتی مورد 17-اپریل 2003 کو عمل میں آئی اور سابق ڈین / پرائیویٹ ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر سید الحق بھی اسی تاریخ کو ریٹائر ہوئے۔

(ب) چلڈرن ہسپتال نے نرسنگ کی ٹریننگ اور رہائش کے نئے کونٹینر کرائے پر لی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کوٹھی کا پتہ	موجودہ ملنے کرایہ	کب سے کرایہ پر لی	مالک کوٹھی کا نام و پتہ
1-	مکان نمبر 16 اویسیہ کلاونی ماڈل ٹپ لاہور	- 49,200	05-01-1999	اجاز احمد ولد مان اللہ مکان نمبر 13-84 محمد سول لائن جی۔ پی۔ اوجہاں روڈ گجرات
2-	مکان نمبر 219-A/PII گورنمنٹ اسپتال کوآریٹو سوسائٹی 'ماڈل ماڈل' لنک روڈ لاہور	- 38,500	01-10-2001	سہیل مسود مکان نمبر B 66 جی۔ او۔ آر۔ 11-11 شادمان کلاونی لاہور
3-	مکان نمبر 'نواز پارک' لنک روڈ ماڈل ماڈل لاہور	- 47,200	01-02-1996	سید سجاد حسین شاہ مکان نمبر SN1 فیصل ماڈل لاہور
4-	مکان نمبر 218-A/PII گورنمنٹ اسپتال کوآریٹو سوسائٹی 'ماڈل ماڈل' لنک روڈ لاہور	- 45,000	25-02-2003	زبیر مسود مکان نمبر 66-13 جی۔ او۔ آر۔ 11-11 شادمان کلاونی لاہور

(ج) یکم جنوری 2003 کے بعد مندرجہ ذیل آفیسر کی بھرتی عمل میں آئی۔

نمبر شمار	اسامی و گریڈ	انہدات تاریخ انعامت	ریکروٹمنٹ کمینٹی	کالیاب امیدوار
1-	ہارڈیگر آفیسر BPS-17	بذریعہ ڈائریکٹر جنرل تعلقات عامہ پنجاب لاہور (ڈی۔ جی۔ پی۔ آر)	ڈین پرائیویٹ ڈائریکٹر (اوارڈ ہڈا) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈائریکٹر ایڈمنسٹریٹو (اوارڈ ہڈا)	مسٹر علی احمد ناز ولد مختار علی (ابھی جان نہیں کیا)
		1832 PII&I تاریخ 06-12-2003	ایڈیشنل سیکرٹری (ٹیکنیکل) ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب لاہور	
			ڈائریکٹر ہارڈیگر (پارکس اینڈ ہارڈیگر اتھارٹی) پنجاب لاہور (ڈائریکٹر فوری ہجیر ٹریڈنگ) ایڈمنسٹریٹو (ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر) گورنمنٹ پنجاب لاہور اسسٹنٹ ڈائریکٹر فلوری ہجیر ٹریڈنگ ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر، گورنمنٹ آف پنجاب لاہور	

- 2۔ کمیونٹی پروگرام ڈائریکٹر جنرل
B.P.S-17 تعلقات عامہ پنجاب لاہور
(ڈی۔ جی۔ پی۔ آر)
جولہ نمبر 11949/PII&I
تاریخ 21-10-2002
- ڈین پراجیکٹ ڈائریکٹر (ادارہ ہذا)
جینرل انسٹیٹیوٹ آف پرنس اینڈ
انٹارمیشن ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی (جائزہ کرنا ہے)
لاہور اسسٹنٹ انٹارمیشن ٹیکنالوجی منیجر
لاہور یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی (لاہور)
سینئر نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر لاہور یونیورسٹی
آف ٹیکنالوجی (لاہور) اسسٹنٹ پروفیسر
ڈیپارٹمنٹ آف انٹارمیشن ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی
لاہور لیچرار ڈیپارٹمنٹ آف انٹارمیشن ٹیکنالوجی پنجاب
یونیورسٹی لاہور سینئر رجسٹرار ڈیپارٹمنٹ آف پیڈیاٹرک
سرجری (ادارہ ہذا) کمیونٹی پروگرام (ادارہ ہذا)

(د) یہ درست نہیں ہے کہ متذکرہ مشینری پر چیز کمیٹی کی منظوری کے بغیر خریدی گئی۔ تین لاکھ سے کم مالیت کی خریداری بذریعہ ہسپتال کمیٹی ہوئی۔ تین لاکھ سے زائد مالیت کی پرچیز سپیشل پرچیز کمیٹی کے ذریعہ ہوئی جو کہ گورنر پنجاب کے حکم نمبر SC(P-11)265795 مورخہ 03-09-1997 کو بنائی گئی تھی (Annex-8) جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے) جس کے ممبران کی تفصیل اس طرح ہے۔

- 1۔ پراجیکٹ ڈائریکٹر، چلڈرن ہسپتال، لاہور
- 2۔ ایڈیشنل سیکرٹری (ٹیکنیکل) ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب
- 3۔ ٹائمنڈ فنانس ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب، لاہور
(جو کہ ڈپٹی سیکرٹری کے لیول سے کم نہ ہو)
- 1۔ ٹائمنڈ پرچیز سیل، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب، لاہور
(جو کہ ڈپٹی سیکرٹری کے لیول سے کم نہ ہو)
- 5۔ P & I کا ٹائمنڈ حکومت پنجاب، لاہور (جو کہ چیف کے لیول سے کم نہ ہو)
- 6۔ کنسلٹنٹ پراجیکٹ (پراگریسو کنسلٹنٹس) لاہور

7- چیف انجینئر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب، لاہور

8- کوئی اور ممبر جسے چیئر مین رکھنا چاہیں۔ (Co-opted Member)

(۵) پلڈرن ہسپتال میں (FOR/TOB) کی بنیاد پر اب تک جو مشینری خریدی گئی اس کی مالیت ٹینڈر میں حصہ لینے والی فرموں کے نام 'ایوارڈ یافتہ فرم' کا نام اور جن اخبارات میں ٹینڈر کی اشاعت ہوئی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ تمام مشینری ہسپتال کیمپٹی اور سپیشل کیمپٹی کی زیر نگرانی خریدی گئی۔ اشتہارات کے لئے ڈائریکٹر جنرل، پبلک ریلیشنز پنجاب، لاہور کو لکھا جاتا ہے اور وہ منظور شدہ اخبارات کو اشتہارات جاری کرتا ہے۔

موضع جوگیرہ جھنگ میں B.H.U کا قیام

*1867، جناب فیصل حیات جو آئے، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع جوگیرہ ضلع جھنگ کی آبادی تین ہزار نفوس پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع جوگیرہ دریائے چناب کے کنارے آباد ہے اور شہر سے 30 کلومیٹر دور ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گاؤں کے لوگ اپنے مریضوں کو دور دراز شہر جا کر علاج معالجہ کرواتے ہیں اور فاس کر flood کے دنوں میں ان مریضوں کو پانی سے گزرنا پڑتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع جوگیرہ میں عوام کی بنیادی ضرورت صحت کا کوئی مرکز یا سرکاری ڈسپنسری نہ ہے؟

(۶) اگر درج بالا اجزاء کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کی بنیادی ضرورت صحت کے لئے یہاں کوئی ڈسپنسری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک ایوان کو اس سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ موضع جو گیرہ یونین کونسل نمبر 58 ستیانہ تحصیل و ضلع جھنگ کی آبادی 159 نفوس پر مشتمل ہے۔ (کاٹی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) اگرچہ دیہہ جو گیرہ میں بنیادی مرکز صحت یا سرکاری ڈسپنسری نہ ہے لیکن یونین کونسل نمبر 58 ستیانہ میں بنیادی مرکز صحت خانوآء موجود ہے جو دیہہ جو گیرہ سے تقریباً 8 کلومیٹر دور ہے۔

(ه) چونکہ دیہہ جو گیرہ کی آبادی صرف 159 نفوس پر مشتمل ہے اس لئے یہاں پر علیحدہ ڈسپنسری قائم کرنا مناسب نہ ہے۔

ملتان میں زچہ و بچہ سنٹر کی بحالی اور اپ گریڈیشن

*1870، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان میں قائلہ جناح کے نام سے ایک زچہ و بچہ سنٹر کام کر رہا تھا اس میں کن کن بیماریوں کا علاج کیا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اس ادارے کو ختم کیا جا رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ اسے اپ

گریڈ کیا جاتا تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سولتیں میسر آئیں۔ یہ سال محترمہ قائلہ جناح

کے نام کے طور پر منایا جا رہا ہے اور ایک طرف اس نام کے ہسپتال کو ختم کیا جا رہا ہے؟

جناب گورنر پنجاب نے اپنے دورہ ملتان بتاریخ 01-10-2002 کو ایک directive کے

ذریعے اس متروکہ گائنا کالوجی سنٹر کو ضلعی حکومت ملتان کے سپرد کیا تاکہ یہ جگہ کسی

کیونٹی و یلفیئر پراجیکٹ میں استعمال کی جاسکے (گورنر ڈائریکٹو کی کاٹی ایوان کی میز پر

رکھ دی گئی ہے)

(ج) اگر جزو ہانے والا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ادارے کو بحال اور اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر صحت:

(الف) فاطمہ جناح زمانہ ہسپتال نشتر ہسپتال ملتان کے زیر انتظام ادارہ تھا۔ جہاں پر ایک کانٹا کالوجسٹ اور ایک دانی صرف آؤٹ ڈور زچہ و پچہ علاج کے لئے مامور تھیں۔

(ب) ہسپتال بڈا کی عمارت کی انتہائی محدود حالت اور ناقص انصرام کے باعث کارکردگی انتہائی کمتر تھی۔ پورے ہسپتال میں صرف تین چار کمرے قابل استعمال تھے۔ ماسوائے کانٹا کالوجسٹ کی رہائش کے باقی پورا ہسپتال کھنڈر کی مانند تھا اور عمارت کسی بھی وقت میلے کا ڈھیر بن سکتی تھی۔ اتنی کچن آبادی میں واقع ہونے کے باوجود ہسپتال میں مریضوں کی روزانہ تعداد بیس بائیس سے زیادہ نہ تھی۔

(ج) جی نہیں۔ البتہ ضلعی حکومت ملتان یہاں پر کسی فہل کمیونٹی ویلفیئر پراجیکٹ کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے مایہ دورہ ملتان تاریخ 17-04-2003 کو اسی علاقے میں قائم سول ہسپتال ملتان کو اپ گریڈ کر کے 300 بستروں پر مشتمل DHO ہسپتال کا اعلان کیا ہے۔ (وزیر اعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹوری کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل سوہاؤہ جہلم کے دیہات میں قائم ہیلتھ سنٹروں

کے لئے سٹاف اور ادویات کا مسئلہ

166: سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سوہادہ ضلع جہلم کے علاقہ اڈرانہ، جنڈالہ، گوزہ اتم سنگھ، بڑا گواہ اور نکیل میں ہیلتھ سنٹر موجود ہیں مگر گزشتہ طویل عرصہ سے لیڈی ڈاکٹر یا لیڈی ہیلتھ وزیران ہیلتھ سنٹروں میں تعینات نہیں ہونے لگی ہیں اگر کبھی کسی کو تعینات کیا گیا تو کسی نے ڈیوٹی جو نہیں کی جس کے باعث عوام سخت پریشانی کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیلتھ سنٹر میں ادویات اور ڈسپنسر بھی موجود نہ ہیں؟

(ج) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے کیا حکومت مذکورہ سنٹرز پر لیڈی ہیلتھ وزیر اور ڈسپنسر کی سہولت مہیا کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل سوہادہ ضلع جہلم کے علاقہ اڈرانہ، جنڈالہ، گوزہ اتم سنگھ اور نکیل میں ہیلتھ سنٹر موجود ہیں جبکہ بڑا گواہ میں گورنمنٹ رورل ڈسپنسری ہے۔

یہ بھی درست ہے کہ جنڈالہ کے علاوہ مندرجہ بالا ہیلتھ سنٹروں میں لیڈی ڈاکٹر یا لیڈی ہیلتھ وزیر تعینات نہ ہے۔ البتہ جنڈالہ ہیلتھ سنٹر میں لیڈی ہیلتھ وزیر کچھ عرصہ تعینات رہی ہے اور کام کرتی رہی ہے اڈرانہ میں لیڈی ڈاکٹر مال ہی میں تعینات کر دی گئی ہے۔ جو انسٹرکشن ٹریننگ سول ہسپتال جہلم میں کر رہی ہے جو کہ میڈیکل آفیسر (Male) کی جگہ تعینات کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ مندرجہ بالا تمام سنٹرز میں تمام ضروری ادویات وافر مقدار میں موجود ہیں اور ڈسپنسر بھی تعینات ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق لیڈی ہیلتھ وزیر کی بھرتی عمل میں لائی جا رہی ہے جبکہ ڈسپنسر مذکورہ بالا تمام سنٹروں پر پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔ بھرتی کا عمل مکمل ہونے پر ان کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

T.H.Q ہسپتال ٹیکسلا ادویات کی خرید اور ٹیسٹوں

سے ہونے والی آمدن کی تفصیلات

- 188، جناب محمد وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) T.H.Q ہسپتال ٹیکسلا میں سال 2002 کے دوران کل کتنی مالیت کی ادویات خریدی گئیں جبکہ سابقہ پانچ سالوں میں یہ مالیت کیا تھی؟
- (ب) T.H.Q ہسپتال ٹیکسلا میں مختلف ٹیسٹوں کی آمدن سال 2002 میں کیا رہی اور یکم جنوری 2003 تا جون 2003 یہ آمدن کتنی تھی؟
- (ج) مختلف ٹیسٹوں کی آمدن میں فرق کیوں ہے؟ وضاحت فرمائیں؟
- وزیر صحت،

- (الف) T.H.Q ہسپتال ٹیکسلا میں مالی سال برائے جولائی 2002 تا جون 2003 میں 16,69,971/- روپے مالیت کی ادویات خریدی گئیں جبکہ سابقہ پانچ سالوں میں 27,87,790/- روپے مالیت کی ادویات خریدی گئیں۔
- (ب) جنوری 2002 تا دسمبر 2002 میں ٹیسٹوں کی کل آمدن 86,505/- روپے ہے جبکہ یکم جنوری 2003 تا جون 2003 میں کل آمدن 68,170/- روپے ہے۔
- (ج) فرق اس لئے ہے کہ گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ مختلف ٹیسٹوں کے لئے مختلف ہیں۔

T.H.Q ہسپتال ٹیکسلا پوسٹ مارٹم اور دیگر میڈیکل

رپورٹس کی تفصیلات

- 189، جناب محمد وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) T.H.Q ہسپتال ٹیکسلا میں سال 2002 تا جون 2003 قتل کے کتنے کیس پوسٹ مارٹم کے لئے لائے گئے؟
- (ب) دیگر کتنے کیس ایسے آنے جن میں زخمیوں کو قانونی طور پر میڈیکل رپورٹ فراہم کی گئی؟

- (ج) زعمیوں کو میڈیکل رپورٹ فراہم کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟
 (د) کیا رپورٹ میں کسی اثر و رسوخ کی بنیاد پر تبدیلی کی جاسکتی ہے؟

وزیر صحت:

(الف) T.H.Q ہسپتال ٹیکسلا میں جنوری 2002 تا جون 2003 قتل کے کل 59 پوسٹ مارٹم کئے گئے۔

(ب) جنوری 2002 تا جون 2003 میں کل 1181 کیسوں میں میڈیکل رپورٹ فراہم کی گئی۔

(ج) زعمیوں کو میڈیکل رپورٹ فراہم کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

1- لڑائی بھگڑنے میں زخمی مریض بذریعہ پولیس آتے ہیں اور ان کی میڈیکل رپورٹ تیار کی جاتی ہے۔

2- حادثے کی صورت یا شدید زخمی مریض ڈائریکٹ ہسپتال آتا ہے۔ پولیس کو اطلاع دے کر بلایا جاتا ہے اور رپورٹ فراہم کی جاتی ہے۔

(د) رپورٹ کسی قسم کے اثر و رسوخ سے بالاتر ہو کر بنائی جاتی ہے۔

رپورٹ

رپورٹ بابت تحریک التوائے کار 576 کا پیش کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں جناب طاہر خان طیزی کو کہتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

جناب طاہر حسین خان طیزی، میں رپورٹ بابت Adjournment Motion No 574/2003 پیش کردہ رانا محمد اللہ خان پی پی۔ 170 ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ابھی Question Hour تو ختم ہو گیا ہے لیکن اس حوالے سے سوالات میں آیا ہے کہ لاہور شہر کے اندر بڑے بڑے انسٹی ٹیوشنز بھی موجود ہیں اس کے باوجود periphery ڈسپنسریز بھی موجود ہیں لیکن

کوئی ایسی یونین پالیسی بنی جائے مثلاً میں بہاول پور کی بات کرتا ہوں وہاں پہ چار بڑی بڑی کچی آبادیاں ہیں مثلاً بدر شیر اس شہر کی سب سے بڑی کچی آبادی ہے۔ شاہدرہ ایک کچی بستی ہے۔ اسلامی کالونی ایک کچی بستی ہے، اسی طرح مائیں ایک کچی بستی ہے تو وہاں پر یہ سوویت میسر نہیں ہیں اس لئے میں وزیر صاحب کو یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے کوئی یونین پالیسی بنائیں تاکہ periphery کے اندر اور بالخصوص جنوبی پنجاب کے اس طرح کے علاقوں میں بھی عوام کو صحت کی اس طرح کی سہولت میسر آسکے۔

جناب ذہنی سپیکر، ڈاکٹر صاحب! میں آپ کو suggest کرتا ہوں کہ آپ وزیر صاحب کو جمیئر میں مل لیں اور اپنی یہ تجاویز انہیں دیں تاکہ ان پر عمل ہو سکے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، بہت شکریہ۔

جناب ذہنی سپیکر، جی، محترمہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1860 قائم ختم ہونے کی وجہ سے نہیں آیا جس کا جواب بالکل ہی غلط دیا گیا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ اس کو pending کیا جانے کیونکہ وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے خود ہی لکھا ہے۔ "جیسا کہ بز (الف) کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ فنڈز کی فراہمی بستروں کی تعداد پر منحصر ہوتی ہے لہذا اگر مستقبل قریب میں کسی نئے وارڈ کی منظوری کی صورت میں بستروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کے مطابق بی۔ وی ہسپتال بہاولپور کی موجودہ گرانٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ فکٹر ہسپتال میں 1103 بستر۔۔۔"

جناب ذہنی سپیکر، بی بی! Question Hour ختم ہو چکا ہے اور میں آپ کو suggest کروں گا کہ آپ بھی انہیں جمیئر میں مل لیں اور اپنی تجاویز پیش کر دیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! پھر میرے سوال کو pending کیا جائے۔

جناب ذہنی سپیکر، بی بی! آپ پہلے اس کو discuss کر لیں شاید آپ مطمئن ہو جائیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ریٹائر ہونے والے سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر سید ابوالحسن نجمی
کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مشترکہ قرارداد پر اتفاق
رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ہمارے اسمبلی کے سیکرٹری نجمی صاحب آج ریٹائر ہو رہے ہیں تو
his On behalf of the Opposition I want to bring on record
professional qualification and expertise اور انہوں نے اسمبلی کی بہتری کے لئے جتنا کام کیا

We would like that it should be brought on record that we all appreciate his
services and we wish him more success. انہوں نے
I pay tribute and we have all اس کے لئے
regard for him. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں رانا صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہمارے سیکرٹری
اسمبلی ایک انتہائی قابل شخصیت ہیں اور ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے لیکن میں اس میں زیادہ بات
نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میرا یہ خیال تھا کہ جب resolutions آئیں تو ہم اپوزیشن اور فریڈری بنچر کی
طرف سے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مشترکہ resolution لے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں لاہ منسٹر صاحب کی اس بات سے اتفاق کروں گا کہ اس کے لئے اگر کوئی
joint resolution پاس میں لیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ اس میں ان کی خدمات کو سراہا جائے
گا اور میں خود بھی اس چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں ذاتی طور پر نجمی صاحب کی خدمات کو سراہتا
ہوں اور انہوں نے یہاں جو خدمات سر انجام دی ہیں وہ قابل ذکر ہیں اور میں دعا کروں گا کہ جیسے انہوں

نے یہاں زندگی گزارا ہے ان کی آئندہ زندگی بھی کامیاب گزرے اور ہم ان سے وقتاً فوقتاً مشاورت کرتے رہیں گے اور کانڈ لائن لیتے رہیں گے۔

تحریریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم Adjournment motions لیتے ہیں۔ جناب علی حسن رضا قاضی! جناب علی حسن رضا قاضی، جناب سپیکر! وزیر غوراک ابھی تو ہاؤس میں بیٹھے تھے لیکن شاید تحریک کی وجہ سے اٹھ کر باہر پلے گئے ہیں یا پھر چٹانیں کیا مسئلہ ہے؟ رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بڑی غلط روایت ہے کہ اگر کوئی ممبر حاضر نہ ہو تو آپ اس کی تحریریک التواء dispose of کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے یہ dispose of تو نہیں کی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! 971/03 تحریریک التوائے dispose of ہونی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی تصحیح کرنا چاہوں گا کہ یہ آج کے لئے نہیں بلکہ کل کے لئے pend ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود اگر محرک یہاں پر موجود ہیں اور منسٹر صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں۔ آپ فی الحال کوئی دوسری تحریک لے لیں منسٹر صاحب آجاتے ہیں تو ہم اسے آج ہی take up کر لیں گے لیکن یہ ویسے کل کے لئے pend ہوئی تھی۔

جناب علی حسن رضا قاضی، جناب سپیکر نے میری تحریک آج کے لئے pending کی تھی کیونکہ منسٹر صاحب کل موجود نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منسٹر صاحب ابھی آجاتے ہیں تو اس وقت تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1014 للہ کھلیل الرحمن صاحب کی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! للہ کھلیل الرحمن ایک میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد گئے ہوئے ہیں لہذا اسے pend کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ pend کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 1017 مہر خالد محمود سرکانا!

جناب فیصل حیات جو آئے، جناب سپیکر! سرگازہ صاحب کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا تھا اور آج ان کا ختم ہے اس وجہ سے وہ تشریف نہیں لاسکے لہذا اسے pend کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ بھی pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 1018 بھی مہر خالد محمود سرگازہ صاحب کی ہے۔ یہ بھی under same grounds pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 1021- سید احسان اللہ وقاص، جناب محمد وقاص اور ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

جناب فیصل حیات جو آئے، پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! ہمارے ساتھی مہر خالد سرگازہ ایم۔ پی۔ اے صاحب کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئی ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ جب آئیں گے تو فاتحہ پڑھ لیں گے۔ وہ موجود ہوں گے تو زیادہ بستر ہو گا۔ جی سید احسان اللہ وقاص!

زرعی ادویات کی قلت

سید احسان اللہ وقاص، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 10- نومبر 2003 کی اشاعت کے مطابق ملک کے پچیسویں سائیڈ مانیانے کیپاس کی فصل کے دوران زرعی ادویات کی قلت پیدا کر کے کسانوں کا 20- ارب روپے کا نقصان کر دیا ہے۔ کسان بورڈ آف پاکستان نے کہا ہے کہ حکومتی عہدیداروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے درمیان مشترکہ مالی مفادات کی وجہ سے رواں برس کیپاس کی پیداوار میں 20 لاکھ کانٹھ کی کمی کے باعث ملک کو 20- ارب روپے نقصان کا سامنا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ ہمارے دوست نے ایک اہم

مسئلے کے بارے میں ہاؤس میں یہ نکتہ اٹھایا ہے۔ میں خود بھی یہ چاہتا تھا کہ اس پر جواب دیا جائے۔ اس میں جو حدیث ہمارے معزز ممبر نے بنائے ہیں گو ایسے حالات و واقعات نہیں ہیں۔ بات یہ ہے کہ pestierdes میں کمی ہونی ہے، فصل تباہ ہوتی ہے لیکن اس تباہی کا تعلق نہ تو محکمے سے ہے اور نہ ہی اس کے اہلکاران سے ہے فصل بارشوں کی زیادتی کی وجہ سے تباہ ہوتی ہے۔ اس دفعہ بارش تین ہزار ملی میٹر ہوتی ہے، سابقہ سالوں میں 250 ملی میٹر ہوتی تھی۔ اگست کے آخری ہفتے میں نہ کبھی بارش ہوتی ہے، ویسے قدرت کارساز ہے جب چاہے بارش ہو سکتی ہے لیکن عام حالات میں اگست کے آخری ہفتے اور ستمبر کے پہلے ہفتے کبھی بارش نہیں ہوتی ہے۔ اس دفعہ بمبر فصل آ رہی تھی لیکن بارشوں کی وجہ سے humidity بڑھی، نمی بڑھی اور جہاں لوگوں کو دس دس سیرے کرنے تھے وہاں ان کو پندرہ بیس سیرے کرنا پڑے۔ اس وجہ سے کپاس کی فصل میں جزی یونیوں کی بھی زیادتی ہوئی اور ملاکن اس میں داخل نہ ہو سکے۔ اس کا وقت پر جو علاج ہونا چاہئے تھا وہ نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ امریکی سنڈی اور دوسری سنڈیوں کا حملہ فصل پر ہو گیا۔ یہ حملہ تحصیل سے تحصیل اور ڈسٹرکٹ سے ڈسٹرکٹ ہوا ہے۔ سارے کان ایریا میں اتنا نہیں ہوا اور جو شہات ظاہر کئے جا رہے ہیں جیسا کہ ہمارے دوست نے کہا ہے کہ اس دفعہ فصل کم ہو گی۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود 67 لاکھ کانٹھ یکم جنوری کو ریکارڈ ہو چکی ہے۔ یہ گورنمنٹ کا figure نہیں ہے بلکہ جنرل ایسوسی ایشن کی ریکارڈ بات ہے اور فصل ابھی فروری تک جانے گی۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہمارا ٹارگٹ 80 لاکھ کانٹھ تھا، جس میں سے 67 لاکھ کانٹھ آچکی ہے۔ انشاء اللہ ہم اس ٹارگٹ کو پورا کریں گے اگر پورا نہ کر سکے تو کم از کم 76 لاکھ کانٹھ یقینی طور پر ہمارے پنجاب میں ہوگی لیکن over all پاکستان میں حملے کی وجہ سے پیداوار میں کمی آئی ہے۔ جہاں تک صوبہ پنجاب کا تعلق ہے تو میں اب بھی پر امید ہوں کہ ان حالات کے باوجود ہم اپنا ٹارگٹ پورا کریں گے۔

اس میں دوسری بات جو record ہے کہ 57 موسمیاتی مراکز ہمارے کان ایریا میں ہیں جن میں 3406 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے جبکہ سابقہ سال میں اسی تاریخ کو اسی سیزن میں 250 ملی میٹر بارش ہوتی ہے۔ اب آپ غور کریں کہ کہاں تین ہزار ملی میٹر اور کہاں 250 ملی میٹر ہے۔ آپ بھی اسی رینج میں رہتے ہیں اور آپ کان بھی اگاتے ہیں جس کو سب سے زیادہ بارش متاثر کرتی ہے۔ بارش

کی وجہ سے ایک اور بات ہوئی ہے کہ کیاس کے پودے کی لمبائی غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ پودے کے جتنے پتے زیادہ ہوں گے اور زیادہ پرورش کرے گا تو پھل استھای کم ہوگا۔ پودے کی اونچائی مناسب رہنی چاہئے تھی لیکن نمی اور بارش کی وجہ سے پودا زیادہ بڑھ گیا۔ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں روزیہ کہتا ہوں کہ یکم جنوری 2004 تک ہمارے پاس record پیداوار 67 لاکھ کانٹہ حاصل ہو چکی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سیکرٹری! ارشد لودھی صاحب اور میں تقریباً ایک ہی وقت میں ایوان میں آئے تھے۔ میں افسوس کے سوا اور کیا بات کر سکتا ہوں کہ 1970 سے ماشاء اللہ یہ اس ایوان کی زینت بنتے رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کے پاس یہ portfolio بھی رہا ہے، یہ کبھی وزیر مال اور کبھی زراعت کے وزیر رہے ہیں۔ اب یہ فرما رہے ہیں تو آپ کو بھی پتا ہے کیونکہ آپ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں کہ کائن اور آم کے لئے گرم اور خشک موسم ہونا چاہئے۔ یہ دنیا کا well established rule ہے۔ یہاں پر جو pesticides ہوتی ہیں تو ہمارے وزیر زراعت نے شاید اس طرف توجہ نہیں کی کہ humidity جو کہ کبھی کراچی میں 60/80 فیصد ہوا کرتی تھی وہی آج کل بہاولپور، ڈیرہ غازی خان اور ملتان میں ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو 40% it is about always اور pesticides جو بن رہی ہیں وہ صرف 40 سے 50 فیصد humidity تک کٹرول کرتی ہیں۔ جب humidity 50 فیصد سے اوپر ہوگی تو pesticides اسے کٹرول بھی نہیں کریں گی۔ اس دفعہ بارشیں اتنی نہیں ہوں گی۔ آپ دیکھیں کہ اس میں جو وائرس کا عملہ چاہے وہ گندم پر ہو یا کیاس پر ہو تو اس طرف کوئی تجربہ یا توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ یہ 67 لاکھ فرما رہے ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ پنجاب میں ہماری فصل دس ملین سے اوپر تک گئی ہے۔ یہ آج 67 لاکھ کی بات کر رہے ہیں اور 80 لاکھ کی توقع کر رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ کئی لوگوں کے پاس کیاس پڑی ہوگی جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ 67 سے 76 لاکھ کانٹہ ہو جائے گی۔ ان کو چاہئے کہ پہلے یہ pesticides کی طرف توجہ کریں۔ جب تک یہ صحیح نہیں ہوں گی کیونکہ یہ پاکستان کی

اہم ترین فصل ہے۔ ہمارے ملک کے کل زرمبادلہ کا 60 فیصد صرف ہم کانن سے حاصل کرتے ہیں۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ ہماری mother industry بھی زراعت ہے اور زراعت میں جہاں ہماری اور بنیادی فصلیں ہیں تو ان میں کیپاس نمبر ایک رہے۔ اس کی طرف جب تک ہم پوری توجہ نہیں دیں گے تو ہم کیپاس میں ہی خود کفیل نہیں ہوں گے بلکہ ایشیا میں آتا رہا ہے کہ ہم گندم بھی درآمد کر رہے ہیں اور کیپاس بھی درآمد کر رہے ہیں اس لئے یہ اس طرف توجہ دیں اور میں وزیر زراعت سے دیرینہ تعلقات کی بنا پر آپ کی وساطت سے استدعا کروں گا کہ ہوم ورک اچھے طریقے سے کر لیا کریں اور اچھے بچے ہوم ورک ٹھیک ٹھاک طریقے سے کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکریٹری، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سیکریٹری! شاہ صاحب میرے دوست ہیں لیکن جو بات میں خود کر رہا ہوں وہ اسی کو دہرا رہے ہیں۔ میں نے کون سے figures اس میں پھپھانے ہیں۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ فصل تباہ ہوئی ہے، میں تو کہہ رہا ہوں کہ حملہ ہوا ہے۔ میں کب کہہ رہا ہوں کہ حملہ نہیں ہوا لیکن اس کے باوجود میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے سال جو مارگٹ تھا تو انشاء اللہ اس وقت بھی اللہ کی مہربانی سے مارگٹ پورا ہوگا۔ ہم آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ جہاں تک pesticides کا تعلق ہے تو میں ان کو یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کی کمی ہوئی ہے شاید شاہ صاحب نے اس وقت سنا نہیں ہے لیکن ہم نے immediately پرائیویٹ ذبیروں کی میٹنگ بلائی۔ انہوں نے ایئر لفٹ کے ذریعے دوائی منگوائی پھر by ship منگوائی اور اس کے بعد ہم نے بچانے کی کوشش کی لیکن الحمد للہ جو مددہ اس میں ظاہر کیا گیا ہے وہ انشاء اللہ نہیں ہوگا۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ یکم جنوری کو 67 لاکھ گانٹھیں ہمیں وصول ہو چکی ہیں، ریکارڈ ہو چکی ہیں۔ اب جنوری اور فروری دونوں مہینوں میں جنرلز کے پاس کانن آتی رہتی ہے۔ Let's hope کہ پچھلے سال 76 لاکھ گانٹھ ہوتی تھی۔ ہم نے 80 لاکھ گانٹھ کا estimate کیا تھا۔ اگر 80 لاکھ گانٹھ نہ ہوتی تو انشاء اللہ 76 لاکھ گانٹھ ضرور ہوگی اور ہم اس میں سرخرو ہوں گے۔ میں کب کہہ رہا ہوں؟ ہماری پوری توجہ کانن کی طرف ہے۔ ہم اس کو ایک بلین پر لے جانا چاہتے ہیں۔ ہم کب کہتے ہیں کہ اس کو نہیں لے کر جاتیں گے لیکن جہاں تک ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے اس دفعہ میں نے ڈی۔ جی (ایکشن) جو متعلقہ آدمی ہے اس کا ہیڈ کوارٹرز میں نے ملتان میں قائم کیا تھا، تمام فیلڈ ڈیپارٹمنٹ فیلڈ

میں تھا۔ بونے بونے پر گئے ہیں، پودے پودے پر گئے ہیں لیکن جو آفت کی وجہ سے 'اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر ہونا ہے تو وہ تو میرے بس کی بات نہیں ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ اب ضل بہتر ہوگی اور ہم بہتر انداز میں اس کو protect کر رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، محسن لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری، وزیر موصوف نے ابھی یہ کہا ہے کہ بیٹوں نے اس بات کو admit کیا ہے کہ نقصان ہوا ہے اور کانن کی ضل damage ہوئی ہے۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ جب یہ damage ہوئی ہے تو غریب کاشتکار کے ریٹیف کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ وزیر زراعت، میں مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ point اٹھایا۔ ہم نے بورڈ آف ریویو کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اور ان علاقوں میں سروے ہو رہا ہے اور سروے کے بعد یہ رائج صاحب کے متعلقہ معاملہ ہے اور وہ جاری ہے۔ ہم نے چٹھی لکھی ہے اور واپسی جواب آیا ہے کہ سروے ہو رہا ہے۔ اس کے بعد ان کا جو محکمہ ہے وہ اس کو calamity effected جو declare کرے گا اس کے بعد گورنمنٹ ان کو قرضہ جات یا سہولیات ادا کرے گی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، لودھی صاحب! اس کو expedite کیا جائے کہ already سیزن تو over ہو چکا ہے اور اگلا سیزن آ رہا ہے۔ کسان کب تک اس پر انحصار کریں گے؟ آخر اس سلسلے میں کسانوں کو compensation تو ملنا چاہئے۔

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! یہ میرے متعلقہ یا میرے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ نہیں ہے لیکن گھما ہے کہ بھاری صاحبان سروے کر رہے ہیں۔ calamity effect declare کرنے کا قانون یہ ہے کہ اگر وہاں پر 50 yield فیصد یا اس سے اوپر damage ہوئی ہوگی تو تب یہ calamity effected declare کریں گے۔ جب effect declare کریں گے Then facility come from the side of Government. جب یہ declare کریں گے تو ہم تیار ہیں کہ ہم اپنے غریب بھائیوں کو support کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کئی ضرور ہوتی ہے لیکن اس دفعہ ہم اس کے بھاؤ کو establish

کرنے کے لئے کامیاب ہوئے ہیں۔ اس دفعہ کپاس 1500 روپے فی من کے حساب سے فروخت ہوئی ہے۔ اگر وہاں damage ہوا ہے تو زمیندار کو اس کی وجہ سے فائدہ بھی ہوا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب سپیکر ایہ جو ریٹ کی بات کر رہے ہیں یہ تو گلوبل مارکیٹ کے ریٹس کی وجہ سے ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ قرارداد بنیادی طور پر

pesticides manufacturers کے بارے میں ہے کہ جنہوں نے جعلی قلت پیدا کی ہے۔ کپاس کے لئے محکمہ زراعت نے کیا کیا؟ یہ سوال نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ جعلی قلت پیدا کیسے کی گئی اور اس میں جو انہوں نے وہاں پر مارکیٹ کو کنٹرول کیا، pesticides کو عوام تک پہنچنے نہ دیا، کاشتکار تک جانے نہ دیا، بنیادی تحریک یہ ہے کہ وہ جو اس وقت عارضی short provision دی گئی نہ کہ محکمہ زراعت نے اس کے لئے کیا inductions کیں؟ محکمہ زراعت کے فیڈ سٹاف نے کیا کیا؟ ہمارے پاس گورنمنٹ کے ایک چارٹ پر یہ بات بڑی clearly موجود ہے کہ جو pesticides انہوں نے ایئر لفٹ کے ذریعے منگوائی وہ بھی in time تھی، جو pesticides گورنمنٹ کے پاس پہلے موجود تھی اس کے ساتھ بھی یہ بات مکمل طور پر in line تھی کہ اس pesticides کے ساتھ ہماری ضروریات پوری ہو سکتی ہیں کہ جو کیڑے مار دوائیاں وہاں پہنچیں اور آپ ان فصلات کو دوائی دیں۔ اس کے ذریعے اس فصل پر جو pest attack ہو رہے ہیں اس کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ صورت حال یہ پیدا ہوتی ہے کہ جب وہاں پر قلت پیدا کی گئی، گورنمنٹ کے پاس اس کی امپورٹ پوری ہے۔ یہاں ہمارے پاس کوئی ٹوکل manufacturers تو ہے نہیں کہ وہ یہاں پر بنائیں گے۔ اب جن لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے، جن کی وجہ سے قلت پیدا ہوئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اسی سلسلے میں احسان اللہ وقاص صاحب کی تحریک ہے اور منسٹر صاحب اس بارے میں کچھ بتائیں کہ کیا اس کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی activity کی گئی تھی؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، منسٹر اگریکلچر!

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری گلک صاحب قلت کی بات کر رہے ہیں۔ میں نے پہلی opening request پر کہا تھا کہ قلت ہوئی ہے۔ اس کی وجوہات یہ ہوئیں کہ جب ہم شروع کرتے ہیں کہ ہر پندرہ دن کے بعد C.C.M.G کی میٹنگ ہوتی ہے اس میں تمام grower and every body attend that meeting اس میں اندازہ لگاتے ہیں کہ کتنی pesticide موجود ہے اور کتنی ضرورت ہوگی؟ یہ سب لوازمات پورے کئے گئے، ڈیپارٹمنٹ کو فیلڈ میں بھیجا گیا لیکن میں نے کہا اس un-usual صورت حال کے لئے جہاں سپرے ایک زمیندار نے دس دھہ کرنا تھا، اگر صبح بارش ہوئی اور اس نے صبح ہی سپرے کیا ہے تو wash out ہو گئے، دوپہر کو کیا تو پھر wash out ہو گئے، پھر ظام کو کیا تو پھر wash out ہو گیا جس کو دس دھہ کرنا تھا اس کو بیس دھہ کرنا پڑا جس کی وجہ سے shortage ہوئی ہے۔ یہ کسی مٹی بھگت کی وجہ سے shortage نہیں ہوئی لیکن اس کے ازالے کے لئے ہم نے ایک میٹنگ Crop Protection Association جو pesticide کی ہے اس کا اجلاس 9-9-03 کو بلایا ہے چونکہ آپ کو پتا ہے کہ یہ پرائیویٹ بزنس ہے، پرائیویٹ پارٹی کے ہاتھ میں ہے۔ Crop Live Pakistan کی میٹنگ ہم نے 10-9-03 کو بلائی۔ اس اجلاس میں estimate لگایا گیا اور لن کو کہا کہ immediately اس کو امپورٹ کرو۔ پھر جو پاؤڈر قسم کی چیز تھی وہ immediately ایئرلٹ کی گئی لیکن جو liquid تھا وہ ایئرلٹ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کو جہاز کے ذریعے منگوایا گیا اور کوشش کی گئی کہ اس کو re-inforce کیا جائے لیکن in the meantime چونکہ زیادہ کھپت ہو گئی اور کن واقع ہو گئی۔ میں تو کہتا ہوں کہ ان حالات کے باوجود ہم اچھی حالت میں ہیں۔ ہمیں قیمت بھی صحیح ملی، ہماری پروڈکشن بھی ٹھیک آ رہی ہے اور پنجاب کے ٹھکے کی اور پنجاب کے فیلڈ سٹاف کی یہ کلرڈگی ہے کہ انہوں نے بوئے بوئے پر جا کر اس کا علاج کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، ہوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برا۔ نہ پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں آپ کی وساطت سے معزز منسٹر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ pesticides کے problems کو ہم سمجھتے ہیں۔ اس کا basic effect بنیادی طور پر اس grower پر ہوتا ہے جس کو ٹائم پر سپرے ملتا نہیں ہے۔ اب practically کیا ہو رہا ہے، معزز منسٹر صاحب نے یہاں پر statement دی ہے کہ صبح کو سپرے کیا اور بارش ہو گئی تو wash out ہو گئی۔ دوپہر کو سپرے کیا اور بارش ہو گئی تو wash out ہو گئی۔ رات میں سپرے کیا اور بارش ہو گئی تو wash out ہو گئی۔ یہ ہمارا سوال نہیں ہے اور نہ ہی یہ احسان اللہ وقاص صاحب کی تحریک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری moral duty ہے۔ یہ کوئی گورنمنٹ یا ایگزیکٹو کا ٹکڑا نہیں ہے۔ We don't want to embarrass the Minister here۔ ہم ان facts کو state کرنا چاہتے ہیں کہ جو بات حق سچ ہے وہ حق سچ ہو جانی چاہئے۔ پہلے نمبر پر کیا پنجاب گورنمنٹ کا pest کے معاملے میں کوئی کنٹرولنگ اتھارٹی ہے؟ ایک federal issue ہے، pest کی import regulation ہے۔ اب اس کی regulation کے لئے کہ وہاں پر اس کی ترسیل کیا ہو گی؟ اس معاملے میں ان کا تھوڑا بہت عمل دخل ہوتا ہو گا۔ دوسرا ہماری ایگزیکٹو منسٹری ایک data اکٹھا کرتی ہے کہ اس دفعہ ہمارے پاس pesticides surplus موجود ہے۔ وقاص صاحب بھی یہ کہتے ہیں کہ surplus ہونے کے ساتھ یہ کوئی ذمہ داری بھی نہیں ہے۔ اخباروں کے اندر ہر کمپنی نے اس چیز کو promote کر لیا ہے جن کو اپنی sales manage کرنی تھیں انہوں نے اس چیز کو کنٹرول کر لیا۔ اخباروں کے اندر اس کے اوپر باقاعدہ صفحے چھپے۔ جس حوالے سے یہ خبر دے رہے ہیں تو انے وقت اخبار کے اندر ایک پورا ریگن ایڈیشن چھپا تھا جس کے اندر یہ تحریر کیا گیا کہ اس دفعہ کون کونسی کو انٹی کے سپرے ہیں، کتنی مقدار میں ہمیں پائیس اور کتنی مقدار میں available ہیں؟ on ground reality کیا تھی کہ جب pest کے کنٹرول کے لئے سپرے کی ضرورت تھی تو وہ وہاں پر available نہیں تھا اور اگر available تھا تو جملی تھا۔ یہ بارش کے ساتھ wash out نہیں ہو رہا تھا۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی ایسا طریقہ کار جب گورنمنٹ آف پنجاب اپنی پالیسی مینٹننس دے سکتی ہے، جب معزز وزیر صاحب یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس pest surplus ہے، pest کنٹرول کرنے کے لئے ہمارے پاس surplus کو انٹی موجود ہے ہم اس کے ذریعے اس کو روک سکتے ہیں، quantity

enough اور اچھا کام ہے تو گزارش ہے کہ وہ کاشتکار جو اپنی پوری فصل کو لگا کر آخریں بیٹھتا ہے کہ میں کم از کم پندرہ سے بیس من تو yield کروں گا مگر بعد میں وہ سات من yield کرتا ہے۔ اب اگر اس کی in put اور out put کو اس کی economically calculation کرنے لگیں تو ہمیں سمجھ آتی ہے کہ ہم کیسے اپنا نارگٹ پورا کریں گے۔ ہمارا سوال وہ کاشتکار ہیں کہ جس کے پاس وہ کنٹرول وقت پر نہیں پہنچا اور جس بندے کو اس کی investment ہی اس کو recover نہیں ہوئی، ساؤتھ کے اندر میں تو وہاں کارسنے والا نہیں ہوں لیکن This is the data we have controlled کیا مغرز وزیر صاحب یہ جانا پسند کریں گے کہ pesticides کے لئے کیا حکومت پنجاب کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کر رہی ہے جس کے ذریعے وہ یہ ثابت کر سکے کہ آنے والے وقتوں میں اس قسم کی جعلی ادویات بنانے والے اور مصنوعی وقت پیدا کرنے والے لوگوں کا قلع قمع کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کیونکہ یہ خاص طور پر زمینداروں سے متعلقہ ہیں اور لودھی صاحب کی ساری تقریر میں نے سنی ہے، ہماری جو تحریک اتوانے کا رہے، جو وقاص صاحب کی طرف سے ہے میں نے وہ بھی سنی ہے اس پر ایک شعر میں لودھی صاحب کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔

چنا چنا بونا بونا حال ہمارا جانے ہے

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

(نعرہ ہانے تحسین)

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں لودھی صاحب شعر کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ جی فرمائیں!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ بہت اہم issue ہے اور یہ اہم بات ہے کہ ہمارے دوست اس پر بات کر رہے ہیں۔ میں کب کہتا ہوں کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے، مجھے علم ہے لیکن علم کے باوجود ان نقائص کے باوجود ہم انشاء اللہ تعلق نارگٹ پورا کریں گے۔ دوسری بات یہ کہ میں کوئی defend نہیں

کر رہا۔ آپ کی improvement ہو رہی ہے، محکمہ کی improvement ہو رہی ہے، جہاں تک pesticides کا تعلق ہے اور ان کا بزنس پرائیویٹ ہاتھوں میں ہے اور اس کا تعلق زیادہ تر وفاقی حکومت سے ہے، ہم نے agitate کیا ہے جتنی کمپنیاں منگنے import کرتی ہیں اور formulate کرتی ہیں ان کی بجائے ہم نے کوشش کی بلکہ لکھ کر بھیجا ہے کہ تمام کمپنیوں کو اجازت دی جائے کہ یہ pesticides اپورٹ کریں۔ ملک صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اس کو اضیادوں میں highlight کیا گیا ہے اور یہ کہ کسی کی monopoly نہیں ہونی چاہئے۔ ہم نے یہ step لیا ہے اور مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ آپ اس بزنس کو زیادہ ہاتھوں میں کریں۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم زیادہ کمپنیوں کو اس میں شامل کریں گے اور اس میں کمی کو پورا کریں گے۔ پھر یہ کہ پنجاب حکومت صرف اس کو کنٹرول کرتی ہے جو آمیزش کرتا ہے، جو اس کو جعلی فروخت کرتا ہے اس کے لئے ہم نے ہر ضلع میں ایگریکلچرل کورس بنائیں۔ ایسے لوگوں کو گرفتار کیا گیا، ان کا چالان کیا گیا اور ان ادویات کا لیڈرنری میں نیٹ کرایا گیا۔ میں اس چیز کو defend نہیں کر رہا، ابھی تو بہت کمی ہے۔ ہم اس کاروبار کو وسیع کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کو monopolise نہ کیا جائے اور black mailing نہ ہو۔ میں ابوان کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ سال ہم اس کی improvement کریں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سیکرٹری! میں ارشد بگو صاحب کے شعر کا جواب دینا چاہتی ہوں۔

چتا پتا بونا بونا سنڈی نے کھا جانا ہے

مارے نہ مارے سپرے نہ مارے بگو یہ نہ جانے ہے

(تہنئے)

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں بھی اس تحریک التوائے کار کے محرکین میں سے ایک ہوں۔ وزیر موصوف نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی ہے، کچھ باتوں سے اتفاق ہو سکتا ہے کچھ سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ آپ بھی پنجاب کے اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں جسے کان ایریا کہا جاتا ہے۔ کان نہ صرف ملک کی بلکہ کسان کی cash crop ہے۔ یہاں پر جلی ادویات اور بروقت ادویات کو امپورٹ نہ کرنے کا معاملہ ہے اور پھر اس کی holding کر کے کسانوں سے ناجائز مفادات حاصل کرنے کا معاملہ ہے۔ یہ کوئی ایک دو سال والا معاملہ نہیں ہے اور اس پر وزیر موصوف کو جذباتی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کئی سالوں سے ایک سلسلہ چل رہا ہے لیکن اب اس پر کوئی قدر غن لگنی چاہئے۔ کسان بجا طور پر پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کی طرف دیکھتے ہیں کہ جس کے اندر بیشتر ناندے دیہاتی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ان کا ایک اہم ترین معاملہ ہے۔ کسان جتنی بھی ضلعیں کاشت کرتا ہے اس میں وہ پورا ہوتا ہے صرف کان ایک ایسی ضلع ہے جس کے نتیجے میں وہ دیگر مسائل کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لودھی صاحب نے جو لمبی چوڑی تقریر کی ہے اور بارش کے مختلف statistical data کے حوالے سے دی ہے وہ اپنی جگہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ انہوں نے بڑے فخر کے ساتھ اس بات کا اعلان کیا ہے کہ ہم نے کوشش کی ہے جس کے نتیجے میں اس دفعہ کسان کو پندرہ سو روپے فی من ریٹ ملا ہے۔ میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ جناب لودھی صاحب! اس میں آپ کا کوئی کمال نہیں ہے۔ اس دفعہ کپاس کا جو گھول ریٹ تھا اس کی وجہ سے پاکستان میں بھی کسان کو یہ مفاد ملا ہے۔ اس میں جو بات زیر بحث ہے کہ اس فصل کے دوران pesticides کی کمی کی وجہ سے، جلی ادویات کی وجہ سے کسان کو نقصان ہوا ہے۔ میں، آپ اور اس ایوان کی اکثریت بھی کسان ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں۔ کسانوں نے آ کر بتایا کہ pesticide کی بوتل جو سیل بند ہے کسان جب وہ خریدتا ہے تو اس کو dilute کر کے سپرے کرتا ہے لیکن کسان نے کہا کہ ہم نے اس سیل بند بوتل کو کھول کر سنڈی کو اسی بوتل میں ڈبو دیا اور جب اس کو باہر نکالا تو وہ زندہ سلامت تھی اور اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ یہ عام شکایت تھی اس دفعہ یہ ہوا کہ ساری ادویات فیل ہو گئیں۔ آخری دنوں میں جب کسان پریشان تھا تو ایک دوائی جس کا نام کلوری ہے نے کام کرنا شروع کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ دوائی آخری دنوں

import کی گئی اور کسان بے چارہ سناڑیں کر کے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر پھر بھی پوری نہ ہوئی۔ میں آپ کو رحیم یار خان کی مثال دینا چاہتا ہوں۔ وہاں کے ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے باقاعدہ Statistical data لکھا کر کے پنجاب گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ وہاں پر کسان کو جو نقصان ہوا ہے اس کی 62 فیصد فصل اس کا شکار ہو گئی ہے اور قاعدہ قانون اس وقت یہ ہے کہ اگر 50 فیصد خراب ہو جائے تو پھر ڈی جی ریٹیف کی طرف سے اس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن ہو جاتا ہے۔ اب وہاں کے کسان پریشان ہیں۔ اب وہاں کے کسان پریشان ہیں وہاں کے ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے یہ سارا statistical data حکومت پنجاب کو بھیج دیا ہے لیکن یہاں پر یہ جو اتنا اہم معاملہ ہے کہ وہاں کے کسانوں کے لئے وہاں ایگریکچرل ڈویلپمنٹ بینک ہے، محکمہ نہر آبیڈ لینے کے لئے اور بہت سے دوسرے ٹیکس لینے کے لئے کسانوں کے پیٹھے ہے لیکن اگر یہاں سے وہ نوٹیفکیشن vet نہیں ہوتا تو اس وقت تک وہ ہمارے کسان بھائی بد حال رہیں گے۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پر کوئی touchy نہیں ہونا چاہئے بلکہ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اس تحریک اتوائے کے باقاعدہ باضابطہ قرار دیں اور اس کے ہلے ایک وقت مقرر کریں اور تمام معزز ممبران چاہے وہ حکومتی بنوں پر بیٹھے ہیں یا اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہیں ان کی اکثریت دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھتی ہے۔ سارے اس پر موثر طریقے سے بات کریں، اپنی تجاویز کو رکھیں۔ اس کے بعد ایک خصوصی کمیٹی بنانی چاہئے جس میں تمام تجاویز کا جائزہ لینے کے بعد قابل عمل لائحہ عمل آئندہ کے لئے اختیار کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب محمد اقبال رئیس، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

جناب محمد اقبال رئیس، جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس طرف سے بھی رحیم یار خان کی باتیں ہو رہی ہیں تو رحیم یار خان کے ایک ممبر کو بولنے سے محروم کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سب کو موقع مل رہا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب محمد اقبال رئیس، جناب سپیکر! پانچ چھ مرتبہ request کر چکا ہوں لیکن ٹائم نہیں دیا گیا۔

میری submission یہ ہے کہ پچھلے اجلاس میں میری ایک قرارداد میں وزیر مال نے یہاں

statement دی تھی کہ ہم ضلع رحیم یار خان کا سروے کروا رہے ہیں اور رپورٹ آنے کے بعد اس پر موثر اقدامات اٹھانے جائیں گے تو اب وہ رپورٹ آچکی ہے جو تقریباً میرے علم کے مطابق 62 فیصد سے زیادہ ہے اور ان کی requirement 50 فیصد ہوتی ہے تو اس بارے میں میری submission ہے کہ کوئی نوٹیفکیشن جاری کریں۔ اس وقت House میں یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ pesticide کے جو دکاندار ہیں یا ان کے مینوفیکچرر کو جیل بھجوا جائے تو میری submission یہ ہے کہ یہ بات زیادہ اہم ہے کہ ان لوگوں کو جیل سے نکلوایا جائے جو قرضہ نہ دینے کی وجہ سے اور ضل نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت behind the bar ہیں اور انہیں پہلے باہر نکلوایا جائے۔ یہ کس وقت ریٹیف دیں گے؟ جب کاشتکار دو دو مہینے یا چار چار مہینے جیل بھگت کے واپس آجائیں گے یا اپنی پراپرٹی sale کر کے وہ قرضہ جات اور اس کی اقساط کی ادائیگی کریں گے تو میری submission یہ ہے کہ اس طرف پہلے توجہ دی جائے اور ان کو روکا جائے جو اس وقت کاشتکاروں کے پیچھے ہتھکڑیاں لے کر بھاگے پھرتے ہیں۔ ان کاشتکاروں کو ریٹیف دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب علی حسن رضا قاضی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

جناب علی حسن رضا قاضی، وزیر غوراک تشریف لاپکے ہیں۔ آپ نے میری تحریک ان کے آنے تک pending کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس بارے میں پہلے discussion ہو رہی ہے تو میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں

کیونکہ It is a very important issue and I have gone through both the sides

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! جہاں تک pesticide کا تعلق ہے تو ---

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے اس لئے under the Rule دو گھنٹے discussion کے لئے رکھیں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! ایوان کا یہ حق ہے کہ وہ بحث کرے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ پچھلی دفعہ بھی ہاؤس کی ایک کمیٹی بنی تھی اور وہ اب بھی بنی ہوئی ہے اور میں نے اسے بھی request کی ہوئی ہے کہ اپنی تجاویز ہمیں دیں کہ pesticide کو کیسے کنٹرول کیا جائے؛ جہاں تک وفاقی حکومت کا تعلق ہے تو ابھی میٹنگ ہونے والی ہے ہم خود اس کو revise کر رہے ہیں کہ کیسے کنٹرول کیا جائے؛ اگر کسی نے بحث میں حصہ لینا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ جب کہیں گے بحث ہو جائے گی لیکن جو facts and figures ہیں ان پر تمام دوستوں نے اپنی رائے دی ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس رائے سے میں انحراف نہیں کرتا بلکہ endorse کرتا ہوں کہ ایسی باتیں ہونی ہیں لیکن جو چیز credit میں جاتی ہے وہ تو یہ بات کریں۔ اگر قیمت دلوانی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ کا کیا تعلق ہے؟ 76 لاکھ کاٹھ ہو رہی ہے تو کہتے ہیں کہ اس سے آپ کا کیا تعلق ہے؟ اگر ہم نے کنٹرول کر کے لوگوں کو اندر کیا ہے تو کہتے ہیں کہ آپ کا کیا تعلق ہے؟ میں کہتا ہوں کہ ضرور کریں۔ اس کمیٹی کو پہلے ڈائریکٹ کریں، فوری طور پر میٹنگ کر کے اس ہاؤس میں لے کر آئیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ ہم مرکز سے بھی رابطہ قائم کر رہے ہیں۔ ان سے بھی کریں گے اور میں ہاؤس کو مطمئن کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ ان کو ساتھ لے کر چلوں گا۔ میں تو خود کہتا ہوں کہ اس پر بحث ہونی چاہئے لیکن جو کمیٹی پہلے بنانی گئی ہے اس کی رپورٹ تو لے لیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! اسے میں نے move کیا ہے۔ مجھے بھی موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے دونوں side کو سن لیا ہے۔ آپ نے move کر لی ہے۔ میں نے سب

سن لیا ہے لہذا اب اس بارے میں مجھے کوئی فیصلہ کرنے دیں۔ It is an important issue, let

me take a decision.

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی، گوسا صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس پر جناب ہی فیصلہ دیں کیونکہ جتنا یہ اہم موضوع ہے۔۔۔

جناب ذہنی سپیکر، اس کے لئے آپ مجھے کچھ کہنے کا موقع دیں گے تو پھر ہی ہے If you continue with discussion, I cannot take a decision. میں لا، منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس بارے میں بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک adjournment motion پیش ہوئی ہے جس پر تمام ممبران کا نظر نظر آپ نے سنا ہے اور محترم لودھی صاحب نے بھی اس پر اپنا موقف بیان کیا ہے۔ اب اس میں دو صورتیں ہیں کہ یا تو آپ اس کو rule out فرمادیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اس کو admit کر کے discussion کے لئے رکھ لیں۔ admission کی صورت میں یہ ہے کہ اگر یہ سب کچھ ہو جاتا ہے تو

the Speaker shall announce that leave is granted and the motion shall be taken up for discussion in the same session for not more than two hours on such day or as soon as possible within three days after the leave is granted as the Speaker may fix.

یہ اس کا ایک طریقہ کار ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ایک اتھارٹی اہمیت کا حامل معاملہ ہے لہذا ہاؤس میں بات ہوئی چاہئے۔ جس روز کام میں نے حوالہ دیا ہے اس کے لئے دو گھنٹے کی بحث کے لئے آپ نے وقت مقرر کرنا ہے لیکن میں یہاں عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہم دو گھنٹے نہیں بلکہ پورا دن اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ اجازت دیں تو ہم حکومت کی طرف سے اس discussion کو adjourn لے آتے ہیں۔ آپ اس کو take up کریں اور discussion بھی ہو جائے اور سب کچھ ہو جائے گا۔ بجائے اس کے کہ ہم دو گھنٹے تک محدود کریں ہم اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! لاہ منسٹر صاحب کا بیان بڑا appreciated ہے کہ اس کے لئے پورا ایک دن رکھیں مگر میرا خیال ہے کہ جو ایگریکچر کی اصل پالیسی جاتے ہیں، متعلقہ جماعتیں ترین صاحب کو بھی گیلری میں بلا لیں کیونکہ لودھی صاحب کو اعتماد میں لینا اتنا ضروری نہیں جتنا ان کو ضروری ہے۔

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی لودھی صاحب!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! مجھے ان کی اس بات پر اعتراض ہے۔ یہ پرانے دوست ہیں اور یہ ایسی بات کر کے خوش ہو رہے ہیں ان کو میرا علم ہے۔ ironical touch مجھے بھی دینے آتے ہیں لیکن ہم اس کو decorum کے ساتھ چلانا چاہتے ہیں۔ یہ محسوس نہ کریں کیونکہ

I am Minister and I am responsible. I am answerable to you and to the Chief Minister.

MR DEPUTY SPEAKER: Apart from being a Minister, you are an honourable Member of this House and we have all respect for you.

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح راجہ بشارت صاحب نے کہا ہے کہ اسی کے ساتھ ایک اور related issue ہے تو اس پر بھی اس دن بحث ہو جانے کیونکہ ویسے تو وزیر خوراک یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ صوبے میں گندم کا بحران نہیں لیکن میں یہ بات یہاں پر on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ صوبے میں گندم کا بحران آرہا ہے۔ گندم کی بیجائی اس طرح

نہیں ہو رہی جس طرح ہونی چاہئے۔ اگر اسی دن گندم کے عمران کے بارے میں بھی بحث رکھ لی جائے تو مہربانی ہوگی۔

جناب محمد اقبال رئیس، جناب سیکرٹری ہاری رپورٹ آنے کے بعد جو کہ 62 فیصد آگنی ہے تو ضلع رحیم یار خان کو آف زده declare کیا گیا ہے کہ نہیں؛ بس میری یہ submission ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، Why? ضلع رحیم یار خان۔ اور بھی اضلاع ہیں اس لئے باقی کی رپورٹ بھی آنے دیں تو سب کو کریں گے۔ صرف ضلع رحیم یار خان ہی نہیں ہے اور بھی ہیں۔

وزیر مال، جناب سیکرٹری اس میں 17 اضلاع ہیں جہاں یہ نقصان ہوا ہے۔ اس میں سے چار یا پانچ اضلاع کی رپورٹ کل آئی ہے، باقی کی ابھی آئی ہے جہاں تک رحیم یار خان کا تعلق ہے ان کے 212 دیہات متاثر ہوئے ہیں اور پچاس فیصد سے زیادہ ہے۔ وہ رپورٹ چونکہ کل آئی ہے اور ایک دو دن میں ہم ان کے وہ دیہات جو پچاس فیصد سے زیادہ متاثر ہیں کو قانونی طریقے سے آف زده قرار دیں گے جب آف زده قرار دیں گے تو پھر ان کے loan اور تقاضی وغیرہ postpone ہو جائیں گے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Rokhari Sahib what about Distirict Rajanpur?

وزیر مال، جناب سیکرٹری! میں نے عرض کیا ہے کہ 17 اضلاع متاثر ہیں، ان میں سے چار یا پانچ کی اطلاع ہمارے پاس کل آگنی ہے جس میں رحیم یار خان کے 212 دیہات ہیں۔ چونکہ رحیم یار خان کا ذکر ہوا ہے تو میں نے ابھی بذریعہ ٹیلیفون وہاں سے اطلاع لی ہے۔ باقی اضلاع کون سے ہیں؟ اگر آپ کل موقع دیں تو میں پوری تفصیل سے یہاں آگاہ کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اب جو وضاحت وزیر قانون نے کی ہے اور اپوزیشن نے بھی اسے agree کیا ہے، میرے خیال میں اس پر متفقہ فیصلہ یہی ہوا ہے کہ اس پر پورا دن دیا جائے اور اس پر بحث کی جائے اور on agriculture special with reference to the cotton اور باقی issues کو بھی زیر بحث لایا جائے گا۔

سید احسان اللہ و قاسم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، احسان اللہ و قاسم صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ میں pesticides کے issue پر بھی بات کرنا چاہوں گا کیونکہ اس ملک کے اندر اب ایک نیا نیا pesticides مافیا بھی پیدا ہو رہا ہے۔ اس کو پیدا ہونے کے ساتھ ہی ختم کر دیا جائے تو اسی میں ہماری بچت ہوگی۔ میں اس کے ساتھ وزیر قانون کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، قاسم نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل ممبر کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے پہلے سے ہی pesticides پر سپیشل ٹانک فورس تشکیل دے دی ہے۔ ہم بھی سمجھتے ہیں کہ pesticides کا نہ ملنا قومی جرم کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے pesticides پر بہت کام ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محرک اس پر مطمئن ہیں اور اس کو مزید press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اب بخاریک اتوائے کار کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

جناب علی حسن رضا قاضی، جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک pend تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا اس کو کل پر رکھ لیں؟

جناب علی حسن رضا قاضی، جناب سپیکر! ابھی رکھ لیں کیونکہ کل mover چھٹی پر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس کو کل پر رکھ لیتے ہیں یا پھر برسوں رکھ لیا جائے۔

جناب علی حسن رضا قاضی، جناب سپیکر! ٹھیک ہے پھر اس کو کل پر رکھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

قرار دادیں (مغلامہ سے متعلق)

ڈاکٹر سید ابوالحسن نجمی کی خدمات کو خراج تحسین

پیش کرنے کے لئے مشترکہ قرار داد کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! آج کے اجلاس کے دوران رانا آفتاب احمد خان نے سیکرٹری پنجاب اسمبلی جناب ڈاکٹر نجمی صاحب کے متعلق بات کی تھی کہ وہ رجاٹ ہو رہے ہیں۔ ہم ایک متفقہ قرار داد لے کر آئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں پیش کر دوں؟ جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، بالکل اجازت ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! یہ معزز ایوان سیکرٹری پنجاب اسمبلی ڈاکٹر سید ابوالحسن نجمی جو اپنی مدت ملازمت مکمل کر کے آج رجاٹ ہو رہے ہیں کی دوران ملازمت خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ڈاکٹر نجمی ایک انسانی قابل، محنتی، فرض شناس اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ انہوں نے بطور سیکرٹری اسمبلی اس معزز ایوان کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اسے احسن طریقے سے چلانے کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی کے دفاتر کو موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور ایوان کی کارروائی اور ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے اہم خدمات سرانجام دیں۔ یہ ایوان ان کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں باقی زندگی میں بھی اسی طرح کامیاب و کامران رکھے۔ (نعرہ ہانٹے تحسین)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! یہ متفقہ قرار داد ہماری طرف سے initiate ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نجمی صاحب نے جس طریقے سے پنجاب اسمبلی اور judicial service میں بہت خدمات سرانجام دیں ہیں میرا خیال تو یہ تھا کہ ان کی services سے ہمیں مزید استفادہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ He is an asset اور ان کا یہاں رہنا پارلیمانی پریکٹس کے لئے بھی ضروری تھا لیکن یہ گورنمنٹ کی ایک اپنی تجویز ہے۔ ہم

یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کے تجربے سے اور جتنا بھی expertise ہے اس سے انشاء اللہ ضرور رہنمائی لیتے رہیں گے کیونکہ

We has always been guiding to the members on legislation and different issues We all wish him best of luck and success in future life.

ان کے لئے دنیا میں بہت جگہ ہے کیونکہ جو professional لوگ ہوتے ہیں ان کی approach بہت different ہوتی ہے۔ and once again on behalf of Opposition I wish him best of luck

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اپنی طرف سے اور تمام ہاؤس کی طرف سے نجی صاحب کو ان کی term کی completion پر اور بہترین completion پر مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جس محنت اور دلجمی سے اپنی کارکردگی پیش کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ میں ان کو اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ باوجود ریٹائرمنٹ کے ان کی وابستگی پنجاب اسمبلی سے رہے گی اور وہ فوقاً فوقاً اپنے مشوروں سے ہمیں guide کرتے رہیں گے اور وہ جہاں بھی ہوں گے ہم ان کی بہتری کے لئے دعا کرتے رہیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ اپنی باقی زندگی اپنے اس تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس ملک کے لئے صرف کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ زندگی گزاریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس موقع پر سیکرٹری اسمبلی نے معزز ممبران اسمبلی

اور ڈپٹی سپیکر کے احترام میں "bow" کیا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، میں جناب ڈاکٹر نجی سے ہاتھ بھی ملانا چاہوں گا اور انہیں گھے بھی لگانا چاہوں گا۔

(اس موقع پر سیکرٹری اسمبلی جناب ڈپٹی سپیکر کے پاس آئے اور ان سے مصافحہ کیا اور بنگلہ ہونے)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: I wish him all the best?

پہلی قرارداد جناب سمیع اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ملکیتی زمین ڈنگہ کے کچھ رقبہ پر ماریہ طارق صوبائی اسمبلی پنجاب حلقہ نمبر 133 مسلم لیگ (ق) گروپ کے والد میں طارق محمود سابق ایم۔ پی۔ اے اور چچا میں امجد محمود سابق چیئرمین بلدیہ ڈنگہ نے اپنی سیاسی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قبضہ کر رکھا ہے جس کو واگزار کرانے کے لئے مختلف حکومتی اداروں کو بذریعہ چٹھی نمبر 2893۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Raju Sahib What is this?

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کی ہے اور آج بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ خط ملا تھا اور دوسرے بھی ممبران اسمبلی کو ملا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، راجہ صاحب! یہ کیا ہے؟ یہ غالباً متعلقہ بات نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ بات سن لیں۔۔۔ جناب! آپ بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری بات سن لیں کہ صوبہ پنجاب میں ناجائز قبضہ گروپ حرکت میں ہے اور میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ فیصل آباد میں ڈسٹرکٹ ناظم ناجائز قبضے کر رہے ہیں، کمیشن لے رہے ہیں اور وہاں انتہائی کرپشن ہو رہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عبد اللہ وینس: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

جناب محمد عبد اللہ وینس: جناب سپیکر! میں انتہائی ادب سے راجہ ریاض اور اپنے ایوزیشن کے ممبران سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہم بہت خوش محسوس کر رہے ہیں کہ وہ ہاؤس میں موجود

ہیں۔ کل سید احسان اللہ وقاص صاحب نے یہ بات کہی تھی کہ جتنی بھی قانون سازی ہوئی ہے اس دوران ہمارے اپوزیشن کے لیڈران ایوان میں موجود نہیں تھے۔ میں احسان اللہ وقاص صاحب اور اپنے حکومتی بیگز کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ قانون سازی کے دوران یہ لیڈران یہاں ایوان میں موجود نہیں تھے اگر یہ ہوتے تو پھر قانون سازی کیسے ہوتی؟ ایک پنجابی کی کہادت ہے کہ "جتھے پیر اوتھے خیر" ایسہ خیر جو گے اگر روز ہوں تے ساڈا ہاؤس کیوں نہرے۔ کلی ترقی کیسے ہو؟ صوبہ کے حالات کیسے بہتر ہوں؟ اس وقت ہاؤس میں قراردادیں take up ہو رہی ہیں اور ہمارے اپوزیشن کے بھائی راجہ صاحب نے قبضہ گروپس کی بات شروع کر دی ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ ہاؤس کو روز کے مطابق چلنے دیں۔ مہربانی۔

راجہ ریاض احمد، بناب سیکر ایچ ایف ان کی بات کا جواب تو دے لینے دیں۔

ARID ایگریکلچرل یونیورسٹی راولپنڈی کے نام کی تبدیلی

(... بحث جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر، راجہ صاحب، آپ ابھی تشریف رکھیں، میں بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ آج سب سے پہلے سید محمد رفیع الدین بخاری کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کو لیتے ہیں جو کہ مورخہ 6 جنوری 2004 کو پیش ہو چکی ہے۔ قرارداد پیش ہوئی ہے کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Arid ایگریکلچرل یونیورسٹی راولپنڈی کو برصیر کی معروف روحانی شخصیت حضرت پیر مہر علی شاہ کے نام سے منسوب کرنے کے لئے اس یونیورسٹی کا نام مہر علی شاہ یونیورسٹی رکھا جائے اور وہاں پر مہر علی شاہ کے نام سے ایک چیز منسوب کی جائے۔"

اس قرارداد کو وزیر زراعت، محمد ارشد خان لودھی نے oppose کیا تھا لیکن اس روز قرارداد پر بحث نہ ہو سکی تھی۔ میں قرارداد کے محرک سید محمد رفیع الدین بخاری کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد کے حق میں دلائل دیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو میں بخاری صاحب سے پہلے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! اس دن میں نے اس قرار داد کو اس لئے oppose کیا تھا کہ وزیر تعلیم یہ مجھے بتے کہ Arid ایگریکلچرل یونیورسٹی شاید ان کے دائرہ اختیار میں آتی ہے۔ اس کے علاوہ میں کچھ کوائف بھی جانا چاہتا تھا کہ Arid بارانی ایریا ہے اور بارش کی کمی کے حوالے سے وہ یونیورسٹی ہے۔ یہ یونیورسٹی پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اگر اس قرار داد کو بالکل اسی طرح منظور کر لیا جائے تو شاید ہمیں مستعد مرتبہ اس کو re-consider کرنا پڑے اور پھر ہمیں اس بابت قانون سازی بھی کرنی پڑے گی۔ میں نے کل نکلے سے مشورہ کیا ہے اور میں کہوں گا کہ اس کا نام ضرور تبدیل کر دیا جائے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں اگر ایسا ایک معمولی سی ترمیم کے ساتھ کیا جائے۔

جناب سپیکر! Arid ایگریکلچرل یونیورسٹی راولپنڈی کو روحانی شخصیت حضرت پیر مرہ علی شاہ صاحب کے نام سے منسوب کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن قرار داد منظور کرتے وقت اس کا نام "پیر مرہ علی Arid ایگریکلچرل یونیورسٹی راولپنڈی" رکھ دیا جائے۔ یعنی Arid بھی رہے اور اس میں ان کا نام نامی بھی add کر دیا جائے تاکہ وہ synonymous ہو۔ اگر اس قرار داد میں یہ ترمیم کر دی جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید محمد رفیع الدین بخاری!

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔

محترمہ ماریہ طارق: یواٹن آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بی بی! فرمائیں۔

محترمہ ماریہ طارق: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ اپوزیشن کے معزز رکن نے جو بات کی ہے اسے آپ نے کوئی اہمیت نہیں دی۔ انہوں نے میرے والد محترم کے بارے

میں ایک نااہل تحصیل ناظم کے کہنے پر بے بنیاد الزامات لگائے ہیں۔ میں اس کی تردید کرنا چاہوں گی اور مذمت کروں گی کہ انھوں نے یہاں پر بے بنیاد بات کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ صوبہ پنجاب میں قبضہ گروپ ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا آپ صوبہ سرحد یا بلوچستان کے رہنے والے ہیں؟ آپ بھی تو صوبہ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے اب تک کتنے قبضے کئے ہیں؟ آپ تو کافی عرصے سے سیاست میں ہیں۔ اس طرح آپ تو بہت زیادہ قبضے کر چکے ہوں گے۔

محترمہ عابدہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بھی فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے تمام ممبران سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کیا قبضہ گروپ نے ناباقر قبضہ نہیں کیا ہوا اور ایل۔ ڈی۔ اے ان کی پشت پناہی نہیں کرتا؟ کیا ہمارے معاشرے میں بد امنی نہیں ہے؟ کیا یہ بھوٹ ہے کہ جب ہم حق سچ کی بات کہتے ہیں تو ہماری بات نہیں مانی جاتی؟ میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ ایل۔ ڈی۔ اے قبضہ گروپوں کی پشت پناہی کر رہا ہے لہذا ان قاضیوں کو منظر عام پر لایا جائے۔ ہمارے ٹاؤن شپ میں 32 کنال زمین پر قبضہ گروپ نے قبضہ کیا ہوا ہے اور عدالت عالیہ نے اسے واگزار کروانے کے لئے کہا ہے لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہونے دیا جا رہا۔ نظام عدل کو بہتر کیا جانے، عدیہ کو آزاد کیا جانے جب تک عدیہ آزاد نہیں ہو گی اس وقت تک ہم کوئی بھی کام نہیں کر سکتے۔ ایل۔ ڈی۔ اے کے اعلیٰ افسران جو کہ ان قبضہ گروپوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں ان کی گرفت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ناز عہر کے لئے آدھے گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ناز عہر کے لئے آدھے گھنٹے کے لئے ایوان کی کارروائی متوی کی گئی)

(ناز عہر کے وقفے کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 1 بج کر 15 منٹ پر کرسی صدارت پر ہنٹکن ہوئے)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ایک مشترکہ قرارداد ہاؤس میں سے پانچ مرد self occupied ایک گھر پر پراپرٹی ٹیکس exempt ہو گا۔ اس پر ہم نے ایک ترمیم move کی تھی۔ اس کو پانچ ماہ ہو گئے ہیں تو ڈاکٹر شفیق صاحب سے بھی ان کے آفس میں رابطہ کیا ہے اور ساتھ ہم نے letter لکھا تھا کہ from the Finance کی اس کی permission ہو جائے۔ اس پر اگر یہ وضاحت کر دیں کہ کیا دیر ہے، فنانس منسٹر بھی بیٹھے ہونے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر شفیق صاحب تو اس وقت موجود نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، کیا انھیں جا کر لانا پڑے گا؟

راجہ ریاض احمد، اسمبلیس بیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اللہ خیر کرے۔ کسی کے لئے اسمبلیس کیوں بھیجی جائے؟ آپ بہتر سوچ رکھیں۔

جناب ارشد محمود بلو، جناب سپیکر! اب ہاؤس کی کارروائی کو شروع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ And ایگریٹنگ چیرل یونیورسٹی راولپنڈی کو جضیر کی معروف روحانی شخصیت حضرت پیر مہر علی شاہ کے نام سے منسوب کرنے کے لئے اس یونیورسٹی کا نام مہر علی شاہ یونیورسٹی رکھا جائے اور وہاں مہر علی شاہ کے نام سے ایک چیمبر منسوب کی جائے۔"

پہلے اس قرارداد کو وزیر زراعت صاحب نے oppose کیا تھا لیکن اب انھوں نے withdraw کر لیا ہے تو اس صورت میں ہاؤس کی رائے لینا ہوں۔ کیا اس کو پاس کیا جائے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

نئے نوٹوں کے ہار بنانے اور پہنانے پر پابندی

جناب ڈپٹی سپیکر، دوسری قرارداد جناب سمیع اللہ خان صاحب کی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ قرارداد ہے کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں دولت کی فائس کو روکنے کے لئے

نئے نوٹوں کے ہار بنانے اور پہنانے کو ممنوع قرار دیا جائے۔"

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں اس قرارداد میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ابھی مجھے پڑھنے تو دیں۔

جناب ارشد محمود بگو، میں رول پڑھ دیتا ہوں کہ جس کے تحت آپ اجازت دے سکتے ہیں۔ یہ رول

192 ہے۔ میں نے یہ بات کرنی تھی کہ اس قرارداد میں صرف اس بات کا اضافہ کر دیا جائے کہ " نیز اس

بارے میں قانون سازی کی جائے گی۔" اب آپ نے فرمایا ہے کہ میں اس مرحلے پر اضافہ نہیں کر سکتا تو

میں رول آپ کو بتا دیتا ہوں۔

(192) Notice of Motion or amendment. - Save as otherwise provided in these rules or the Constitution, a member who wishes to move a motion shall give, to the Secretary, in the case of a substantive motion, at least seven clear days and in the case of an amendment at least two clear days notice in writing

Provided that the Speaker may allow a motion or an amendment to be moved at a shorter notice

جناب سپیکر! اس میں یہ آپ کی provision ہے اور آپ کا privilege ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ایک علیحدہ قرارداد پیش کریں یا پھر آپ اس کو واپس لے لیں۔
 جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ میں اس میں اضافہ صرف اتنا کرنا چاہتا ہوں۔
 سمجھ لیں اللہ صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی تک تو یہ take up بھی نہیں ہوتی اور اس کو کسی نے oppose بھی نہیں کیا تو کیسے اضافہ کریں گے؟

جناب ارشد محمود بگو، میں تو کہتا ہوں کہ oppose کرنے سے پہلے اس پیرے کو اس میں شامل کر دیا جائے تاکہ لا منسٹر صاحب یا جو بھی اس کو oppose کرنا چاہتا ہے وہ اس کو بھی oppose کر لے۔ میں نے تو اس سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر جناب سے رولنگ مانگی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، because it has to go for the vote اور اس بجندے پر موجود نہیں ہے تو اس سٹیج پر میرا خیال ہے کہ

It is not proper to add into that

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! رولز 192 جو میں نے آپ کے سامنے پڑھا ہے اس میں آپ کو privilege ہے اس میں ٹائم کی کوئی بندش نہیں ہے کہ آپ اگر مجھے اجازت دیتے ہیں تو میں یہ قرارداد پیش کر سکتا ہوں۔ اس میں رولز مجھے اجازت دیتے ہیں اور آپ کو اس کی اجازت مجھے دینی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کے متعلق already قانون سازی ہو چکی ہے اور wasteful expenses کے متعلق پنجاب کے آئینل گزٹ میں یہ notified ہے کہ جو کمینیاں یونین کونسل level پر constitute کی جائیں گی وہ اس پر فضول اخراجات اور جیز کی نمود و نمائش پر بنائی جائیں گی۔ یہ اس ambit کے اندر fall کرتا ہے اور اس میں explicitly تو یہ نہیں ہے کہ نوٹوں کے باروں پر پابندی لگائی جائے لیکن اس کی نمود و نمائش کے اندر categories کیا جاسکتا ہے اور already پنجاب گورنمنٹ نے اس پر قانون سازی کر دی ہوتی ہے اور اس کے لئے ایک آئینل

گرت notified ہے۔ پہلے ہی اس چیز کی مانعت ہے۔ یہ جو تحریک پیش کر رہے ہیں اس کے اوپر already قانون available ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ oppose تو ابھی کیا ہی نہیں ہے اور پہلے ہی پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے arguments شروع ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ وہ تو وضاحت کر رہے ہیں کیونکہ گو صاحب نے ایک point raise کیا تھا جس پر انہوں نے وضاحت کی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر جناب سے اجازت مانگی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جس لاء کے بارے میں discuss کر رہے ہیں کہ اس میں add کیا جائے وہ

کہتے ہیں کہ It has already been taken into consideration

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! وہ generally اس قرارداد کے متعلق کہ رہے ہیں۔ میرا جو

پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ یہ ہے کہ اس موقع پر یہ قرارداد جناب سمیع اللہ صاحب نے پیش کی تھی تو میں اس میں صرف اس بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ نیز اس پر قانون سازی کی جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: But that covers the entire aspect I think at this stage it is premature to include that

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ

ذرا لاپرواہی جو بنا ہوا ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ اس تحریک کے متعلقہ ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے تحریک تو پیش کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان، میں نے move کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں دولت کی نائش کو روکنے کے لئے نئے نوٹوں کے پار بنانے اور پھانسنے کو ممنوع قرار دیا جائے۔"

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS: I

oppose it, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ہر دور میں اخلاقی طور پر اور معاشرتی طور پر شادی بیاہ کے مواقع یا دیگر مواقع پر دولت کی نائش کی اصولاً حوصلہ شکنی کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً کوشش کرتے ہیں کہ ایسے قوانین بنائے جائیں کہ جس کے نتیجے میں معاشرے میں دولت کی نائش کا جس انداز سے بھی اعمار ہو اس کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو یہ ہے کہ ہم نوٹوں سے کوئی کاری، ٹی۔وی یا زیورات خریدتے ہیں اس کی تو ہم حوصلہ شکنی کرتے ہیں لیکن یہ عجیب تھا ہے کہ ان نوٹوں کو ہار میں پرو کر ہم اپنے گھے میں نکالتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ دولت کی کوئی نائش نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی لاء اس جیز ایکٹ یا کسی اور قانون میں موجود ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ جو دولہا پار خریدتا ہے یا عموماً ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو منسٹری مل گئی ہے تو جب وہ اپنے مطلقے میں جاتا ہے تو اس کے گھے میں بھی مطلقے کے لوگ خوشی سے نوٹوں کے پار ڈالتے ہیں۔ یہ دو تین طرح کے مواقع ہوتے ہیں جب لوگ یہ پار پھانستے ہیں۔ میرے خیال میں نوٹوں کا پار کسی طرح بھی جیز کا حصہ نہیں ہوتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ اس سے بعض قوانین ایسے ہوتے ہیں جس کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں کہ کچھ لوگ بے روزگار ہوتے ہیں اس کے کافی اثرات سوسائٹی میں پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر یہ قرارداد منظور ہو جائے تو جو پار بیچنے والے ہیں ان کے پار تو ہمیں گے مگر فرق یہ ہو گا کہ وہ اس میں نوٹ نہیں پروں گے اور تیسری اور آخری بات جو میں اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ سٹیٹ بینک نے نوٹ چھاپتا ہے۔ اب ان نوٹوں کے پاروں کی وجہ سے ایک کرنسی مافیا بلکہ اس کو کہیں کہ بیک مافیا سٹیٹ

بنک کے سامنے آپ کو نظر آتا ہے۔ جب کوئی عید کے مواقع یا کسی خوشی کے مواقع جو ہر گھروں میں آتے ہیں، جب بچوں کو آپ پانچ، دس یا بیچاس روپے کے نوٹ ویسے ہی خوشی سے بانٹتے ہوتے ہیں تو لوگ جب بنک میں جاتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہمیں پانچ، دس روپے کی کاپی دے دیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو سنٹیٹ بنک سے نہیں مل رہے ہیں۔ یہ پورا مافیہ ہے جو ہار جاتے والوں کا ہے۔ سنٹیٹ بنک سے جو بلیک مار کیٹنگ ہوتی ہے وہاں سے وہ لے کر آتے ہیں اور کرنسی مافیہ آ کر نوٹوں کے ہار جاتا ہے اس لئے آپ کی وساطت سے میری اس ایوان کے تمام ممبران سے گزارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کر کے اس بڑی رسم کو ختم کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، جناب سپیکر! دیکھا یہ گیا ہے کہ دولت کی ٹائٹس کے اور بڑے طریقے ہیں۔ یہ جو نوٹوں کے ہار کی بات ہے یہ عموماً غریب لوگ اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور گھر میں ایک سو، دو سو روپے کا ہار ڈالتے ہیں، کوئی زیادہ لاکھوں کا ہار نہیں ہوتا۔ یہ کوئی اتنی سنجیدہ بات نہیں ہے۔ دوسرا میرے فاضل دوست نے نئے نوٹوں کے ہار کے بارے میں کہا ہے تو انہیں پرانے نوٹوں پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ نئے نوٹوں کے ہار پر پابندی لگائی جائے۔ یہ ذرا clarification کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں بنیادی طور پر اس تحریک کا جو مقصد سمجھتا ہوں وہ جیسے ہی done with ہے۔ اس پر already قانون سازی موجود ہے۔ جس طرح محرک اپنی تقریر میں فرما رہے تھے کہ پیسے کا حیران ہے، بلیک منی مافیہ وہاں پر موجود ہے جو سنٹیٹ بنک کے باہر بیٹھی ہے تو اس سلسلے میں مختلف قوانین پاس ہو چکے ہیں۔ جہاں تک شادیوں کا تعلق ہے کہ نوٹوں کے ہاروں کا سب سے زیادہ استعمال celebrations میں ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں جو پہلے

legislation پاس ہو چکی ہے اس میں The Punjab Marriage Functions (Prohibition)

of Ostentatious Display and Wasteful expense کے اندر section 3 and 4 اس کو in detail cover کرتے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ نئے نوٹوں کے ہار بنانے پر پابندی لگائی جائے تو وہ function ہے اس کے نئے نوٹوں کے متعلق ہار بنانے کے واسطے سٹیٹ بینک ایسا آرڈر issue کر چکا ہے کہ جس میں وہ punched note واپس نہیں لینا۔ میرا خیال ہے کہ محرک کی تحریک کو اگر as it is لے لیا جائے کہ اس کے متعلق ایک legislation پاس کر دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں عدلیے سے قانون موبوہ ہے اور سٹیٹ بینک کا S.R.O.B اس وقت prevalent ہے۔

محترمہ شمیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

محترمہ شمیم اختر، جناب سپیکر! شکر یہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ اتنی سنگین نوعیت کا مسئلہ نہیں ہے۔ سمیع اللہ صاحب کوئی سنگین نوعیت کے issues اسمبلی میں لے کر آئیں۔ نوٹوں کے ہار کا جو معاملہ ہے یہ غریب اور مصوم لوگوں کے جذبات کا اعہار ہوتا ہے کسی دولھے کے لئے یا کسی محبوب لیزر کے لئے اس کے علاوہ ایسے ہاروں پر زیادہ سے زیادہ دو سو روپے کے نوٹ لگے ہوتے ہیں یا پھر زیادہ سے زیادہ ایسے ہار پانچ سو روپے کے ہوتے ہیں۔ میں اس بات کی گواہ ہوں کہ ہمارے level پر یا امیروں کے level پر یہ ہار استعمال نہیں کئے جاتے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی کے بیٹے کے ویسے پر ہم سب لوگ گئے ہیں۔ ہم نے ان کو بھولوں کا bouquet دیا ہے۔ ہم نے وہاں پر نوٹوں کے ہار نہیں دیکھے۔ اسی طرح سے ہمارے status کے لوگوں میں یہی ہوتا ہے۔ نوٹوں کے ہار غریب اور مصوم لوگوں کے جذبات کا اعہار ہوتا ہے اور اس سے بہت سے لوگوں کا روزگار وابستہ ہوتا ہے۔

جناب محمد اقبال رئیس، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب محمد اقبال رئیس، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے یہ جو تحریک پیش کی ہے

میرے خیال کے مطابق آج کل دنیا میں اصل اور اندرونی دلی خوشی نایاب ہے۔ ایسی خوشی کہیں بھی نہیں ملتی۔ چھوٹے چھوٹے غریب اور مسکین لوگوں کی خوشیوں کے واقعوں پر ایسا ہوتا ہے کہ یہ ہار پھانسنے جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ سمیع اللہ خان صاحب ان خوشیوں کے پیچھے کیوں پڑے ہوتے ہیں؟ عموماً یہ ہار ٹادیوں کے واقعوں پر پھانسنے جاتے ہیں جو کہ خوشی کے لمحات ہوتے ہیں۔ میرا خیال ہے بلکہ مجھے یقین ہے کہ سمیع اللہ خان صاحب کی ٹادی کے وقت بھی انہوں نے ہار پھانسنے ہوں گے، لوگوں نے انہیں ہار پھانسنے ہوں گے۔ یہ دوسرے ایسے واقعوں کی طرف نشاندہی کیوں نہیں کرتے جہاں صرف پیسے کا ضیاع نہیں ہوتا بلکہ وقت کا بھی ضیاع ہوتا ہے اور کردار کٹی بھی ہوتی ہے۔ یہ اس طرف توجہ دیں اور چھوٹی چھوٹی خوشیوں کے پیچھے نہ پڑیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میرے معزز رکن نے اس بات کا اظہار کیا کہ غریبوں کی خوشیوں میں ہم کیوں حصہ نہیں لیتے؟ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں یہ گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے گھر کے بالکل قریب سٹیٹ بینک ہے جہاں پر غریب خواتین دکانداروں کے لئے جو کہ ہار بناتے ہیں صبح سے دوپہر تک لائن لگا کر بیٹھتی ہیں تاکہ پانچ اور دس روپے کے نئے نوٹ حاصل کر سکیں۔ یہ بات غلط نہیں ہے اور نہ ہی میں کوئی مبالغہ آرائی سے کام لے رہی ہوں۔ وہ لوگ جو اپنا اتنا وقت ضائع کرتے ہیں اور کس لئے کرتے ہیں کہ ان کو ایک بانڈنگ پر صرف دس یا بیس روپے دینے جاتے ہیں۔ میں یہ کہتی ہوں کہ غریب لوگوں کے لئے آپ نے یہ کام کرنے ہیں۔ ابھی یہاں پر کہا گیا ہے کہ دیہاتوں میں اور غریب لوگوں میں یہ بات ہوتی ہے، سٹینس کے لوگوں میں نہیں ہوتی۔ میں مانتی ہوں لیکن ایک بات ہے کہ غریبوں کے لئے دیہاتوں میں ڈسپنسریاں قائم کی جائیں، پانی کا انتظام کیا جائے، ہمارا علاقہ بہاولپور خاصاً پسماندہ علاقہ ہے اگر آپ نے کچھ کرنا ہے تو وہاں جا کر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں کافی بات ہو گئی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! انجی پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جیسا کہ فرمایا ہے کہ ایک legislation جو چکی ہے تو ایک legislation پر دوبارہ legislation recommend کرنا مناسب نہیں ہے۔ میں سمیع اللہ خان صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کو stress نہ کریں۔ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے یا پھر اس پر division کروالیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس قرارداد میں دوستوں نے بڑی سنجیدگی سے حصہ لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ روایات ایسی ہوتی ہیں کہ جن کو وقت کے ساتھ ساتھ اگر وہ بری ہوں تو ان کو ختم کرنے کے لئے جیسا کہ حادیوں میں بیس طرح کے کھانے پکتے تھے تو اس روایت کو مختلف حکومتیں کنٹرول کرتی ہیں۔ اگر یہ کہیں کہ وہ تو ہماری روایت ہے، بیٹی کی حادی ہے، خوشی کا موقع ہے اس لئے ہم نے اس طرح کے کھانے دیئے ہیں، یقینی بات ہے کہ وہ خوشی کا موقع ہے۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ اگر ہار میں نوٹ نہ لگے ہوں تو میرے خیال میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ زیادہ تر تو خوشی کے موقع پر پھولوں کے ہار استعمال ہوتے ہیں۔ نوٹ لگا کر میں نہیں سمجھتا کہ اس میں خوشی کم ہو سکتی ہے اگر اس کو صحیح spirit میں دکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں تو سمجھتا ہوں کہ نئے نوٹوں کے ہار تو کیا یہ جو نوٹ درابے اس کو ختم کیا جانا چاہئے کہ جس پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ ہار تو غریبوں کے لئے پھولی پھولی خوشیاں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں صرف ایک بات کا اضافہ کروں گا کہ جس طرح ایوان کے ممبران نے کہا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سمیع اللہ خان صاحب کا جو اصل مقصد ہے اگر اس لنت کو روکا جائے تو وہ نوٹ درابے جو ایک قسم کی رشوت ہے۔ آپ اس point کو لائیں اگر بات بنتی ہے تو اس پر بنتی ہے۔ یہ تو پھوٹا سا مسند ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! آپ مجھے موقع تو دیں۔ اس میں صرف ایک بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر جیسا کہ دوستوں نے کہا کہ اس کا استعمال زیادہ تر نچلے طبقے میں ہوتا ہے کہ وہ اس چیز کو استعمال کرتے ہیں۔ اسی لئے میں ان کی خوشیوں اور ان کی بچت کے لئے کہ جب اس

میں پانچ سو یا ہزار روپے کے نوٹ لگتے ہیں تو اس کے عوض وہ تیرہ چودہ سو روپے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اگر آپ اس قرارداد کو منظور کریں گے تو یقینی بات ہے کہ اس سے غریبوں کو ریفیٹلے گا کہ جو وہ ہزار روپے کے نوٹوں کے بدلے تیرہ چودہ سو روپے ادا کرتے ہیں تو یقینی بات ہے کہ اس کی بچت ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ یہ زیر بحث بھی ہے اور اس پر جو law frame ہوا ہے تو یہ اس میں cover ہو جاتی ہے۔
at this stage اس قرارداد کو I think it is not up to the remark I dispose of I کر اس پر ووٹنگ کرانی ہے تو اس کو میں ایوان کے سامنے رکھتا ہوں کہ ایوان اس کے حق میں ہے یا اس کے خلاف ہے؟

راجہ ریاض احمد، یونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو floor دیتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں دولت کی فائس کو روکنے کے لئے
نئے نوٹوں کے پار بنانے اور پہنانے کو ممنوع قرار دیا جائے۔"

(قرارداد نامعلوم ہوتی)

(نعرہ ہائے تحسین)

راجہ ریاض احمد، یونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ کا حکم یہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ابھی پہلے آپ نے اس قرارداد کو 'dispose of' کر دیا ہے اس کے بعد آپ نے اس پر ووٹنگ کرانی ہے۔ آپ اس پر ووٹنگ دے دیں کہ 'dispose of' کرنے کے بعد آپ اس پر ووٹنگ کرا سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری میری گزارش یہ ہے کہ جب ہم نے اس کو oppose کیا تو ہم نے categorically اس کو mention کر دیا کہ پہلے اس پر legislation available ہے۔ ابھی راجہ صاحب آپ جو بات کر رہے ہیں میں جناب سیکرٹری کی وساطت سے وضاحت کرتا جاؤں۔ the ruling of the Speaker یہ بھی رولز آف پروسیجر کے تحت چلتا ہے۔ اب ایک ایسی قرارداد آئی ہے جس کے متعلق پہلے سے حکومت پنجاب کی legislation موجود ہے اور سینیٹ بنک آف پاکستان کی بھی۔ Now as we talk of the token coin. . . اس کے متعلق legislation کرنا پہلے نمبر پر تو آپ کے اور ہمارے in between ہی رہے گا کہ ہم اس کے متعلق قرارداد پاس کر سکیں اور جب ہم wasteful expenses کی بات کرتے ہیں تو اس قرارداد کی بنیادی روح کی تشریح ہو جاتی ہے کہ wasteful expenses میں گھے میں نوٹوں کے ہار ڈالنا آتا ہے اور اس کے متعلق جو پہلے ہمارا Marriage Wasteful Act ہے اس میں تشریح ہو چکی ہے تو ہماری نظر میں سیکرٹری صاحب نے اپنی پہلی رولنگ دی جو یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں dispose of کرتا ہوں۔ ان کے منہ سے جو لفظ نکلتا ہے that could be construed as a ruling تو اس کی maintainability کے متعلق تھی۔ باقی بات اس کے procedure کی رہ گئی ہے کہ وہ قرارداد آئی ہے تو ہاؤس کے سامنے put ہونی چاہئے۔ اس پر "ہاں" یا "نا" ہو جائے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! جب کوئی قرارداد admit ہو جاتی ہے تو کیا قانون کے خلاف کوئی resolution admit ہو سکتی ہے؟ میں اس کی وضاحت چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، پہلے آپ نے جو بات take up کی تھی جس کو میں نے dispose of کیا تھا تو basically یہ بات بنتی نہیں ہے کہ already ایک بل اس سلسلے میں بن چکا ہے لیکن آپ کی رائے کو اہمیت دیتے ہوئے میں نے پھر بھی put up کیا ہے۔ House has rejected that۔

motion So it is be rejected

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو بات کی ہے میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہوں گا اور میں نے صرف اتنا پوچھا ہے بلکہ میں صرف آپ کی روٹنگ چاہتا ہوں کہ ایک چیز کو dispose of کر دیں تو اس کے بعد اس پر ووٹنگ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے آپ کو روٹنگ تو دے دی ہے اس سلسلے میں کہ already جو dispose of کیا ہے کیونکہ یہ بات بنتی نہیں تھی لیکن چونکہ پہلے یہ قرارداد put up ہوئی تھی تو مزید اجازت لینے کے لئے میں نے ڈویژن کروائی ہے اور اس میں ہاؤس نے reject کر دی ہے تو It has been rejected Now we go to the other motion. محترمہ زبیب النساء قریشی!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس میں محرک کی طرف سے ان کو یہ application دی گئی ہے کہ میری جگہ مسز طاہرہ منیر پیش کریں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، بی بی!

زکوٰۃ فنڈ سے جہیز دیتے وقت پیشگی نکاح نامہ

کی طلبی کا خاتمہ

محترمہ طاہرہ منیر، شکر ہے۔ جناب سپیکر! یہ قرارداد ہے کہ

”یہ ایوان صوبائی اسمبلی سے اس امر کی عداش کرتا ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے جہیز دینے وقت پیشگی نکاح نامہ طلب کئے جانے کی شرط کو ختم کیا جائے۔“

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

”یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی عداش کرتا ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے جہیز دینے وقت پیشگی نکاح نامہ طلب کئے جانے کی شرط کو ختم کیا جائے۔“

جی، طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، ویسے تو یہ بہت اچھا قدم ہے کہ زکوٰۃ فنڈ میں سے جیوز فنڈ دیا جاتا ہے لیکن جو لوگ یہ فنڈ حاصل کرتے ہیں وہ بہت غریب لوگ ہوتے ہیں اور ہمارے ہاں عام طور پر نکاح اور شادی اکنسی ایک ہی دن ہوتی ہے تو غریب لوگ اس کو دو دن میں نہیں کر سکتے اور شادی سے پہلے ہی مہیوں کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ شادی کی تیاریاں کرنی ہوتی ہیں، کپڑے وغیرہ بنانے ہوتے ہیں۔ جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی یہ روایت نہیں ہونی چاہئے اور ہم نے اپنے عمل سے بطور اپوزیشن یہ ثابت کیا ہے کہ جب مہر علی شاہ یونیورسٹی کے حوالے سے قرارداد آئی تو ہم نے اس کی حمایت کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا relevant مسئلہ ہے کہ پنجاب کے سات کروڑ عوام کا مسئلہ ہے۔ بیت المال کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے بلکہ اس حکومت کا کہ انہوں نے پانچ ہزار روپے سے لے کر 15 ہزار روپے تک کر دینے ہیں جو کہ قابل تحسین ہے۔ جن بچیوں کی شادی ہوتی ہے انہیں بیت المال سے فنڈ ملتا ہے لیکن اس میں ہوتا یہ ہے کہ نکاح نامہ پیش کیا جائے گا تو پھر پیسے دینے جائیں گے۔ اب جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ جس غریب نے اپنی بچی کی شادی کرنی ہوتی ہے تو کیا کوئی کسی غریب کو کوئی ادھار پیسے دیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی غریب کو کوئی خیرات دینے کو تیار نہیں ہوتا تو اسے ادھار کون دے گا تو اس ہاؤس کو چاہئے کہ وہ ہمارے ساتھ بات کرے اور ہماری قرارداد کے ساتھ ہاں میں ہاں ملے۔ یہ ساری پنجاب کی بچیوں کا، عوام کی ساری بچیوں کا مسئلہ ہے۔ نہ تو یہ میری کسی بہن کا مسئلہ ہے اور نہ ہی میری بیٹی کا مسئلہ ہے بلکہ پنجاب کے سات کروڑ عوام کی بچیوں کا مسئلہ ہے۔ منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کو oppose نہ کریں بلکہ یہ خود اس پر قانون سازی کر کے اس شرط کو دور کر کے لائیں تاکہ غریبوں کا بھلا ہو۔

جناب ظہور احمد خان ڈاھا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

جناب ظہور احمد خان ڈاٹا، پہلے تو میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جمیز فنڈز کوٹہ سے ملتا ہے بیت المال سے نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ نکاح نامہ مانگتے ہیں یہ کوئی ضروری نہیں ہے کیونکہ اگر نکاح نامہ ان کے پاس ہے تو وہ کفالت کے ساتھ لگائیں اور اگر نہیں ہے تو affidavit اس respect میں دے سکتے ہیں کہ یہ نکاح شادی والے دن ہو گا، رخصتی والے دن ہو گا اور وہ affidavit accept کر لیا جاتا ہے اور میں نے بطور یوٹین ناظم ایسا کیا ہے۔ اس وقت میرے پاس کئی ایسے cases آئے ہیں اور ایسا ہوا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! شادی کے جو پیسے دیئے جاتے ہیں وہ بیت المال سے دیئے جاتے ہیں یا زکوٰۃ سے دیئے جاتے ہیں یہ ایک ہی بات ہے۔ دوسری بات اس میں یہ ہے کہ میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ affidavit لگا کر دے دیں۔ میں بیت المال کے چیئرمین کے پاس دس درخواستیں لے کر گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم allow نہیں کر سکتے۔ ہمیں بیت المال کی جو کاپی دی تھی جس پر ہم نے بحث کی ہے اس میں لکھا ہے کہ شادی کا نکاح نامہ پیش کرے گا تو پھر اس کو پانچ ہزار روپے دیا جائے گا تو میرا خیال ہے کہ ان کی انفارمیشن ٹھیک نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہو سکتا ہے کہ ان کا تجربہ ہو۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں خود چیئرمین بیت المال کے پاس گیا اور اس نے میری دس درخواستیں واپس کر دیں کہ ان کے ساتھ نکاح نامہ لگائیں۔ بیان غلطی کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بگو صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہماری بہن کی طرف سے بہت ہی اچھی قرار داد اس ہاؤس میں پیش کی گئی لیکن کتے دکھ کی بات ہے کہ کسی ایک غریب نے ایک پروگرام کرنا ہے اور وہ پیسے پیسے کے لئے محتاج ہے اور اگر حکومت کوئی اچھا کام کرنا چاہتی ہے تو اس کی

محل ایسے ہی ہے کہ دودھ دینا ہے لیکن اس میں بیگنیاں ڈال کر دینا ہے۔ ضرورت تو یہی ہے کہ جب نکاح ہونا ہے اور شادی ہوتی ہے تو اس وقت ہمیز فنڈ مٹا چاہئے۔ یہی rationale ہے اور آف دی ریکارڈ جب یہاں پر گفت و شنید ہوتی ہے تو یہ بھی اس بات کو محسوس کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے ملک اور معاشرے کے اندر اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی ہے کہ جب بچی اور بچہ جو ان کی شادی کر دی جائے۔ اب یہاں پر چودہ پندرہ اور سولہ سال کی عمر میں بچے اور بچیاں جو ان ہو جاتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیز فنڈ کے حوالے سے جو نئے روز بنے ہیں اس میں یہ بھی مطالبہ کیا جاتا ہے کہ شناختی کارڈ بھی ساتھ فراہم کیا جائے۔ اب شناختی کارڈ تو 18 سال سے پہلے بنتا نہیں ہے۔ اب وہ اس بات کا انتظار کرے کہ اب 18 سال کی بچی ہو یا بچہ تو تب وہ شادی کرے۔ میں اس میں درمیانی راستہ یہ تجویز کرتا ہوں کہ ہمارے ہاؤس کے اندر یہ ایک روایت بنی ہوئی ہے کہ جب اپوزیشن کی طرف سے کوئی چیز آئے گی تو حکومتی بچوں نے "No" کرنا ہے اور وہاں سے آئے گی تو اپوزیشن الحمد للہ ایسی ہے کہ ہم accommodate کرتے ہیں، جس طرح پیر مہر علی شاہ یونیورسٹی کے حوالے سے بات آئی تھی۔ میں اس میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ وزیر موصوف جلدی نہ کریں، برائے مہربانی اس کو ایسے کریں کہ ہم حکومتی بچوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور درمیانی راستہ نکال لیتے ہیں تاکہ قوم کی فلاح کے لئے کوئی چیز ہو جائے۔ یہ ہمارے روایتی جھگڑے کا شکار نہ ہو جائے۔

جناب ذمہ سیکر، پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکر! اس میں بنیادی طور پر ہم نے اس کو oppose کیا ہے تو اس وجہ سے کیا ہے کہ جو معاہدہ معزز ممبر نے اٹھایا ہے، جو قرارداد انہوں نے پیش کی ہے۔ اس پر حکومت پنجاب پہلے ہی وغنائی حکومت سے عداوت کر چکی ہے۔ اب قرارداد کے contents یہ ہیں کہ:-

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی عداوت کرے کہ زکوٰۃ فنڈ سے ہمیز دیتے وقت پیشگی نکاح نامہ طلب کرنے کی شرط کو ختم کیا جائے۔"

جناب سپیکر! پہلے نمبر پر تو یہ صوبائی حکومت کا ambit نہیں ہے اس کے لئے اوپر ایک فیڈرل زکوٰۃ کونسل ہے جو اس کے بنیادی نکات کو طے کرتی ہے اور اس کے پروبجرز کو formulate کرتی ہے۔ اب جو اس میں حکومت پنجاب نے معاش بھیجی تو انہوں نے واضح طور پر لکھ کر بھیجا کہ یہ ہماری مروجہ سماجی قدروں کے بھی خلاف ہے کہ اس میں ہم نکاح پہلے کروائیں اور اس وقت اس کا نکاح نامہ پیش کریں اور پھر ہم شادی کے لئے فذ مانگیں۔ یہ تمام باتیں حکومت پنجاب زکوٰۃ کونسل کو لکھ کر بھیج چکی ہے اور زکوٰۃ کونسل نے اپنے 91 ویں اجلاس میں جو 13-دسمبر 2003 میں ہوا اس میں یہ فیصلہ کیا کہ مستحق قانون کی شادی کے لئے مالی امداد کی رقم اس کے والدین یا سرپرست کو دی جاسکے گی۔ البتہ نکاح نامہ یا قابل قبول تحریری ثبوت پیش کرنا لازمی ہوگا۔ so there is already an alternative provision ہم نے اس قرارداد کی مخالفت اس وجہ سے نہیں کی تھی کہ اس کے contents غلط ہیں بلکہ اس لئے کی تھی کہ جو معزز رکن فرما رہی ہیں یہ پہلے ہی زکوٰۃ کونسل کو لکھ کر بھیجا جا چکا ہے اور کوشش کریں گے کہ اس کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ آپ کے جوابات آگئے ہیں۔ You don't face for it

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! اس کو مشترکہ ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس بات کو تو وہ کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ہم اس پر غاموش ہو جاتے ہیں۔ کوئی درمیانی راستہ نکال کر اس کو مشترکہ کر دیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے ہم اکٹھے بیٹھ جاتے ہیں اور کوئی ایسی نئی قرارداد لے کر آجاتے ہیں جو کہ متصلا نہ ہو اور ہماری بھیجی ہوئی پہلی قرارداد اور اس کے جواب سے متصلا نہ ہو۔

MR DEPUTY SPEAKER: So, in that case it is disposed of.

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ فرمائیے!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیئر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے کسنا چاہتی ہوں کہ زکوٰۃ کا طریقہ کار بالکل شفاف نہیں ہے۔ زکوٰۃ کہاں سے آتی ہے؟ کہاں جاتی ہے اور کن کو ملتی ہے؟ یہ بالکل مبہم ہے۔ جو لوگ یا خواتین وہاں جاتی ہیں وہ یہی کہتی ہیں کہ خدا جانے زکوٰۃ کہاں گئی اور کس کو ملی؟ میری گزارش یہ ہے کہ زکوٰۃ کا طریقہ کار بالکل شفاف ہو اور اس کے بعد اس کا احتساب بھی ساتھ ساتھ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیئر، ٹھیک ہے۔ میں بھی آپ سے اس معاملے پر اتفاق کرتا ہوں۔

وزیر خوراک، جناب سپیئر! جو ابھی محترمہ نے زکوٰۃ کے حوالے سے بات کی ہے یہ بالکل درست نہیں ہے۔ میں ان کو معطل کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ وہ ڈسٹرکٹ گورنوالہ جائیں، وہاں ہمارے ڈسٹرکٹ ناظم ہیں وہاں ایک پیسا بھی ضائع نہیں ہوتا۔ میں on the floor of the House پوری ذمہ داری سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ایسی بات نہیں ہے۔ محترمہ نے یہ بات درست نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیئر، یہ تو ان کی ایک رائے ہے۔ اس میں ذرا خیال کر لیا جائے تو بہتر ہے۔

(نعرہ ہانے تمہیں)

دوسری قرارداد زیب النساء قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے اور یہ pending ہے۔ اگلی قرارداد تمینہ نوید صاحبہ کی ہے لیکن ابھی درخواست آئی ہے کہ اس کو pend کیا جائے تو اس کو pend کیا جاتا ہے۔ جو تھی قرارداد چودھری زاہد پرویز کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیئر! میں ان کے ایما پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیئر، جی، وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیئر! میں ایک clarification چاہتا ہوں کہ محترمہ تمینہ نوید کی قرارداد نمبر 3 جس کو آپ نے pend فرمایا ہے اس پر میری ترمیم ہے کیا وہ ترمیم بھی آپ نے pend کر دی ہے؟

شناختی کارڈ بنانے کے لئے میعاد میں چھ ماہ کی توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ ابھی move نہیں ہوئی، جب move ہوگی تو پھر دیکھا جائے گا۔ جناب محمد وقاص!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ قومی شناختی کارڈ بنانے کے لئے کم از کم چھ ماہ کی میعاد بڑھادی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ قومی شناختی کارڈ بنانے کے لئے کم از کم چھ ماہ کی میعاد بڑھادی جائے۔"

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! اس بارے میں گزارش ہے کہ ابھی معلوم ہوا ہے کہ وہ پہلے سے ہی extend کر رہے ہیں۔ دو تین روز تک اس کے بارے میں instructions آ رہی ہیں۔ چھ ماہ تک تو یہ ویسے ہی extend ہو رہی ہیں۔ بنانے اس کے کہ ہم یہ قرارداد پیش کریں یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے، میری درخواست ہے کہ اس کو pend کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقاص صاحب! کیا اس کو pend کر لیا جائے؟

جناب محمد وقاص، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اسے pend کیا جاتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ پچھلی دفعہ میری اور اعجاز بخاری صاحب کی ایک مشترکہ قرارداد تھی جس کو pend کیا گیا تھا۔ اس دفعہ وہ آئی پاسٹے تھی لیکن وہ نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کس سلسلے میں تھی؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اخباروں میں عامل اور جلاو گروں کے مختلف اشتہارات شائع ہوتے رہتے ہیں اور لوگوں کو بے وقوف بنایا جاتا ہے لہذا ان پر پابندی لگائی جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، آج تو اس طرح کی کوئی قرارداد نہیں آئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! وہ پمپل دفعہ آئی تھی اسے pend کیا گیا تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ بجا فرما رہے ہیں۔ یہ تھوڑی دیر کے لئے کہہ کر باہر تشریف لے گئے تھے تو سپیکر صاحب نے pend کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ اگر وہ آج نہیں آسکی تو میں گزارش کروں گا کہ اس کو pend کے زمرے میں ہی رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ پانچویں قرارداد محترمہ نیز مرتضیٰ لون صاحبہ کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

آؤٹ آف ٹرن قرارداد پیش کرنے کے لئے

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب ڈپٹی سپیکر، اب out of turn قراردادوں کو لیا جاتا ہے۔ سید عبدالعلیم شاہ صاحب،

سردار یوسف خان لغاری، سردار محسن خان لغاری، سردار باہوید اختر نند، سردار غزالی رحیم پٹانی، جناب محمد

ابراہیم خان، سید نذر محمود شاہ، چودھری محمد نواز، ملک نعمان احمد لنگڑیال، مخدوم افتخار حسین گیلانی، ملک

صلاح محمد گنجیال، میاں ظہور ساجد، میاں لطیف عاقل، محترمہ حمیرا اویس شاہد، محترمہ در شوار نیلم اور شمیم

اختر نے قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 27 اور

قاعدہ 115 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہی ہے۔ جی عبدالعلیم شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم شاہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک اہم نوعیت کے اس معاملے کی تحریک پیش کرنا

چاہتا ہوں کہ قواعد انضباط صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 27 اور

قاعدہ 115 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

”قواعد انتظام صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 27 اور قاعدہ 115 کو مٹل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“
(تحریک منظور کی گئی)

زرعی مقاصد کے لئے قرضوں کی فراہمی

سید عبدالعلیم شاہ، بہت بہت شکریہ جناب سپیکر ایم پیہ قرارداد پیش کرتے ہیں کہ،
”یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ جس طرح انڈسٹری کی ترقی کے لئے وفاقی حکومت نے ورکنگ کیپٹل پر 3 سے 5 فیصد شرح سود پر قرض دیتی ہے اسی طرح کاشتکاروں اور کسانوں کو بھی زرعی inputs اور دیگر زرعی مقاصد کے لئے 3 سے 5 فیصد شرح سود پر قرض دینے کی اجازت دی جائے۔“
جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

”یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ جس طرح انڈسٹری کی ترقی کے لئے وفاقی حکومت نے ورکنگ کیپٹل پر 3 سے 5 فیصد شرح سود پر قرض دیتی ہے اسی طرح کاشتکاروں اور کسانوں کو بھی زرعی inputs اور دیگر زرعی مقاصد کے لئے 3 سے 5 فیصد شرح سود پر قرض دینے کی اجازت دی جائے۔“

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I oppose it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Sir, I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد محمود بگو اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جی سر دار محمد محسن خان لغاری ا
وزیر کالونیز، جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر۔ آپ رولز کو مٹل کر کے قرارداد پیش کرنے کی ہاؤس سے اجازت تو لے لیں۔

آوازیں، اجازت لے لی ہے۔

سردار محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ قرار داد اس لئے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ زراعت ہمارے ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جب سے ہمارا ملک بنا ہے ہماری پالیسی یہ رہی ہے کہ ہم زراعت کی cost پر industry کو support کرتے رہے ہیں۔ یہ پالیسی پچھلے 57 سالوں سے چلی آرہی ہے اور اس کے نتائج یہ نکلے ہیں کہ ہماری زراعت دہتی چلی جا رہی ہے۔ آج بھی اگر کوئی صنعت کار working capital لینے کے لئے جاتا ہے تو اسے 3 سے 5 فیصد شرح سود پر بلکہ بعض اوقات لوگوں کو دو یا ڈیڑھ فیصد شرح سود پر بھی قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس جب ہمارا غریب کاشتکار قرضہ لینے کے لئے جاتا ہے تو اسے 10/12 یا 13 فیصد شرح سود پر قرضہ دیا جاتا ہے۔ ہاں البتہ وزیر اعلیٰ صاحب کے ایک احسن اقدام کی بدولت بینک آف پنجاب 9 فیصد شرح سود پر زمیندار کو قرضہ دے رہا ہے لیکن پھر بھی انڈسٹری اور ایگریکلچر کے درمیان بہت بڑا فرق ہے بہت بڑی تلخ ہے۔ چنانچہ ہم چاہتے ہیں کہ زراعت کو بھی وہی مراعات ملیں جو کہ انڈسٹری کو ملتی ہیں۔ جب آپ زراعت کے اوپر کوئی investment کرتے ہیں تو اس کا result بہت جلدی مل جاتا ہے ایک فصل کے اندر ہی جو کہ زیادہ سے زیادہ چھ مہینے کا عرصہ ہوتا ہے اس کے نتائج سامنے آجاتے ہیں جبکہ انڈسٹری لگنے، انڈسٹری کی پیداوار آنے اور اس کے نتائج سامنے آنے کے لئے کچھ سال درکار ہوتے ہیں۔ تو میری ہاؤس سے یہ درخواست ہے کہ ہم اس قرار داد کی support کریں تاکہ ہم پنجاب کے ایک غریب کاشتکار ایک چھوٹے زمیندار کے لئے بھی حکومت سے وہی مراعات حاصل کریں جو کہ ایک industrialist کو ملتی ہیں۔ انڈسٹری والے کو بہت آرام سے قرضہ جات مل جاتے ہیں جبکہ زراعت سے وابستہ شخص کو اپنی کافی زیادہ جائیداد کو رہن رکھنے کے بعد قرضہ ملتا ہے اور پھر اس قرضے کی شرح سود بھی بہت زیادہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار یوسف خان لغاری۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سردار جاوید اختر لہذا

جناب جاوید اختر، جناب سپیکر زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اس لئے کہ پاکستان کے 80 فیصد لوگ directly or indirectly زراعت سے وابستہ ہیں۔

اس حوالے سے ہم نے پہلے وفاقی حکومت سے درخواست کی تھی اور وہاں پر اس طرح کی قرار داد منظور طور پر منظوری ہو چکی ہے اور اب ہم آپ کے توسط سے اس ایوان اور پنجاب حکومت سے گزارش کرتے ہیں کہ جس طرح انڈسٹری کو 3 سے 5 فیصد شرح سود یا اس سے بھی کم شرح سود پر قرضے دے رہے ہیں اسی طرح زراعت کو بھی انہی شرائط پر قرضے دینے جائیں تاکہ lower or lower middle class کو بھی اس کا directly فائدہ ہو سکے۔ اس ملک میں lower middle class and middle class کا بیجا حرام ہو چکا ہے۔ اس اقدام سے ان دونوں کو relief ملے گا۔ شکریہ جناب ڈپٹی سیکرٹری سید عبدالعظیم شاہ صاحب!

سید عبدالعظیم شاہ: جناب سیکرٹری میں اس بات پر حیران ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے ہمارے بعض دوستوں نے اتنی اہم تحریک کو oppose کیا ہے جبکہ وہ نوٹوں کے ہاروں پر توبت کرتے ہیں۔ جناب والا ملک کی 70 فیصد آبادی کا تعلق شہد زراعت سے ہے۔ آج ان کی طرف سے اس قرار داد کی مخالفت سے ان کی اس 70 فیصد آبادی سے محبت کا اظہار ہو گیا ہے۔ یہ واضح ہو گیا ہے کہ اپوزیشن اس 70 فیصد آبادی کے ساتھ کتنی مخلص ہے اور اس ملک کے عام کاشتکار کے لئے وہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ جناب سیکرٹری! دنیا میں تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ہمارا ملک ایک صنعتی ملک تو نہیں ہے لیکن زرعی ملک ضرور ہے۔ اس وقت ہمارے ملک کی صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ایک بھونکا کاشتکار ہے اور اس کاشتکار کو ہر جگہ مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اگر ہم پاکستان اور صوبہ پنجاب کو ترقی دینا چاہتے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس شعبے کے حوالے سے اہم فیصلہ کریں، اگر ہم نے 2005 میں ایک باعزت قوم کی حیثیت سے داخل ہونا ہے اور WTO کے challenges کا مقابلہ کرنا ہے تو ہمیں اپنی زراعت کو انڈسٹری کا درجہ دے کر boost up کرنا پڑے گا۔ بصورت دیگر ہم دنیا میں کہیں بھی کسی چیز کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ اس زمین پر یہ خدا تعالیٰ کا کرم ہے، احسان ہے کہ جس کا نظریہ پہلے وجود میں آیا اور نقشہ بعد میں بنا۔ اس حوالے سے اس ملک میں زراعت کو boost up کرنا ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے زراعت کے حوالے سے جتنے بھی اقدامات اٹھائے ہیں وہ سب قابل ستائش ہیں۔ بنک آف پنجاب جو کہ حکومت پنجاب کا بنک ہے اور پنجاب

کو آپریٹو بینک سے ہم نے گزارش کی ہے کہ کاشتکاروں کی سوسائٹیز کو کم شرح سود پر قرضہ دیا جائے۔ یہ سوسائٹیاں 13/14 مہینوں نے چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان کو 13 فیصد شرح سود پر قرضہ دیا جاتا ہے اور پھر 2 فیصد ان سے service charges کے طور پر وصولی کی جاتی ہے۔ اس طرح یہ 15 سے 16 فیصد بن جاتا ہے اور کوئی بھی غریب کاشتکار 15 سے 16 فیصد سود ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ ہماری حکومت پنجاب سے گزارش ہے کہ بینک آف پنجاب اور پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک جس طرح انڈسٹری کو boost up کرنے کے لئے loaning کرتے ہیں اسی طریقے سے زراعت کو promote کرنے کے لئے بھی 3 سے 5 فیصد شرح سود پر working capital دیا جائے۔ اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں، ہمارے پڑوسی ملک بھارت کے صوبہ پنجاب میں حکومت نے بجلی کے کنٹریکٹس مقرر کئے ہوتے ہیں اور ان کی اوسط پیداوار ہماری اوسط پیداوار سے سو گنا زیادہ ہے۔ ہمارا کاشتکار اگر ایک ایکڑ سے 20 من اناج حاصل کرتا ہے تو ان کا کاشتکار ایک ایکڑ سے 50 سے لے کر 60 من تک average لیتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر کاشتکار کے لئے loaning دو سے تین فیصد پر کی جاتی ہے۔ اس کو ٹریڈنگ، زرعی آلات کے لئے بنکوں کے دھکے نہیں کھانے پڑتے۔ اس کے پاس بینک کا عمدہ خود چل کر جاتا ہے اور اسے سہولیات مہیا کرتا ہے۔ اسے بجلی انتہائی کم نرخوں پر مہیا کی جاتی ہے جبکہ ہمارے ملک کے اندر ہمارے صوبے میں اس قسم کی کوئی exercise نہیں ہے۔ یہ کریڈٹ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے قائم وزیر اعلیٰ پنجاب، چودھری پرویز الہی کی حکومت کو جانے گا۔ اپوزیشن چاہے جتنا مرضی زور نکالے ہم اپنے اس صوبے کو انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایوارڈ دے کر جائیں گے اور اس قرار داد کو آج منظور کروا کر جائیں گے کہ موجودہ حکومت انڈسٹری کی طرح زراعت کو boost up کرنا چاہتی ہے۔ بڑی سہربانی۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر، ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر، امیری گزارش یہ ہے کہ اس قرار داد میں دینے لگے ناموں کی فہرست آپ دیکھ لیں۔ جن یتیم، غریب اور مسکین کاشتکاروں نے یہ قرار داد پیش کی ہے ان سب کے

نام آپ پڑھ لیں۔ یہ وڈیر سے 'جاگیردار' غریبوں کے نام پر قرضے لے کر انھیں بھی ہضم کرنا چاہتے ہیں۔ جن لوگوں نے یہ قرار داد دی ہے انہی کی اب حکومت ہے۔ یہ اپنی پارلیمانی پارٹی میں اس قرار داد کو پیش کریں، وہاں سے فیصد کروائیں اور حکومت سے اس بات قانون بنوائیں۔ ہمارا 'ایوزیشن' کا وقت ضائع کرنے کے لئے ان غریبوں، مسکینوں نے یہاں پر کیوں قرار داد پیش کر دی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

سید عبد العظیم شاہ، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، بریگیڈر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب والا! میں آپ کی وساطت سے احسان اللہ وقاص صاحب کی خدمت میں دست بستہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں اکثریت جموں نے کاشتکاروں کی ہے۔ اگر ان کے حقوق کی بات ہو رہی ہے تو حد درجہ اس میں روزانہ انگائیں۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ کاشتکاروں کو قرضے ملیں گے تو وہ بیج کھاد اور ادویات لے سکیں گے۔ میرے خیال میں ان کا اپنا ذاتی تعلق زمیندارہ سے نہیں ہے اس لئے انھیں احساس نہیں کہ جموں نے زمینداروں کی حالت کیا ہے۔ جیسے میرے بھائی نے تجویز کیا ہے اگر یہ قرضے کم رینٹ پر ملیں گے تو کسانوں کی بھلائی ہو گی اور زراعت بھی ترقی کرے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، anyhow احسان اللہ وقاص صاحب کا point of view اپنی حد تک ہے لیکن پاکستان اور خصوصاً پنجاب میں 75 سے 80 فیصد تک کاشتکار ہیں۔ اس سے عام کاشتکار کو ضرور فائدہ ہو گا۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

سید عبد العظیم شاہ، جناب والا! میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے روزانہ انگانے کی بجائے موٹر سے مہیا کی ہے کہ یہ اپنی پارٹی کے اجلاس میں قرار داد پیش کریں اور وہاں سے منظور کروا کر حکومت سے نافذ کروائیں۔ ہم کب کہتے ہیں کہ اس کو نافذ نہ کریں۔ یہ قرار داد یہاں پر لانے کی بجائے اپنی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں

لائیں وہاں سے منظور کروائیں اور اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہیں کہ وہ اسے فوری طور پر نافذ کریں۔ یہ ہمارے لئے یہاں کیوں لے کر آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب سیکرٹری:

جناب سیکرٹری، جی، گلو صاحب فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب والا! احسان اللہ وقاص صاحب کی اسمبلی کے فلور پر جو performance رہی ہے مثلاً، اللہ وہ ہم سب لوگ appreciate کرتے رہے ہیں کہ یہ اپنے points بھی دیتے تھے لیکن مجھے اتنا ہی دکھ ہے کہ آج انہوں نے اس پوائنٹ پر بول کر اپنے سارے کئے کرنے پر پانی پھیر دیا ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین) جناب سیکرٹری! انہوں نے آج بہت ہی negative باتیں کی ہیں۔ یہ پارلیمانی روایات اور پارلیمانی سسٹم کے بالکل مطابق ہے کہ یہ ایک قرار داد لائے ہیں اور ان کی یہ بہت اچھی قرار داد ہے جس سے 98 فیصد لوگ مستفید ہوں گے۔ آپ لوگوں کو بھی بھروسے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کے ملک کی اکانومی زراعت پر منحصر ہے اور اس وقت آپ کی مصیبت کا یہ حال ہے کہ 40 فیصد لوگ below the poverty line پلے پلے گئے ہیں۔ آج یہ بات ہو رہی ہے کہ آپ غریب کسان کو بھی وہ ریٹیں دیں جس کا وہ حق دار ہے۔ میں سید احسان اللہ وقاص صاحب اور گلو صاحب کو یہ جانا چاہتا ہوں کہ اس وقت مارکیٹ میں ڈیفالٹرز کے لئے rate of interest ایک اور دو فیصد چل رہا ہے اور اگر کسانوں کے لئے تین اور پانچ فیصد کر دیا جائے تو وہ صین انصاف کے مطابق ہے۔ میں اس پر تھوڑا سا بولنا چاہتا تھا لیکن مجھے دوست بولنے نہیں دے رہے۔ میں ان کی قرار داد کو second کرتا ہوں۔ میں گلو صاحب اور احسان اللہ وقاص صاحب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اس قرار داد کو second کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیے!

وزیر مواصلات و تعمیرات، میں گزارش کروں گا کہ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے اس لئے اب اسے ووٹ کے لئے put کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I have to give the floor to every body who wants to speak

جی، علیم شاہ صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا پھر ان کو موقع دیں جن کے اس قرار داد میں نام ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں انہی کو موقع دے رہا ہوں۔ وہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔ جی شاہ صاحب

فرمائیے!

سید عبد العلیم شاہ، جناب سپیکر! آج احسان اللہ و قاص صاحب نے اپنے ان جذبات کا اظہار کیا ہے جو

ان کے دل میں تھے۔ اگر یہاں پر ایجوکیشن کی فیسیں بڑھانے کی بات ہوتی اور ان کے اداروں کو قائمہ

ہوتا تو یہ اسے appreciate بھی کرتے اور قرار داد بھی لاتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ انہوں نے زرعی ادویات پر بات کی ہے۔

سید عبد العلیم شاہ، جناب والا! انہوں نے یہ کہا کہ ہم لوگ وہاں کے جاگیر دار ہیں اور ہم اپنی ذات

کے لئے قرضہ لینا چاہتے ہیں۔ on the floor of the House میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ

میرے اور میرے خاندان پر ماسوائے ایک ٹریکنر کے آج تک زرعی بنک سے ایک پیسا کا بھی قرضہ

نہیں ہے۔ یہ ثابت کر کے دکھادیں۔ ہم نے جو قرضہ لیا ہے وہ ٹریکنر پانچ ایکڑ پر ملتا ہے۔ یہ جا کر

تحقیق کر لیں اور اجلاس میں پیش کر دیں۔ یہ قرار داد کسی ایک کی ذات کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ

پورے ملک اور خصوصاً پنجاب کے تحفظ کے حوالے سے ہے۔ میری گزارش ہے کہ اپوزیشن والے اپنے

ان نونوں کے ہار اور چھوٹی موٹی بات نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی پارلیمانی پارٹی میں لے کر

آئیں۔ جناب! پارلیمانی پارٹی تو ہماری اس قرار داد کی تائید کر رہی ہے۔ ہمیں پتا تھا کہ ہمارے ہر اے

کام کی اپوزیشن نے مخالفت کرنی ہے ہم اپنے صوبے کو اپنی قوم کو ان کا چہرہ بے نقاب کر کے

دکھانا چاہتے تھے کہ ہم جو چیز اپنے صوبے کے لئے لے کر آنا چاہتے ہیں اس کے لئے ان کے دلی

جذبات کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، anyhow اگلے مقرر سردار غزالی رحیم خان صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی! چٹل صاحب فرمائیے۔

جناب غزالی رحیم خان، شکریہ جناب سیکرٹری! میں گزارش کرتا ہوں کہ صنعت کار کو تو دو اور تین فیصد مارک اپ پر کروڑوں روپے کے قرضے دیئے جاتے ہیں لیکن زمینداروں کو 14 فیصد مارک اپ پر ٹریکٹر دیا جاتا ہے اور امیروں کے لئے کار سائے آٹھ فیصد مارک اپ پر دی جا رہی ہے۔ ٹریکٹر پر 14 فیصد مارک اپ لیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دو فیصد working capital ملا کر یہ 16 فیصد بنتا ہے۔ جناب والا! اگر ہم زراعت کو بطور صنعت نہیں چلائیں گے تو ہماری زراعت ترقی نہیں کر سکے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اگے مقرر ملک نعمان احمد لنگڑیاں! تشریف نہیں رکھتے۔ اگے مقرر چودھری محمد نواز!

جناب محمد نواز، شکریہ جناب سیکرٹری! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ہم نے جو قرارداد پیش کی ہے مجھ سے پہلے بھی بہت سارے دوستوں نے اس پر بات کی ہے۔ بہت سے common points آنے ہیں۔ میں اس حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اب تک اپنے قائد چودھری پرویز الہی صاحب کی قیادت میں بہت اچھے کام کئے ہیں۔ میں ان کو ٹھرا کر تحسین پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے جو point out کیا ہے کہ working capital 3 سے 5 فیصد کیا جائے۔ سارا کچھ انڈسٹری کو دیا جاتا ہے اگر ہم اس حوالے سے یہ ساری چیزیں ایگریکلچر سیکٹر میں کر دیں گے تو ہمارے طریقہ کار کا شکلا جو زرعی آلات یا باقی چیزیں afford نہیں کر سکتے تو وہ آسانی سے کر سکیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایگریکلچر میں نیا طریقہ کار put کیا جائے۔ نیا طریقہ کار تب ہی put ہو گا جب ہم کسانوں کے حالات کو بہتر بنائیں گے۔ ہم نے اپنے آپ کو W.T.O کے حوالے سے تیار کرنا ہے جو کہ 2005 میں ہمیں face کرنا پڑے گا۔ اس وقت تک ہم اپنی زراعت کو prepare کریں گے تب ہم دنیا کے ساتھ compete کر سکتے ہیں۔

جناب والا! میری ناقص رائے کے مطابق انڈسٹری کو 300 بلین روپے سالانہ قرضہ دیا جاتا

ہے اور زراعت کو 78 بلین روپے دیا جاتا ہے۔ اگر یہ فرق ختم ہو جائے گا تو ایگریکلچر سیکٹر میں مزید ترقی

ہوگی۔ چونکہ ہمارے ملک کے 80 سے 85 فیصد لوگ اس میں involve ہیں۔ ان اقدامات سے ہمارے لوگ ترقی کریں گے اور WTO کے حوالے سے 2005 میں compete بھی کر سکیں گے۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر، اگلے مقرر ملک صالح محمد گنجیال!

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ بہت اچھی قرار داد ہے اور یہ 75 فیصد لوگوں کو مستفید کرے گی لیکن جب ہم اس پر اعتراض ہی نہیں کر رہے اسے oppose ہی نہیں کر رہے۔ یہ ایک بہت ہی اچھی قرار داد ہے وزیر اعلیٰ پنجاب نے already drastic steps لئے ہیں۔ انہوں نے پنجاب بینک کو راضی کیا اور مارک اپ 9 اور 11 فیصد کیا پھر ٹیکس معاف کیا جس سے 98 فیصد آبادی مستفید ہوئی ہے۔ ہم تو ایگریکلچر کے لئے out and out ہیں۔ جب ہم oppose نہیں کر رہے تو اسے منظور کیا جائے کیونکہ یہ سب کے کامدہ کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن اپوزیشن نے oppose کیا ہے۔ We have to give them a

chance to speak.

وزیر زراعت، جناب والا! ان کو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پہلے یہ بولیں گے تو ان کے بعد ہی ان کو بولنے دیں گے۔ Let them have a chance to speak. جناب صالح محمد گنجیال صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ مخدوم افتخار حسین گیلانی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد ابراہیم خان!

جناب محمد ابراہیم خان، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ کسی بھی ملک کی economy کو اگر sur up کرنا ہو یا وہ sluggish ہو تو باقی عوامل کے ساتھ وہاں پر جو چیز بہت matter کرتی ہے وہ lowering the interest rate اور یہ فیڈرل گورنمنٹ کے پائل پر mostly handle کیا جاتا ہے اس لئے آج ہم نے دو قرار دادیں پیش کی ہیں ایک اپنی صوبائی حکومت سے اور ایک فیڈرل گورنمنٹ سے کہ اس ملک کی 70 فیصد جو income اور economic

generation ہے۔ That related to cotton and cotton related products. اب اگر ہم agriculturist کو آسان قسطیں اور کم شرح سود پر قرضہ provide کریں گے تو میں یہ یقین کے ساتھ آپ کو کہنا چاہتا ہوں ہماری production بھی بڑھے گی اور inputs کی قیمتیں بھی ظاہر ہے کم ہوں گی اور اس ملک کی economic growth میں یہ ایک بہت بڑا factor ہو گا اس لئے میں اس کی بھرپور طور پر مدد کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرار داد کو قبول کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میاں لطیف عاقل۔۔۔ نشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ میرا ادبیں شاہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ در شوار نیلم!

محترمہ در شوار نیلم، شکر یہ سپیکر صاحب! میں اس قرار داد کی پر زور حمایت کرتی ہوں کیونکہ اس قرار داد سے فائدہ صرف غریب کسانوں کو پہنچنے کا اور ملک کی زرعی ترقی زیادہ تیزی سے ہوگی۔ کسانوں کو اگر آسان شرائط پر قرضے دیئے جائیں گے تو ان کی production میں بھی اضافہ ہوگا۔ پاکستان بھی خوشحالی کی طرف جانے لگا۔ میں اس قرار داد کی پر زور حمایت کرتی ہوں۔ شکر یہ

جناب ڈپٹی سپیکر، ارشد بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہمارے پیارے دوست سید عبداللطیم شاہ صاحب اور دوسرے دوستوں نے بڑے گرم سرد انداز میں ہمارے متعلق 'اپوزیشن کے متعلق باتیں کی ہیں۔ میں اس کو ایک شعر میں بیان کر دیتا ہوں۔

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے ساقم نے

کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ جو ایگریکلچر ہے 'زراعت ہے وہ اس ملک کی ریزہ کی بڑی ہے اور یہ بھی درست ہے جو میرے دوستوں نے بتایا ہے کہ 80 فیصد لوگ زراعت پر depend کرتے ہیں۔ اس ملک کی جو اقتصادی صورتحال ہے زرعی سیکٹر کا ایک اہم رول ہے۔ اگر زراعت کو اس سیکٹر سے نکال دیا جائے تو یہ ملک میرا خیال ہے کہ بجر ملک بن جائے۔ جو زراعت سے متعلق لوگ ہیں جو زمیندار ہیں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہمارا جو نقطہ نظر ہے وہ یہ تھا اور اس قرار داد سے ہمیں کوئی اختلاف

نہیں ہمارا اختلاف یہ ہے کہ جو انہوں نے اس میں یہ کہا ہے کہ تین یا پانچ فیصد شرح سود پر ہمیں قرضے دینے جائیں۔ اس ملک کی جو اسلامی نظریاتی کونسل ہے اس نے یہ متفقہ طور پر یہ قرار داد بلکہ ایک قانون بنا کر اسمبلی میں بھیجا ہے جس کو پاس کیا گیا اور ابھی تک سپریم کورٹ میں stay ہے۔ سود کا اسلام میں لینا جرم ہے اور یہ گناہ ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ سود جس کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ "اے نبی ان سے کہہ دو کہ جو سود کا لین دین کرتے ہیں ان کی اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ ہے"۔ پھر اسی نبی نے جو ہمارے لئے رحمت بن کر آئے جو ہمارے لئے ایک ضابطہ حیات لے کر آئے اسی نبی محترم نے یہ فرمایا کہ جو "سود کا لین دین کرتا ہے جو اس کے لئے سب سے کم گناہ ہے وہ اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے۔" "ہمب مسلمان یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں ان کو قرضے دیں بلا سود قرضے دیں۔ انڈیا میں کسانوں کو بجلی فری دی جاتی ہے پاکستان میں کیوں نہیں دی جاتی۔ میں کہتا ہوں کہ صوبے کے جو قائد ایوان ہیں جو وزیر اعلیٰ ہیں وہ خود بھی زمیندارہ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ زمینداروں کو کاشتکاروں کو فری بجلی دیں زمینداروں کو کاشتکاروں کو فری قرضے دیں لیکن سود پر نہیں بلکہ بلا سود۔ یہی میرے جذبات تھے جس کی وجہ سے میں oppose کر رہا تھا۔ میں اپنے دوستوں کی اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں۔ صرف اس پوائنٹ کو less کر کے اگر یہ قرار داد کو منظور کرواتے ہیں تو ہماری دعائیں ہماری کوششیں ان کے ساتھ ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! جس طرح یہاں گورنمنٹ بچوں نے برازور بیان صرف کیا ہے اور ہمارے نقطہ نظر کو سنے بغیر یہ فتویٰ صادر کیا ہے کہ اپوزیشن غریب کاشتکاروں کے مسائل کی بات نہیں کرتی حالانکہ بات ایسی نہیں ہے۔ یہ اسمبلی ایک ایسی اسمبلی ہے جس کو ہم قانون ساز اسمبلی کہتے ہیں۔ انہیں اپنے ملک کے آئین اور قانون کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اس ملک کے آئین کے اندر یہ بات لکھی ہوئی اور باقاعدہ ایک حق ہے کہ اس ملک کے تمام قاعدے قوانین کو قرآن اور حدیث کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔ جو بھی قاعدے اور قوانین قرآن اور حدیث کے خلاف ہوں گے ان کو تبدیل کر کے اس کے مطابق کیا جائے گا۔ سود ایک ایسا جرم ہے جس کے بارے میں اللہ رب العالمین نے قرآن

کے اندر سب سے زیادہ پکڑ کی ہے۔ بہت سارے جرائم کے بارے میں بہت ساری باتیں اللہ رب العالمین نے قرآن میں حکم کی ہیں لیکن سود کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ،

فَاذْنُو بِحَرْبِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

کہ "سود کے لین دین کا معاملہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرتا ہے"۔ گو صاحب نے ایک حدیث پیش کی ہے بالکل اس کے ساتھ ملتی جلتی حدیث مبارکہ ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے کہ "جو سود کے کام میں ٹوٹ ہے وہ ایسے ہے کہ اگر کوئی شخص 69 دفعہ اگر کوئی اپنی سگی ماں سے زنا کرتا ہے۔" تو یہ سود کھانے کا جو عمل ہے یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ یہ اتنے سخت سنگت اس حوالے سے اللہ نے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے ہیں۔ لہذا ہم اس کے اندر یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ یہ جو تین اور پانچ فیصد کی قید لگا رہے ہیں یہ ایک عداوت ہے۔ کم از کم عداوت کو تو قرآن اور حدیث کی روشنی میں کر دیں اور یہ پورا ہاؤس محفوظ طور پر اس کو پاس کرے کہ ہم کسانوں کو بغیر سود کے قرضے فراہم کریں گے۔ اس میں دوسری بات یہ ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بات احسان اللہ و قاص صاحب نے پیش کی ہے میں اس کے اوپر ثبوت پیش کر سکتا ہوں کہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ جو مختلف کیلیاں بناتے ہیں میں بہاولپور کی مثال دے سکتا ہوں کہ غریب کاشتکار کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ جو بڑے بڑے زمیندار یہاں پر بیٹھے ہیں ان کے جو بیچارے بھولے بھولے کارندے ہوتے ہیں جو مزارع ہوتے ہیں ان کے شناختی کارڈ لے لیتے ہیں اور اس کے اوپر یہ خود قرضے لے لیتے ہیں۔ جب قرضوں کا ٹائم آ جاتا ہے تو یہ ٹھکے کے ساتھ بنک کے ساتھ مل جھکت کر کے تھوڑی بہت percentage ٹھکے کے منہ کے اندر ڈال کر وہ باقی کاغذات میں readjust کر داتے رہتے ہیں۔ ہمارے پاس ایسے کمیونیز آتے ہیں کہ لوگ آ کر شکایت کرتے ہیں کہ جناب ہمارے بڑے زمیندار نے ہمارے حق کو کھالیا ہے اور ہمیں اس کے بارے میں معلوم تک نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں علیم شاہ صاحب کے ریکارڈ کو بھی درست کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ انڈیا کے اندر flat rate ہے حالانکہ یہ بات سرا سر غلط ہے۔ انڈیا کے اندر زرعی مقاصد کے لئے بجلی مفت فراہم کی جاتی ہے اس لئے یہ بجلی بھی مفت فراہم کی جائے اور جو قرضے ہیں یہ بھی بلا سود کاشتکاروں کو ملنے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی آپ فرمائیں!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب والا! میں بھی سید احسان اللہ وقاص صاحب کی بات کو آگے بڑھاتی ہوں کہ انہوں نے جو کہا کہ غریب کاشتکاروں کو اور اس معزز ایوان میں بھی ہر معزز رکن نے یہی کہا کہ غریب کاشتکاروں کو قرضے فراہم کئے جائیں گے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گی کہ غریب کاشتکار جو ہے وہی ہوتا ہے جس کے پاس چھ ایکڑ زمین ہو یا اس سے کم ہو۔ ماضی میں بہت سی مثالیں ایسی رہی ہیں جن میں وہ قرضے کاشتکاروں کو نہیں دینے جاتے بلکہ جو زمیندار ہوتے ہیں وہ اپنے مزارعوں سے قرضے لے کر اور اپنے ہی پینٹ میں ڈالتے ہیں۔ ہمیں اس قرار داد سے کوئی اختلاف نہیں لیکن criteria یہ ہونا چاہئے یا یہ کس طرح کریں گے کہ انہی غریب کاشتکاروں کو وہ رقم دی جائے کیونکہ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ شوگر ملوں میں جو غریب کاشتکار ہیں ان کا معاملہ کے باہر پڑا رہتا ہے اس کا پانی خشک ہو جاتا ہے تب بھی وہ اندر نہیں جاسکتا جب تک زمیندار کی عداوت نہ ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقت میں بند رہ منت کی توسیع کی جاتی ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! آپ کیسے یہ کریں گے۔ میں ہاؤس کو یہ جانا چاہتی ہوں کہ کون سا criteria ایسا ہوگا یا کونسا آدہ ہوگا جس سے آپ غریب کاشتکار کے مسائل کو ختم کریں گے کہ یہ جو پیسہ ہے یا قرضہ ہے یہ زمینداروں کی بجائے غریب کاشتکار کو ملے۔ میرے سامنے کئی ایسی مثالیں ہیں جہاں پر وہ غریب کاشتکار بھاگے آتے تھے کہ ہمارے اوپر پرچے ہو گئے ہیں۔ ہمارے لئے ہمیں بھڑایا جانے کیونکہ ہم نے تو قرضہ لیا ہی نہیں۔ ان غریب کاشتکاروں کے شناختی کارڈوں پر زمیندار اپنے لئے قرضے لیتے تھے اور انہیں پتا بھی نہیں ہوتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! Low pulls are every where. They are in every society.

اس میں بڑے زمیندار بھی ہیں انڈسٹریسٹ بھی ہیں۔ آپ ہر آدمی کو اس میں شہانہ کریں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میرے بھائیوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ سود کی لغتوں کے اوپر بڑے اچھے طریقے سے وضاحت کی 'میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گی لیکن ہر معزز رکن یہاں پر مسلمان ہیں 'قرآن پاک پڑھتے ہیں اور ترجمے کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں۔ میں پرزور عداوت کرتی

ہوں کہ اس قرارداد میں یہ بھی add کیا جائے کہ یہ قرضہ بلا سود دیا جائے اور میں دوسری یہ بات کروں گی کہ ضروری نہیں ہے کہ ایڈزیشن کے لوگ بغیر کسی وجہ کے ایسے ہی اٹھ کر آجاتے ہیں۔ ہر انسان یہاں پر ایک اپنا ذہن لے ہونے ہوتا ہے اور یہاں پر بہت سے تجربہ کار لوگ ان پنچ پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ بہت ٹکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک احمد خان صاحب!

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے اس میں کوئی ابہام نہیں۔ ہم اس قرارداد کی اصل روح دیکھ سکتے ہیں کہ عام کاشتکار کی بہتری اور اکانومی میں بہتری کے لئے یہ تجویز دی گئی ہے کہ 3 سے 5 فیصد تک قرضہ دیا جائے۔ اس میں ایڈزیشن کی طرف سے debate کی گئی اور اسے حتمی طور پر پاس نہ کیا گیا اور اس پر نکتہ اعتراض سود تھا۔ اب میری اس میں گزارش یہ ہے کہ سپریم کورٹ کی جس judgement کا ارشد محمود بگو صاحب نے حوالہ دیا اور اس قرارداد کی لفاظی کا موازنہ کر لیں اور متعلق کو ہم ایک زاویے میں دیکھ لیں کہ جب ہم بکنگ کی بات کرتے ہیں تو یہ syndrome over the last 15 years, it has gotten its finality کہ اب اس کے disputes ختم ہو چکے ہیں اور فیڈرل شریعت کورٹ نے یہاں پر فیصلہ دیا اور مصر کی اسلامک یونیورسٹی بھی ایسا ہی فیصد دے چکی ہے۔ پاکستان میں ایک اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں بھی ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس کی اسلامی نظریاتی کونسل نے باقاعدہ ایک رپورٹ شائع کی، بگو صاحب چاہیں تو میں ان کے روبرو پیش کر سکتا ہوں۔ اب رہا بکنگ کا ایک concept آچکا ہے۔ اگر آپ نے کسی product کے لئے کوئی loan دینا ہے تو ہم اسے سود کی اس تصریح میں لے کر نہیں جاسکتے جس کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا حوالہ دیا گیا اور ان قرآنی آیات کا ذکر کیا گیا۔ usuary کو directly usuary کے طور پر define کیا گیا اس کا banking کے marketing اور business concept کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ 3 سے 5 فیصد تک سود کر دیا جائے۔ اس قرارداد کے محرکین میں سے ہمارے ایک معزز ممبر ابھی گفتگو کر رہے تھے۔ ہم کس طرح سے کہیں کہ کسان کے ساتھ اور زمیندار کے ساتھ زیادتی نہیں ہوتی اور ہم اس ایوان میں یہ

قرارداد کیوں نہ لائیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم خواہ اپوزیشن پنچر یا گورنمنٹ پنچر سے ہوں، ہمارا بنیادی اور پہلا حق ہے کہ We should talk what the reality is اور یہ ضمیر کی آواز ہے۔ پوری دنیا میں کہیں پر بھی جب کبھی آپ نے banking کے conceptual attitudes کو درست کرنا ہے کہ بنک کا conceptual attitude ہے کیا؟ as for as loaning is concerned تو وہ inputs کے ساتھ ساتھ outputs کو evaluate کرتی ہے۔ There is a very thin line of demarcation. اس قرارداد کی support ہم اس لحاظ سے بھی کرتے ہیں کہ آج تک ہمارے کانوں کے کسی پلیٹ ٹارم پر اور زمینداروں کے کسی پلیٹ ٹارم پر ان organization نے جو کانوں کی تلاش و بہود کے لئے کام کرتی ہیں اس نکتے پر ایسے بات نہیں کی۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ بات ان کاشتکاروں کے متعلق ہے جو 75 سے 80 فیصد ہیں میں کہتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر جو لوگ representation لے کر بیٹھے ہیں اسی تناسب سے 70 سے 75 فیصد لوگ at least میرے اندازے میں I can't make the wrong statement here. لیکن میرے اندازے میں 70 سے 75 فیصد اس ایوان میں نائنڈ گن بھی کاشتکاروں کے ہیں جن کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ صحیح بات کریں اور یہ کہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

We are the only commodity available in the world. واحد لوگ ہم ہیں کہ جنہیں قرضہ دیتے وقت still audrine کرتے ہیں 'audrine انگریز کے زمانے کی اصطلاح ہے۔ ہمارے ساتھ آج بھی audrine ہوتا ہے۔ تحصیل دار وہاں آتا ہے، کانوٹو آتا ہے، ٹھواری آتا ہے وہ ہم سے ہماری زمین کے کاغذات لے لیتا ہے، اس پاداش میں وہ ہمارے تمام حق ختم کر دیتا ہے کہ ہم نے زرعی ترقیاتی بنک سے قرضہ لینا ہے جو commercialize ہو چکا ہے۔ یہ 3 سے 4 فیصد کی قرارداد اور اگر یہ ہمیں کہیں کہ اس قرارداد کا fate کیا ہو گا 'I have gotten full confidence کہ اگر صوبائی اسمبلی پنجاب سے کوئی قرارداد پاس ہو کر اس کی عداوت ہماری وفاقی حکومت کے پاس یا کسی بنک کے پاس جاتی ہے I give you the assurance, if we are given the task. آپ اس کے اوپر ایک parliamentary commission بنا دیں 'You are the Honourable Speaker آپ کے پاس تمام اختیارات موجود ہیں۔ اگر کسی کو جاگیردار کہا جانے تو یہ بات غلط ہے کیونکہ

جاگیرداری concept ختم ہو چکا ہے۔ I don't see کہ کسی کے پاس اب 500/700 یا 800 یا 1000 مرے ہوں۔ کاشتکار تو basic economical revival کی بات کر رہا ہے۔ کاشتکار یہ جو 3 فیصد یا 5 فیصد کی بات کرتا ہے اس کی مخالفت کرتے وقت یہ کہنا کہ آپ اس قرارداد کی wording کو change کر دیں۔ میری request یہ ہے کہ اسے banking concept کے لحاظ سے لینا چاہئے اسے ہم سود کی بحث میں نہیں ڈالتے۔ (قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سیکر، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکر! آپ کا شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اس قرارداد کی بنیادی spirit سے اختلاف نہیں کرتا لیکن ریکارڈ کی درستگی کے لئے ایک دو گزارشات ضرور کروں گا کہ یہاں جتنی debate ہوئی ہے اب اسے دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی زراعت ہے اور زراعت کی ترقی کا مطلب ہے پاکستان کی خوشحالی۔ لیکن یہاں priority میں کچھ فرق ہے۔ ہم انڈیا سے یہ تو سیکھ رہے ہیں کہ بجلی کے ریٹ کیا ہیں اور یہاں مطالبہ بالکل جائز ہے کہ وہ ریٹ یہاں آئیں۔ ہم یہ تو ان سے سیکھ رہے ہیں کہ وہاں loan پر interest rate کیا ہے؟ یہ بالکل ہمارا حق ہے کہ اس کو ہم یہاں بھی لاگو کریں تاکہ زراعت کی ترقی ہو لیکن نوآبادیاتی نظام کے بعد مجھے دنیا کا کوئی ملک دکھادیں کہ جہاں زرعی اصلاحات نہ ہوئی ہوں۔ یہ ہم India سے نہیں سیکھتے ہیں میں یہاں بالکل اختلاف کرتا ہوں کہ جو انڈیا میں زرعی اصلاحات ہوئی ہیں یہاں ایوب خان کے دور سے لے کر تمام ادوار میں یہ اصلاحات ہوئی ہیں لیکن یہاں کے وڈیرے اور جاگیردار ان اصلاحات پر مختلف طریقوں سے قابو پالیتے ہیں۔ یہ ایک عجیبہ issue ہے اس پر کسی دن بالکل debate کر لیں کہ پاکستان میں جاگیردارانہ نظام موجود ہے یا نہیں ہے؟ یہاں ہم interest کی بات کر لیتے ہیں کہ انڈیا میں اتنا interest ہے۔ ایک دن اگر بیگم منسٹر یا لاہ منسٹر یہاں جاتیں کہ انڈیا میں لینڈ کی limit کتنی ہے اور ہمارے ملک میں کتنی ہے؟ انہوں نے آزادی کے فوراً بعد وہاں لینڈ ریفارمز کیں۔۔۔

وزیر زرعی مار کینٹنگ، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، قاسم نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل ممبر کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک جاگیرداری کا تعلق ہے میرے خیال میں اس کا کوئی فیصد ہو جانا چاہئے۔ آپ 1947 کی جمع بندی اٹھالیں اور 2004 میں دیکھ لیں میرا خیال ہے جاگیرداری ختم ہو گئی ہے کیونکہ

There is no more concept of Jagirdari spontaneous land reforms
in Pakistan

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ تیسری دنیا میں اگر سب سے بڑے لینڈ کے

قطعی مختلف خاندانوں کے پاس ہیں تو وہ پاکستان میں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، Time is short میں ابھی قرارداد پڑھنا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

”یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی عطا کرنا ہے کہ جس طرح انڈسٹری کی

ترقی کے لئے وفاقی حکومت نے ورکنگ کیپٹل پر 3 سے 5 فیصد شرح سود پر

قرض دیتی ہے اسی طرح کاشتکاروں اور کسانوں کو بھی زرعی inputs اور دیگر

زرعی مفاد کے لئے 3 سے 5 فیصد شرح سود پر قرض دینے کی اجازت دی جائے۔“

(قرارداد متنقذ طور پر منظور ہوئی)

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned till at 10 00 a m.
tomorrow

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14 - جنوری 2004

1- سوالات (محکمہ ہی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

2- سرکاری کارروائی

1- مسودہ قانون 'دی یونیورسٹی آف گجرات صدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2003)

2- مسودہ قانون 'دی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن صدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 42 بابت 2003)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس)

بدھ 14 - جنوری 2004

(یوم الاربعاء 21 - ذی القعدہ 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیہ رزولوشن لاہور میں صبح 11 بج کر 6 منٹ پر

زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہیل منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَيْطَلِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مُلْكُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

هُوَ الْأَكْبَرُ وَالْأَعْلَى وَالظَّاهِرُ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى

عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُضُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

الْأُمُورُ ۝

سورة الحديد آیات، 5 تا 1

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے ۝ آسمانوں اور زمین کی بلائی اسی کی ہے (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۝ وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا اور (یعنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (یعنی ذات سے) پناہ دہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے ۝ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا بٹھا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اُس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اُترتی اور جو اس کی طرف پڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے ۝ آسمانوں اور زمین کی بلائی اسی کی ہے۔ اور سب امور اسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں ۝

وما علینا الا البلاغ ۝

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ
مقامی حکومت و دیہی ترقی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

صوبائی وزیر کھیل کی بازیابی کے لئے پیشرفت

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر مال، جناب سپیکر! جب آپ اسمبلی کی کارروائی شروع کرتے ہیں تو مختلف ممبران پوائنٹ آف
آرڈر پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مجھے پچھلی دو چار اسمبلیوں کا تجربہ ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر کرنے کا بھی ایک
طریقہ ہے۔ احترام سے پوائنٹ آف آرڈر کہا جاتا ہے۔ میرے دوست عزیز راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر
ایسے مارتے ہیں جیسے ہتھر مارا جاتا ہے۔ میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ پوائنٹ آف آرڈر ضرور کریں
کیونکہ یہ ان کا حق ہے لیکن بڑے پیار سے اور احترام کے ساتھ پوائنٹ آف آرڈر raise کریں کیونکہ سپیکر
سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ بڑے پیار اور احترام سے کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ میں امید کرتا ہوں کہ راجہ صاحب آہستہ آہستہ انشاء اللہ سمجھ جائیں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں انتہائی احترام سے 'انتہائی آرام سے پوائنٹ آف آرڈر کہنا چاہتا ہوں۔

(قلمی)

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آج میں وزیر اعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب 'وزیر اعلیٰ سرحد

اور ان کی کابینہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ان کی اچھی حکومت میں ہمارے صوبہ پنجاب کے ایک

انتہائی شریف، انتہائی معزز، انتہائی خوبصورت صوبائی وزیر نعیم اللہ شاہانی صاحب {*****}

جناب سپیکر، راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں اور پریس واپوں سے بھی میں گزارش کروں گا کہ یہ الفاظ اخباروں کی زینت نہیں بننے چاہئیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ میری عرض تو سنیں۔

جناب سپیکر، آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ابھی مجھے یہاں سے کسی نے کہا ہے کہ ”سہ جا“ تو میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ باہر لابی میں جا کر جواب دے لیں۔ براہ مہربانی ایوان کی کارروائی چلنے دیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ بتادیں کہ وزیر کھیل کی بازیابی کے لئے کیا اقدامات ہو رہے ہیں؟ ہمیں ان کی فکر ہے اور وہ اس وقت اغواء ہو گئے ہونے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اس وقت اجلاس کو فوری ختم کر کے ارشد لودھی صاحب کو بھیجا جائے۔ ان کو وہاں جمع کروادیں اور شاہانی صاحب کو واپس لایا جائے۔ (قطع کلامیں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

حاجی محمد اعجاز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں بھی آپ کی توجہ نصیم اللہ چاہانی صاحب کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی باذیلی کے سلسلہ میں آج تک جو پیشرفت ہوئی ہے اس کے بارے میں اس معزز ایوان کو بتایا جائے۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! کل بھی اس معزز ایوان میں یہی بات ہوئی تھی۔ کل ایوزیشن کے جو معزز اراکین یہاں پر موجود تھے انہوں نے بھی اس ناخوشگوار واقعہ پر اتہلنی ذمہ داری کے ساتھ اپنا concern show کیا تھا۔ کل ہم نے یہ تاثر دیا تھا کہ اس معزز ایوان کے کسی بھی رکن کے ساتھ کوئی بھی زیادتی ہوگی یا وہ پریشانی میں مبتلا ہوگا تو ہم اپنے بھائیوں کی طرح 'ایک کنبے کی طرح اس کے دک درد میں شامل ہوں گے۔ کل بہت اچھے ماحول میں بات ہوئی تھی مگر آج مجھے افسوس ہے کہ راجہ صاحب نے پھر ایک ایسے پیرائے سے اس بات کا آغاز کیا ہے کہ جو میں سمجھتا ہوں کہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔ کل بھی میں نے گزارش کی تھی کہ ان کے لاپتہ ہونے کے محرکات کچھ بھی ہو سکتے ہیں لیکن جو بھی محرکات ہیں ان کے متعلق بہترین ریح وہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے واپس لانے اور پھر وہ واپس آ کر بتائیں گے کہ کن حالات میں وہ لاپتہ یا اغوا ہوئے یا جو بھی صورت حال ہوئی کس کام کے لئے گئے تھے یا کس مقصد کے لئے گئے تھے یہ وہ خود ہی بترا جائیں گے۔ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے واپس لائے۔

جناب سیکرٹری! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت سے وزیر اعلیٰ پنجاب کا رابطہ ہے وہ وہاں پر لمحہ بہ لمحہ جو بھی developments ہو رہی ہیں ان سے انہوں نے ہمیں باخبر رکھا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کل وزیر اعلیٰ پنجاب کا گورنر سرحد سے بھی رابطہ ہوا تھا جس کے نتیجے میں کل شام گورنر سرحد نے گورنر ہاؤس میں ایک اجلاس طلب کیا تھا جس میں انتظامیہ کے علاوہ tribal system یا جرم کے سربراہان کو اس سلسلے میں طلب کیا تھا۔ کل شام مولانا فضل الرحمن صاحب سے وزیر اعلیٰ پنجاب کا رابطہ ہوا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے ان سے بھی درخواست کی تھی کہ وہ بھی اپنا political influence

اور tribal influence کو استعمال کرتے ہوئے معزز رکن اور ہمارے وزیر صاحب کی بازیابی کے لئے کوشش کریں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہر سطح پر، سیاسی سطح پر بھی، جرگے کی سطح پر بھی اور انتظامی سطح پر بھی اس سلسلہ میں کوششیں کی جارہی ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اس سلسلہ میں نئی جانے والی کوششیں بار آور ثابت ہوں۔ بہر حال آج کے متعلق صوبہ سرحد کی حکومت نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ آج ہمیں اس سلسلہ میں کوئی مثبت پیشرفت سے آگاہ کریں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون صاحب کا مشکور ہوں لیکن میں اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو بات میں نے کہی ہے یہ میں نے اپنے پاس سے نہیں کہا، راجہ بٹارت صاحب کے علم میں ہے کہ وزیر اعلیٰ سرحد کا آج بیان شائع ہوا ہے کہ ”وزیر صاحب ایک شوروم جس کو وہاں پر bargain کہتے ہیں گئے اور انہوں نے ایک گاڑی خریدی اور ایک لاکھ روپے ادا کئے“ یہ بات وزیر اعلیٰ سرحد نے کی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے میرے جو الفاظ حذف کئے ہیں اس سے پہلے میری گزارش ہے کہ اگر یہ وزیر اعلیٰ سرحد کا بیان نہ ہو تو پھر آپ جو مرضی کارروائی کریں لیکن اگر وزیر اعلیٰ سرحد یہ بات کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر انہوں نے گاڑی خریدی اور ایک لاکھ روپیہ دیا اور وہ شوروم والا گرفتار ہو گیا۔ جناب سپیکر، وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ معزز وزیر کے آنے پر حالات سامنے آجائیں گے کہ کیا حالات تھے اور وہاں پر کیا ہوا؟

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! وہاں پر ایک شوروم والا گرفتار ہوا ہے اس شوروم کا نام شوال موٹرز ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! معزز وزیر کے انخواہ پر ہم بے انتہا، نکر مند اور پریشان ہیں۔ وہ اس ایوان کے معزز رکن ہیں اور ہمارے ساتھی ہیں۔ خاص طور پر وہ مظلوم علاقے کے رہنے والے عوام کے نمائندے ہیں۔ وہ جس پریشانی میں ہیں ہم حکومتی پنچر کی طرح ان کے نئے نکر مند ہیں۔ ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد واپس لائے۔

جناب سپیکر، صدیقی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اشرف خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب محمد اشرف خان، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اوکاڑہ میں ایک واقعہ گزشتہ چار دن سے وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ وہاں آکو کی کاشت کے بعد آکومارکٹ میں فروخت ہونے کے لئے آیا ہے اور حکومت کی اس طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ زمیندار روزانہ آکومارکٹوں پر پھینک کر ٹریک بلاک کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ وقفہ سوالات ہے۔ جب زراعت پر بحث ہو گی تو پھر آپ بات کر لیجئے گا۔

جناب محمد اشرف خان، جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے ابھی اسی شعبے میں مارکیٹنگ کی ایک وزارت بنائی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف اوکاڑہ اور دوسرے آکو کے علاقوں میں جائیں اور وہاں کاشتکاروں کو کوئی relief دیں اور ان کو کوئی پالیسی دیں۔ آپ یقین کریں کہ لوگ مارکٹوں پر روزانہ آکو پھینک کر چلے جاتے ہیں اور ٹریک بلاک رہتی ہے۔ کل اوکاڑہ میں بہت بڑا جلوس نکالا گیا اور ڈی۔سی۔او کے دفتر کا گھیراؤ کیا گیا۔ وہاں لوگ مارنے مارنے پر آئے ہوئے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ حکومت کی توجہ اس طرف دلائیں کہ زرعی مارکیٹنگ کے وزیر صاحب وہاں تشریف لے جائیں اور ان کے مسائل کو حل کرائیں۔

سوالات (محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، جی، شکرہ۔ بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ!

بیگم رحمانہ جمیل، شکرہ، سوال نمبر 121۔

محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی ضلع لاہور

میں ملازمین کی بھرتی

*121، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی ضلع لاہور میں سال جنوری 1999 سے لے کر 10-1 اکتوبر 2002
 تک کتنے ملازم بھرتی ہوئے؟ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عمدہ اور موجودہ تعیناتی بیان
 فرمائیں۔ کیا بھرتی یا کنٹریکٹ بیسز پر ملازم رکھنے کا اظہار اخبار میں دیا گیا۔ اگر اظہار ہوا تو
 اخبار کا نام، تاریخ اور بھرتی کنٹریکٹ کے ممبران کے نام اور بھرتی ہونے والے افراد کا میرٹ
 بیان فرمائیں۔ نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

1- مندرجہ ذیل چار ملازمین جنوری 1999 سے لے کر 10-1 اکتوبر 2002 تک قواعد و ضوابط کے تحت
 بھرتی کئے گئے۔

2- دوران سروس فوت یا میڈیکل کی بنیاد پر ریٹائر ہونے والے ملازم کا ایک بچہ قواعد کے مطابق
 بھرتی کیا جاسکتا ہے جس کے لئے اخبار میں اظہار کی ضرورت نہ ہے۔ صرف عمر اور تعلیمی معیار
 پورا ہونا چاہئے جو کہ مندرجہ ذیل کیسوں میں پورا ہے۔

- i- محمد نواز نائب قاصد کو اس کے والد صاحب محمد یعقوب، نائب قاصد کی دوران سروس فوتیگی پر مورخہ 29-5-1999 کو بھرتی کیا گیا۔
- ii- محمد یلین نائب قاصد کو اس کے والد عبدالجید نائب قاصد کو دوران سروس میڈیکل ان فٹ ہونے کی بنیاد پر مورخہ 14-1-1999 کو بھرتی کیا گیا۔
- iii- ملک اظہار ڈرائیور کو اس کے والد صاحب رستم علی ڈرائیور کے دوران سروس میڈیکل ان فٹ ہونے پر مورخہ 3-2-2001 کو بھرتی کیا گیا۔
- iv- سجاد احمد خان شجاعت دیہی کارکن کو اس کے والد صاحب محمد رحمان خان دیہی کارکن کی دوران سروس وفات پر بطور دیہی کارکن مورخہ 18-3-1999 کو بھرتی کیا گیا۔

بیگم ریحانہ جمیل، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ جنوری 1999 سے 10 اکتوبر 2002 تک قواعد و ضوابط کے مطابق جو لوگ unfit یا فوت ہو گئے تھے ان کے بچوں کو ملازمت دی گئی۔ ابھی بات ہے کہ بے سہارا اور یتیم بچوں کو روزگار ملا اور بے روزگاری کا فائدہ ہوا لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ بھی اس طریقہ کار پر عملدرآمد ہو گا یا نہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہ بھرتی قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی ہے تو جب قواعد و ضوابط موجود ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

راجہ ریاض احمد، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! جواب نمبر 2 میں ہے کہ ”دوران سروس فوت یا میڈیکل کی بنیاد پر ریٹائر ہونے والے ملازم کا ایک بچہ ہے لیکن وہاں پر چار بچے ملازم رکھے گئے ہیں جو ریٹائرڈ یا فوت ہو گئے ہیں۔“

میرا ضمنی سوال ہے کہ اس کے علاوہ بھی وہاں پر کوئی فوت یا میڈیکل کے طور پر ریٹائر ہونے والوں کے

بچے بھرتی ہونے؟ ان کی تعداد کتنی ہے؟

جناب سینیٹر، راجہ صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سینیٹر! اس کے لئے fresh question کی ضرورت نہیں ہے۔ میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں، ذرا غور سے سنیں کہ انہوں نے چار بچے رکھے ہیں جو فوت یا میڈیکل کے طور پر ریٹائر ہونے تو ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ چار ہی بچے یا اس سے زیادہ بچے تھے تو ان کے بچوں کا کیا کیا گیا؟

جناب سینیٹر، جی، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی، جناب سینیٹر! میرے معزز رکن نے جو سوال پوچھا وہ متعلقہ نہیں لیکن میں بتا دیتا ہوں کہ 1999 سے لے کر 2002 تک کے عرصے کا سوال تھا کہ اس دوران کتنے بچے رکھے گئے؟ اس دوران چار بچے بھرتی ہوئے جن کی تفصیلات ہم نے فراہم کر دی ہیں۔ 1999 سے 2002 تک صرف چار بچے رکھے گئے۔

جناب سینیٹر، ان کا سوال یہ ہے کہ ان چار کے علاوہ کوئی اور بھی cases تھے؟

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی، نہیں! یہ صرف چار ہی cases تھے۔

جناب سینیٹر، یہ صرف چار ہی تھے۔ اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔ سوال کا نمبر پکاریں۔

بیگم رحمانہ جمیل، سوال نمبر 122، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع لاہور میں محکمہ بلدیات کے ترقیاتی کام

*122، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) محکمہ ہذا نے 15-1 اگست 2001 سے لے کر 10-1 اکتوبر 2002 تک ضلع لاہور میں جو ترقیاتی کام کروائے، ان کے نام، تخمینہ لاگت اور ٹھیکیدار یا فرموں کے نام بین فرمائیں؟

(ب) جو منصوبے مقررہ مدت پر ختم ہوئے۔ ان کے نام جو منصوبے مقررہ مدت پر ختم نہ ہوئے ان کی تفصیل ۱۰ کر محکمہ ہذا نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی تو اس کی تفصیل اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

بیگم رحمانہ جمیل، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے محترم وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ میں نے ضلع لاہور کی تمام یونین کونسلوں کی تفصیل مانگی تھیں لیکن جو تفصیلات انہوں نے فراہم کیں وہ ہر معزز ممبر کے بیچ پر موجود ہیں جنہیں وہ دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں 120 یونین کونسلوں کا ذکر ہے جبکہ 30 یونین کونسلوں کی تفصیلات موجود نہیں ہیں دوسرا یہ کہ میرے صوبائی ملحقہ 145 کی یونین کونسل 40، 42 اور 43 کا بھی ذکر نہیں جبکہ آج کے سوالات کی کاپی میں میرے معزز بھائی رانا تاجمل حسین نے جو سوال نمبر 914 کیا ہے وہ میری یونین کونسل نمبر 42 سے متعلق ہے جس میں انہوں نے پوری تفصیل دی ہے۔ اب یہ خود ہی حقیقت سے روشناس کروائیں کہ کیا بات سچ ہے؟ میں کس کو صحیح مانوں اور کس کو غلط مانوں؟

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! محترم نے سوال یہ کیا تھا کہ محکمہ ہذا نے 15-1 اگست 2001 سے لے کر 10-1 اکتوبر 2002 تک ضلع لاہور میں (اس سے مراد ڈسٹرکٹ گورنمنٹ تھی) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے جو کام کروائے ان کی تفصیل ہم نے فراہم کر دی ہے لیکن جس سوال کی طرف یہ refer کر رہی ہیں یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے متعلق نہیں ہو گا۔ کسی یونین کونسل سے متعلق ہو گا یا کسی طبعیہ ماؤن سے متعلق ہو گا چونکہ ان کا سوال ضلع سے متعلق تھا تو اس کی پوری تفصیل ہم نے فراہم کر دی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

راجہ ریاض احمد، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی 'راجہ صاحب!'

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! جو سوال انہوں نے کیا تھا میرا خیال ہے کہ وہ وزیر قانون کی سمجھ میں نہیں آیا، جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ لاہور میں 120 یونین کونسلیں ہیں جبکہ حقیقت میں 150 یونین کونسلیں ہیں تو اس بارے میں ذرا وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر، لاہور کی کل یونین کونسلیں کتنی ہیں، جی 'وزیر قانون صاحب!'

وزیر محامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ان کا سوال یہ تھا کہ ضلع لاہور میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے جو کام کروانے ہیں اس کی تفصیل دیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ 150 یونین کونسلوں میں ہی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کام کروانے۔ جس یونین کونسل میں کام نہیں ہوا تو اس کو یہاں پر mention نہیں کیا گیا اس لئے اس حوالے سے اگر دیکھا جائے کہ اس میں پوری یونین کونسلوں کا ذکر نہیں ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔ دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈویلمنٹ کے بھی different tiers ہیں۔ یونین کونسل کی سطح ہے 'ناؤن کی سطح ہے اور پھر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی سطح ہے۔ ان کا سوال صرف ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے متعلق تھا کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کتنے ترقیاتی کام کروائے ہیں تو ہم نے وہ تفصیلات فراہم کر دی ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی 'راجہ صاحب!'

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ وزیر موصوف کی اس بات سے اندازہ نکالیں۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ 30 یونین کونسلوں میں کسی قسم کا کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ان 30 یونین کونسلوں میں ترقیاتی کام نہیں ہوا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر مہامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہ تاثر غلط ہے کہ ان یونین کونسلوں میں ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ وہاں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے نہیں کیا۔ یونین کونسل نے کیا ہو گا، ماؤنٹ نے کیا ہو گا اور کسی طریقے سے ڈویوٹنٹ کا کام ہوا ہو گا لیکن میں پھر بات کر رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے نہیں کیا ہو گا۔

جناب سپیکر، آپ صرف ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بقول وزیر موصوف کے 30 یونین کونسلوں میں ترقیاتی کام نہیں کروائے۔ ابھی تو مجھے یہ بھی شک ہے کہ ان کی اطلاع درست بھی ہے یا نہیں! اگر ان کی اطلاع کو درست بھی مان لیا جائے تو یہ اتھارٹی قابل افسوس بات ہے کہ لاہور جیسے شہر میں 30 یونین کونسلوں میں ضمنی حکومت نے کوئی ترقیاتی کام نہیں کروایا۔ یہ بھی قابل افسوس بات ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر مہامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! سوال کرنے سے پہلے یہ ذرا اس کا corresponding period بھی دیکھ لیں۔ انہوں نے 15 اگست 2001 سے لے کر 10-1 اکتوبر 2002 تک کی بات کی ہے تو یہ ایک سال کی بات ہے لیکن ابھی تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہونے والا ہے۔ یہ میں ایک corresponding period کی بات کر رہا ہوں جس میں سوال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال چودھری عبدالغفور خان صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، سوال نمبر 466 (معزز ممبر نے چودھری عبدالغفور خان کے ایما پر درفت کیا)

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کریں؟
 حاجی محمد اعجاز، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

غازی آباد اور تاج پورہ مین بازار میں تجاوزات

- 4660، چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ:
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی آباد مین بازار نمبر 2 اور تاج پورہ بازار میں تجاوزات کی وجہ سے عوام کا پیدل چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کارپوریشن کے اہلکاران نے دکاندار حضرات سے پیسے لے کر دکانوں کے آگے ٹھیلے، ریڑھیاں اور پھینے لگوانے ہونے ہیں؟
- (ج) کیا حکومت مذکورہ بالا علاقوں سے تجاوزات کو ختم کرنے اور ریڑھی بانوں کو اس کا تبادلہ جہاں اتوار بازار لگتا ہے، جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

- (الف) غازی آباد مین بازار نمبر 2 تاج پورہ مین بازار میں تجاوزات کے خلاف متعدد بار آپریشن کرنے کے علاوہ ناجائز تجاوز کنندگان کے خلاف چالانز بھی عدالت میں بمجوائے جاتے ہیں۔
- (ب) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ ہماری اطلاع کے مطابق دکانوں کے آگے ٹھیلے اور ریڑھیاں وغیرہ دکانداروں کی طبی بھگت سے لگتے ہیں جن کے خلاف محکمہ کارروائی بدستور جاری ہے۔
- (ج) ریڑھی بانوں کے لئے اتوار بازاروں میں جگہ مختص کی گئی ہے جس کی پابندی بھی کروائی جاتی ہے لیکن کبھی کبھی ریڑھی بان اپنی ریڑھی بازاروں میں بھی لے جاتے ہیں جن کے خلاف محکمہ قانونی کارروائی ہوتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جواب (الف) میں ہے کہ "غازی آباد میں بازار نمبر 2، تاجپورہ میں بازار میں تجاوزات کے خلاف متعدد بار آپریشن کرنے کے علاوہ ناجائز تجاوز کنندگان کے خلاف چالانز بھی عدالت میں بھجوانے گئے۔" میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ پچھلے سال کے دوران کتنے چالانز کئے گئے اور اس میں کتنی رقم وصول کی گئی؟

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! پچھلے سال کے دوران 49 چالانز کئے گئے ہیں اور جرمانہ عدالت نے کرنا ہوتا ہے۔ عدالت میں مقدمات زیر سماعت ہیں۔ فی الحال جو چالان عدالت کو بھیجے گئے ہیں ان کی تعداد 49 ہے۔

رانا مشہود احمد خان، ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی! رانا مشہود احمد خان صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کارپوریشن کے اہلکاران نے دکاندار حضرات سے پیسے لے کر دکانوں کے آگے ٹھیلے، ریزھیاں اور پھنے لگوانے ہیں؟" جواب میں یہ کہتے ہیں کہ "یہ درست نہ ہے بلکہ ہماری اطلاع کے مطابق دکانوں کے آگے ٹھیلے اور ریزھیاں وغیرہ دکانداروں کی ملی بھگت سے لگتے ہیں۔" اب ملی بھگت اپنی نہیں کر رہے بلکہ دکانداروں پر ڈال رہے ہیں اگر دکانداروں نے بھی لگانے ہیں تو انہوں نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر، جی! وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہ بالکل درست ہے اور یہ ایک حقیقت ہے جس کو اگر میرے دوست تسلیم نہ کریں تو علیحدہ بات ہے کہ اگر دکاندار یہ چاہے کہ اس کی دکان کے آگے کوئی encroachment نہ کرے یا کوئی ریزھی والا کھڑا نہ ہو تو وہاں پر کوئی کھڑا نہیں ہوتا۔ یہ ملی بھگت ضرور ہوتی ہے۔ جہاں تک ان کے خلاف کارروائی کا تعلق ہے تو میں عرض کر چکا ہوں کہ 49 چالانز کر کے ہم

نے عدالت میں بھجوائے ہیں اور یہ continuc process ہے۔ جہاں بھی تجاوزات ہوتی ہیں متعلقہ ادارے اس کے خلاف campaign چلائے رہتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپییکر، جی رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپییکر! اس کے جڑ (ج) میں ہے کہ "کیا حکومت مذکورہ علاقوں سے تجاوزات کو ختم کرنے اور ریزمی بانوں کو اس کا متبادل جہاں اتوار بازار لگنا ہے جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟" اس پر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا کہ حکومت ارادہ رکھتی ہے یا نہیں یا جگہ دی جانے گی؟ صرف اتنا کہہ دیا گیا ہے کہ حکمانہ کارروائی ہوتی رہتی ہے۔ اس کا کوئی specific جواب نہیں ہے۔

جناب سپییکر، جی وزیر قانون!

وزیر مٹھامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپییکر! میرے معزز رکن نے یہ کہا ہے کہ ریزمی بانوں کو جگہ دی گئی ہے یا نہیں یا حکومت جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب تو ہم نے پہلے سے دے دیا ہے۔ آپ نے پہلے شروع میں نہیں پڑھا لیکن آخری جو آپ کے مطلب کا فقرہ تھا وہ پڑھ لیا تو میں پورا پڑھ دیتا ہوں کہ "ریزمی بانوں کے لئے اتوار بازاروں میں جگہ مختص کی گئی ہے جس کی پابندی بھی کروائی جاتی ہے لیکن کبھی کبھی ریزمی بان اپنی ریزمی بازاروں میں بھی لے جاتے ہیں جن کے خلاف حکمانہ قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ تو ہم نے پہلے ہی جگہ مختص کی ہوئی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس بات کی پابندی بھی کروائیں کہ ریزمی والے اتوار بازار میں ہی ریزمی لگائیں۔

جناب سمیع اللہ خان، ضمنی سوال ہے۔ جناب سپییکر!

جناب سپییکر، جی سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپییکر! اس میں جڑ (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اتوار بازاروں میں جگہ مختص کی گئی ہے جس کی پابندی بھی کروائی جاتی ہے۔ تو میرا سوال ہے کہ لاہور میں

اتوار بازار کی آڑ میں ٹاؤن ٹائمیں بالخصوص ضلع ناظم لاہور نے اتوار بازاروں کے حوالے سے جو لوٹ مار اور کرپشن کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ حصہ ٹاؤن ٹائمیں اور ضلع ناظم لاہور کو جاتا ہے تو کیا صوبائی حکومت خصوصاً بڈیہ کا محکمہ اتوار بازاروں میں کرپشن کے حوالے سے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟
جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ یہ ان کی اپنی ایک ذاتی رائے ہے اور اس ذاتی رائے کے مطابق ڈسٹرکٹ ناظم لاہور اور ہمارے دوسرے ٹاؤن ٹائمیں کو اگر کرپشن میں ملوث کرنا چاہتے ہیں تو میں اس سے اتحاق نہیں کرتا۔
جناب سپیکر، شکریہ، جناب سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس سوال میں بہت اہم مسئلے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ پورے لاہور شہر میں جگہ جگہ تجاوزات کی وجہ سے ٹریک بلاک ہو جاتی ہے اور اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گرین ٹاؤن کے اندر جو اتوار بازار لگتا ہے اس میں ہر دکاندار سے ٹاؤن ٹائمیں چھاس روپے سے سو روپے تک وصول کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے سبب کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! سوال غازی آباد میں بازار نمبر 2 اور تاج پورہ میں بازار سے متعلق تھا لیکن ضمنی سوال گرین ٹاؤن کے متعلق ہے لیکن اس کے باوجود میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ جہاں کہیں encroachment ہوتی ہے وہاں ایک continue process ہے ان encroachments کے خلاف متعلقہ ادارے سے campaign چلاتے ہیں۔ لیکن میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ گرین ٹاؤن میں بھی encroachments

removal کے لئے campaign چلائی جانے گی۔

جناب سپیکر، گلبرہ جی۔ اگلا سوال چودھری عبدالغفور خان صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

راجہ ریاض احمد، سوال نمبر 469۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن نے چودھری عبدالغفور خان کے ایام پر دریافت کیا)
جناب سپیکر، جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

چک نمبر 5/61 شیخوپورہ میں سولنگ اور نالیوں کی تعمیر و مرمت

469* چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 5/61 تحصیل ننگہ ضلع شیخوپورہ میں نالیاں اور سولنگ ناکارہ ہو

چکے ہیں جس کی وجہ سے جگہ جگہ گڑے بنے ہوئے ہیں؟

(ب) اگر جڑنے والا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نالیاں اور سولنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی

ہے اگرہں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہت ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) جزوی طور پر درست ہے۔ کیونکہ بڑے بازاروں میں سولنگ اور نالیوں کی حالت قدرے بہتر

ہے جبکہ دوسری جگہوں میں نالیاں کچھ کچی ہیں اور کچھ جکی ہیں جو کہ شراب ہیں۔

(ب) فی الحال تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹو ننگہ کا چک نمبر 5/61 میں نالیاں اور سولنگ تعمیر کرنے

کا کوئی پروگرام نہیں ہے کیونکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2002-03 میں منصوبہ شامل نہ ہے اور

T.M.A کے پاس تعمیر کرنے کے لئے اضافی فنڈز بھی نہ ہیں۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں ضمنی سوال کروں میرے بڑے بھائی روکھڑی

صاحب نے مجھے کہا ہے کہ "میں سپیکر صاحب کو پوائنٹ آف آرڈر آہستہ سے کہا کروں۔"

جناب سپیکر، اس وقت تو آپ پوائنٹ آف آرڈر نہیں کر رہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اس وقت تو میں آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں میں پوائنٹ آف آرڈر پر آہستہ سے کہا کروں گا، آپ مجھے موقع دیا کریں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر! ج (ب) میں کہا گیا کہ فی الحال تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سٹیکانہ کا پک نمبر 5/61 میں بنائیاں اور سولنگ تعمیر کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب فنڈز رکھے جاتے ہیں تو کیا پالیسی اپنائی جاتی ہے؟ کسی گاؤں میں تو کوئی پیسا نہیں لگتا اور کسی گاؤں میں کروڑوں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہ سوال تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سٹیکانہ صاحب سے متعلق ہے۔ وہاں جو ڈیولپمنٹ پروگرام بننا ہے اس سے متعلق ان کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ ممبران ان سے تجاویز لیتے ہیں اس کے بعد ان کے اپنے ایوان میں ان proposals کی منظوری دی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ کار یہی ہے کہ وہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ وہ اپنی A.D.P جاتے ہیں اور اس A.D.P میں وہ رقوم مختلف منصوبہ جات کے لئے مختص کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ اگلا سوال جناب بلال یاسین کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے۔ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب بلال یاسین کا ہے تشریف نہیں رکھتے۔ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید احسان اللہ و قاص صاحب کا ہے۔ جی، احسان اللہ و قاص صاحب!

سید احسان اللہ و قاص، سوال نمبر 560۔

لاہور میں کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کے انتظامات

*560، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) لاہور میں سائڈ ویسٹ کو ٹھکانے لگانے کے ضمنی حکومت نے کیا انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ سائڈ ویسٹ دریائے راوی کے کنارے اور سٹوکنڈ ڈرین اور دیگر ڈرینز میں جگہ جگہ پھینک دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا ضمنی حکومت سائڈ ویسٹ کے لئے جدید ترین Re-cycling System متعارف کروانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے اب تک کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(ج) کیا لاہور کی ضمنی حکومت یہ یقین دہانی کروانے کے لئے تیار ہے کہ وہ سیوریج کا گنداپانی اور سائڈ ویسٹ دریائے راوی میں اور اس کے کنارے اور دیگر ڈرینز میں نہیں پھینکیں گے؟ وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) لاہور میں سائڈ ویسٹ کو ٹھکانے لگانے کے لئے محمود بوٹی میں ڈپنگ گراؤنڈ قائم کیا ہوا ہے۔ جہاں سائڈ ویسٹ کو سائٹنیک طریقے سے ٹھکانے لگانے کے لئے انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ یہ بات درست نہ ہے کہ دریائے راوی کے کنارے اور سٹوکنڈ ڈرین اور دیگر ڈرینز میں سائڈ ویسٹ کو جگہ جگہ پھینک دیا جاتا ہے۔ سائڈ ویسٹ کو ڈپنگ گراؤنڈ میں ہی ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔

(ب) جدید ترین Re-cycling System کا منصوبہ ابھی زیر غور ہے۔

(ج) سائڈ ویسٹ باقاعدہ ڈپنگ گراؤنڈ میں ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ واسا ایل۔ ڈی۔ اے نے سیوریج کے گندے پانی کو صاف کرنے کے بعد دریائے راوی میں پھینکنے کے لئے لاہور کے گرڈ ماسٹر پلان کے تحت پانچ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا منصوبہ 1994 سے تیار کیا ہوا ہے جن میں دو پلانٹ South East Treatment اور South West Plant کے لئے جگہ بھی خریدی ہوئی ہے اور دونوں پلانٹس پر لاگت کا تخمینہ تقریباً 4500 ملین ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے منصوبوں پر عمل درآمد نہیں ہو سکا ہے۔ ضمنی حکومت پہلے سے ہی ممکنہ حد تک سائڈ ویسٹ کو احسن طریقہ سے ٹھکانے لگانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ دریائے راوی کے کنارے اور ستو کتھ ڈرین اور دیگر ڈرینز میں سالڈ ویسٹ کو پھینکا جاتا۔ میں وزیر موصوف کو کہنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس بات پر تیار ہیں کہ صوبائی اسمبلی کے تین یا پانچ ارکان کی ایک ٹیم بنائی جائے اور میں ان کو موقع پر دکھاتا ہوں جہاں جگہ جگہ دریائے راوی کے کنارے اور مختلف ڈرینز میں شہر کا سالڈ ویسٹ پھینک دیتے ہیں۔ یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ لاہور شہر کا حسن دریائے راوی کے ساتھ ہے اور اس کے اندر پورے شہر کا کوڑا کرکٹ پھینک دیا جاتا ہے۔ تو کیا یہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ ایک کمیٹی جا کر وہاں دیکھ کر آئے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ آپ فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید، ستو کتھ ڈرین نافون شپ کے صین آبادی سے گزر رہا ہے اور وہاں پر جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی میں نے گزارش کی تھی کہ وہاں پر جو کنٹینر رکھے ہوئے ہیں وہ ایسی جگہ پر نہ رکھوانے جائیں جہاں سکول، ہسپتال اور مسجد ہے۔ وہ کوڑا تمام کا تمام ڈرین میں گرا دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ! آپ تشریف رکھیں وزیر موصوف اس کا جواب دینے لگے ہیں۔ جی وزیر قانون! وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہاں معزز رکن نے ضمنی سوال یہ کیا ہے کہ ستو کتھ ڈرین اور مختلف دیگر ڈرینز میں سالڈ ویسٹ کو جگہ جگہ پھینک دیا جاتا ہے۔ کل جب میں اس کی briefing لے رہا تھا تو میں نے خود اس بات کو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ بعض جگہوں پر یہ پھینک دیا جاتا ہے۔ میرے معزز رکن فرما رہے ہیں کہ اس سلسلے میں کمیٹی بنائی جانے میں خود ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض جگہوں پر یہ سالڈ ویسٹ پھینک دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم

نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے رابطہ کر کے کہا ہے کہ جو جگہ سائڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے مختص کی گئی ہے وہ ensure کریں کہ اس کے علاوہ اس کو نہ پھینکا جائے۔ ان کے مطابق یہ تھا کہ بعض اوقات بعض لوگ غلطی یا کوتاہی سے وہاں پھینک دیتے ہیں ہم نے ان کو پابند کرنے کے لئے ہدایت جاری کی ہیں کہ اس کو غلط جگہوں پر نہ پھینکا جائے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1994 سے Re-cycling System کے بارے میں منصوبے بن رہے ہیں۔ اتنا بڑا شہر ہے اس کے لئے یہاں کی سائڈ ویسٹ کا کوئی انتظام نہیں ہو رہا ہے جبکہ یہ پوری دنیا میں سائڈ ویسٹ کو ٹھکانے لگانے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس کے لئے وزیر موصوف یقین دہانی کرانے کے لئے تیار ہیں کہ کب تک Re-cycling Plant قائم کر دینے جائیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ بالکل درست بات ہے کہ 1994 میں یہ منصوبہ propose کیا گیا تھا اور اس میں دو پلانٹ South اور South West Plant اور East Treatment لگانے کے لئے جگہ بھی خرید لی گئی ہے لیکن اس پر مجموعی طور پر لاگت تقریباً 4500 ملین ہے۔ وسائل کی کمی کے باعث اس منصوبے پر عملدرآمد نہیں کیا جا سکا۔ جیسے ہی وسائل میسر ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جس طرح لاہور میں سائڈ ویسٹ کو ٹھکانے لگانے کے لئے محمود بوٹی میں ڈپنگ گراؤنڈ قائم کیا ہوا ہے اور جہاں سائڈ ویسٹ کو scientific طریقے سے ٹھکانے لگانے کے انتظامات کئے ہیں۔ کیا ملتان شہر کے لئے بھی ایسا کوئی ڈپنگ گراؤنڈ اور سائڈ ویسٹ کو scientific طریقے سے ٹھکانے لگانے کے انتظام کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر، آپ ملتان کا fresh question بنا لیں اس کا یہ جواب دے دیں گے۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ! آپ فرمائیے۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی میں نے کہا ہے کہ جو سٹوکنڈ ذرین ہے یہ ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہا ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جو جگہ جگہ کوڑا وہاں پھینکا جا رہا ہے وہاں پر مرے ہونے کے اور مرے ہونے کے بھی پھینکے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے اس کی بدبو سارے علاقے میں پھیل رہی ہے اس لئے برائے مہربانی جو کنٹینر سکول کے پاس رکھوائے گئے ہیں ان کو وہاں سے اٹھوایا جائے۔

جناب سپیکر، محترمہ! کیا آپ نے جواب نہیں سنا کہ ضمنی حکومت کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ادھر کوڑا کرکٹ وغیرہ نہ پھینکا کریں۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! اس سے پہلے وہاں ایک کنٹینر تھا لیکن جب میں نے نفاذی کی کہ یہاں پر ایک بھی کیوں رکھا ہے تو انہوں نے وہ اٹھانے کی بجائے وہاں تین کنٹینر رکھوا دیئے اور سارے مافوق شب کا کوڑا وہاں لا کر بکھیر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جی، محترمہ صبا صادق!

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! 1994 میں ملٹری ویسٹ کا محکمہ بنایا گیا تھا میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گی کہ اس محکمے پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب شہباز شریف نے بہت کام کیا تھا۔ تمام ترقی یافتہ ممالک میں re-cycling کا طریقہ بہت پرانا ہو چکا ہے گزارش ہے کہ اس محکمے پر توجہ دی جائے لاہور پنجاب کا بہت خوبصورت علاقہ ہے۔ اس میں کوڑے کے ڈھیروں کو ٹھکانے لگانے اور re-cycling کو بہتر

کرنے کے لئے اگر فنڈز کا بندوبست کیا جائے تو میرے خیال میں پرانا set up جو کہ ہمارے دور میں شروع ہوا تھا بہت بہتر ہے، اس کو دوبارہ سے شروع کیا جائے، اسی pattem کے اوپر دوبارہ سے کام شروع کریں۔ بصورت دیگر لاہور میں کوزے کے ذمیر ہی نظر آئیں گے۔ solid waste کے حوالے سے کوئی مجسٹریٹ کام نہیں کر رہا۔ اگر کسی کی شکایت کریں تو اسے عام مجسٹریٹ کے پاس بھیجا جاتا ہے جہاں پہلے ہی کام کا بہت زیادہ بوجھ ہے۔ وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ re-cycling کے لئے اور علیحدہ solid waste کے مجسٹریٹ کے لئے آپ نے کیا انتظام کیا ہے؟

جناب سیکرٹری: وہ تو پہلے انھوں نے فرما دیا ہے کہ solid waste کے لئے جگہیں مخصوص کی گئی ہیں۔ انھوں نے بتایا ہے کہ ضلعی حکومت کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ solid waste کے لئے جو جگہ مخصوص کی گئی ہے انہی جگہوں پر کوزا کر کٹ پھینکا جائے۔

محترمہ صبا صادق: جناب سیکرٹری امیر اسوال یہ ہے کہ solid waste کے لئے کوئی علیحدہ مجسٹریٹ کام نہیں کر رہا جس کی وجہ سے کسی بھی شکایت پر کوئی سزا نہیں دی جاتی۔ اس حوالے سے اگر حکومت کی کوئی منصوبہ بندی ہے تو وزیر صاحب بیان کریں۔

جناب سیکرٹری: میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ وہ ضلعی حکومتوں کو اس حوالے سے ایک reminder بھیجا دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، اس حوالے سے ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ مجسٹریٹ نے solid waste management کا کام نہیں کرنا بلکہ متعلقہ عملہ وہاں پر موجود ہے جو کہ اپنا کام کر رہا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سیکرٹری! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ وقفہ سوالات کا تاثر یہ ہے کہ پچھلے ایک سال کے دوران یہاں پر پوسٹے جانے والے سوالات کا حوالہ کوئی relief نہیں مل سکا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی محکمہ غلط بیانی کر دیتا ہے تو اس حوالے سے بھی کوئی باز پرس نہیں کی جاتی۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ایہ بڑی افسوسناک صورتحال ہے کہ کوئی بھی معزز رکن جب کھڑا ہوتا تو وہ دو باتیں ضرور کرتا ہے۔ پہلی بات یہ کہی جاتی ہے کہ جواب درست نہیں ہے اور دوسرا وزیر موصوف تیاری کر کے نہیں آئے۔ معزز رکن سوال کریں میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ ذرا اس روایت سے باہر نکل آئیں کہ جی یہ تیاری کر کے نہیں آتے، جواب درست نہیں ہے۔ میں معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ بات تو لاہور کی ہو رہی ہے جبکہ معزز رکن ملتان کے حوالے سے سوال کر رہے ہیں۔ تو پھر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ جواب پوری تفصیل سے آئے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر ایک تو مجھے یقین ہے کہ راجہ بشارت صاحب نے ان سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر آ کر پڑھے ہیں لیکن پھر بھی اس پر میں حد نہیں کرتا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔ اگر معزز رکن کی توجہ ایوان کی کارروائی پر ہوتی اور وہ یہاں پر ذہنی طور پر موجود ہوتے تو احسان اللہ وقاص صاحب کے سوال کے جواب میں، میں نے یہ کہا ہے کہ "کل جب میں briefing لے رہا تھا" اس لئے میں کہوں گا کہ اگر آپ ایوان میں بیٹھتے ہیں تو تصوراً حاضر دماغی سے بھی کام لیا کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب نے راوی کنارے کے حوالے سے ایک ضمنی سوال پوچھا ہے۔ چونکہ میرا یہ حلقہ ہے اور اس بات جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ جواب میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ "یہ بات درست نہ ہے" اب وزیر قانون صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ چونکہ یہ اُن کی طرف سے آیا ہے۔ یہ "اُن" ضمنی حکومت ہے۔ میں پھر اسی طرف آؤں گا کہ اب ایوان میں روایت یہ بنتی جا رہی ہے کہ ساری ذمہ داری ضمنی حکومت پر ڈالی جا رہی ہے۔ پنجاب میں جو 35/36 "اُن" بن گئے ہیں، جو کہ پرویز مشرف کے نمائندے ہیں۔ اب بلدیات کے حوالے سے یہاں پر کوئی وزیر ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سیکرٹری اب غلط بیانی ہوئی ہے تو انہوں نے کہہ دیا کہ یہ "اُن" کی طرف سے ہوئی ہے۔ پہلے انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ اُن کی طرف سے آیا ہے۔ اب اُن کی طرف سے جو غلط بیانی ہو گی، اُن کی طرف سے جو غلط جواب آئے گا تو اس کا اس ایوان میں کوئی ذمہ دار ہے؟

جناب سیکرٹری: ظاہر ہے کہ جو وزیر جواب دے رہے ہیں، ذمہ داری بھی انہی کی ہے۔ وہ ذمہ داری سے ہی جواب دے رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: انہوں نے کہا ہے کہ یہ جواب اُن کی طرف سے آیا ہے۔

جناب سیکرٹری: جواب تو ان کی طرف سے موصول ہوا ہے لیکن on the floor of the House تو وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکرٹری میں نے کب ایسا کہا ہے؟ میں پھر یہی عرض کرتا ہوں معزز رکن ذہنی طور پر اس ایوان میں موجود ہی نہیں ہیں۔ میں نے کب کہا ہے کہ یہ جواب اُن کی طرف سے آیا ہے؟ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ لکھا گیا ہے لیکن میں نے گل briefing کے دوران یہ بات observe کی ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض جگہوں پر کوڑا پھینکا گیا ہے۔ احسان اللہ وقاص صاحب میری اس بات کی تصدیق کریں گے اور ہم نے محکمے کو ہدایت کی ہے کہ وہاں سے اس کوڑا کرکٹ کو اٹھایا جائے۔ یہ تو میں خود تسلیم کر رہا ہوں۔

ماجی محمد اعجاز: جناب سیکرٹری! آپ جواب کے جز (الف) کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ "solid waste" کو scientific طریقے سے ٹھکانے لگانے کے لئے انتظامات کئے ہوئے ہیں" تو کیا انتظامات کئے ہیں ان کی تفصیل بتادیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکرٹری! solid waste کو ٹھکانے لگانے کے لئے محمود بوٹی میں ایک dumping ground قائم کیا گیا ہے جہاں solid waste کو scientific طریقے سے ٹھکانے لگانے کے لئے انتظام کئے گئے ہیں۔

ماجی محمد اعجاز: جناب والا! میں نے پوچھا ہے کہ وہ انتظامات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکر! میں یہی تو بتا رہا ہوں کہ لاہور شہر میں solid waste کو ٹھکانے لگانے کے لئے محمود پوری میں dumping ground قائم کیا گیا ہے۔ dumping کا مطلب ہے کہ اس کو زمین میں دبا دیا جاتا ہے اور solid waste کو ٹھکانے لگانے کا یہی طریقہ ہے۔

حاجی محمد اعجاز: تو اس میں scientific طریقہ کیا ہوا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکر! طریقہ یہ ہے کہ جب dumping ground میں کوڑا پھینکا جاتا ہے تو پھر ٹریکٹر کے ذریعے اس پر مٹی ڈال دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ scientific طریقے سے solid waste کو re-cycle کرنے کے لئے ہم نے پلاننگ کی ہوئی ہے۔ اس پر تقریباً 45 سو ملین روپے خرچ آنے گا۔ فی الحال dumping ground میں کوڑا پھینک کر اسے ٹریکٹر کے ذریعے پول کر کے اس پر مٹی پھینک دی جاتی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: یہ پھر صرف اتنا کہیں کہ ہم dumping کرتے ہیں۔ یہ نہ کہیں کہ ہم کوڑے کو scientific طریقے سے ٹھکانے لگاتے ہیں۔

جناب سیکر: چونکہ ابھی تک scientific طریقے کا اجرا نہیں ہوا البتہ اس بارے میں سوچ بچار کر رہے ہیں۔ جی، محترمہ آپ فرمائیں!

محترمہ پروین مسعود بھٹی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سیکر! مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ وزیر قانون صاحب نے یہ فرمایا کہ انہوں نے briefing لی ہے۔ میں ان کی توجہ مبذول کر دانا چاہوں گی کہ یو مسلم ناؤں میں 'فٹہ سٹاپ' کے پاس کوڑے کا ایک بہت بڑا ڈھیر ہے۔ گزشتہ ماہ وہاں پر آگ لگنے سے نزدیکی گھر کے افراد نے گھر چھوڑ دیا کہ کہیں آگ ان تک نہ پہنچ جائے۔ وہاں پر صرف کوڑے کرکٹ کے ڈھیر ہی نہیں ہیں بلکہ ٹریکٹر، ٹرائیاں، فالتو ٹوٹی پھوٹی مشینیں بھی وہاں پر کھڑی ہوئی ہیں۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کوڑے کا ڈھیر کب تک وہاں سے اٹھایا جائے گا؟

جناب سیکر: محترمہ! آپ اس بات fresh question کر دیں پھر جواب آ جائے گا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

راجہ ریاض احمد : جناب سیکرٹری اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری : جی راجہ صاحب !

راجہ ریاض احمد : جناب سیکرٹری! میری آپ سے گزارش ہے کہ ایک سوال نمبر 1332 ہے جو کہ آخر میں ہے، اس کی باری نہیں آنے گی۔ اگر آپ مہربانی کریں، شفقت کریں اور اسے out of turn لے لیں۔ کل بھی آپ نے شفقت کی تھی آج بھی مہربانی کر دیں۔

جناب سیکرٹری : ابھی تو میں نے سید احسان اللہ وقاص کا سوال پکار دیا ہے کچھ دیر بعد دیکھتے ہیں۔ جی شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 561۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

علامہ اقبال ٹاؤن، ٹاؤن انتظامیہ کی ناقص کارکردگی

- *561، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں علامہ اقبال ٹاؤن کی ٹاؤن انتظامیہ نے مختلف ترقیاتی کاموں کے نہایت ناقص ہونے کی رپورٹ سننے کے باوجود ٹھیکیداروں کو ادائیگیاں کر دی ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ 130 ٹھیکوں میں سے 80 سے زائد ٹھیکے ٹاؤن ملازمین نے خود حاصل کر رکھے ہیں یا اپنے عزیزوں ارہتہ داروں کو دوائے ہیں؟ اگر یہ درست ہے تو کیا حکومت گزشتہ ایک سال میں دینے گئے تمام ٹھیکوں کے تفصیلی آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو درخواست کر کے ان کی طرف سے مقرر کی گئی کسی غیر جانبدار ٹیم سے کروانے کے لئے تیار ہے؟
- (ج) اب تک ضلعی حکومت نے ٹاؤن انتظامیہ کی نگرانی کے لئے کیا کیا اقدامات کئے ہیں۔ تفصیل بتائی جانے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ اقبال ناؤن انتظامیہ نے ایسے ناقص / غیر معیاری ترقیاتی کاموں کی ادائیگی کی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ کوئی کام ناؤن ملازمین نے حاصل کئے ہیں۔ دراصل 157 کاموں کے ٹھیکے / ٹینڈر ہونے جو کہ نرخ / بولی دینے والے مختلف رجسٹرڈ ٹھیکیداران کو الاٹ ہونے۔ (فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ تمام کام میرٹ اور قانون قاعدہ کو منظر رکھتے ہوئے الاٹ ہونے ہیں۔

(ج) ہر قسم کی ادائیگی سے قبل ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ریزیڈنٹ ڈائریکٹر (آڈٹ) آڈٹ آفیسر اور آڈیٹر تعینات ہیں جو کہ فائل / ریکارڈ کی چھان بین پر مہمور ہیں۔ ان کی پڑتال کے بعد ادائیگی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! ضمنی سوال کرنے سے پہلے میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سوالات کے ذریعے ہمارا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی غامی کی نشاندہی کی جائے تاکہ اس کی اصلاح ہو سکے۔ اگر اس کا صرف stereotype جواب دے دیا جائے تو پھر کوئی کامدہ نہیں ہوتا۔ اس سوال 561 کا جواب درست نہیں دیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ اقبال ناؤن کے اندر اندر میر چا ہوا ہے ' لوٹ جی ہوئی ہے۔۔۔ سارا عمدہ ٹھیکیدار بنا ہوا ہے۔ وہ خود ہی ٹھیکے دیتے ہیں اور خود ہی لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے کہا تھا کہ کیا حکومت کوئی غیر جانبدار ٹیم مقرر کر کے اسکی انکوائری اور پڑتال کروانے کے لئے تیار ہے۔ جس کا انصوں نے جواب دیا ہے کہ already یہ ساری انکوائری اور پڑتال ہو رہی ہے۔ اگر مجھے اس پر اطمینان ہوتا تو میں یہ کیوں پوچھتا؟ میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر، آپ کو نے جز کی بات کر رہے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو درخواست کر کے ان کی طرف سے مقرر کی گئی کسی غیر جانبدار ٹیم سے کروانے کے لئے تیار ہے؟ انھوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ہر قسم کی ادائیگی سے قبل ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ریڈینٹ ڈائریکٹر (آڈٹ) آڈٹ آفیسر اور آڈیٹر تعینات ہیں جو کہ قائل اریکارڈ کی چھان بین پر مامور ہیں۔ ان کی پڑتال کے بعد ادائیگی کی جاتی ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب کے سب لوگ آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف اس کے لئے تیار ہیں کہ وہاں کوئی سپیشل ٹیم بھیج کر انکوٹری کرائی جائے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر محتامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! معزز رکن نے پوچھا تھا کہ ملازمین نے خود ٹھیکے لے رکھے ہیں۔ جن جن لوگوں کو ٹھیکے ملے ہیں میں نے وہ پوری فہرست فراہم کر دی ہے۔ ساتھ یہ بھی گزارش کی ہے کہ یہ ٹھیکے باقاعدہ قانون اور ضابطے کی کارروائی کے بعد دیئے گئے ہیں یعنی اخراجات میں اشتہار وغیرہ دینے کے بعد دیئے گئے ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ گزارش کی ہے کہ ہم کوئی انکوٹری، سپیشل آڈٹ یا انپیکشن اسی وقت کریں گے جب ہمیں کوئی شکایت موصول ہوگی۔ اگر معزز رکن کسی specific واقعہ کی نشاندہی کرتے ہیں تو ہم بالکل اس کی انکوٹری کروانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، میں نے تو specific نشاندہی کی ہے کہ 130 ٹھیکوں میں سے 80 سے زائد ٹھیکے ٹاؤن ملازمین نے خود حاصل کر رکھے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ نے کسی کا نام تو specify نہیں کیا کہ کون سے ملازم ہیں جن کو ٹھیکے الاٹ ہونے ہیں؟ کیا آپ کسی ایک کا نام بتا سکتے ہیں کہ کون سے ملازم کو ٹھیکہ الاٹ ہوا ہے یا کون سا ملازم ہے جس کے رشتہ دار کو ٹھیکہ الاٹ ہوا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! انہوں نے اپنے نام پر تو ٹھیکہ نہیں لینا۔ اتنے عقلمند تو ہمارے سرکاری افسران ہیں۔

جناب سپیکر، پھر آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ملازمین کے نام پر ٹھیکے لاث ہونے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! سارے اخبارات بھی یہ بیخ رہے ہیں۔

جناب سپیکر، اگر کوئی ایسا کہیں ہے جس کی آپ نشاندہی کر سکتے ہیں کہ کسی ملازم یا اس کے رشتے دار کو ٹھیکہ ملا ہے تو آپ وزیر صاحب کو جمیبر میں مل لیں اور جس طرح آپ کہیں گے اس کے مطابق اس کی انکوائری ہو جائے گی۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ سوال نمبر 1332 کو پہلے لیں۔

جناب سپیکر، ابھی تو اسی سوال پر ڈاکٹر وسیم صاحب ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔ جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ بات ہم سب کو معلوم ہے کہ ٹھیکوں میں ٹھیکے دار محکمے کے افسران کو کمیشن دیتے ہیں۔ تمام نیشنل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹس میں ٹھیکے دار جو ٹھیکے لیتے ہیں اس میں افسران اور دفتر کے عملے کو باقاعدہ کمیشن دیتے ہیں اور وہ افسران اور اہلکاران تنخواہ کے علاوہ کمیشن وصول کرتے ہیں۔ تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے محکمے میں افسران کو کتنے فیصد کمیشن دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ کیا یہ اس سے relevant سوال بنتا ہے؟ میں معزز رکن کی خدمت میں اس سے مزید کچھ عرض نہیں کر سکتا ہے، ما سوائے کہ میں افسوس کا اظہار کروں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیٹھ و رانہ انتظامی ترقی، جناب سیکر!

جناب سیکر، بریگیڈیر صاحب ایلیز ایک منٹ۔ راجہ صاحب! آپ کا کونسا سوال ہے؟

راجہ ریاض احمد، سوال نمبر 1332 صفحہ نمبر 27۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، آرڈر ایلیز۔ راجہ صاحب ایلیز ایک منٹ۔ راجہ ریاض صاحب! آپ نے کب سے اپنا نام غلطہ

منصور رکھا ہے؟ یہ سوال تو غلطہ منصور کا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ اس سوال کو out of turn لیا جائے۔

جناب سیکر، میں on his behalf out of turn نہیں لے سکتا۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا بڑا اہم سوال ہے۔

جناب سیکر، جی، نہیں۔ جناب بریگیڈر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیٹھ و رانہ انتظامی ترقی، جناب والا! ابھی میرے بھائی نے فرمایا

ہے کہ کرپشن اور رشوت چل رہی ہے۔

جناب سیکر، بریگیڈر صاحب! وہ بات تو ختم ہو گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیٹھ و رانہ انتظامی ترقی، جناب سیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں

چونکہ اس قسم کے کافی سوالات ہو رہے ہیں۔ میں صرف ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ شاید انہیں

معلوم نہیں ہے کہ کبھی کوئی شکایت ہو تو اس نکلے کا سیکرٹری اسے handle کرتا ہے۔ اس کے علاوہ

انہی کرپشن کا حکم ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک شکایت سیل بنایا ہوا ہے لیکن میری

کاغذ ممبر سے یہ درخواست ہو گی کہ وہ جب بھی کوئی بات on the floor of the House کریں تو

ثبوت کے ساتھ کریں۔ صرف بیان دینے اور سوال کرنے سے بات نہیں بنتی۔

جناب سیکر، شکریہ۔

جناب محمد اقبال رئیس، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رئیس اقبال صاحب!

جناب محمد اقبال رئیس، جناب سپیکر! میں جناب کے توسط سے وزیر موصوف کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ غالباً دیہی ترقی میں village electrification بھی شامل ہے۔ village electrification کا جو criterion مقرر کیا گیا ہے اس اعتبار سے دیہاتیوں کو یہ کہہ دینا۔۔۔

جناب سپیکر، آپ کس سوال کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد اقبال رئیس، جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر، یہ وقفہ سوالات ہے۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، سوال نمبر 687 میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونین کونسل 37 شالامار ٹاؤن لاہور کی گلیوں کی سولنگ کی تفصیل

*687، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر مضافی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یونین کونسل 37 شالامار ٹاؤن لاہور کی گلیوں کی سولنگ بنانے کے لئے 1999 سے 2002 تک

کتنا فنڈ منظور ہوا اور کتنا خرچ ہوا۔ اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل 37 شالامار ٹاؤن لاہور میں انہیں پرانی اینٹوں سے سولنگ لگایا

گیا جو پتلے ہی لگی گھوموں میں لگی ہوئی تھیں۔ یا سولنگ نہیں بنایا گیا؟

(ج) کیا حکومت ان کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) شالامار ٹاؤن کے وجود میں آنے کے بعد ٹاؤن ہڈانے اپنے بجٹ سے یونین کونسل 37 میں سونگ کروائی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

**LIST OF DEVELOPMENT SCHEMES OF U. C. NO - 37
SHALAMAR TOWN, LAHORE**

Sr. No.	Name of work	Estimate Cost
1.	Const of B/E Street No. 10/B Asif Colony U C - 37	59,350/-
2.	Reconst. of B/E Street No. 10/A Asif Colony U.C - 37	1,07,977/-
3.	Const. of B/E Street No. 160 Asif Colony U.C - 37	33,100/-
4.	Const. of Soling St. No 11 Green Park U.C - 37	66,350/-
5.	Reconst. of B/E Umer St 40 U C - 37	79,900/-
6.	Reconst of B/E Hussain No. 33 U C - 37	22,100/-
7.	Reconst. of B/E Rehmat St. No 51 U C - 37	75,100/-
8.	Const. of B/E St. No. 1/B Main Road Asif Colony, U.C - 38	63,000/-

(ب) یونین کونسل میں جو کام ریسولنگ کے کروانے گئے ہیں۔ وہ شیڈول کے مطابق کروانے گئے ہیں۔ جس میں پرانی اینٹوں کو بھی استعمال کیا جاتا ہے اور صرف لیبر ریٹ کی ادائیگی بمطابق شیڈول کی جاتی ہے۔

(ج) جو کام شالامار ٹاؤن نے کروایا ہے ان گھروں میں اب بھی کام تسلی بخش ہیں اور وہ ہمیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہیں۔

(د) کیونکہ شالامار ٹاؤن کے زیر نگرانی سونگ گھروں کا کام تسلی بخش ہے۔ لہذا کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سیکرٹری، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی حاجی صاحب!

حاجی محمد اعجاز، جناب والا! میں نے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ یونین کونسل 37 ٹالامار ٹاؤن لاہور کی کمیوں کے سونگ بنانے کے لئے 1999 سے 2002 تک کتنا فنڈ منظور ہوا اور کتنا خرچ ہوا؟ خرچ کی تفصیل تو دے دی گئی ہے لیکن کتنا فنڈ منظور ہوا وہ نہیں بتایا گیا۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کتنا فنڈ منظور ہوا تھا؟

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! چونکہ یہ کام مکمل ہو چکے ہیں اس لئے ہم نے actual expenditure دیا ہے۔ اگر یہ کام ہونے ہوتے تو پھر فنڈ کی allocation کی بات ہوتی چونکہ یہ کام مکمل ہو چکے ہیں اس لئے ہم نے utilized fund بتائے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب والا! وہاں کچھ ایسی گھیلیں ہیں جن پر سونگ بھی نہیں لگا ہوا اس لئے وہاں کام تو چلایا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی فنڈ بچا ہے تو میں وہ بھی وہاں لگوا لوں لیکن یہ بتایا ہی نہیں گیا کہ اس کے لئے کتنا فنڈ allocate ہوا تھا؟

جناب سپیکر، معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ نوٹل کتنے فنڈ sanction ہونے تھے۔ اس کا کوئی idea ہے؟ وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انھوں نے پوچھا تھا کہ کمیوں کے لئے کتنا فنڈ منظور ہوا اور کتنا خرچ ہوا ہے؟ ہم نے ان سے یہ پوچھا ہے اور انھوں نے ہمیں actual amount دے دی ہے۔

جناب سپیکر، انھوں نے خرچ کی تفصیل تو دے دی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! جی انہوں نے خرچ کی تفصیل دے دی ہے اور اس پیریڈ کے دوران جو منصوبے شروع کئے گئے تھے وہ مکمل ہو چکے ہیں۔ اب نئے منصوبوں کی بات تو علیحدہ

ہو گئی۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ 1999 سے 2002 تک وہاں جو منصوبے شروع کئے گئے ہم نے اس کے actual expenditure دے دینے ہیں لیکن allocation نہیں دی اور جن منصوبوں پر یہ خرچ ہونے ہیں وہ مکمل ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر، ٹکریہ۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! ماشاء اللہ آپ مسکرا رہے ہیں اور مسکراتے ہی رہیں یہ بڑی اچھی بات ہے۔ جناب والا! میرا سوال تو بہت سادہ ہے کہ کتنا منظور ہوا؟ میں خرچ کی تفصیل تو پوچھ ہی نہیں رہا ہوں تو ہو گیا لیکن وزیر موصوف منظوری کا تو بنا ہی نہیں رہے۔

جناب سپیکر، آپ منسٹر صاحب کے چیمبر میں تشریف لے جائیں۔ ادھر آپ کو تفصیل بتا دیں گے۔
حاجی محمد اعجاز، ٹکریہ۔

جناب سپیکر، اگلا سوال بھی حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، سوال نمبر 734، میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر، جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔ 146 کے ترقیاتی کاموں میں امتیازی رویہ

*734، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پی پی۔ 146 کی جن کمیوں میں ناظمین / نائب ناظمین اور ڈاکٹریں، کو پکائی نیا سولنگ بنانے کے لئے فنڈ فراہم کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوئٹی پیر عبدالرحمان باغبانپورہ لاہور کی نمبر 9/A اور ان سے ملحقہ کمپن میں ناظم / نائب ناظم / کونسلر کے گھر تھے۔ اسٹراکھ سولنگ کر دیا گیا اور باقی کمپن اسی طرح ٹوٹی پھوٹی چھوڑ دی گئیں؟

- (ج) کیا حکومت کوئی پیر عبدالرحمان / ساہوازی باغبانپورہ لاہور میں جو گھیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کو درست کروانے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) کیا حکومت اس کوتاہی کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

- (الف) شالامار ٹاؤن نے کسی بھی ایسی جگہ میں ناظمین / نائب ناظمین کے دفاتر ہیں ان کو بحال کرنے کے لئے کسی قسم کا فنڈ فراہم نہیں کیا۔
- (ب) نائب ناظم نے جو دو سیکس دیں۔ ان میں تعمیر ناکہ نہر تھمینہ لاگت 3.00 لاکھ روپے اور تعمیر پی سی سی جی نمبر 9 کوئی پیر عبدالرحمان پر کام کروایا جا رہا ہے۔ باقی جگہوں کی تعمیر اگلے سال ترقیاتی پروگرام میں فنڈ مختص کرنے کے بعد کی جائیں گی۔
- (ج'د) شالامار ٹاؤن کے وسائل تہایت ہی محدود ہیں۔ لہذا اگر محترم M.P.A صاحب فنڈز شالامار ٹاؤن کو فراہم کرتے ہیں تو ان علاقوں میں ترقیاتی کام کروا دینے جائیں گے۔ تاہم شالامار ٹاؤن اپنی مالی حیثیت کے مطابق اگلے مالی سال میں ترقیاتی کام کروانے کی کوشش کرے گا۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی محمد اعجاز، جی، نہیں۔

جناب سپیکر، اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب سپیکر، جی! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکثرانے کی آمدن میں کنٹونمنٹ بورڈ کا حصہ

*738، شیخ امجد عزیز، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوٹس بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے تحت اوکٹرائے سے موصول ہونے والی رقم کنٹونمنٹ بورڈ کو آبادی کے تناسب سے ہر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو حصہ دینے کی پابند ہے؟
- (ب) یکم جنوری 1997 سے ضلع کونسل / ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو اوکٹرائے کی مدد سے کتنی آمدن ہوئی اس میں سے کنٹونمنٹ بورڈ کا کتنا حصہ بنتا ہے۔ اس آمدن میں سے لاہور کنٹونمنٹ بورڈ کو ان سالوں کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی ہے؟
- (ج) کیا یہ گرانٹ 1998 کی نئی مردم شماری کے مطابق فراہم کی گئی ہے یا پرانی مردم شماری کے مطابق؟ اگر پرانی مردم شماری کے مطابق فراہم کی گئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

- (الف) کنٹونمنٹ بورڈ کو ایگریمنٹ کے تحت چونگی آمدن سے ضروری اخراجات نکال کر بقیہ آمدن کا 8 فیصد ادا کیا جاتا ہے۔ ضروری اخراجات کی مدد میں حلد چونگی کی تنخواہ، مصارف کنینجٹ، متفرق اخراجات مع اندرونی آڈٹ اخراجات، مرمت چونگیوں و ایزادی تعمیر چونگیوں شامل ہیں۔
- (ب) یکم جنوری 1997 سے چونگیات کی مدد سے آمدن اور کنٹونمنٹ بورڈ کا حصہ (تمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ادائیگی سابقہ معاہدہ بتاریخ 2-9-1993 کے تحت ہو رہی ہے اس کا مردم شماری سے کوئی تعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! بتایا جاتے ہیں کہ اب تک ادا کر دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر، آپ کو نے جز کی بات کر رہے ہیں؟

شیخ امجد عزیز، جز (ب) کی۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! انہوں نے یہ سوال کیا تھا کہ کنٹونمنٹ بورڈ کو آبادی

کے تناسب سے ہر سٹی گورنمنٹ حصہ دینے کی پابند ہے۔ سوال پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ہم سے یہ پوچھا تھا کہ کنٹونمنٹ بورڈ کو آمدنی کی مد میں سے کتنا حصہ دیا جاتا ہے؟ وہ ساری تفصیل ہم نے فراہم کر دی ہے۔ اب یہ بتایا جات کی بات ہے تو میری اطلاع کے مطابق اس وقت کوئی ایسے بتایا جات نہیں ہیں۔ ان کو شیئر ادا کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ کیا ریکارڈ کے مطابق کوئی بتایا جات نہیں ہیں؟

شیخ امجد عزیز، جناب والا ایوان کی میز پر جو تفصیل رکھی ہوئی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ لاہور میں ایک ایسا ادارہ ہے جو کہ وہاں رستے والے لوگوں کو بہت سستی سولیات فراہم کرتا ہے۔ پانی کا بل لاہور سے بہت کم اور ساری شہری سولیات باقی لاہور سے بہت کم ہیں۔ جب کنٹونمنٹ بورڈ والے اپنا بجٹ جاتے ہیں تو ان کی آمدنی کافی بڑی آمدنی ہے اور اس کو وہ اپنے بجٹ میں رکھتے ہیں۔ اگر اس کی بروقت ادائیگی نہ ہو تو کنٹونمنٹ بورڈ کا سارا معاملہ disturb ہو جاتا ہے۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ ایوان کے فلور پر یہ ensure کروادیں کہ یہ جو سارے outstanding dues ہیں یہ کب تک دے دیں گے اور آئندہ بھی جو ٹوٹل رقم ہے وہ بھی بروقت ادا کر دیا کریں؟

جناب سپیکر، شکریہ وزیر قانون!

وزیر محتای حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میرے پاس اعداد و شمار موجود ہیں۔ میں عرض کر دیتا ہوں کہ 2001, 2002 onwards 1998, 1999 تک کوئی بتایا جات کنٹونمنٹ بورڈ کے کسی ادارے کے ذمہ نہ ہیں۔ بتایا جات ہے ہی نہیں تو ہونے ادا کیا کرتے ہیں۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا بتایا جات ہیں آپ۔ نے خود جواب میں لکھا ہے۔

وزیر محتای حکومت و دیہی ترقی، میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بھی اس وقت nil ہیں بتایا جات ادا کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر، کون سے جزی آپ بات کر رہے ہیں؟ وہ تو فرما رہے ہیں کہ کوئی بتایا جات نہیں ہیں۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! میں اپنی reservation محفوظ رکھتا ہوں۔ میں اس کی تفصیل ان کو کل

چیمبر میں فراہم کر دوں گا۔ اس کے بعد میں عرض کروں گا کہ چونگیوں کا محکمہ بند کر دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ آپ دیکھیں 1997 کی میں نے تفصیل مانگی ہے۔ 1997 سے آج تک اگر وہ محکمہ ختم کر دیا گیا ہے اس کے ملازمین surplus pool میں بھجوادینے گئے ہیں کہیں اور کھپا دینے گئے ہیں۔ چونگیوں کی اب repair نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود اس کے اتنے ہی پیسے رکھے گئے ہیں جس وقت وہ محکمہ بحال تھا۔

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

شیخ امجد عزیز، جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ چونگیوں کا محکمہ ختم کرنے کے باوجود بھی اس کے اخراجات اتنے ہی ہیں تو پھر اس کو ختم کرنے کا کیا فائدہ ہوا؟

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب والا! حکومت پنجاب کے جو بلدیاتی ادارے ہیں ان کے ساتھ کنٹونمنٹ کا ایک agreement ہے۔ اس agreement کے تحت collection charges بھی لئے جاتے تھے اور دیگر اخراجات بھی اس میں شامل تھے۔ یہ معزز رکن کی بات درست ہے کہ اب اس طرح کی collection نہیں ہوتی۔ بے شک سٹاف مختلف شعبوں میں بھیج دیا گیا ہے لیکن جو بھرتی اسی مد کے تحت ہوتی تھی اور اس کا خرچ کنٹونمنٹ بورڈ سے اب بھی لیا جاتا ہے اور اسی لئے یہ اخراجات show کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب جو آئے!

جناب فیصل حیات جو آئے، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آج تیسرا دن ہے وقفہ سوالات میں پورا ایک گھنٹہ بیٹھنے کے باوجود روز میرے سوالات آتے ہیں لیکن سوالات کا وقت کم ہونے کی وجہ سے میرے سوالات کی باری نہیں آتی۔ میری submission یہ ہے کہ میرے سوال نمبر 1264 کو یا تو

take up کر لیا جائے یا پھر pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب شیخ امجد عزیز صاحب۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میں پچھلے سوال پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، اس پر کافی بات ہو گئی ہے اس پر ہم discussion تو نہیں کروا سکتے۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میں وزیر موصوف کے جواب سے تو مطمئن ہوں۔ بات ہو گئی ہے مجھے اس پر کوئی شکایت نہیں۔ میں نے تو جناب یہ کہا ہے کہ مجھے صرف assurance کروادیں کہ آئندہ جو ادائیگیاں ہوں وہ بروقت ہو جائیں۔ دوسرا یہ کہ اس کے جو اخراجات اب نہیں ہو رہے کیونکہ کنٹونمنٹ کا اچھا خاصا حصہ ادھر جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وزیر موصوف خود بیٹھ کر اس کے حصے کا تعین منصفانہ طریقے سے دوبارہ کر دیں کیونکہ اب نہ تو چوٹلیوں کی repair ہوتی ہے نہ ان کی contingency ہوتی ہے اور نہ ہی ان کو تنخواہیں دی جاتی ہیں اس کے باوجود ان کو اخراجات میں شمار کیا جاتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وزیر موصوف نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے میں ان کے ساتھ متفق ہوں میری صرف گزارش یہ ہے کہ وزیر موصوف بیٹھ کر دوبارہ ان کے سارے اخراجات کا تعین کر لیں اور جو ان کا منصفانہ حصہ بنتا ہے وہ ان کو ادا کر دیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، ٹھیک ہے کر دیں گے۔

جناب سپیکر، جی ٹھیک ہے۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب!

شیخ امجد عزیز، سوال نمبر 741 میری گزارش ہے کہ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوالہ کالونی کوٹلی گھاسی لاہور کینٹ کے پادشوں پر ناجائز قبضہ

*741 شیخ امجد عزیز، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گوہر کالونی کوٹلی مگھاسی ہر بنس پورہ لاہور کینٹ کے کافی سرکاری پلاٹوں پر محمد اقبال نامی شخص نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر محمد اقبال نے ڈیفنس روڈ یادگار والی سڑک پر بھی قبضہ کر رکھا ہے اور اس سڑک سے گزرنے والی ہری انیورٹ گاڑی، ٹرائی، ٹریکٹر سے 10 روپے وصول کرتا ہے اور اس کو باقاعدہ رسید بھی جاری کرتا ہے۔

(ج) کیا حکومت نے مذکورہ شخص کو اس سڑک سے گزرنے والی vehicle سے ٹیکس وصول کرنے کا ٹھیکہ باقاعدہ طور پر دیا ہوا ہے یا اس کو محکمہ کے اہلکاران و افسران کی سرپرستی ناجائز طور پر حاصل ہے۔ اگر یہ شخص ناجائز طور پر گاڑیوں سے ٹیکس وصول کر رہا ہے تو اس کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جارہی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) محمد اقبال نامی شخص کسی پلاٹ پر ناجائز قبضہ نہ ہے بلکہ اپنے چچا زاد بھائی محمد مختار ولد حسن محمد کے پٹا نمبر 532,533 میں اپنے جانور رکھے ہوئے ہے اور دونوں مشترکہ کاروبار کر رہے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ محمد اقبال نامی شخص سے رابطہ کیا گیا جس نے بتایا کہ عام ریت کا ایک ٹھیکہ نزد کہاں تحصیل کینٹ ضلع لاہور برائے عرصہ دو سال از مورخہ 15-4-2002 تا 14-4-2004 مبلغ 66000/- روپے میں پنجاب مدنی مراعات قوانین مجریہ 2002 کے تحت مختار احمد چودھری ولد حسن محمد 138 کو ٹریلاک، اعوان ٹاؤن لاہور کو عطا شدہ ہے۔ مذکورہ پڑدار اپنے عطا شدہ رقبہ سے نکالی جانے والی ریت کی قیمت فروخت خود یا اپنے مجاز نامندے کے ذریعے وصول کرنے کا حقدار ہے۔ (الائمنٹ لیٹر کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) جیسا کہ اوپر جز (ب) میں واضح کیا گیا ہے کہ مسٹر مختار احمد چودھری کے پاس عام ریت کا پتہ ہے۔ جہاں نکاس کی جانے والی ریت پر مذکورہ پتہ دار قیمت وصول کرنے کا مجاز ہے اور ناجائز نکاسی عام ریت یا گاڑیوں سے ناجائز ٹیکس وصول کرنے کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میں نے جز (ب) میں ایک نشاندہی کی تھی کہ ایک اقبال نامی شخص ہے ذہنیس روڈ پر یادگار والی سڑک پر اس نے قبضہ کیا ہوا ہے اور وہ اوکڑانے وصول کرتا ہے۔ وہ لوگوں سے جگہ ٹیکس وصول کرتا ہے اور باقاعدہ اس کی رسید دیتا ہے۔ مجھے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے پاس ریت کا ٹھیکہ ہے اور ریت کی جو ٹرائیاں ہیں اس کے وہ پیسے وصول کرتا ہے جبکہ میں آج بھی اس ایوان کے فلور پر ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ وہاں سے گزرنے والے جتنے بھی ٹرک ٹرائیاں ہیں چاہے وہ کھاس لے کر جائیں یا جو مرضی لے کر جائیں کیونکہ وہ بے چارے ان پڑھ لوگ ہوتے ہیں، شریف لوگ ہوتے ہیں ان سے وہ دس روپے وصول کرتا ہے اور تب ان کو سڑک سے گزرنے دیتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کا سدراک کیا جانے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ محمد اقبال نامی شخص وہاں پر کام کر رہا ہے لیکن یہی بات یہ ہے کہ وہ ناجائز قبض نہیں ہے وہ اپنے بھارتی چھوڑا ہوا بھائی چودھری محمد مختار کے پلاٹ نمبر 532,533 پر اپنے جانور رکھے ہوئے ہیں اور کاروبار کر رہا ہے۔ دوسرا اس نے منزل ڈومینٹ سے پنجاب مدنی مراعات قوانین مجریہ 2002 کے تحت ایک ٹھیکہ لیا ہوا ہے اور وہ وصولی وہاں پر کرتا ہے لیکن معزز رکن جو کچھ فرما رہے ہیں کہ وہ ٹول ٹیکس یعنی وہاں سے گزرنے والی ہر گاڑی سے پیسے وصول کرتا ہے۔ میری معزز رکن کی خدمت میں یہ گزارش ہوگی کہ کوئی ایک کسی آدمی کی طرف سے application ہمیں دے دیں انشاء اللہ تعالیٰ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو اس کے خلاف کارروائی کی جانے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ میں صاحب!

حاجی محمد اعجاز، جناب والا! ابھی یہاں ٹرائیوں کی بات ہو رہی تھی اور معنی ریت کی بات ہو رہی تھی۔ میں نے اپنے معزز ممبروں کے حلقے میں اکثر دیکھا ہے کہ مٹی کی ٹرائیاں ریت کی ٹرائیاں بھی

over load ہوتی ہیں۔ جہاں وہ بریک لگاتے ہیں مٹی اور ریت سڑک کے اوپر گرتی ہے اس کے بعد جب دوسری گاڑیاں وہاں سے گزرتی ہیں وہ dust بن کر ہوا میں اڑتی ہے۔ لوگ اس بات سے سخت پریشان ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا اقدام کیا جاسکتا ہے کہ ان ٹرایلوں کو کسی کپڑے سے یا تریال سے ڈھانپ دیا جائے اور جو over loading کرتے ہیں وہ بھی نہ کریں تاکہ یہ مٹی سڑکوں پر نہ گر سکے اور دھول نہ بنے۔

جناب سیکرٹری، آپ منسٹر صاحب سے ان کے پیجیور میں مل لیں اور ان سے بات کر لیں۔ اگلا سوال رانا تجل حسین صاحب

جناب پرویز رفیق، سوال نمبر 914 (مزز رکن نے رانا تجل حسین کے ایام دریافت کیا) جناب سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

یو۔سی 42 لاہور کے ترقیاتی کام اور دیگر مسائل

*914، رانا تجل حسین، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) یو۔سی 42 لاہور میں آج تک کتنی رقم کن کن منصوبوں کے لئے حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے اور کتنی رقم اس یو۔سی کے ناظم نے اس یو۔سی کی اپنی آمدن سے کن کن منصوبوں پر خرچ کی ہے؟

(ب) اس یونین کونسل میں میسجوں کی کون کون سی آبلیاں ہیں اور ان میں کون کون سے ترقیاتی کام موجودہ ناظم نے کروائے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس یونین کونسل کے ناظم نے تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز اپنی مرضی اور بغیر کسی مشاورت سے خرچ کئے ہیں جس کی وجہ سے اس یونین کونسل کے اقلیتی کونسلر ڈاکٹر ایوب مسیح نے متعلقہ یونین کونسل کے اجلاس میں استعفیٰ پیش کیا تھا؟

(د) اگر جزو بلا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ناظم کے خلاف اختیارات سے تجاوز پر کارروائی کرنے اور اقلیتی آبادیوں میں ترقیاتی کام کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یونین کونسل نمبر 42 لاہور میں مورخہ 28-03-2002 تک مبلغ 36,28,066.64 کی رقم حکومت کی طرف سے بطور گرانٹ برائے منصوبہ جات تمسیر مکیں، سیورج، خرید فرنیچر، کرایہ دفتر، خرید دفتری سامان اور تنخواہ محلے وغیرہ کے لئے ملے اور مبلغ -67,158/ روپے لائسنس فیس سرٹیکلیٹ پیدا فاش و اموات و رجسٹریشن نکل وغیرہ سے بطور آمدن حاصل ہونے اس طرح کل آمدن 36,92,224.65 روپے ہوئی۔ یونین کونسل نے بمطابق فراہم کردہ تفصیل منصوبہ جات (تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) مبلغ 13,23,233 روپے کے ٹینڈر جاری کئے جبکہ تاریخ مذکورہ بلا مبلغ 10,18,288 روپے کی رقم مجموعی طور پر برائے منصوبہ جات جاری کی گئی۔

(ب) اس یونین کونسل میں مسیحوں کی کوئی باقاعدہ آبادیاں نہ ہے۔ مسلم آبادی کے اندر ہی مسیح رہائش پذیر ہیں تاہم درج ذیل جگہوں پر چند مسیح گھرانے آباد ہیں۔

1- فیر آباد نزد تالاب والی مسجد 2- شاہ گوہر آباد

3- غریب محمد 4- نشتر روڈ بالمقابل سنی بسکٹ فیکٹری

ترقیاتی کام بلا تخصیص مذہب کروانے گئے مسلم اور غیر مسلم علاقوں کی تخصیص نہیں کی گئی۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ اس یونین کونسل کے ناظم نے تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز اپنی

مرضی اور بغیر کسی مشاورت سے خرچ کئے۔ تمام ترقیاتی کام یونین کونسل کے اہلاس منقذہ

15- جون 2002 میں ہاؤس کی باقاعدہ منظوری کے بعد بذریعہ ماؤن میونسپل انتظامیہ اور ورکس کمیٹی کی وساطت سے حسب ضابطہ کروائے گئے اور یہ بھی درست نہیں ہے کہ اس یونین

کونسل کے اقلیتی کونسلر ڈاکٹر ایوب میح نے یونین کونسل ہذا کے اجلاس سے استعفیٰ پیش کیا تھا۔

(د) جزو بالا کا جواب اجابت میں نہ ہے اور یونین ناظم نے اپنے اختیارات سے کبھی بھی تجاوز نہ کیا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

جناب پرویز رفیق، جناب جزی (د) اور (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ یونین کونسل کے ناظم نے تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز اپنی مرضی اور بغیر کسی مشاورت کے خرچ کئے ہیں جس کی وجہ سے یونین کونسل کے اقلیتی کونسلر ڈاکٹر ایوب میح نے متعلقہ یونین کونسل کے اجلاس میں استعفیٰ بھی پیش کیا تھا؟ اس حوالے سے انہوں نے فرمایا ہے کہ استعفیٰ پیش نہیں کیا۔ اس سلسلے میں میں وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہوں گا اور آپ کے بھی نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک دو ماہ پہلے لاہور میں پریس کلب کے سامنے پورے پنجاب کے اقلیتی کونسلروں نے جس میں ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر تھے جس میں تحصیل کونسل کے ممبر تھے اور جس میں یونین کونسل کے ممبر تھے۔ انہوں نے استعفیٰ دینے کے لئے کیپ لگایا تھا کہ ان کو مکمل فنڈ نہیں مل رہا اور ان سے دہرا سلوک ہو رہا ہے کیونکہ ہمارے ضلعی کونسلر کے لئے بھی کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔ حکومت نے اور وزیر قانون نے ان کو یقین دلایا تھا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا۔ یہ تو ایک یونین کونسل کی بات ہے یہاں تو اقلیتی اراکین سے جو ضلع کونسل سے یا تحصیل کونسل سے تعلق رکھتے ہیں ان کو بھی فنڈ نہیں مل رہا اور بہت ساری جگہوں پر نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر، پرویز صاحب آپ خود ہی فرما رہے ہیں کہ استعفیٰ دینے کے لئے کیپ لگایا گیا تھا۔ استعفیٰ دینے تو نہیں لیکن دینے کے لئے کیپ لگایا گیا تھا۔ یہی جواب آیا ہے کہ موصوف نے استعفیٰ نہیں دیا۔

جناب پرویز رفیق، جناب والا! میں سوال یہ کرنے لگا ہوں کہ اس وقت حکومت نے ان کے کیپ میں یہ یقین دلایا تھا جو پرنس کب لاہور کے سامنے کیپ لگا کر بیٹھے تھے کہ ہم لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ترمیم لارہے ہیں اور اقلیتی کونسلز کو واقعی ہی فنڈز نہیں ملتے۔ اس کے لئے میں پوچھنا یہ چاہوں گا کہ حکومت اس قانون میں کوئی تبدیلی لے کر آئی ہے کہ اقلیتی کونسلز کو برابری کی سطح پر فنڈز مل سکیں۔ جس طرح ممبران صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ممبران کو فنڈز ملتے ہیں اس طرح سے ڈسٹرکٹ اسمبلی میں تحصیل کونسل اور یونین کونسل میں اقلیتی اراکین کو برابری کی سطح پر فنڈز مل سکیں۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

جناب سپیکر، شکرہ جی۔ لاہ منسٹر!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! اس میں سب سے پہلی تو وضاحت یہ ہے کہ یہ سوال یونین کونسل سے متعلق ہے اور جو کیپ لگا تھا وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبران نے لگایا تھا، یونین کونسل کے ممبران نے نہیں لگایا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ قانون میں کسی قسم کی amendment کی ضرورت نہیں ہے کہ اقلیتی ممبران کو قانون کے ذریعے پیسے دیئے جائیں۔ اقلیتی ممبر بھی اسی ایوان کا ممبر ہے اور جیسے پہلے میں نے ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ چاہے متعلقہ یونین کونسل ہو، چاہے متعلقہ ٹاؤن کمیٹی ہو، چاہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہو، وہ اپنے وسائل سے جو فنڈز generate کرتے ہیں ان کی allocation وہ اپنے ایوان سے کرواتے ہیں۔ باقاعدہ ان کی اسے ڈی۔ پی بنتی ہے جو ایوان سے approve کروائی جاتی ہے اور جس طرح ایوان کے باقی اراکین ہیں اسی طرح اقلیتی ممبران بھی ایوان کے رکن ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جس واقعہ کی طرف معزز رکن نے نشاندہی کی کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر تھے تو اس کے بعد ہم نے پارلیمانی میٹنگ میں بھی یہ بات کی تھی اور چیف منسٹر صاحب نے ناظمین کی جو میٹنگ بلائی تھی اس میں بھی ہم نے چیف منسٹر صاحب سے یہ request کی تھی کہ اقلیتی ممبران کو کسی طور نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ انہیں بھی باقی ممبران کی طرح ہی فنڈز ملنے چاہئیں اور اگر کہیں نہیں مل رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ensure کیا جائے گا۔ شکرہ

جناب سپیکر، جی: پرویز صاحب!

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! دو دن پہلے ایک فیصلہ آیا ہے کہ بلدیاتی انتخاب میں مخلوط طرز انتخاب اپنایا جانے کا جس طرح کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں اپنایا گیا ہے۔ میں وزیر لوکل گورنمنٹ سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا حکومت اقلیتی سیٹوں میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ گزشتہ کافی سالوں سے اتنی ہی سیٹیں چلی آ رہی ہیں۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں جنرل سیٹوں میں تو اضافہ ہو گیا ہے لیکن اقلیتی سیٹوں میں اضافہ نہیں ہوا۔ تو آئندہ بلدیاتی انتخابات مخلوط طرز انتخاب پر ہوں گے تو کیا حکومت بلدیاتی سطح پر اقلیتی سیٹوں میں اضافے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر، آپ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! جائزہ لینے کے بعد اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔ 139 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیل

524، جناب بلال یاسین، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک پی پی۔ 139 میں کتنی سڑکوں کی مرمت و تعمیر کا کام شروع

کیا گیا ان کے نام

(ب) ہر سڑک کی تعمیر و مرمت کے تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے اور ان کی مرمت و تعمیر کا ٹھیکہ کن کن افراد کو دیا گیا اور یہ کب تک مکمل ہونی تھی، اس وقت کتنی سڑکیں مکمل ہوئی ہیں اور کتنی نامکمل ہیں اور ہر سڑک پر کتنے فیصد کام مکمل ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ آدھی سے زائد سڑکوں پر روڑی اور بجری ڈال کر کام چھوڑ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ سڑکیں عوام اور ٹریفک کے لئے وبال جان بن چکی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کو نامکمل چھوڑنے والے افسران کے خلاف کارروائی کرنے اور ان سڑکوں کو مکمل کروانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک پی پی-139 میں 22 سڑکوں کی مرمت و تعمیر کا کام شروع کیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ کل 22 سڑکات میں سے 21 سڑکات پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ بقیہ ایک سکیم پر کام 30-جون 2004 تک مکمل کرنے کا پروگرام ہے۔

(د) ایضاً۔ بقیہ ایک سکیم جس پر کام جاری رہے گا۔ scope تبدیل ہونے پر دوبارہ تخمینہ لگانا پڑا اور نئی انتظامی منظوری لینا پڑی جس کے باعث اس کی تکمیل میں تاخیر ہوئی۔

پی پی-139 کے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل

*525، جناب بلال یاسین، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک پی پی-139 میں کتنے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور ٹھیکیداروں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک نامکمل ہیں۔ مکمل اور نامکمل

منصوبوں کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی،

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک پی پی-139 میں 27 ترقیاتی کام کئے گئے جن کی تفصیل ایوان

کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے 16 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 11 منصوبے نامکمل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز

پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نامکمل رہنے والے منصوبوں کی الگ الگ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یو۔سی۔شادی پورہ لاہور سیوریج سسٹم کی فراہمی

*915، رانا تاجل حسین، کیا وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شادی پورہ یو۔سی۔39 لاہور میں سیوریج نہیں ہے جبکہ اس آبادی کے

چاروں طرف واقع آبادیوں میں سیوریج سسٹم کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شادی پورہ میں سیوریج نہ ہونے کی وجہ سے اس آبادی میں پھمچھٹ گندہ

پانی کھڑا ہے جس کی وجہ سے علاقہ کے کین بے حد پریشان ہیں اور آبادی کے آدمیوں سے

زیادہ لوگ مختلف موذی بیماریوں میں مبتلا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس علاقہ میں سیوریج پھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی،

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) واسانے ہرنس پورہ سیوریج ڈسٹرکٹ اور ملحقہ آبادیوں مثلاً شادی پورہ، واڑہ ستار، قلندر پورہ، مہر

فیاض کالونی، عامر ٹاؤن، نور کالونی، نجم پارک، افشاں پارک، اکبر کالونی وغیرہ کو سیوریج اور

ڈرنج کی سہولت مہیا کرنے کے لئے ایک PC-1 جس کا تخمینہ 577 ملین روپے ہے تیار کیا گیا

ہے جس کی منظوری اور مذکورہ فنڈز درکار ہیں۔

(ج) P.C-1 کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سوت مہیا کر دی جائے گی۔

پی پی۔ 164 میں 2002-03 کے دوران سڑکوں

کی تعمیر کے لئے فنڈ کی تفصیل

*1021، جناب علی عباس، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ملحقہ پی پی۔ 164 میں سال 2002-03 کے دوران سڑکوں کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مختص کی گئی رقم کن ٹھیکیداروں کے ذریعے خرچ کی جا رہی ہے۔ ہر ایک منصوبہ کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) و (ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ شیڈول کے تحت کوئی سکیم سال 2002-03 میں منظور نہ ہوئی ہے جس کی تفصیل الگ دی جائے۔ ہذا درست نہ ہے۔

پی پی۔ 164 میں ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل

*1036، جناب علی عباس، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سال 1997 سے 2003 تک ملحقہ پی پی۔ 164 کے کون کون سے منصوبے منظور کئے گئے ہیں؟

(ب) ان میں کون کون سے منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے اور کون کون سے منصوبے زیر التوا ہیں؟

(ج) کیا حکومت زیر التوا منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب

تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیسی ترقی،

(الف) سال 1997 سے 2003 تک حلقہ پی پی-164 میں کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا ہے۔

(ب) کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا ہے لہذا اتوا کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ شیخوپورہ میں اس حلقہ پی پی-164 کا کوئی منصوبہ

منظور نہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی منصوبہ اتوا کا شمار ہوا جس کو مکمل کیا جاسکے۔

پی پی-92 گوجرانوالہ کی آبادیوں میں بنیادی

سہولیات کی فراہمی

*1072، لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نوید کالونی اور آصف کالونی جو کہ حلقہ پی پی-92 کے علاقہ کھر آبادی میں شامل ہیں اور دونوں کالونیوں کی آبادی تقریباً بیس ہزار افراد پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونیاں 'پانی، سیوریج اور سونے گیس جیسی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں اور سیوریج کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے بارش کے دنوں میں مہینوں تک پانی نہیں اترتا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں کالونیوں میں گندگی کے باہجہ ڈھیر گئے ہوئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کارپوریشن کا عملہ صفائی مذکورہ بالا کالونیوں میں نہیں آتا جس کی وجہ سے گندگی اور مظلالت کے ڈھیر گئے رہتے ہیں اور یہاں کے رہائشی بارش کا پانی کھزار سنے اور گندگی کے ڈھیر گئے رہنے کی وجہ سے مختلف مہلک بیماریوں کا شکار ہیں جن میں سرفہرست ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" شامل ہیں؟

(ہ) اگر جزو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت پنجاب ان کالونیوں میں ترجیحی بنیادوں پر مندرجہ بالا سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات جانی جائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ بالا دونوں کالونیوں میں واٹر سپلائی سیوریج اور سونی گیس کی سہولیات میسر نہ ہیں۔

(ج'د) چونکہ اس علاقہ میں بنیادی سہولیات مثلاً واٹر سپلائی، بجھتہ روڈ، سیوریج اور سونی گیس دستیاب نہ

ہیں جس کی وجہ سے صفائی کا نظام باقاعدگی سے نہ کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال ان علاقہ جات میں تحصیل سٹی کونسل کے چند غا کروپ برائے صفائی تعینات ہیں جو کہ علاقہ کی ضروریات کو پوری طرح سرانجام نہیں دے سکتے۔ تحصیل سٹی کونسل غا کروپوں کی تعداد کو بڑھانے اور صفائی کا نظام بہتر کرنے کے لئے ایک جامع منصوبہ تشکیل دے رہی ہے جس کے بعد یہاں پر مزید غا کروپ تعینات کر دیئے جائیں گے۔ اس طرح تحصیل ایڈمنسٹریشن اس نظام کو بہتر کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہی ہے تاکہ لوگوں کی شکایات کو حل کیا جاسکے۔

(ہ) PLGO-2001 کے تحت واٹر سپلائی سیوریج صفائی وغیرہ کا کام T.M.A کے دائرہ اختیار میں

ہے اور تحصیل سٹی کونسل کے پاس اس قدر فنڈز نہ ہیں کہ مذکورہ بالا کالونیوں میں مکمل طور

پر ترقیاتی کام کروائے جاسکیں۔ فنڈز حاصل ہونے پر ان علاقوں کے مسائل ترجیحی بنیادوں

پر حل کئے جائیں گے۔ تاہم T.M.A سٹی گورنور نے واما گورنور کو تحریر کیا ہے کہ

درج بالا علاقہ جات میں سیوریج اور واٹر سپلائی لائنیں پھانسنے کے تخمینہ جات تیار کئے جائیں

تاکہ فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں ترجیحی بنیادوں پر کام کروائے جائیں۔

مین بازار گھوڑے شاہ گوجرانوالہ میں سیوریج کا مسئلہ

*1073، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مین بازار گھوڑے شاہ گوجرانوالہ اور اس کی ملحقہ گھیس جن کی آبادی

پینتیس ہزار سے زائد افراد پر مشتمل ہے اور یہ بازار پار یونین کونسلوں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین بازار میں سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے بازار اور اس کی ملحقہ

گھیس جن میں ہر وقت گند اپنی جمع رہتا ہے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور باجگا گندگی کے

ذمیر گئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کے رہائشی ہلک بیماریوں کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین بازار میں مستقبل میں ڈالے جانے والے سیوریج کا گند اپانی اس

کے قریب سے بہنے والے نوشہرہ روڈ اور حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ کے گندے نالے کی سیوریج

ڈرین میں آسانی سے ڈالا جاسکتا ہے؟

(د) اگر بڑھانے والا کاجواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت پنجاب مین بازار گھوڑے شاہ اور اس

کی ملحقہ گھیس میں سیوریج پائپ پھانسنے اور مین بازار کی تعمیر و مرمت کو تیار ہے؟ اگر نہیں

تو اس کی وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ گوجرانوالہ شہر میں 54 فیصد آبادی کے لئے گندے پانی کے نکاس کی سولت

موجود ہے باقی 46 فیصد آبادی کو یہ سولت میسر نہ ہے۔

(ج) گندہ پانی Sewerage Line میں ڈالا جاسکتا ہے۔

(د) واسانے اس علاقہ کی سکیم اپنے تین سالہ Master Plan میں رکھی ہوئی ہے جو نہی فنڈز میسر

ہونے تو سکیم مکمل ہو جانے گی۔

پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے مطابق گھروں میں Sewerage Line بچھانے اور گھروں کی تعمیر و مرمت کی ذمہ داری تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ اپنے وسائل، ضلعی گرانٹ اور Prov Finance Commission کی طرف سے جاری کردہ بجٹ گرانٹ میں سے تحصیل کونسل سے منظوری کے بعد سیوریج اور سولنگ وغیرہ کے منصوبہ جات کو مکمل کر سکتی ہے لیکن اس کے لئے وافر وسائل کی ضرورت ہے جن کے دستیاب ہونے پر یہ کام مکمل ہوں گے۔

اڈا کاہن سنگھ تابہروال براستہ چک نمبر 46/SP سڑک کی تعمیر

*1109، مہر خالد محمود سرگازہ، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 46/SP تحصیل و ضلع پاکپتن اور چک پروال تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اڈا کاہن سنگھ تابہروال براستہ چک 46/SP کی کچی سڑک پر عرصہ 10-12 سال قبل سولنگ لگایا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرکہ سڑک کی حالت زار کچی سڑک سے بھی بدتر ہو چکی ہے۔ جگہ جگہ گڑھے بن چکے ہیں گاڑی اور ٹانگہ تو درکنار پیدل چلنا بھی دشوار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک خراب ہونے کی وجہ سے امرجنسی کی صورت میں مریض بروقت کسی مقامی ہسپتال میں نہ پہنچنے کی وجہ سے راستے میں دم توڑ جاتے ہیں؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مندرکہ چلوک کو جانے والی سڑک پر سولنگ لگانے کے بعد آج تک ایک پیسا بھی خرچ نہیں کیا؟

(و) اگر جزد (الف تا ہ) کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت مندرکہ سڑک کو کب تک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف ۳۰) چک نمبر 46/SP تحصیل و ضلع پاک تین شریف میں واقع ہے۔ مگر مندرجہ بالا سڑک محکمہ ہائی وے ڈویژن پاک تین شریف کی تحویل میں نہ ہے۔ محکمہ ہذا کو اس سڑک کو بہتہ کرنے کی بات کوئی ہدایت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے نہ ملی ہے۔ اگر تعمیر کی اجازت اور فنڈز مہیا کر دیئے گئے تو سڑک کو بہتہ تعمیر کر دیا جائے گا۔

جھنگ شہر میں واقع ٹول پلازہ کی جگہ میں تبدیلی

*1110، مہر خالد محمود سرگاندہ، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ کے شہریوں کے لئے جو تفریحی پارک تعمیر کیا گیا وہ شہر سے تقریباً 12 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور تفریحی پارک تک پہنچنے کے لئے ٹول پلازہ سے گزرنا پڑتا ہے اور ٹول پلازہ والے گاڑیوں سے مبلغ 10 روپے فی کراس وصول کرتے ہیں جس کی وجہ سے شہری مذکورہ پارک میں جانے سے گریز کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چناب کلچ جانے کے لئے بھی اسی ٹول پلازہ سے گزرنا پڑتا ہے

جس کی وجہ سے طلبہ اور ان کے والدین کو کلچ میں آنے جانے میں دشواری ہوتی ہے؟

(ج) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اجابت میں ہے تو حکومت مذکورہ ٹول پلازہ کو چناب کلچ سے آگے

منتقل کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) تفریحی پارک شہر سے 9-10 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور ٹول پلازہ سے گزرنے والے تمام

لوگوں سے منظور شدہ شرح کے مطابق ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) چناب کلچ میں پڑھنے والے بچے اور اساتذہ اس ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

(ج) کیونکہ ٹول ٹیکس کا ٹھیکہ مئی 2001 سے عرصہ تین سال کے لئے ہو چکا ہے اس لئے اس موقع پر ٹول بلازہ کی تبدیلی ممکن نہ ہے۔

مرزاورکاں تاگرمولہ ورکاں براستہ مکٹہ

ورکاں شیخوپورہ سڑک کی تعمیر

*1128، چودھری سجاد حیدر گجر، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) مرزاورکاں تاگرمولہ ورکاں براستہ مکٹہ ورکاں سڑک کی تعمیر کب اور کتنی لاگت سے تعمیر

ہوئی تھی اس کی مرمت پر 1997 سے آج تک سالانہ کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک اس وقت ٹریک کے لئے ناقابل استعمال ہے اور ٹوٹ بھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یہ سڑک 11 کلومیٹر طویل ہے جس کا 6-1/2 کلومیٹر کا حصہ مرزاورکاں سے ہاتھانوالہ تک ضلع کونسل شیخوپورہ نے 81-1980 میں 12,27,468 روپے کی لاگت سے تعمیر کیا۔ باقی حصہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ ریکارڈ کے مطابق 1997 سے آج تک اس کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں واقع 6-1/2 کلومیٹر تک سڑک کی لمبائی میں سے 1 کلومیٹر مکٹہ اور ہاتھانوالہ کے درمیان نسبتاً زیادہ خراب ہے جبکہ بٹایا سڑک کی روٹین کی مرمت درکار ہے تاہم سڑک ٹریک کے لئے قابل استعمال ہے۔

(ج) چونکہ ضلع کونسل سے در کس اینڈ سرورسز شیڈیوہ کو ٹرانسفر ہونے والی سڑکوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان میں مرمت بھی زیادہ درکار ہے اس لئے تمام کی تمام سڑکیں بیک وقت مرمت نہ ہو سکتی ہیں۔ ایسی سڑکیں وسائل کی دستیابی کے مطابق باری باری مرمت کی جا رہی ہیں تاہم اس سڑک کی مرمت عنقریب سالانہ مرمت پروگرام کے تحت کر دی جانے گی۔

گنگارام ہسپتال کے سامنے تجاوزات کا خاتمہ

*1134، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے گنگارام ہسپتال کے سامنے برٹش کونسل کی بلڈنگ کے ساتھ تقریباً 8 فٹ کا فٹ پاتھ بنا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فٹ پاتھ کے علاوہ سڑک پر تقریباً 4 X 4 فٹ کے بڑے سائز کے گلے رکھ کر سڑک کو تنگ کر دیا ہے؟

(ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت تجاوزات ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) درست ہے۔

(ب) مندرجہ گملاجات برٹش کونسل کی طرف سے ملحقہ فٹ پاتھ پر بنائے گئے ہیں جن میں مہول پودے لگائے ہوئے ہیں جو پیدل چلنے والوں کے لئے کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ حصہ فٹ پاتھ پر لگانے گئے ہیں اس لئے یہ رکاوٹ نہ پائی جاتی ہے بلکہ یہ خوبصورتی کا باعث ہیں لہذا ان کو وہاں سے ہٹانے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی ہے۔

(ج) ان گمباجات کی موجودگی میں کوئی رکاوٹ نہ پائی جاتی ہے بلکہ یہ خوبصورتی کا باعث ہیں لہذا ان کو وہاں سے ہٹانے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی ہے۔

T.M.A فیصل آباد سٹی و فیس وصولی کے ٹھیکہ جات

کی شرائط اور ٹھیکیداروں کی تفصیل

1146* جناب فیض اللہ کمو کا، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) فیصل آباد T.M.A سٹی نے موجودہ مالی سال میں ٹیکس و فیس وصولی کے کون کون سے ٹھیکہ جات مشترکے اور کون کون سے ٹھیکہ جات نیلام ہونے؟

(ب) یہ تمام ٹھیکہ جات کن شرائط پر نیلام ہونے؟

(ج) جن ٹھیکہ داروں کے خلاف زائد وصولی کی شکایات ہوئی ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور مزید بے تادم کیوں سے بچنے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹر فیصل آباد سٹی نے موجودہ مالی سال میں ٹیکس و فیس وصولی کے مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات مشترکے اور یہی ٹھیکہ جات نیلام ہونے۔

نمبر شمار	نام ٹھیکہ جات	نام ٹھیکیدار	کل زر ٹھیکہ
1-	ایڈورٹائزمنٹ (A,B) کیٹیگری	ذوالفقار علی ولد فضل کریم	92500000
2-	ایڈورٹائزمنٹ C کیٹیگری	منور حسین بٹ ولد محمد شریف	5225000
3-	رکن ٹیکس ٹیکس	محمد انور ولد فضل دین	97000
4-	پبلک ٹیرین	محمد ندیم انور ولد محمد انور	310000
5-	انتقال جائیداد	نور حسین والدہ غلام حسین	3520000
6-	بکر منڈی فیس	مصعب ذوالفقار ولد کنور ذوالفقار	1000000

17600000	علی انثر پراڈریہ شیر حسین ولد فضل دین	بڈنگ ٹیس ملہ ٹیس	7-
11800000	علا شقت ولد شقت رسول	لائسنس ٹیس	8-
3800000	محمد افضل ولد اقبال حسین	وہیل ٹیکس	9-
	شرائط (ٹیگ "B") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔		(ب)

(ج) اس ضمن میں تحریر ہے کہ صرف وہیل ٹیکس کے ٹھیکیدار کے خلاف شکایت پائی گئی تھیں اور اوور چارجنگ کرنے والے سٹاف کے خلاف ضروری کارروائی کرتے ہوئے ملازمت سے محفل کیا گیا اور ٹھیکیدار اور اس کے عہد کے خلاف بھی کارروائی شرائط ٹھیکہ اور پنجاب لوکل کونسلز یز روز 1990 کے مطابق زیر عمل ہے۔ مزید بے گامگیوں سے بچنے کے لئے سرکاری عہد کو سخت نگرانی کی ہدایات جاری کی گئی ہیں اور شکایت ملت ہونے پر ٹھیکہ منسوخ بھی کیا جاسکتا ہے اور اہلکاروں کو نوکری سے برطرف کیا جاسکتا ہے۔

ضلعی حکومت فیصل آباد کے پی پی۔ 68 کے لئے ترقیاتی منصوبے

*1147، جناب فیض اللہ کوکا، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) ضلعی حکومت فیصل آباد کے تحت پی پی۔ 68 میں مالی سال 2000-01، 2001-02 اور

2002-03 میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے؟

(ب) اوپر دیئے گئے مالی سالوں میں کن کن ترقیاتی منصوبوں پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کن

منصوبوں پر ابھی کام جاری ہے۔ تفصیل سے وضاحت فرمائیں؟

(ج) کن منصوبوں پر کام بند ہے۔ کب تک جاری منصوبوں اور جن منصوبوں پر کام بند ہے کو مکمل

کر دیا جائے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) ضلعی حکومت فیصل آباد کے قیام کے بعد پی پی۔ 68 میں کل 47 منصوبہ جات شروع کئے گئے

جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) اب تک 16 منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور بقیہ پر کام جاری ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تمام منصوبہ جات پر کام جاری ہے اور کوئی منصوبہ ایسا نہیں ہے جس پر کام بند ہو۔

حجرہ شاہ مقیم میں واٹر سپلائی اور سیوریج

کی مکمل شدہ سکیموں کی تفصیل

- *1178، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) حجرہ شاہ مقیم میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے واٹر سپلائی اور سیوریج کی جو سکیمیں مکمل کی ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔ جو ملازمین سکیموں کے ساتھ ٹاؤن کمیٹی کے سپرد کئے گئے ان کے نام اور عرصہ تعیناتی کیا ہے۔ ان کو ابھی تک مستقل کیوں نہیں کیا گیا اور یہ سکیمیں کتنے عرصے سے مکمل کی گئی ہیں اور موجودہ حالت کیا ہے؟
- (ب) تحصیل دیباپور کی یونین کونسلوں کی تعداد اور نام فراہم کئے جائیں۔ ان کو ملی سال 2002 میں کتنے کتنے فنڈز جاری کئے گئے۔ کیا یونین کونسلوں میں سیکرٹری تعیناتی کر دیئے گئے ہیں۔ سیکرٹری تعینات کرنے کا طریقہ کار اور میرٹ کیا ہے؟
- (ج) حجرہ شاہ مقیم میں کون کون سے ترقیاتی کام مکمل کئے گئے ہیں۔ ٹھیکیداروں کے نام اور منصوبہ پر کتنی لاگت لگائی گئی ہے؟
- (د) سوئی گیس کے متعلق سروے دو سال پہلے مکمل ہو چکا ہے لیکن فنڈز کی عدم دستیابی رکاوٹ ہے مقامی حکومت سوئی گیس، بجلی، سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔ مقامی حکومت مندرجہ بالا سولتیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) حجرہ شاہ مقیم میں محکمہ پبلک ہیلتھ نے 3 عدد سیکس کمنڈ کی ہیں جس میں ایک واٹر سپلائی اور ڈریجنگ سولنگ سکیم ہے۔ مکمل کی گئی واٹر سپلائی اور سیوریج سکیم پر مندرجہ ذیل ملازمین کمیشن کے سپرد کئے گئی ہیں۔

1- سیوریج سکیم حجرہ شاہ مقیم (سکیم کمیشن کو مورخہ 01-08-01) کو حوالہ کی گئی

تعمینات ملازمین عارضی ورک چارج نام ملازم تاریخ تعیناتی

عارضی ورک چارج (سورڈرائیور) محمد اشرف ولد قاسم علی 01-01-1997

عارضی ورک چارج (جو کیدار) انظار حسین ولد اللہ 01-08-2001

2- واٹر سپلائی سکیم حجرہ شاہ مقیم (سکیم کمیشن کو مورخہ 08-10-2001) کو حوالہ کی گئی ہے

تعمینات ملازمین عارضی ورک چارج نام ملازم تاریخ تعیناتی

عارضی ورک چارج (یوب دیل آفیسر) تنویر حیدر ولد محمد اقبال 01-06-1997

(ب) تمام یونین کونسلوں میں سیکرٹری تعینات ہیں۔ ضلعی حکومت اوکاڑہ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن دیپارٹمنٹ کی یونین کونسلوں کو مالی سال 2000-01 میں کل 37.910 ملین روپے کے فنڈز جاری کئے گئے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) تفصیل ترقیاتی سکیم حجرہ شاہ مقیم

نام سکیم سال رقم نام ٹھیکیدار

1- توسیع واٹر سپلائی سکیم حجرہ شاہ مقیم 2002-03 11.12 لاکھ محمد رفیق میو

2- سیوریج ڈریجنگ سکیم حجرہ شاہ مقیم 2002-03 24.91 لاکھ مشتاق احمد چوہدری

تہذیب الحسن

(د) بجلی اور سوئی گیس کاماندہ T.M.A بذاکے متعلق نہ ہے تاہم حجرہ شاہ مقیم میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سولت پہلے ہی سے موجود ہے۔ مزید funds مہیا ہونے پر بقیہ آبادی کو بھی یہ سولت میسر کی جائے گی۔

ہون شریف راولپنڈی میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

*1244، جناب اشتیاق احمد مرزا، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت ہون شریف ڈاک خانہ چوترا تحصیل و ضلع راولپنڈی میں وائر سپلئی اور سیوریج سسٹم کے انتظام و انصرام کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

تحصیل یونسل اینڈ منسٹرین راولپنڈی، ہون شریف تحصیل و ضلع راولپنڈی میں وائر سپلئی سکیم جانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کا ابتدائی تخمینہ مبلغ 30,00,000/- روپے لگایا گیا ہے جس کی منظوری تاحال نہیں ہوئی۔ جیسے ہی منظوری اور فنڈز مہیا ہوں گے کام شروع کر دیا جائے گا، جبکہ حکومت کی پالیسی کی روشنی میں دیہی علاقوں میں سیوریج سسٹم نہیں پھیلایا جا سکتا۔

مانکہ کینال ڈی۔ جی۔ خان کی بحالی

اور آرائش کے لئے اقدامات

*1247، مسز شمناز سلیم، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناب گورنر پنجاب نے جبرل ایکشن سے قبل ڈیرہ غازی خان کے دورہ

کے دوران ڈیرہ غازی خان کے وسط میں سے گزرنے والی مانکہ کینال کو مستقل طور پر چالو

کرنے اور اس نہر کو نہر لاہور کی نہر کی طرح خوبصورت بنانے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی نے اپنے جھگڑا وسائل سے اس نہر کی صفائی کر کے اس میں پانی تھوڑی مقدار میں چلا کر دیا ہے مگر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اس کی خوبصورتی کے لئے آج تک مکمل طور پر کوئی قدم نہ اٹھایا ہے۔ کیونکہ نہر کو دونوں اطراف سے ہتھکڑی کرنے اور اس کو خوبصورت بنانا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن آج تک اس کی خوبصورتی کے لئے کوئی کام شروع نہ ہوا ہے۔ براہ کرم اس طرف فوری توجہ دی جانے اور گورنر پنجاب کے حکم کی فوری تعمیل کرتے ہوئے نہر کے دونوں کناروں کو خوبصورت بنایا جانے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) یہ درست ہے کہ عزت مآب جناب گورنر پنجاب نے مارچ 2002 میں ضلع ڈیرہ غازی خان کا دورہ کیا تھا اور شہریوں کی پر زور اپیل پر یہ اعلان بھی کیا تھا کہ مانگہ کینال جو شہر کے وسط سے گزرتی ہے کو دوبارہ چالوں کیا جانے اور اس کو دونوں اطراف سے خوبصورت بنایا جائے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی نے اپنے وسائل سے مانگہ کینال اور غازی ڈسٹری بیوٹر کی ریہانگ کر دی ہے اور اب محکمہ اس میں ڈیزائن کے مطابق پانی چھوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس نہر میں ابھی پوٹھالی حصہ پانی چھوڑا گیا ہے۔ مارچ 2003 کے آخری ہفتہ میں ڈیزائن کے مطابق 140 کیوسک پانی چھوڑا گیا تھا لیکن شہر کے باسیوں کے کہنے پر پانی کی مقدار کم کر دی گئی کیونکہ نہر کا پانی لوگوں کے گھروں تک نالیوں کے ذریعے پہنچ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹو ڈیرہ غازی خان نے ڈسپوزل ورک سسٹم ٹاؤن کا پانی ابھی بند نہیں کیا۔ اس کے علاوہ تمام گھریلو کاپیوں کا پانی صحت منجانب سے بھی اس نہر میں ڈالا جا رہا ہے جس کے نتیجے میں ابھی تک سیوریج کا کوئی متبادل انتظام نہیں کیا گیا۔ نہر میں زیادہ پانی چھوڑنے سے یہ پانی لوگوں کے گھروں تک نالیوں کے ذریعے پہنچ جاتا ہے۔ متعلقہ تھوڑا پانی اس لئے چھوڑا گیا ہے جو بدبو گندے پانی سے آتی ہے وہ ختم کی جانے اور شہریوں کو بہتر ماحول مہیا کیا جائے۔ سیوریج کا متبادل انتظام کرنے اور نہر کی خوبصورتی کے لئے کوئی سکیم

تیار نہ کی گئی ہے جو تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ ڈیرہ غازی خان کی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے لئے کوئی رقم بھی مختص نہ کی گئی ہے۔

ڈیرہ غازی خان کی یونین کونسلز کے لئے

ضلعی ناظم کی منظور کردہ سکیمیں

*1248، مسز شہناز سلیم، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
ضلع ناظم ڈیرہ غازی خان نے تحصیل ڈیرہ غازی خان کی مندرجہ ذیل یونین کونسلز کے لئے براہ راست کتنی سکیموں کی منظوری دی ہے۔ ان کے لئے مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل کیا ہے۔ یہ ترقیاتی سکیمیں کن کی سہاشرہ پر منظور کی گئی ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔ ان میں سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی زیر تکمیل ہیں۔ جو ترقیاتی سکیمیں منظور کی گئی ہیں تو کیا متعلقہ یونین کونسلز کے ناظمین سے بھی مشاورت کی گئی ہے یا نہیں، ایوان سے بھی یہ منصوبے پاس کرانے گئے ہیں یا نہیں؟

- | | |
|---------------------------------|--------------------------------------|
| 1- یونین کونسل اربن نمبر 3 | 2- یونین کونسل اربن نمبر 5 |
| 3- یونین کونسل اربن نمبر 4 | 4- رورل یونین کونسل چوہدری سندھ شاہی |
| 5- رورل یونین کونسل عادل پیر | 6- رورل یونین کونسل چوہدری کوٹ پیت |
| 7- رورل یونین کونسل بہادر گڑھ | 8- یونین کونسل پائیگاھ |
| 9- یونین کونسل سببہ | 10- یونین کونسل ٹوٹ آباد |
| 11- یونین کونسل ملہ احمدانی اور | 12- یونین کونسل جموک اترا |

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

کل 102 سکیموں کی منظوری دی گئی جن کی Union Council Wise تفصیل ایوان کی میز پر رکھے گئے جدول کے کالم نمبر 3 میں درج ہے۔ 30 جون 2002 تک ان سکیموں کے

نے مجموعی طور پر 24.8705 ملین روپے TMP ڈیرہ غازی خان کو فراہم کر دینے کے تھے جن کی تفصیل جدول کے کالم نمبر 5 میں درج ہے۔ موجودہ سال 2002-03 کے لئے کل 27.6921 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جن کی تفصیل کالم نمبر 6 میں ہے۔ تمام مزکورہ سکیس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت ضلعی مشاورت کمیٹی وضع کونسل اور ضلعی ترقیاتی کمیٹی سے منظور شدہ ہیں۔ موجودہ سال 2002-03 کی مختص رقم ابھی خرچ ہونا باقی ہے۔ کل 23 سکیس مکمل ہیں جن کی تفصیل کالم نمبر 7 میں درج ہے۔ 72 سکیس زیر تکمیل ہیں جنہیں ضلعی حکومت اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن T.M.A اپنے اپنے وسائل بجا کر کے مکمل کر رہی ہیں۔

قصبہ روڈو سلطان جھنگ میں بنیادی سہولیات کی فزہمی

*1264، جناب فیصل حیات جو آنے، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ روڈو سلطان (جھنگ) تقریباً 35 ہزار نفوس پر مشتمل ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر گھوٹوں میں سولنگ اور ٹائلیں نہ بچھانی گئی ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس شہر کا ہسپتال اس کی مین سڑک پر واقع ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مین سڑک پر ہر وقت دو اڑھائی فٹ گند اپنی کھڑا رہتا ہے اور لوگوں کو یہاں سے گزرنے میں بڑی دقت کا سامنا رہتا ہے؟
- (ه) اگر درج بالا درست ہیں تو کیا حکومت یہاں پر بنیادی ضروریات، گھوٹوں میں سولنگ، ٹائلیں بچھانے اور مین سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی،

(الف) آبادی قصبہ روڈو سلطان 1998 کی مردم شماری کے مطابق 22143 نفوس پر مشتمل ہے۔ بہت پرانی آبادی ہے اور یونین کونسل نمبر 68 (روڈو سلطان) کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ یہاں پر نمایاں موجودہ نہ ہیں۔ سال 1995-96 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے 369700/- روپے سے تعمیر نالیاں، سونگ اور سیور کا کام مکمل کروایا تھا۔ مذکورہ مکیم کو 1999 میں محکمہ ہڈانے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق شہریوں پر مشتمل کمیٹی کے سپرد کر دیا۔

(ج) قصبہ کا ہسپتال روڈو سلطان اُچ گل امام ننگ روڈ پر واقع ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ یہ سڑک مین لیو روڈ سے لنگ روڈو سلطان سے اُچ گل امام ننگ جاتی ہے اور خاص کر آبادی والا حصہ بہت نیچے ہے اس لئے کبھی سیور بند ہوتا ہے تو سڑک نہی ہونے کے سبب پانی سڑک پر آجاتا ہے۔

(ه) PLGO-2001 کے تحت وائر سپلائی T.M.A کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے گزشتہ سال یونین کونسل نمبر 68 روڈو سلطان کی ترقی کے لئے مبلغ 4.50 لاکھ روپے خرچ کئے اور رواں مالی سال میں مبلغ 12.00 لاکھ روپے نالیاں، سونگ اور پلوں کی تعمیر کے لئے خرچ کر رہی ہے۔

ضلع کونسل سرگودھا میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس

پر عملدرآمد کی صورتحال

*1273 ڈاکٹر ناویہ عزیز، کیا وزیر مقامی حکومت، ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت ضلع کونسلوں کو سال میں کم از کم 50 دن اجلاس

منعقد کرنا ہوتے ہیں؟

- (ب) ضلع کونسل سرگودھا نے 14-1 اگست 2001 سے اب تک کتنے دن اجلاس منعقد کئے ہیں اور اگر ضلع کونسل سرگودھا نے 50 دن اجلاس نہیں کئے تو اس کی کیا وجہ ہے؟
- (ج) کیا حکومت ضلعی حکومت سرگودھا کے آرڈیننس پر عملدرآمد نہ کرنے کی وجوہات کا جواب دے گی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) درست ہے۔

- (ب) 14-8-2001 سے اب تک 12 اجلاس منعقد ہوئے ہیں۔ پہلا اجلاس 2001 کو جبکہ آخری اجلاس 29-7-2002 کو منعقد ہوا تھا۔ نائب ناظم نے مورخہ 24-08-2002 کو جنرل ایکشن میں حصہ لینے کی بناء پر استعفیٰ دے دیا تھا جو شامل منتخب نہ کیا گیا ہے اور آرڈیننس کے تحت کوئی اور نامزدہ اجلاس طلب نہیں کر سکتا ہے جس کی رو سے مورخہ 29-07-2002 کے بعد کوئی اجلاس منعقد نہ ہوا ہے۔

- (ج) آرڈیننس کے تحت نائب ضلع ناظم کے علاوہ کوئی آدمی اجلاس طلب نہ کر سکتا ہے جس کی وجہ سے اجلاس منعقد نہ کیا جا سکا۔

T.M.A سرگودھا کے ذمہ کنٹونمنٹ بورڈ سرگودھا کے واجبات

*1274، ڈاکٹر نادیہ عزیز، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 34 سرگودھا میں وہ علاقے شامل ہیں جن کا زیادہ تر تعلق کنٹونمنٹ بورڈ سرگودھا سے

ہے۔ ان علاقہ جات میں پینے کے پانی، سیوریج، صحت اور صفائی کا نظام تباہ و برباد ہو چکا ہے اور

عوام بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں کنٹونمنٹ بورڈ کے مطابق تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن

سرگودھا نے کئی سالوں سے کنٹونمنٹ بورڈ کے وصول کردہ واجبات بورڈ کو ابھی تک ادا

نہیں کئے ہیں۔ یہ واجبات تقریباً 3 کروڑ 37 لاکھ 21 ہزار 663 روپے کے قریب ہیں۔ کنٹونمنٹ

بورڈ کی بارگزارشات اور تقاضوں کے باوجود تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن یہ واجبات ادا نہیں کر رہی جس کی وجہ سے کنٹونمنٹ بورڈ کے رستے والے عوام الناس سخت اذیت میں مبتلا ہیں۔

(ب) کنٹونمنٹ بورڈ کے انچارج ایس کمانڈر سر گودھا، گورنر پنجاب لیٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) غلام مقبول صاحب سے بات کر چکے ہیں اور واجبات کی ادائیگی کے لئے گورنر پنجاب اپنے تحریری احکامات بھی صادر فرما چکے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بتانے گی کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سر گودھا یہ واجبات کیوں ادا نہیں کر رہی اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) کنٹونمنٹ بورڈ میں شامل علاقہ جات کو پانی، سیوریج، صفائی کی سہولتیں فراہم کرنا کنٹونمنٹ بورڈ کی ذمہ داری ہے کیونکہ عوام سے ٹیکس اور دیگر واجبات وہی وصول کرتے ہیں۔ جہاں تک واجبات ادا کرنے کا تعلق ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ اور سابقہ میونسپل کارپوریشن کے درمیان 13 فیصد حصہ ادا کرنے کا معاہدہ ہوا تھا جس کی میعاد مورخہ 30-06-1999 کو ختم ہو چکی ہے اور حکومت نے اوکٹرائٹ کی وصولی بھی 30-6-1999 کو بند کر دی تھی جس کی وجہ سے واجبات ادا نہیں کئے جاسکے مورخہ 14-8-2001 سے ٹی۔ایم۔اے معرض وجود میں آئی ہے۔ تمام بھاریاجات ادا کرنے کا ٹی۔ایم۔اے سر گودھا ذمہ دار نہ ہے کیونکہ ٹی۔ایم۔اے کی مالی پوزیشن انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ حکومت پنجاب کو اس بارے میں تحریر کیا گیا تھا جس پر حکومت نے فنڈ دینے سے انکار کر دیا ہے اس طرح ادائیگی نہ کی جاسکی۔ تاہم مبلغ 1,03,07,999 روپے ادا کرنے تھے جبکہ بورڈ نے بڑھا چڑھا کر ڈیمانڈ کی ہے۔ اس طرح ٹی۔ایم۔اے سابقہ میونسپل کارپوریشن (رقم اوکٹرائٹ) کے ذمہ واجبات سے قطعاً مطابقت نہ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کنٹونمنٹ بورڈ کے عوام کو ٹی۔ایم۔اے پانی کی سہولت میسر کر رہا ہے جس کی ادائیگی بھی کنٹونمنٹ بورڈ نے ٹی۔ایم۔اے کو کرنی ہے۔ تاہم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے مبلغ 15 لاکھ روپے ماہ جون میں کنٹونمنٹ کو ادائیگی کر دی ہے۔

- (ب) ٹی۔ ایم۔ اے کی کمزور مالی حالت کے باوجود گورنر پنجاب کے احکامات کی تعمیل میں مبلغ 15 لاکھ روپے ادائیگی کی مدت میں ماہ جون 2003 کو کر دی گئی۔
- (ج) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سرگودھا کی مالی حالت انتہائی کمزور ہے جس کی وجہ سے سابقہ میونسپل کارپوریشن سرگودھا کے واجبات کی ادائیگی گورنمنٹ کی طرف سے مالی اعانت کے بغیر ناممکن ہے۔ تاہم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بچت کر کے اس کی ادائیگی کرے۔

یو سی۔ 113 اقبال ٹاؤن کے نامکمل ترقیاتی کام

1294*، مہر اشتیاق احمد، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 کیا یہ حقیقت ہے کہ ٹاؤن ناظم اقبال ٹاؤن کے مینڈر مورخہ 2002-6-13 میں شامل 59 پی۔ سی۔ سی فلورنگ سٹریٹ نمبر 24، رانا غاؤر سٹریٹ، عبدالحق سٹریٹ، ماسٹر محمد اصغر سٹریٹ یونین کونسل 115 اور 51 پی۔ سی۔ سی فلورنگ مکی عبدالستار کونسل، عثمان پارک مکی مین روڈ، کوٹ محمدی بلال کالونی نمبر 2 یونین کونسل 113 ابھی تک مکمل نہیں کی گئیں۔ وجوہات بیان کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

یونین کونسل نمبر 113 کے ناظم میں محمد اسلم نے ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور کو مذکورہ منصوبہ جات کے لئے فنڈز مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا جس کی بنا پر مینڈر طلب کئے گئے لیکن بعد ازاں انہوں نے ان منصوبوں کے فنڈز ٹرانسفر کرنے سے معذرت کر لی جس کی وجہ سے مینڈرر کینسل کئے گئے۔ اگر آئندہ مذکورہ منصوبہ جات کے لئے فنڈز مہیا کر دینے گئے تو دوبارہ مینڈر طلب کر کے انہیں مکمل کروایا جائے گا۔

ضلع قصور کے عوام کے لئے میٹھے اور تازہ پانی کی دستیابی

- *1321، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور کا 65 فیصد پانی پینے کے قابل نہیں ہے جس کی ایک وجہ اس ضلع میں بھڑے سازی اور دیگر کارخانوں کا آلودہ ازہریلا پانی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع قصور بھر میں جیپائٹس، ہیٹ اور معدہ ٹی۔بی اور کینسر جیسی مہلک اور موذی امراض بڑھتی جا رہی ہیں اور بچوں میں ہڈیوں کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں جس سے بچے معذور ہو رہے ہیں؟
- (ج) حکومت ضلع بھر کی عوام کو صاف، میٹھا اور تازہ پانی مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

WAPDA Test Report کے مطابق ضلع قصور سے نکلنے والا 40 فیصد پانی کھارا ہے جبکہ تقریباً 700 فٹ گہرائی پر صاف تازہ میٹھے پانی کی سوت موجود ہے۔ یہ بات درست نہ ہے کہ پورے ضلع قصور میں بھڑے سازی اور دیگر کارخانوں کے آلودہ پانی سے پانی ازہریلا ہو رہا ہے جبکہ صرف قصور شہر اور اس کے گرد و نواح کے چند دیہاتوں میں کارخانوں سے خارج ہونے والے پانی میں کفایتیں زمین میں سرایت کر کے زیر زمین پانی کو آلودہ کر رہی تھیں لیکن اب ضلع قصور میں waste water pre-plant کے چالو ہونے سے زیر زمین پانی کافی حد تک بہتر ہو رہا ہے۔

- (ب) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر قصور ملک میں عمومی رجحان کے مطابق تپ دق اور Hepatitis (کالایرکٹن) کے امراض میں کچھ اضافہ ہوا ہے جس کے کنٹرول کے لئے T.B DOTS پروگرام اور حفاظتی ٹیکے شروع کر دینے گئے ہیں۔

(ج) حکومت اب تک ضلع قصور کے تقریباً 56 فیصد شہری علاقوں اور 26 فیصد دیہی علاقوں میں عوام کو بیٹھا اور تازہ پانی فراہم کر چکی ہے اور حال ہی میں سیکرٹری HUD & PHE DEPT پنجاب کو ضلع قصور میں کھارے پانی والے دیہاتوں کی فہرستیں بھیج دی ہیں جن پر حکومت کی طرف سے پیش رفت ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن قصور کی طرف سے Governor Directive کے حوالے سے صاف آباد اور قصور شہر کو بیٹھے پانی کی فراہمی / سیوریج کے لئے جامع سکیمیں تیزی سے تیار کی جا رہی ہیں جو تخمینہ لاکھ کے بعد منظوری کے لئے پیش کی جائیں گی۔

یوسی۔ 15 فیصل آباد کے ترقیاتی فنڈز اور کونسلر

کے لئے اعزازیہ کی مختص رقم کی تفصیل

- *1332، محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر مہاشی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) فیصل آباد ضلعی ناظم نے یونین کونسل نمبر 15 میں کتنے ترقیاتی فنڈز خرچ کئے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی ناظم اعلیٰ نے ترقیاتی فنڈز کی تقسیم یونین کونسل کو مساوی طور پر کی ہے؟
- (ج) ضلعی حکومت فیصل آباد نے اپنے سالانہ بجٹ 2001 میں مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والی خواتین و حضرات کے لئے اعزازیہ (T.A/D.A) مبلغ ستر (70) لاکھ روپے مختص کیا اور سالانہ بجٹ 2002-03 میں ایک کروڑ روپیہ مختص کیا گیا۔ کیا یہ رقم ممبران کو بطور T.A/D.A ادا کی گئی یا کسی اور مد میں خرچ کی گئی؟ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) یونین کونسل نمبر 15 میں ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	خرچہ
2001-02	1 کروڑ 26 لاکھ 37 ہزار روپے
2003-04	2 کروڑ 12 لاکھ 45 ہزار روپے
	نوٹل خرچہ
	3 کروڑ 38 لاکھ 82 ہزار روپے

(ب) فیڈ ضلعی حکومت کی پالیسی اور ضلع کونسل کی منظوری سے ہر یونین کونسل میں ان کی ضروریات کے مطابق تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ج) سال 2001 میں شخص شدہ رقم مبلغ 70 لاکھ میں سے 18 لاکھ 46 ہزار روپے ممبران ضلع کونسل کو صرف T.A/D.A کی حد میں ادا کئے گئے ہیں۔ سال 2003-04 کے لئے رقم ایک کروڑ روپے رکھی گئی ہے جو کہ ابھی تک خرچ نہیں کی گئی کیونکہ ابھی تک حکومت پنجاب نے اعزازیہ منظور نہ کیا ہے۔

نکاح رجسٹریشن کا اختیار اور دائرہ کار

- *1353، جناب محمد وقاص، کیا وزیر مہاشی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ نکاح رجسٹریشن کا اختیار یونین کونسل کے سیکرٹری کو دے دیا گیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عموماً ایک یونین کونسل میں ایک ہی سیکرٹری ہوتا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک یونین کونسل میں دس سے بارہ دیہات ہوتے ہیں جن کی آبادی بیس چھبیس ہزار (کم از کم) ہوتی ہے؟
- (د) اگر درج بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا سیکرٹری یونین کونسل آسانی سے یہ خدمات انجام دے سکے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

- (الف) یہ درست نہیں ہے کہ نکاح رجسٹریشن کا اختیار یونین کونسل کے سیکرٹری کو دے دیا گیا ہے۔ نکاح کی رجسٹریشن حسب سابق نکاح خواں کرتا ہے جس کے لئے متعلقہ یونین کونسل سے لائسنس حاصل کرنا ضروری ہے۔
- (ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے سیکشن 74 کے تحت ایک یونین کونسل میں تین سے زیادہ سیکرٹری نہیں ہو سکتے۔ لہذا اس طرح کی کوئی پابندی نہیں ہے کہ یونین کونسل میں ایک سیکرٹری ہی ہو گا۔
- (ج) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے مطابق اس طرح کی کوئی پابندی نہیں کہ ایک یونین کونسل میں دس سے بارہ دیہات ہونے چاہئیں نیز یہ کہ ان کی آبادی بیس چھتیس ہزار ہونی چاہئے۔
- (د) درج بالا جوابات کی روشنی میں اس جز کا جواب ضروری نہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بوگھد۔ تحصیل سوہاؤہ ضلع جہلم۔

ذرائع آمد و رفت کے مسائل

- 169، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ بوگھد تھانہ ڈومیلی تحصیل سوہاؤہ ضلع جہلم کی آبادی دو لاکھ کے قریب ہے اور یہ علاقہ دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اور ذرائع آمد و رفت سے محروم ہے؟
- (ب) اگر جزیلا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ علاقہ کی ضروریات کے پیش نظر ذرائع آمد و رفت کا کوئی انتظام کرنے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

- (الف) علاقہ بوگھلہ کی آبادی تقریباً ایک لاکھ کے قریب ہے جو پہاڑی سلسلوں کے درمیان واقع بیشتر دیہات پر مشتمل ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ علاقہ ذرائع آمدورفت سے محروم ہے بلکہ ان دیہاتوں کو مقامی طور پر چلنے والی بسوں کے ذریعہ ذرائع آمدورفت کی سہولت مہیا ہے۔
- (ب) آمدورفت کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے مقامی ٹرانسپورٹروں کے تعاون سے اس علاقے کے لئے بسوں کی تعداد بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

پی پی۔ 167 شیخوپورہ۔ صفائی کی صورت حال

اور عملہ صفائی کی تفصیل

- 172، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پی پی۔ 167 میں تعینات sweepers کے نام اور ایڈریس کیا ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سینٹری انسپکٹرز کے نام اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ سوائے بااثر افراد کے گھروں کے سامنے تمام شہر میں صفائی کا ناقص انتظام ہے۔ گندگی کے ڈھیر تو ہسپتال کے بھی باہر سڑک پر نظر آتے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینٹری ورکرز اور sweepers اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتے اور اپنی تنخواہ کا ایک بڑا حصہ انتظامیہ کے کارندوں کو نذرانہ پیش کرتے ہیں؟
- (د) کیا حکومت ہالڈنڈرمانے لینے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

- (الف) سینٹری ورکرز کے نام اور پتے تتمہ "الف" پر لف ہیں جبکہ سینٹری انسپکٹرز کے نام اور گریڈ تتمہ "ب" پر موجود ہیں۔ (تتمہ "الف" اور "ب" ایوان کی میز پر دینے گئے ہیں)

- (ب) یہ درست نہ ہے۔ ہسپتالوں کا کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے کے لئے ہسپتال کے ساتھ تختہ ڈپو قائم کیا گیا ہے جہاں سے روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ اکٹھا جاتا ہے۔
- (ج) یہ درست نہ ہے۔
- (د) اگر ایسا کوئی کیس سامنے آیا تو ذمہ دار اہلکار کے خلاف لازمی تادیبی کارروائی عمل میں لائی جانے گی۔

ناظم ضلع شیخوپورہ کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں

اور اخراجات کی تفصیل

176، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع شیخوپورہ کے ناظم اور اس کے عائدان کے استعمال میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان تمام گاڑیوں میں پٹرول سرکاری خرچے سے پورا کیا جاتا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) ضلع ناظم کے استعمال میں دو سرکاری گاڑیاں ہیں۔ ایک ٹیوٹا کرولا کار اور ایک ٹیوٹا لینڈ کروزر

ماڈل 1992 جو ضلع ناظم سرکاری امور کو سرانجام دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے

عائدان کا کوئی فرد سرکاری گاڑی استعمال نہ کرتا ہے۔

(ب) سرکاری امور کی سرانجام دہی کے لئے ان گاڑیوں میں پٹرول سرکاری خرچے سے پورا کیا جاتا

ہے۔

T.M.A فیروز والا کے سال 2000-2001 کے ترقیاتی کاموں

اور اسسٹنٹ تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس) کی تفصیلات

198، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ٹاؤن کمیٹی فیروز والا نے مالی سال 2000-2001 میں کل کتنی ڈویمنٹ سکیمیں مکمل کیں۔ ان کا ٹیکہ کن کن فرموں کو دیا گیا اور ٹاؤن کمیٹی کے کن کن ملازمین نے ان سکیموں کی نگرانی کی۔ مینڈرزاگر اخبارات میں دینے گئے تو ان کی کاپی مہیا کی جانے جبکہ آخری ادائیگی کے بل کی صدقہ کاریاں مہیا کی جائیں؟

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹو فیروزوالہ میں اسسٹنٹ تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس) کی پوسٹ پر کل کتنے افسران کام کر رہے ہیں ان کے نام ولدیت تعلیمی قابلیت اور مستقل سکونت کیا ہے۔ ان افسران کے خلاف آج تک کل کتنی انکوائریاں مکمل / زیر غور ہیں۔ ان میں انہیں کیا کیا سزا تجویز کی گئی نیز یہ افسران پنجاب بھر میں کہاں کہاں تعینات رہے ان کا دورانیہ بیان کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی،

(الف) ٹاؤن کمیٹی فیروزوالہ نے مالی سال 2000-2001 میں 22 عدد ترقیاتی سکیمیں مالیاتی مبلغ 9,06,714 روپے میں مکمل کروائی تھیں۔ مالی سال 2000-2001 کی ADP کے مطابق 37 سکیمیں مالیاتی 20 لاکھ روپے منظور ہوئیں جس کا اخیار اشتہار برائے طلبی نینڈر مورخ 15-10-2000 کو روزنامہ "پاکستان" لاہور میں شائع ہوا (کاپی تہہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) فنڈز کی کمی کی بناء پر منظور شدہ 37 سکیموں کی بجائے صرف 22 سکیمیں مکمل کی گئیں جن کی تفصیل (تہہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور جبکہ آخری ادائیگی کے بل کی صدقہ کاریاں (تہہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تحصیل فیروزوالہ میں اسسٹنٹ تحصیل آفیسر کی دو پوسٹیں ہیں۔ جن پر محمد سعید بی ایس۔ 17، لوکل کونسل سروس اور قیصر منصور بی ایس۔ 17 پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ تعینات ہیں۔ مسٹر محمد سعید، یکم ستمبر 1990 کو بطور انجینئر بی۔ ایس۔ 17، لوکل کونسل سروس میں بھرتی ہوئے ان کے والد کا نام عبدالجید اور تعلیمی قابلیت بی۔ ایس۔ سی (سول انجینئرنگ) اور (ماننگ انجینئرنگ) ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ان کی مستقل رہائش مکان نمبر 7 مئی نمبر 7 حبیب

کنج لاہور ہے۔ سروس کے دوران ان کے خلاف دو محکمہ انکوائریز ہوئیں ایک کا تعلق میٹروپولیٹن کارپوریشن سے تھا۔ یہ 15-اگست 1998 کو شروع ہوئی اور 26-05-2000 کو مجاز اتھارٹی نے ختم کر دی جبکہ دوسری انکوائری دوسرے انجینئر کے ساتھ ان کی بے قاعدہ تقرری کو مد نظر رکھتے ہوئے شروع کی گئی جو کہ 15-7-03 کو مجاز اتھارٹی نے رپورٹ اور حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ختم کر دی۔

تعیناتی مقام اور دورانیہ ستمبر 1990 تا حال درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مقام تعیناتی	دورانیہ
1.	ایس ڈی او، لوکل باڈی، سیالکوٹ	10-09-1990 to 08-06-1991
2.	ڈسٹرکٹ انجینئر، ضلع کونسل، نارووال	09-06-1991 To 19-08-1993
3.	ڈسٹرکٹ انجینئر، ضلع کونسل، ایک	20-08-1993 To 31-12-1993
4.	اسسٹنٹ میونسپل انجینئر، میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور	1994 To 18-07-2000
5.	ایس ڈی او، ضلع کونسل، قصور	19-07-2000 To 31-07-2002
6.	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (میکنیکل) قصور	01-08-2002 To 10-11-2002
7.	اسسٹنٹ تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس) فیروزوار	11-11-2002 To Date

مسٹر قیصر منصور 14-10-1987 کو بطور انجینئر بی۔ ایس 17، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں بھرتی ہوئے۔ ان کے والد کا نام خواجہ عبدالجالحق اور تعلیمی قابلیت بی۔ ایس۔ سی (سول انجینئرنگ) ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ان کی مستقل رہائش جہلم میں ہے۔ اس کے خلاف ایک محکمہ انکوائری ہوئی اور قصور وار ٹھہرا اور سزا صغیرہ تجویز ہو گئی۔ بحوالہ حکم مورخہ 11-03-1991 اور اس کی سالانہ مالی ترقی روک دی گئی۔

تعیناتی مقام اور دورانیہ 04-10-1987 تا حال درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مقام تعیناتی	دورانیہ
1.	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) قصور	14-10-1987 To 21-10-1987
2.	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) جینے آفس	21-10-1987 To 20-11-1987
3.	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) سب ڈویژن، راولپنڈی	20-11-1987 To 10-12-1987

10-12-1987 To 23-11-1988	ایس۔ ڈی۔ او	4
23-11-1988 To 29-04-1989	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) بیڈ آفس	5
29-04-1989 To 17-07-1993	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) سب ڈویژن 'سرگودھا	6
17-07-1993 To 26-04-1994	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) سب ڈویژن 'جنوب پورہ	7
26-04-1994 To 16-05-1996	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) سب ڈویژن 'سیالکوٹ	8
16-05-1996 To 17-06-1996	انتقال تعیناتی	9
17-06-1996 To 7-10-1998	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) سب ڈویژن 'شرقیہ	10
07-10-1998 To 28-05-2001	ایس۔ ڈی۔ او (بی۔ ایچ۔ ای) سب ڈویژن II جنوب پورہ	11
28-05-2001 To 30-06-2002	اسسٹنٹ تحصیل آفیسر 'ٹی۔ ایم۔ اے' ہنوکھی	12
30-06-2002 To 17-12-2002	اسسٹنٹ تحصیل آفیسر 'ٹی۔ ایم۔ اے' قصور	13
17-12-2002 To Date	اسسٹنٹ تحصیل آفیسر 'ٹی۔ ایم۔ اے' فیروزوالہ	14

جناب سپیکر، جی 'راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے پنجاب اسمبلی کے اس ہال میں 139 مائیک ہیں جن میں سے 110 مائیک خراب ہیں اور 97-96-1996 میں نیا سسٹم لگانے کے لئے ایک کروڑ کا ٹھیکہ ہوا تھا لیکن ابھی تک وہ مائیک نہیں لگائے گئے۔ اس کے علاوہ اوپر گیلری میں 33 لاکھ روپے کا نیا سسٹم لگوا گیا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جس دن سے اجلاس شروع ہوا ہے کوئی ایک ممبر بھی اوپر نہیں بیٹھا۔ مہربانی کر کے اوپر والے نئے سسٹم کو نیچے کرا لیں یا نیچے نیا سسٹم لگالیں۔ اس کے ساتھ میری ایک اور گزارش ہے کہ نیشنل اسمبلی میں اسمبلی ملازمین کو اضافی تنخواہ دی گئی ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی آپ مہربانی کر کے اضافی تنخواہ announce کر دیں۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ نے بھی اور ایک اور معزز ممبر نے بھی یہ point raise کیا تھا۔ سپیکر اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے ایک تنخواہ دے سکتا ہے۔ اگر اس سے کوئی اضافی تنخواہ دینی ہے تو اس کے لئے فنانس کمیٹی سے approval لینا پڑھتی ہے۔ میں نے اس حوالے سے آرڈر کر دیئے ہیں تو جوئی فنانس کمیٹی کی میٹنگ ہوگی تو اس میں لے آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ انشاء اللہ وہ منظور ہو جائے۔ دوسری بات آپ نے مائیک کے بارے میں کی ہے۔ جیسے آپ نے فرمایا یہ مسئلہ کافی دیر سے چلا آ

رہا ہے لیکن پھر میسج کورٹ میں چلا گیا تھا جس کی وجہ سے delay ہوئی ہے۔ ہم انشاء اللہ ایوان کے اندر پورا مائیک سسٹم install کریں گے۔

کنرل (ر) شجاع خانزادہ، پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر! جناب سپیکر، جی خانزادہ صاحب!

کنرل (ر) شجاع خانزادہ، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بڑے important subject کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آپ نے بھی سنا ہوگا کہ امریکہ میں mad cow disease بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور 48 ملکوں نے ان کی beef import ban کر دی ہے۔ ابھی سنتے میں یہ آیا ہے کہ تقریباً 38 ہزار ٹن beef third world countries کی طرف divert ہو رہی ہے۔ ہمارے پاس پاکستان میں اس وقت کافی سارے ایسے ریسٹوران ہیں جو امریکن بیف import کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت اور ہمارے متعلقہ افسران اس پر attention دیں اور ensure کریں کہ باہر کے ممالک سے آنے والے بیف کے اوپر ban لگ جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ اب ہم Privilege Motion take up کرتے ہیں اور تحریک استحقاق نمبر 8 محترم پروین مسعود بھٹی صاحبہ کی ہے۔ یہ move کی ہوئی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مجھے ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا لیکن بے شک آپ اسے accept کر لیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! یہ pending کر لیں ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! سیشن آج ختم ہو رہا ہے تو پھر اسے کب take up کیا جائے گا؟ کیونکہ یہ کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں تھا اگر یہ ایک فون بھی کرتے تو اس کا جواب آ جاتا۔

جناب سپیکر، اس کا جواب فیڈرل گورنمنٹ سے آنا تھا اس میں دیر تو لگتی ہے۔ اسے next session تک pending کر لیتے ہیں۔ موٹن pending کی جاتی ہے۔ اب میں ملک نذر فرید کھوکھر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مجلس استحقاقات کی رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے

کی میعاد میں توسیع

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سپیکر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"تحریک استحقاق نمبر 37, 41, 43, 52 to 60, 65 to 72, 107, 111 and 116

کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں

دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"تحریک استحقاق نمبر 37, 41, 43, 52 to 60, 65 to 72, 107, 111 and 116

کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں

دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر، اب میں محترمہ شگفتہ انور صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ مجلس قائمہ برائے قانون و

پارلیمانی امور کی تحریک پیش کریں۔

مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ بابت مسودہ قانون

نظر ثانی مشاہرات عوامی نمائندگان پنجاب مصدرہ 2003

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ شگفتہ انور، بہت شکر ہے، جناب سپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ۔

”مسودہ قانون‘ عوامی نمائندوں کے مشاہرات پر نظر ثانی‘ صدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔“

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

”مسودہ قانون‘ عوامی نمائندوں کے مشاہرات پر نظر ثانی‘ صدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔“

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ بابت شادی بل 2003 کے متعلق قوانین پر عملدرآمد کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع جناب محمد حسن خان لغاری، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

”شادی سے متعلق قانون پر عملدرآمد کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔“

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

”شادی سے متعلق قانون پر عملدرآمد کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔“

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! انہوں نے جس کمیٹی کا ذکر کیا ہے۔ ابھی تک تو یہ کمیٹی بنی نہیں ہے اور اس کا ابھی تک ایک بھی اجلاس نہیں ہوا۔ یہ اس کی توسیع کی کیسے بات کر رہے ہیں؛ جبکہ یہ کمیٹی پوری طرح install ہی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر، ابھی تو رپورٹ پیش کرنی ہے۔ پہلے meeting ہوگی اس میں جو بھی بزنس ہوگا اسے ایوان میں لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، یہ کب تک ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، ابھی تو انہوں نے دو ماہ کی ہمت مانگی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! کمیٹی تو ابھی بنی نہیں ہے۔ یہ ہمت تو بعد میں مانگیں نا۔

جناب سپیکر، کوشش کریں گے کہ دو ماہ کے اندر کمیٹی بھی بن جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! کمیٹی بن چکی ہے۔ اس کے چیئرمین کا انتخاب ہونا ہے۔

ابھی میں نے اپنے سٹاف کو کہا ہے کہ اگر قاسم ضیاء صاحب سے ہمارا رابطہ ہو جاتا ہے تو آج ہی resolution in کروالیں گے۔

تحریریک التوائے کار

جناب سپیکر، جی رو کھڑی صاحب! آپ کچھ فرمانا چاہ رہے تھے۔

تحصیل لیاقت پور میں سکارپ VI کے سرکاری ٹیوب ویلوں کی بندش

(...بحث جاری)

وزیر مال، جناب سپیکر! محمد اقبال رئیس صاحب نے ایک تحریک التوا، کارمیش کی تھی تو اس کا جواب

جناب نے آج کے لئے fix کیا تھا تو اس میں اقبال صاحب نے پنجاب اسمبلی میں تحریک التوائے کار 898

میش کی جس پر سپیکر کی ہدایت پر کپاس کی کاشت کے مندرجہ ذیل سترہ اضلاع کے ای ڈی اوز ریونیو کو

مورخہ 15 نومبر کو کہا تھا کہ وہ مشترکہ سروے رپورٹ بھجوائیں۔ اوکاڑہ، بہاولپور، فانیوال، بہاولنگر، وہاڑی،

رحیم یار خان، سلطان، مظفر گڑھ، لودھراں، ڈی۔ جی۔ خان، راجن پور، یا کیتن، ساہیوال، جھنگ، فیصل آباد،

ٹوبہ یک سنگھ اور بھکر۔ اب تک مندرجہ ذیل گیارہ اضلاع بہاولپور، بہاولنگر، وہاڑی، رحیم یار خان، ملتان، پاکپتن، ساہیوال، جھنگ، ٹوبہ یک سنگھ، بھکر اور فانیوال سے رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔

- 1- ضلع ٹوبہ یک سنگھ کے 39 متاثرہ دیہات کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جا چکا ہے۔
- 2- ضلع رحیم یار خان کے 212 دیہات متاثر ہوئے جن میں سے 174 دیہات میں 50 فیصدی سے زیادہ نقصان ہوا ہے لہذا ان دیہات کو آفت زدہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اس طرح ضلع بہاولپور کے 82 دیہات کو بھی آفت زدہ قرار دیا جا رہا ہے۔
- 3- باقی اضلاع یعنی بھکر، وہاڑی، ملتان، ساہیوال، جھنگ، فانیوال، پاکپتن اور بہاولنگر میں ای۔ ڈی۔ او (آر) صاحبان کی رپورٹ کے مطابق کپاس کی فصل کو نقصان نہ پہنچا ہے جبکہ اوکاڑہ، مظفرگڑھ، لودھراں، ڈی۔ جی۔ خان، راجن پور اور فیصل آباد کے اضلاع سے رپورٹیں اس ضمنے متوقع ہیں اور ان اضلاع کے ای۔ ڈی۔ او (آر) صاحبان سے مسلسل رابطہ ہے اور رپورٹس آنے پر ضروری کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کا ان اضلاع کی طرف سے شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور بالخصوص پنجاب کے عوام کی طرف سے کہ انہوں نے ایک چیز کو تسلیم کیا ہے۔ ان سے اتنا ہی ہے کہ جو بھی فیصد کریں تو جلدی کریں تاکہ صحیح وقت پر لوگوں کو relief مل جائے۔ یہ نہ ہو کہ یہ فیصد دو، دو تین تین سال تک لٹکا رہے۔

چنیوٹ میں واقع شوگر ملوں کی طرف سے گئے

کی قیمت کی عدم ادائیگی

(--- بحث جاری)

جناب سپیکر، شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 971 جناب علی حسن رضا قاضی صاحب کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے، اس کا جواب آتا تھا۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میرے بھائی کا یہ بڑا جائز مسند ہے۔ انہوں نے جو تحریک ہمیش کی ہے تو اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر جھنگ کے جواب مورخہ 24-12-2003 کے مطابق تحصیل جینوت ضلع جھنگ میں دو شوگر مزار، رمضان اور پازبانوالی شوگر مزار ہیں۔ جن کے ذمہ دوران سال 2002-03 خرید کردہ گنے کی قیمت مبلغ 27 ملین اور دوسری مل 0.289 ملین روپے بالترتیب واجب الادا ہیں نیز ادائیگی کے وقت دس فیصد کٹوتی نہیں کی جارہی اور قانون نمبر 14-2 پنجاب شوگر فیڈریز کنٹرول رول بذریعہ 1950 کے تحت تمام شوگر مزار گنا خرید کرنے کے بعد پندرہ دن کے اندر قیمت ادا کرنے کے پابند ہیں۔ مذکورہ قواعد و ضوابط گنے کی قیمت کی ادائیگی کے لئے شوگر مین پنجاب کی انتظامیہ کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ عدم ادائیگی کی صورت میں زیر دفعہ 22 پنجاب شوگر مزار کنٹرول ایکٹ مجریہ 1950 متعلقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا جاسکتا ہے۔

جناب والا! یہ ہماری روٹین کی کارروائی ہے جو ہم کرتے ہیں لیکن میرے بھائی کا مسند بڑا جائز ہے۔ میں ان سے اپیل کرتا ہوں اور مودبانہ استدعا کرتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ وقت طے کر لیں تو میں کہیں کمشنر اور شوگر مزار ایسوسی ایشن کے صدر کو بلاؤں گا۔ وہ دونوں مل کر اور حکومت پنجاب اپنا پورا اثر و رسوخ استعمال کر کے ان کی بروقت ادائیگی کروانے کے لئے پوری کوششیں بروئے کار لائیں گے اور قانون کے اندر رستے ہونے جو بھی ان کی امداد ہو سکتی ہے وہ بھرپور طریقے سے کریں گے۔ اس میں ہماری کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری تحریک اتوانے کا تھی، میں اس کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، میرے پاس صرف ایک ہی تھی۔

سید ناظم حسین شاہ، میں نے کل جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر، جی، قاضی صاحب!

جناب علی حسن رضا قاضی، جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ کچھ recoveries باقی ہیں۔ جہاں تک کوئی کی بات ہے تو وہ مل انتظامیہ نہیں کر رہی۔ مل انتظامیہ نے باہر اپنے اجنت بٹھانے ہونے ہیں۔ جب کوئی غریب کسان مل والوں سے پیسے لینے جاتا ہے تو مل ان کو direct پیسے نہیں دیتی تو پھر وہ اجنتوں سے رابطہ کرتا ہے تو اجنت اس میں دس فی صد کوئی کر کے اس سے سی۔ پی۔ آر خرید لیتے ہیں تو مل اجنتوں کو ادائیگی کر رہی ہے۔ میں وزیر صاحب کا مشکور ہوں، وہ وقت مقرر کر لیں کیونکہ یہ تحصیل کا بڑا اہم مسئلہ ہے اور کافی کسانوں کے پیسے رکے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ وزیر خوراک کے جمیئر میں جا کر وقت طے کر لیں۔ محرک اس کو مزید press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

جناب قمر حیات کاٹھیا، جناب سپیکر! مل والے جو ظلم کر رہے ہیں۔ میرا تعلق بھی بھنگ سے ہے اور رمضان شوگر مل کے متعلق میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ غریب کسانوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے تو اس مل کا مالک کون ہے اور کون ہے جو پیسے ادا نہیں کر رہا اور پیسے دبا کر بیٹھا ہوا ہے لہذا ہمیں اس کے مالک کا نام تو بتا دیا جائے؟

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ میٹنگ میں کاٹھیا صاحب کو بھی بلا لیں۔ اچھی تحریک اتوانے کا لہ کلپل الرحمن ایڈووکیٹ صاحب کی ہے۔

گوجرانوالہ پولیس کا گینگ ریپ کے مرتکب ملزمان

کو گرفتار کرنے میں پس و پیش

لہ کلپل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ ہے کہ روزنامہ "توانے" وقت "مورٹ" 19۔ نومبر 2003 کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ میں راکٹر مہموہی بھتیجی سے

اوباش نوجوانوں کا گینگ ریپ، خواتین حافظ آباد جا رہی تھیں، ویگن خراب ہو گئی تو مزمل مگر کا بنا کر ڈیرے پر لے گیا۔ چھ ملازموں نے باری باری زیادتی کی۔ ریڈ کے دوران ڈیرے سے شراب کی چالو بھینیاں اور بوتلیں برآمد جبکہ پولیس نے ابھی تک کوئی بھی نامزد ملازم گرفتار نہ کیا ہے اس واقعے کے خلاف اہلین علاقہ نے احتجاج بھی کیا مگر پولیس ملازم کی سرپرستی کر رہی ہے اور ان کو گرفتار نہیں کر رہی جس کی وجہ سے ملازم مدعی پارٹی کو صلح کے لئے مجبور کر رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، پارلیمانی سیکرٹری ہوم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب سپیکر! یہ درست نہ ہے کہ ملازم گرفتار نہیں ہونے بلکہ ملازم گرفتار ہو چکے ہیں اور چالان submit کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ ملازم گرفتار ہو چکے ہیں۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، محرک اس کو press نہیں کر رہے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار مہر خالد محمود سرگاز صاحب کی ہے۔

جناب قمر حیات کاٹھیا، ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے وہ نہیں آسکے اس لئے اسے pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار 1018 بھی مہر خالد محمود

سرگاز صاحب کی ہے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار 1023 سید احسان اللہ

وقاص صاحب اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ جی سید احسان اللہ وقاص صاحب!

ڈھکو چشتی، پاک پتن میں بس ڈرائیور کا طلباء

پر بس چڑھانے سے ہنگامہ آرائی

سید احسان اللہ وقاص، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخ 16 نومبر 2003 کی خبر کے مطابق ڈھکو چشتی پاکپتن میں طلبہ سکول و کالج جانے کے لئے کھڑے تھے کہ ایک ڈرائیور نے بس اوپر چڑھادی اور واقعہ کے بعد ہزاروں مشتعل طلباء نے دفاتر، ہسپتال اور کئی دکانوں کے پیشے توڑ دیئے نیز بسوں، وینوں اور پٹرول پمپوں پر بھی ہتھراؤ کیا گیا۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لالھی چارج اور ہوائی فائرنگ کی جس سے متعدد طلباء زخمی ہوئے اور کئی طلباء کو گرفتار کر لیا گیا۔ واقعات کے مطابق ڈرائیور نے طلباء کو اپنی بس میں سوار ہونے سے روکا اور بس بھاگی جس کے باعث چار طلباء زخمی ہو گئے۔ ایک طالب علم موقع پر دم توڑ گیا اور ڈرائیور بھاگ گیا اور علاقے میں فرانسپورٹ بند ہو گئی۔ امن عامہ کی اس بگڑتی ہوئی صورتحال سے علاقہ میں کئی غم و غصہ اور بے چینی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! اصل حقائق یہ ہیں کہ مورخ 15 نومبر 2003 کو مدعی محمد حسین ساکن ڈھکو چشتی نے بیان دیا کہ امروز سوا آٹھ بجے دن وہ مع محمد نواز اڈا کوٹ دیوان موجود تھے۔ طالب علم بھی کالج اور سکول پاکپتن جانے کے لئے کھڑے تھے کہ بس نمبر 888052 کراہی جو کہ ہوتہ کی طرف سے آئی جس کو طالب علموں نے روکا کہ ہمیں بھی پاکپتن لے چلیں۔ جس پر ڈرائیور محمد افضل ولد محمد امین ساکن پاکپتن چلا رہا تھا اس نے کہا کہ بس میں جگہ نہیں طالب علموں نے حد کی کہ ہم نے پاکپتن ضرور جانا ہے۔ گاڑی کو روکنے کی کوشش کی تو ذوالفقار عرف بگا ولد محمد علی قوم کھوکھر ساکن امر سنگھ اڈا انچارج بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ڈرائیورنگ سیٹ سے محمد افضل کو اٹھایا اور خود ڈرائیورنگ

سیٹ پر بیٹھ گیا اور بس کو تیزی سے چلا کر جان بوجھ کر طالب علموں پر پڑھا دی۔ جس سے عمران ولد لال دین قوم کھوکھر سکڑ ڈھکو چستی مکمل طور پر کچلا گیا اور موقع پر ہلاک ہو گیا۔ محمد عمران ولد محمد حنیف منظور احمد ولد بشیر احمد محمد اشرف ولد نذیر بس سے نکلانے سے زخمی ہو گئے ڈرائیور ذوالفقار نے جان بوجھ کر بس طالب علموں پر پڑھا کر عمران کو قتل کیا ہے جبکہ منظور، عمران، اشرف کو زخمی کیا ہے۔

اس پر مقدمہ نمبر 553/2003 مورخہ 11۔ مئی 2003 جرم 302/334 تعزیرات پاکستان درج رجسٹر ہوا ہے۔ تفتیش عمل میں لائی گئی۔ مزم ذوالفقار عرف بگا کو مورخہ 17۔ نومبر 2003 کو گرفتار کر کے مورخہ 18۔ نومبر 2003 کو حوالات جوڈیشل بھجویا گیا۔ مزم کے خلاف چالان نامکمل مرتب کر کے عدالت بھجویا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں جیلے کبھی شکایت دفتر ڈی۔ پی۔ او یا مقامی پولیس کو نہ دی گئی تھی۔ وقوعہ کے دن کالج کے طلبہ نے جلوس نکالا کچھ توڑ پھوڑ کی اور بس نمبر 7768 LEK کو نذر آتش کر دیا اور 35/40 بسوں کے شیشے توڑ دئے اس صورتحال کے پیش نظر طالب علموں اور اڈا انچارجوں کے مابین کشیدگی ہو گئی جس کی وجہ سے مقدمہ نمبر 281/2003 مورخہ 15۔ نومبر 2003 جرم 435/445/27/148/149 ت پ تھانہ سٹی پاکپتن درج رجسٹر ہوا۔ بروقت پولیس کے پہنچنے پر حالات کو کنٹرول کیا گیا اور حفظ ماتقدم کے طور پر پولیس کی ذیوی تعلیمی اداروں اور بس سٹینڈز پر لگائی گئی۔ اس کے بعد کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا ہے اور نہ ہی کوئی جلوس نکالا گیا ہے۔ حالات اس وقت مکمل طور پر پر سکون ہیں۔

جناب سیکرٹری، جی، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بہت تفصیل سے اس بارے میں تفصیل بیان فرمائی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ صورتحال دراصل یہ ہے کہ تعلیمی ادارے دُور دُور ہیں۔ دیہات اور جموں جموں شہروں سے طلبہ کی ٹولیاں main roads پر مختلف بسوں میں سوار ہونے کے لئے کھڑی ہوتی ہیں۔ یہ ایک جگہ پر واقع ہو گیا ہے لیکن دراصل دیگر جگہوں پر اس طرح کے حادثات ہو سکتے ہیں۔ بسوں والے ان کو بھاتے نہیں ہیں اس لئے میں اس بارے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کا کوئی الگ انتظام ہونا چاہئے۔ بسوں والے ان کو بھاتے نہیں اگر وہ سڑک

کے درمیان آ کر کھڑے ہو کر روکنے کی کوشش کرتے ہیں تو بس والے اوپر بڑھا دیتے ہیں۔ میں اس تحریک کو اس یقین دہانی پر stress نہیں کروں گا کہ اگر حکومت آئندہ کے لئے اس چیز کا اہتمام کرے کہ تعلیمی اداروں کو بسیں مہیا کی جائیں تاکہ طالب علموں کو ٹرانسپورٹوں کے رحم و کرم پر نہ محووظ دیا جائے۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ جی، محترمہ! کیا آپ یقین دہانی کرائیں گی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! یہ واقعہ اس تحریک اتوانے کار کے ذریعے اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ صرف ایک شہر یا ایک کالج کا واقعہ نہیں ہے۔ پورے پنجاب میں یہ سلسلہ شروع ہے اور آنے دن سڑکوں پر بسوں کے شیشے بھی ٹوٹتے ہیں اور کبھی وگینوں والے اور ڈرائیور اور کنڈیکٹر اکٹھے ہو کر طلبہ کے ساتھ تشدد آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اس طرح سڑکوں پر بڑی عجیب و غریب صورتحال روزانہ پیدا ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں باقاعدہ سنجیدگی کے ساتھ حکومت کو چاہئے کہ اس پر غور کرے اور میں اس سلسلے میں دو تین باتیں یہ تجویز کرتا ہوں کہ جتنے بھی تعلیمی ادارے ہیں جو سڑکوں پر موجود ہیں وہاں پر باقاعدہ بس سٹاپ مقرر کئے جائیں۔

دوسری بات یہ کہ جو بھی تعلیمی ادارہ ہے اس کے پرنسپل کو اس بات کی ڈائریکشن دی جائے کہ جب بھمنی ہو تو سٹاف کا کوئی ممبر وہاں پر کھڑا کیا جائے تاکہ ایک قطار کے ساتھ طلبہ ان بسوں میں بیٹھیں ورنہ جو بد تمیزی کی صورتحال موقیع پر پیدا ہوتی ہے اس سے طلبہ کے بارے میں بھی بڑا غلط تاثر پیدا ہوتا ہے اور عوام کو بھی سخت تکالیف کا شکار ہونا پڑتا ہے جب بسوں کے شیشے ٹوٹتے ہیں بس وہیں پر کھڑی کر دی جاتی ہے بس آگے نہیں جاتی اس میں بچے، خواتین اور مریض جدید کرب میں مبتلا ہوتے ہیں اس پر کافی سوچ سمجھ کر اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، شکریہ جناب سپیکر! میں معزز رکن کی مشکور ہوں کہ جنہوں نے اتنے social problem کی طرف توجہ دلائی میں ان کو یقین دلاتی ہوں کہ ان تمام تجاویز پر غور و غوض کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چونکہ محرک اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of ہوتی ہے۔

اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 1024 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی ایوان نے متفقہ طور پر گزارش کی تھی کہ براہ مہربانی ہم زراعت پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اجلاس گزر گیا جبکہ سپیکر صاحب نے یہاں پر کہا تھا کہ ہم اس بارے میں کوئی تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ یہ اجلاس بھی بڑا طویل اجلاس تھا جو کہ پندرہ بیس دن چلا ہے۔ شروع دن سے ہی ہم کہتے آئے ہیں کہ جناب مہربانی فرمائیں اور ہمیں وقت دیں ہم زراعت کے موضوع پر تفصیلی بحث کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی طرف سے بھی یقین دہانی آئی کہ جناب ٹھیک ہے ہم کوئی تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے اگر اس اجلاس میں بھی بات نہ ہوئی تو غالباً دو مہینے کے بعد اجلاس ہو گا۔ جب پہلے اجلاس میں 'میں نے بات کی تھی تو اس وقت کپاس کا موسم تھا جو کہ گزر گیا اب گئے کا مرحلہ ہے یہ بھی گزر جانے کا اس وقت سورج کھی کی کاشت ہو رہی ہے اور مارکیٹ میں بالکل کوئی بیج دستیاب نہیں ہے۔ ہمارے مٹلان ڈویژن میں 15۔ جنوری سے کاشت شروع ہوتی ہے اس وقت بیج کا یہ عالم ہے کہ چار سو روپے کلو کا بیج تھا وہ اس وقت آٹھ سو روپے کلو میں بھی دستیاب نہیں ہے۔ یہ وقت بھی گزر جانے کا تو پھر میرے خیال میں دو مہینے کے بعد جب یہ اجلاس ہو گا تو اس وقت صرف روونے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہو گی اور اس وقت ان چیزوں کا کوئی ماوا نہیں ہو گا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ کل کا دن اس کے لئے مقرر کر لیں۔ یقین کریں کہ یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'صدیقی صاحب'

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں نے آٹھ تاریخ کو تحریک اتوانے کا جمع کردانی تھی۔ اس میں صورتحال یہ تھی کہ یہاں اس اجلاس کے دوران سات یونیورسٹیوں کے قیام کے لئے بل آئے ہیں۔ جس میں گجرات یونیورسٹی، گوجرانوالہ یونیورسٹی، لاہور کی یونیورسٹیاں ہیں، راولپنڈی کی یونیورسٹی ہے جناب والا! اہر پنجاب میں سات یونیورسٹیاں بن رہی ہیں اس پر ہمیں قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم خوش ہیں لیکن آپ دیکھیں کہ ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن اور ذیرہ غازی خان ڈویژن تین ڈویژنوں میں چودہ پندرہ اضلاع ہیں۔ انہوں نے وہاں پر ایک یونیورسٹی کے قیام تک کا منصوبہ بھی نہیں دیا۔ اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ پوائنٹ آؤٹ اس لئے کیا کرتا ہوں کہ ہم آپس میں محبتیں قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ یہاں کئی لوگ میرے بھائی کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ آپ تعصب کی بات کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں بھائی ہم محبتوں کی بات کرتے ہیں۔ آپ نے ہر ضلع میں یونیورسٹی دے دی ہے آپ نے گجرات میں یونیورسٹی دے دی، گوجرانوالہ میں یونیورسٹی دے دی اسکے مرحلے میں آپ کا سونکے میں دے دیں گے، ماہر مریہ کے میں دے دیں گے لیکن تصور کیا ہے کہ پورے ملتان ڈویژن میں 'پورے بہاولپور ڈویژن میں 'پورے ذیرہ غازی خان ڈویژن میں کسی کالج کو upgrade کرنے کا اور کوئی یونیورسٹی قائم کرنے کا پروگرام نہیں بنایا گیا۔ آپ کے رویے پر تبصرہ تو نہیں کیا جاسکتا لیکن میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ نے اس تحریک کو ضابطے کے مطابق قرار دے کر یہاں پر بحث کرنے کی اجازت دینی تھی۔ جنوبی پنجاب کے لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں خواہ وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں آپ ان سے پوچھ لیں کہ کیا وہ اپنے ڈویژن میں کوئی یونیورسٹی نہیں چاہتے؟ یہ یہاں بات کرنے کے لئے آئے ہونے ہیں ان کو اپنے ڈویژن میں کوئی تعلیمی ادارہ نہیں چاہتے اگر یہ چاہتے ہیں تو کم از کم کھڑے ہو کر بات کریں کہ ہمیں یونیورسٹی چاہتے، ملتان کے لئے چاہتے، ذیرہ غازی خان کے لئے

چاہتے، بہاولپور کے لئے چاہتے۔ آپ مہربانی کریں اور اس تحریک کو باضابطہ قرار دیں اور اس پر بحث کی اجازت دیں۔ بہت نظریہ۔

جناب سپیکر، صدیقی صاحب! سب سے پہلے تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے اور دوسرا مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ کل ڈاکٹر شفیق صاحب نے آپ کی طرف سے یا ایوزیشن کے کسی اور معزز رکن کی طرف سے یہ point raise کیا گیا تھا اور ڈاکٹر شفیق صاحب نے فرمایا تھا کہ ملتان اور بہاولپور میں یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ جن یونیورسٹیوں کے آپ نے نام لئے ہیں۔ فیصل آباد ڈویژن میں ایک یونیورسٹی ہو گئی، گجرات اور گوجرانوادر میں اینف یونیورسٹی ہو گئی، لاہور ڈویژن میں یونیورسٹی ہے، راولپنڈی ڈویژن میں یونیورسٹی ہے۔ پورے پنجاب میں ایک ہی ڈویژن باقی بچتا ہے جو کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن ہے اور جو بات میرے ذاتی علم میں ہے وہ یہ ہے کہ ڈی۔ جی۔ خان میں گورنر پنجاب جناب خالد مقبول صاحب تشریف لے گئے تھے ادھر انہوں نے یونیورسٹی کا اعلان کرنا تھا وہاں کے طلبہ اور اساتذہ صاحبان نے احتجاج کیا کہ ہمیں یونیورسٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بات کر رہے ہیں کہ یونیورسٹی خلال جگہ چاہتے۔ آپ کا تعلق ملتان سے ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ آپ کو اتنا ہی پتا نہیں ہے کہ ملتان میں یونیورسٹی ہے یا نہیں ہے؟ صرف اخباروں کی زینت بننے کے لئے پوائنٹ آف آرڈر raise کریں۔ براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں؟ میں آپ کو موقع نہیں دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! آپ کی observation بالکل ٹھیک ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ نہ صرف آپ نے ان کا پوائنٹ آف آرڈر invalid قرار دیا ہے بلکہ یہ تعجب ہمیلنے کی اور احساس محرومی پیدا کرنے کی جو کوشش کی ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! جو بات انہوں نے کہی ہے میرے خیال میں اتنے شور میں دوست سن نہیں رہے تھے۔ صدیقی صاحب نے یہ نہیں کہا کہ ملتان میں یونیورسٹی نہیں ہے ان کا موقف یہ تھا کہ

نئی یونیورسٹیوں کے جو منصوبے آرہے ہیں وہ اس طرف سے آرہے ہیں۔
جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ تارتھ منجانب اور سنٹرل منجانب میں کون سے ایسے ڈویژن ہیں
جہاں دو یا تین یونیورسٹیاں ہیں۔ لاہور تو صوبے کا دارالحکومت ہے۔
وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ
اس جانب مبذول کرانا چاہوں گا کہ ہمارے معزز ممبر نے جو بات کی ہے اس سلسلے میں
Multan University is the richest and biggest institution in Pakistan. آپ دیکھیں کہ
اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور کا قیام بہت دیر سے چلا آرہا ہے۔ تشریف میڈیکل کالج کا قیام 1950 سے چلا آرہا
ہے وہاں پرائیگریٹ کالج کا قیام ہے، وہاں پرنیشنل کالج آف فائن آرٹس کے pattern پر فائن آرٹس
کا ایک پورا انسٹیٹیوٹ بن رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہاں پر مزید یونیورسٹی جانا feasible نہیں ہے۔

جناب سپیکر، وہاں پر ایک ارب روپے کی لاگت سے انسٹیٹیوٹ آف کلڈیا لوجی بن رہا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر، میرے پوائنٹ پر تو آپ نے کوئی توجہ ہی نہیں دی۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ کی بات تو بالکل ٹھیک ہے کہ زراعت کا بڑا اہم issue ہے کیونکہ اس
ایوان میں پٹھے ہونے 80 فیصد معزز اراکین اسمبلی کا تعلق بھی زراعت پیشہ سے ہے اور یہ واقعہ بڑا اہم
issue ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اسے آج ہی take up کیا جائے اگر آج اس کو take up کیا جائے گا تو
زیادہ سے زیادہ آپ آدھ گھنٹہ بات کر سکیں گے۔ تو میرے خیال میں شاید آدھ گھنٹہ میں دو معزز رکن ہی
بات کر سکیں گے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر کیوں نہ پورا ایک دن دیا جائے۔ سارے معزز اراکین اسمبلی
اس پر کھل کر بات کر سکیں۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس کو take up کر لیں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! آئندہ اجلاس تو دو ماہ کے بعد ہو گا۔

جناب سپیکر، تو کیا آپ جانتے ہیں کہ پندرہ بیس منٹ ہی اس پر بحث کی جائے۔

سید مجاہد علی شاہ، یہ اتنا اہم مسئلہ ہے اس کے لئے آپ کل کا دن مقرر کر لیں۔ ایوان پہلے بھی تو بند رہا ہے، جس دن چلا ہے تو اتنے اہم مسئلے پر ایک دن مزید چل جانے کا تو کیا فرق پڑ جائے گا؟
وزیر زراعت، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آرہی کیونکہ شاہ صاحب نے ایک دن پہلے بھی یہ پوائنٹ اٹھایا تھا میں نے ان کو پہلے بھی یہ کہا تھا کہ آپ carmark کریں۔ محکمہ اسی لئے ہے اور سب کو حصہ لینا چاہئے۔ بد قسمتی سے شاہ صاحب کل بھی تشریف فرما نہیں تھے مگر اس بحث میں تقریباً سارے ساتھیوں نے حصہ لیا۔ تحریک اتوانے کار پر سارے department کو discuss کیا گیا۔ اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ ایک دن پھر رکھیں گے۔ اس میں ان کی مرضی ہے کہ جو دن مرضی رکھ لیں اور اس پر بحث ہو جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے کل facts and figures دینے ہیں۔ اگر ان کا کوئی reservation ہے تو آج ہی میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور میں کوشش کروں گا کہ اس پر کوئی step لے سکوں۔

تیسری بات سورج کھلی کی ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ پرائیویٹ کمپنیاں اس کاروبار میں شامل ہیں اور کل ہی آپ نے بات کی ہے میں نے آج اس پر نوٹس لے لیا ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو bring down کریں اور اس چیز کو کنٹرول کریں۔ جہاں تک کیس کا تعلق ہے میں نے کل بھی کہا ہے کہ خامیوں کے باوجود 67 لاکھ کانٹھیں یکم جنوری تک ہو چکی ہیں اور میں اب بھی کہہ رہا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خدشات ضرور ہیں لیکن پنجاب پر اللہ کی مہربانی ہے ہم اس کا مارگٹ پورا کریں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میری ذات کے متعلق یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ میں ارشد لودھی صاحب کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لوں اور میرا مسئلہ حل ہو جائے۔ یہ مسئلہ اس ایوان میں بیٹھے ہونے سارے اراکین کا ہے، یہ مسئلہ سارے پنجاب کے کاشت کاروں کا ہے۔ ہم نے یہاں پر تفصیلاً اپنے مسائل پیش کرنے ہیں کوئی ایک مسئلہ نہیں اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں اور اس کے لئے کل

کادن مقرر کر دیں۔ دو مہینے کے بعد اگر مقرر کریں تو وہ بڑی دیر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ واقعی زراعت کا issue بہت اہم ہے اور اس پر حکومت بھی بات کروانا چاہتی ہے اور اپوزیشن تو کہہ ہی رہی ہے میری گزارش یہ ہے کہ کل بھی بات ہو سکتی تھی اس میں کوئی قباحت نہیں تھی لیکن گورنر پنجاب نے آرڈر کر دینے ہیں کہ آج ایوان prorogue کر دیا جائے۔ صرف یہی مجبوری ہے میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ آئندہ اجلاس میں اس پر بحث رکھ لیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، پودھری صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے اجنڈے پر تیسرے نمبر پر کیڑے مار ادویات کے حوالے سے زراعت پر بھی عام بحث ہے اور اگر موقع ملا تو اس پر اتنی سیر حاصل گفتگو ہو گی۔

جناب سپیکر، وہی بات میں کر رہا ہوں کہ 10 یا 15 منٹ کی بات کریں گے اور ابھی بل بھی آتا ہے تو آج اگر 10 یا 15، 20 منٹ بات کرنی ہے تو وہ ہو سکتی ہے لیکن ٹائم ہوا تو کر لیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر وقت ضائع نہ کیا جائے۔ شکریہ۔ جی!
مخدوم سید محمد مختار حسین، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، مختار حسین شاہ صاحب!

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے کہ سن تلاور کا وقت گزر رہا ہے، ملیں لیٹ پلنے کی وجہ سے جن علاقوں میں گندم میں کاشت نہیں ہو سکی تو وہاں یہ سن تلاور کاشت ہو سکتا ہے۔ تو اس کے لئے آپ ایک گھنٹہ آج دے دیں۔ اس پر بات ہو جائے گی پھر اگلے سیشن میں مزید تفصیل سے بات کر لیں گے۔

تحریک استحقاق

سب انسپکٹر ہائی ویز پولیس کا سید ناظم حسین شاہ رکن اسمبلی
سے توہین آمیز سلوک

جناب سپیکر، سید ناظم حسین شاہ صاحب کی Privilege Motion ہے۔ جی شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب والا! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ "میں 12 جنوری کو بذریعہ کارملن سے لاہور اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے آ رہا تھا تو غایوال کے قریب نول پازہ سے تقریباً ایک کلومیٹر پھلے نیشنل ہائی ویز پولیس کے سب انسپکٹر جناب عارف باجوہ نے مجھے روکا۔ جب میں نے سب انسپکٹر ہذا سے روکنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ آپ 10،15 کلومیٹر پیچھے اوور سپیڈ آ رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ چیک پر یہاں پر کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ لہذا میں آپ کا چالان کرنا چاہتا ہوں۔ سب انسپکٹر نے تقریباً پونے گیارہ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک تقریباً ایک گھنٹہ تک نہ صرف روکے رکھا بلکہ اس نے کہا کہ آپ لوگ فراڈ ہیں اور تمام سیاسی لوگ ایم۔ پی۔ ایز فراڈ ہیں۔ یہ تمام باتیں کہنے کے بعد مجھے ساڑھے سات سو روپے جرمانہ کر دیا۔ جناب عالی! سب انسپکٹر نے مجھے تقریباً ایک گھنٹہ روکے رکھنے اور مجھے ایم۔ پی۔ اے اور اسمبلی کے خلاف تازیانا الفاظ استعمال کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب والا! بات یہ ہے کہ مجھے اس سے کوئی کھم نہیں ہے کہ اگر وہ چالان کرتے۔ اگر تو میں اوور سپیڈ تھا تو جرمانہ لے لیتے۔ دوسرے نمبر پر انہوں نے یہ فرمایا کہ 10،15 کلومیٹر پھلے آپ اوور سپیڈ آ رہے تھے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ان کے پاس ایسا کون سا آلہ ہے کہ 15 کلومیٹر پیچھے جبکہ وہاں پر سکوڈ والا موجود تھا لیکن اس نے مجھے نہیں روکا حالانکہ میں نے اسے کراس کیا اور میں نے جب کہا کہ میں نے اسمبلی کے اجلاس میں جانا ہے اور میں نے پیسے نکال لئے کہ آپ جرمانہ لے لیں۔ اس پر اس نے جو

نازیا الفاظ استعمال کئے جن پر مجھے اعتراض ہے۔ اس کا غیر ضروری طور پر مجھے detain کرنے کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ ماشاء اللہ آپ کے پاس تو خیر Flag Car ہوتی ہے مگر آپ دیکھیں جہاں پر انہوں نے بورڈ لگایا ہوتا ہے کہ آپ 100 پر جا رہے ہیں تو اس کی permission ہے اور آگے 70 کا بورڈ لگا ہوا ہے تو صرف ایک فرلانگ آگے آ کر وہ روک لیتے ہیں۔ اب the moment sir you read کہ یہاں پر سپیڈ 70 limit ہے تو آپ naturally فوراً ایک دم تو بریک نہیں لگاتے۔ آپ ایکسی لیئر سے پاؤں اٹھا لیتے ہیں۔ میں گاڑی بھی خود چلا رہا تھا اس لئے یہ چیزیں اذہر ہیں جنہیں میں اس لئے آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس طریقے سے میرا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے۔ یہاں پر ایک اسمبلی کے ممبر کو یہ اختیار ہے کہ وہ یہاں پر قانون بنانے اور اس طریقے سے ایک سب انسپکٹر اسمبلی اور اسمبلی کے ممبر کی تفویک کرے۔ جرمز جتنا چاہے لے لے حالانکہ انہوں نے B 20 apply کیا ہے لیکن آپ دیکھیں کہ اوور سپیڈ کا 200 روپے جرمز ہے مگر انہوں نے B 20 اس کا یہ ہے آپ اگر 40 کلومیٹر زیادہ مقررہ رفتار سے جاتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ انہوں نے apply کیا اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ استحقاق کمپنی کو دے دیا جائے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک مجھے ابھی ملی ہے اور ظہری بات ہے کہ اس کا جواب لینے کے بعد ہی میں کچھ گزارش کروں گا لیکن ایک دو چیزیں میں ویسے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس بات سے بالکل اتفاق ہے کہ معزز رکن کے ساتھ اگر زیادتی ہوئی ہے تو یہ ایک غلط بات ہے لیکن جہاں تک اوور سپیڈنگ کا تعلق ہے جیسے انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ 15 کلومیٹر آگے تھی تو اس کا طریقہ کار یہی ہے کہ ایک دفعہ سپیڈنگ میں آپ کی گاڑی کی سپیڈ آتی ہے اس کے بعد وہ آگے دائرے کرتے ہیں اور 10'5 یا 15 کلومیٹر آگے جا کر وہ آپ کو روکتے ہیں۔ بہر حال یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ جواب لینے کے بعد ہی سامنے آئیں گی۔ معزز رکن نے تحریک پیش کر دی ہے تو ہم اس کا جواب لے لیتے ہیں تو پھر میں کچھ گزارش کرنے کے قابل ہوں گا۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! جواب آنے تک اسے pending کر دیا جائے کیونکہ یہ تحریک آج ہی موصول ہوئی ہے اور اسے out of turn لیا گیا ہے تو جواب آنے تک اسے pending کر دیں۔

سید ناظم حسین شاہ، ٹھیک ہے جناب! as you wish.

جناب سپیکر، جی 'motion pending' کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میں اسی سے متعلق وزیر قانون سے پوچھوں گا کہ ایک سب انسپکٹر یول کا آدمی کس طرح خود آپ کو offender قرار دے اور خود ہی پھر جرمانہ کر دے۔

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے کیونکہ یہ question hour نہیں ہے۔ privilege motion تھی اور صرف محرک ہی اس پر بات کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، گزارش یہ ہے کہ ابھی آپ نے اس ایوان کی sense کو دیکھا ہے کہ ایوان کی اکثریت زراعت کے معاملے پر بحث کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ چونکہ گورنر صاحب نے آرڈر جاری کر دیا ہے تو گورنر صاحب کا حکم کوئی قرآن و حدیث تو نہیں ہے نا جی۔ ساری باتیں ٹیلی فون پر ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ ایوان چاہتا ہے کہ meet کر کے کل کے دن ہم زراعت پر بحث کر لیں تو وزیر قانون صاحب ٹیلی فون پر گورنر صاحب سے بات کر لیں اور ایک دن کے لئے اجلاس extend ہو جانے کا۔ کیونکہ یہ اتنا اہم معاملہ ہے جس پر بار بار ارکان نے بات کی ہے اس پر کھل کر یہاں discussion ہو جائے تاکہ آئندہ معاملات بہتر ہو سکیں۔ اس کے اندر کیا مشکل ہے کہ ایک دن کے لئے اجلاس extend کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون! اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے۔ معزز رکن فرما رہے ہیں کہ اگر ایک دن بڑھا دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اگر اس کی اتنی امر جمنی ہے تو میرے خیال میں ابھی زیادہ سے زیادہ آدمہ کھٹنے کی legislation ہے۔ صرف 2 clauses ہیں جنہا پر amendments میں وہ ختم کرنے کے بعد آپ جتنا مرضی نامم extend کر کے اس پر بحث جاری رکھیں۔ جتنا مرضی نامم بڑھا لیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ اب نماز کے لئے ایوان آدھے کھٹنے کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز عصر کی ادائیگی کے لئے آدھے کھٹنے کے لئے اجلاس ملتوی کیا گیا)

(نماز عصر کے وقفے کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر مستکن ہوئے)

جناب سپیکر، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ سرکاری کارروائی شروع ہو۔ میں ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ ہمارے صوبے کا جو ایجوکیشنل کینڈر بنتا ہے۔ اس میں صورتحال یہ ہوتی ہے کہ تین ماہ گرمیوں کی چھٹیاں ہوتی ہیں اور تمام سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں اپریل میں امتحان ہوتے ہیں تو وہ جنوری سے طلباء کو فارغ کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہمارے پنجاب میں بلکہ شاید ملک بھر میں دیکھیں تو ایک سال کی پڑھائی میں چھ ماہ ان اداروں میں چھٹیاں ہوتی ہیں۔ تین ماہ کی وہ گرمیوں کی چھٹیاں دیتے ہیں اور تین ماہ امتحانوں کے نام پر چھٹیاں دے دیتے ہیں۔ پہلے سرکاری اداروں میں فیس کم ہوتی تھیں لیکن آج کل سرکاری اداروں میں بھی فیسیں بہت زیادہ ہیں تو چھ ماہ سرکاری و غیر سرکاری ادارے بند رکھ کر بھی وہ والدین سے ایک سال کی فیس لیتے ہیں۔ میں جو نشاندہی کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں جو vans جاتی ہیں تو اب یہ بد معاشی بھی شروع ہو گئی ہے

کہ وہ vans جو چھ ماہ بچوں کو نہیں لے کر جاتیں تو بعض تعلیمی ادارے لاہور کے اندر van کا کرایہ بھی charge کرتے ہیں اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ لاکھوں والدین کی تعلیم کے حوالے سے یہ جو مشکلات ہیں ان کے پیش نظر محکمہ تعلیم ایجوکیشنل کینڈر اس طرح جانے کہ جس طرح یہ ہو کہ پرائمری سے لے کر ہائر ایجوکیشن تک جنوری سے۔۔۔

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ آپ ایسا کریں کہ متعلقہ وزیر کو ان کے پیپر میں مل لیں اور ان کو تجویز دے دیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی تجویز اچھی ہے۔
جناب سميع الله خان، شکرية، جناب سپیکر۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون، دی یونیورسٹی آف گجرات مصدرہ 2003

CLAUSE - 50

MR SPEAKER: Now, we resume consideration on the University of Gujrat Bill 2003. Clause 50 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Ch Muhammad Shaukat, Mrs Tahira Munir, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mr Muhammad Waqas, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi.

Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Ch Muhammad Shaukat, are not present.

MRS TAHIRA MUNIR: Sir, I move:

That in Clause 50 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, the full-stop appearing at the end, be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter:-

"Provided that responsibility shall be fixed after inquiry regarding losses caused to the University as to determine whether loss has been sustained to the University as a result of wilful act or the default of an employee."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 50 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, the full-stop appearing at the end, be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter:-

"Provided that responsibility shall be fixed after inquiry regarding losses caused to the University as to determine whether loss has been sustained to the University as a result of wilful act or the default of an employee."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون اسے oppose کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ہم نے یہ ترمیم اس لئے طے کی ہے کیونکہ یہ ہر ایکٹ کا حصہ ہوتی ہے کہ اگر کسی یونیورسٹی ملازم سے کوئی فعلی ہوتی ہے تو انکوائری کے ذریعے اس چیز کو determine کرنا چاہتے کہ اس نے جو فعلی کی ہے وہ جان بوجھ کر کی ہے یا اس کی نیت تو ٹھیک تھی لیکن سو ا ایک فعلی ہوتی ہے۔ یہ ہر ایکٹ کا حصہ ہوتی ہے چونکہ یہ اس ایکٹ میں موجود نہیں تھی اس لئے

ہم نے اس چیز کو شامل کیا ہے کہ قانونی لحاظ سے ایک ہنر ہو اور اس میں قانونی طور پر ساری چیزیں cover ہونی چاہئیں۔ ایسے ملازمین جن سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کے حوالے سے یہ طے کرنا چاہئے اور ایک انکوائری ہونی چاہئے کہ جس میں یہ determine کیا جاسکے کہ اس نے یہ غلطی جان بوجھ کر کی ہے تو اسے سزا دی جائے اور اگر negligence کی وجہ سے ہوئی ہے تب بھی اس کو سزا دی جائے لیکن اگر اس سے یہ غلطی دیا تہداری سے کام کرنے کے باوجود پھر بھی ہو جاتی ہے تو اس پر اس کو relief دیا جانا چاہئے۔ اس ایکٹ کو مکمل کرنے کے لئے ہم نے ترمیم دی ہے۔

جناب سپیکر، چودھری اصف علی کبیر صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب، بات نہیں کرنا چاہتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ مسز طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! بات اتنی ہی ہے جو میرے بھائی احسان اللہ وقاص صاحب نے کی ہے۔ جناب سپیکر، شکر ہے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ، تشریف نہیں رکھتیں۔ جناب محمد وقاص صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی، تشریف نہیں رکھتے۔ وزیر قانون! وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کو put کر دیں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 50 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, the full-stop appearing at the end, be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter:-

"Provided that responsibility shall be fixed after inquiry regarding losses caused to the University as to determine whether loss has been sustained to the University as a result of wilful act or the default of an employee."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The question is:

"That Clause 50 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 51

MR SPEAKER: Now, Clause 51 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 51 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 52

MR SPEAKER: Now, Clause 52 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 52 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 53

MR SPEAKER: Now, Clause 53 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 53 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 54

MR SPEAKER: Now, Clause 54 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 54 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Ch Muhammad Shaukat, Mrs Tahira Munir, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mr Muhammad Waqas, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi.

Since the amendment for addition of Pro-Vice Chancellor under proposed new Clause 13A has been lost, therefore, the instant amendment is inadmissible under rules 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order.

The question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law:

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the University of Gujrat Bill 2003 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Gujrat Bill 2003 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the University of Gujrat Bill 2003 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill was passed.

مسودہ قانون، دی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن صدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Education Foundation Bill 2003 (Bill No.42 of 2003). Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Education Foundation Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Education Foundation Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are three amendments in this motion. The first amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Ch Muhammad Shaukat, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Rana Aftab Ahmad Khan, Rana Sana Ullah Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Riaz Ahmad, Mr Ihsan-ul-Haq Ahsan Naulatia, Dr Asad Ashraf, Ch Ijaz Ahmad Samuna, Sh Amjad Aziz, Sh Ijaz Ahmad, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Malik Asghar Ali Qaiser, Ms Azma Zahid Bokhari.

Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

That the Punjab Education Foundation Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25th March 2004.

جناب سپیکر! ہماری یہ تحریک نہیں ہے، شاید یہ clerical mistake ہے ہم نے ٹیلہ 21 یا 22۔ فروری کی تاریخ دی تھی۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے تاریخ اور دی تھی لیکن انہوں نے grouping کر دی ہے ویسے روز کے مطابق آپ کی ترمیم آہی نہیں سکتی تھی۔ آپ کو special permission دے کر آپ کو یہ ترمیم پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔ ٹھکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

The motion moved is:

That the Punjab Education Foundation Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education , be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25th March 2004.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، وزیر قانون اسے oppose کرتے ہیں۔ میرے خیال میں آپ تو اس پر بات ہی نہیں کریں گے کیونکہ جو تاریخ آپ نے دی ہے وہ ہے ہی نہیں۔
سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں اس پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے حوالے سے جس سینڈنگ کمیٹی میں یہ پیش کیا گیا تھا میں اس کا رکن ہوں اور وہاں پر بھی میں نے بہت ساری دفعات پر اپنے reservation کا اظہار کیا تھا لیکن چونکہ کمیٹی میں اکثریت فریڈری پنچر کی ہے اور کمیٹی کی رپورٹ میں بھی یہ بات موجود ہے کہ انہوں نے کثرت رائے سے اس بل کو پاس کیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم ادارہ ہے جس کو بنایا جا رہا ہے اور اس کو نئے سرے سے establish کیا جا رہا ہے۔ ایک گھنٹہ کے اندر اندر کمیٹی کی رپورٹ تیار کرنی گئی اس میں ہماری محترمہ اور معزز وزیر برائے سوشل ایجوکیشن بھی کچھ ترامیم چاہتی تھیں لیکن ان کی بھی ترامیم کو قبول نہ کیا گیا ان کی کچھ اپنی وجوہات ہوں گی لیکن اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کو لوگوں کی رائے لینے کے لئے لوگوں میں مشورہ کیا جائے تاکہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن جو نیا ادارہ بنا تھا اور اس سے پہلے بھی یہ ادارہ بالکل برباد رہا ہے اور اس کی کوئی کارکردگی نہیں رہی اب جبکہ اس کو نئے سرے سے reorganize کرنا چاہتے ہیں تو اب اس میں کوئی غامی نہ رہ جائے اور اس کی properly اور اچھے انداز میں قانون سازی ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر، چودھری اصغر علی گجر۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بات نہیں کرنا چاہتے۔ چودھری محمد شوکت۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ زین النساء قریشی صاحبہ بات نہیں کرنا چاہ رہیں۔ محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ۔ محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر ایہ بل جو سینڈنگ کمیٹی نے پاس کیا ہے اس میں ہمیں ویسے تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن صرف اس میں یہ بات ضرور رکھیں کہ اس کی تشریح کی جانے تاکہ اگر اس میں کسی قسم کا سقم موجود ہے تو اسے دور کیا جاسکے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جناب محمد وقاص!

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا تعلق جو مکہ صوبہ بھر کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں سے ہے اور یقیناً ان قانون سازی میں ان کو شامل کیا جانا چاہئے اور اس کا بہترین طریقہ خاص طور پر تعلیم کے محکمے سے متعلقہ لوگ اس پر اپنی تجاویز اور بہتر بنا سکیں۔ لہذا اس ترمیم کو منظور کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، راجہ محمد شفقت خان عباسی۔۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ انا آفتاب احمد خان۔۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ رانا منام، اللہ خان۔۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! پبلک کے پاس اس کو کیوں جانا چاہئے جو مکہ میری ترمیم یہی ہے کہ اس کو مشتر کیا جانے اس لئے میں تھوڑی سی اس پر بات کرنا چاہوں گا۔ حکومت کے دو تین شعبے ایسے ہیں جو کہ مکمل طور پر حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے جیسا کہ صحت اور تعلیم کے شعبے ہیں لیکن اب کچھ عرصے سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ تعلیم جس کے بارے میں موجودہ حکومت کے بہت سارے دعوے بھی ہیں۔ ایسی حکومت کے دور میں تعلیم کو ایسے ہاتھوں میں دینے کی کوشش کی جا رہی ہے جو کسی طرح بھی پبلک کے فائدوں کے حوالے سے اب یہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن نہیں رہے گی بلکہ میں کہوں گا کہ کچھ عرصے سے ایجوکیشن کو اور ایجوکیشن کے بعض اداروں کو نوگو ایریا میں لے آئے۔ اس کی مثال پہلے نمبر پر تو TEVTA ہے جس کا پیئرمین سکند مصطفیٰ خدا جانے کب اور کہاں سے آ لیا؟ اب اس کا

تجربہ ہمارے سامنے ہے کہ وہاں TEVTA میں پبلک کا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔ نہ ہی ایجوکیشن منسٹر ہے نہ کوئی ایم۔ پی۔ اے ہے۔ جس طرح TEVTA اس وقت عوام کے نمائندوں کا نو گواہیہ ہے اسی طرح پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو عوام کے لئے نو گواہیہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس لئے یہ اہمائی ضروری ہے کہ اس پر پنجاب بھر کے عوام بحث و مباحثہ میں شریک ہوں۔ بہت شکر ہے

جناب سپیکر، شکر ہے۔ راجہ ریاض احمد۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، جناب احسان الحق۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری اعجاز احمد سہل صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ امجد عزیز۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ اعجاز احمد۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب علی حسن رضا قاضی۔ ملک اصغر علی قیصر۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح معزز اراکین نے عود فرمایا کہ یہ بل پہلے سینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا ہے اس سے پہلے مشنر بھی ہوا ہے اور یہ ایک عوامی مفاد کا بل ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلے سے ہی کٹنی مشنر ہو چکا ہے اس لئے اس کو مزید مشنر کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ شکر ہے

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Education Foundation Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25th March 2004."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Ch Muhammad Shaukat, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir and Mr Muhammad Waqas. Dr Syed Waseem Akhtar may move.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Sir, I move:

That the Punjab Education Foundation Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education , be referred to a Select Committee consisting of the following members with instruction to report upto 20 February 2004:-

1. Ch Asghar Ali Gujjar, MPA
2. Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA
3. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
4. Rana Sana Ullah Khan, MPA
5. Mr Ijaz Ahmad Sehole, MPA
6. Mian Ghulam Haider Bari, MPA
7. Rana Aftab Ahmad Khan, MPA
8. Miss Tallat Yaqoob, MPA
9. Ch Nazar Hussain Gondal, MPA
10. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That the Punjab Education Foundation Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education , be referred to a Select Committee consisting of the following members with instruction to report upto 20 February 2004:-

1. Ch Asghar Ali Gujjar, MPA
2. Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA
3. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
4. Rana Sana Ullah Khan, MPA

5. Mr Ijaz Ahmad Schole, MPA
6. Mian Ghulam Haider Bari, MPA
7. Rana Aftab Alunad Khan, MPA
8. Miss Tallat Yaqoob, MPA
9. Ch Nazar Hussain Gondal, MPA
10. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن آف دس سال سے پنجاب میں تعلیم کی ترویج و ترقی کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ جس وقت یہ قائم کیا جا رہا تھا اس وقت بھی اس کے بارے میں اسمبلی میں ہم موجود تھے اور ہم نے کہا تھا کہ اس ادارے کو غیر سودی بنانا چاہئے اور اس کو قرطیے بھی غیر سودی دینے چاہئیں۔ اس کے علاوہ یہ ادارہ بن گیا اور اب اتنے ساہا سال گزرنے کے باوجود اس کی خاطر خواہ کارکردگی نظر نہیں آتی۔ اس کا جوت یہ ہے کہ یہ حکومت بل کے حوالے سے کچھ باتیں لے کر آئی ہے۔ ایک آدمہ sitting میں غالباً یہ ساری باتیں زیر بحث آئی ہوں گی۔ یقیناً آف دس سال کا جو وقت گزرا ہے جس میں ادارے نے مناسب کارکردگی نہیں دکھائی۔ ایک آدمہ گھنٹہ میں اس کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ ممبران کو بہت سارے ٹکوک و جہات ہیں۔ فیڈ میں جو ماہرین تعلیم ہیں وہ اس بارے میں بہت اچھی تجاویز دے سکتے ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو مزید refine کرنے کے لئے اس کو مزید اچھا کرنے کے لئے اور اس کو مزید practicable کرنے کے لئے کچھ مزید وقت دیا جائے۔ اس سلسلے میں ہم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دس ممبران پر مشتمل ایک سینیٹل کمیٹی بنائی جائے اور اس کمیٹی کو ٹاسک دیا جائے تاکہ وہ اس کو اچھے طریقے سے thrash out کرے۔ اس کے بعد اس کی رپورٹ ایوان کے سامنے آسکے۔ حکومت نے ایجوکیشن کے سلسلے میں جو سلیک کمیٹی بنائی ہے آپ جانتے ہیں کہ اس میں زیادہ تعداد تو ہمیشہ حکومت کے ممبران کی ہی ہوتی ہے۔ سینئرین بھی حکومت اپنا جاتی ہے اور حکومت کی طرف سے جو ہدایات جاتی ہیں ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ میں بھی

meeting ادوار میں ایسی meeting میں شریک ہوتا رہا ہوں ان meeting میں صرف beating about the bush ہوتا ہے۔ کیونکہ جو چیز حکومت نے پیش کر دی ہوتی ہے حکومت اسے قرآن و حدیث سمجھتی ہے اس میں کمیٹی کسی قسم کی ترمیم نہیں کر سکتی۔ اگر face saving کے لئے کوئی ترمیم ہوتی بھی ہے تو is, are, am, was کی تبدیلی کر کے ایوان کے اندر پیش کر دی جاتی ہے اور وہ پاس ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم نے جو کمیٹی آپ کے سامنے رکھی ہے اس میں اچھے پارلیمنٹیرین اس کے ممبر بنانے گئے ہیں جو تجربہ کار ہیں۔ یقیناً جب یہ ان کے پاس جانے گی تو پھر unbiased opinion منجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی کارکردگی کے حوالے سے specially یہ جو حکومت نے ترمیم move کی ہیں اس کے حوالے سے زیر بحث آنے کا اور یقیناً اس طرح بہتری ہو گی اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ایوزیشن بجز کی طرف سے کوئی اچھی تجویز آجانے تو کبھی نہ کبھی راجہ صاحب کہہ سکتے کہ اس کو مان لیا کریں۔ ورنہ یہ ضد کا معاملہ ہے اس سے اچھی کارکردگی اور منجاب اسمبلی کا اچھا posture عوام کے سامنے نہیں آتا۔ آپ بھی سمجھتے ہیں اور ہم بھی دکھ رہے ہیں کہ یہ ایک ضابطے کی کارروائی ہو رہی ہے۔ انہوں نے سلیٹ کمیٹی کو ایک بل پیش کیا ہے۔ اس کمیٹی نے اس بل کو آدھا پلونا کھنڈہ زیر غور لا کر اسمبلی میں پیش کر دیا ہے اور ہم اس پر فضول بحث کرتے رہیں گے اور وقت ضائع ہوتا رہے گا۔ اس کے بعد انہوں نے پاس کر کے اور ڈیکریٹ کیا کہ وزیر اعلیٰ کو اپنی کارکردگی کی رپورٹ دے دینی ہے کہ جناب ہم نے بڑا معرکہ مارا ہے۔ اس طرح کی legislation کرنا سراسر زیادتی ہے انہوں نے جو اپنا ضابطہ اور طریق کار مقرر کیا ہے اس کے مطابق کرتے رہیں لیکن ہم نے جو گزارشات اس حوالے سے رکھی ہیں اور میں نے اس حوالے سے جو یہ ترمیم پیش کی ہے اس کے منظور کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگلے اجلاس میں تفصیل کے ساتھ اس پر thrash out ہو کر آجانے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بل میں اس طرح مزید بہتری پیدا ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ مہربانی۔ سید احسان اللہ و قاسم صاحب بات کر چکے ہیں۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب --- تشریف نہیں رکھتے، جناب ارشد محمود بگو صاحب۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت --- تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں کھتیں۔ محترمہ طاہرہ میسر صاحبہ پہلے بات کر چکی ہیں۔ جناب محمد و قاسم صاحب بھی بات کر چکے ہیں۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی یہاں پر تھے بل آئے ہیں میں نے عام میں یہ گزارش کی تھی کہ جب ایک معاہدہ سینیٹنگ کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے سینیٹنگ کمیٹی اس پر غور کر لیتی ہے اور پھر سلیٹ کمیٹی کو دینے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ یہاں پر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اب یہی جو سلیٹ کمیٹی دی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں اپنے بھائی کے ارشادات کے جواب میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جو بل پہلے ہی جس سینیٹنگ کمیٹی کو جاتا ہے اس سینیٹنگ کمیٹی میں اکثریت چونکہ حکومت کی ہوتی ہے اس لئے وہ اسی طرح اس بل کو بغیر کسی تبدیلی کے واپس لے آتی ہے تو انہوں نے جو سلیٹ کمیٹی ابھی propose کی ہے اس میں 8 بندے اپوزیشن کے دینے ہیں اور دو بندے گورنمنٹ کے دینے ہیں۔ اب گورنمنٹ اپنا بل بنا کر ان کے حوالے کر دے تو پھر اس کا جو حشر ہو گا اس کا ہمیں پتا ہے اس لئے کہ آج بھی اس وقت بھی ایوان میں صورتحال یہ ہے کہ 8 آدمی اپوزیشن کی طرف سے دینے گئے ہیں کہ ان کے سپرد کر دیا جائے تو ان میں سے legislation میں ایک آدمی یہاں پر موجود ہے تو جن لوگوں کا legislation میں interest ہی نہیں ہے ان کو بل دینے کا کیا فائدہ؟

(اس مرحلے پر حکومتی بیچوں کی طرف سے نعرہ ہانپتے تحسین)

تو اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو مزید غلم، حیر، تقدس سے بچایا جائے اور جو کچھ سینیٹنگ کمیٹی نے recommend کر کے بھیجا ہے اس کو منظور فرمایا جائے اور اس کو فوری طور پر دیا جائے۔

MR SPEAKER: The third amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Rana Sana Ullah Khan, Mr Sami-Ullah Khan, Mr Muhammad Shafiqat Khan Abbasi, Raja Riaz Ahmad, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Naulatia, Dr Asad Ashraf, Ch Ijaz Ahmad Samma, Sh Amjad Aziz, Sh Ijaz Ahmad, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Malik Asghar Ali Qaisar and Ms Azma Zahid Bokhari. Rana Aftab Ahmad Khan may move it.

تشریف نہیں رکھتے۔ رانا منار، اللہ خان صاحب، جناب سمیع اللہ خان، جناب راجہ محمد شفقت خان عباسی،

راجہ ریاض احمد، احسان الحق، ڈاکٹر امجد اشرف، چودھری اعجاز احمد سماں، شیخ امجد عزیز، شیخ اعجاز احمد، علی حسن رضا قاضی، ملک اصغر علی فیصل، مس عظمیٰ زاہد بخاری، تشریف نہیں رکھتیں۔ چونکہ اس motion کا mover ہی نہیں ہے لہذا یہ dispose of ہوئی۔

The amendment moved and the question on the second amendment is:

"That the Punjab Education Foundation Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education , be referred to a Select Committee consisting of the following members with instructions to report upto 20 February 2004:-

1. Ch Asghar Ali Gujjar, MPA
2. Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA
3. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
4. Rana Sana Ullah Khan, MPA
5. Mr Ejaz Ahmad Scholz, MPA
6. Mian Ghulam Haider Bari, MPA
7. Rana Aftab Ahmad Khan, MPA
8. Miss Tallat Yaqoob, MPA
9. Ch Nazar Hussain Gondal, MPA
10. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, MPA"

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Education Foundation Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education , be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Raja Muhammad, Shafqat Khan Abbasi, Rana Aftab Ahmad Khan, Rana Sana Ullah Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Riaz Ahmad, Mr Ejaz Ahmad Sarma, Sh Ijaz Ahmad, Sh Amjad Aziz, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Naulatia, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Malik Asghar Ali Qaiser, Dr Asad Ashraf and Ms Azma Zahid Bokhari.

راجہ محمد شفقت خان عباسی، رانا آفتاب احمد خان، رانا سنا اللہ خان، تشریف نہیں رکھتے

Mr Sami-Ullah Khan may move it!

MR SAMIULLAH KHAN: Sir, I move:

"That in Clause 3 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, in sub clause (1), after the word "Foundation", appearing at the end, the words "by the Government" be added."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 3 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, in sub clause (1), after the word "Foundation", appearing at the end, the words "by the Government" be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی، رانا آفتاب احمد خان، رانا منیا، اللہ خان تشریف نہیں رکھتے۔ جی سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں میری یہ ترمیم ہے کہ یہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اس طرح سے قائم کی گئی ہے اس کے بعد by the government آیا یہ ضروری ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ راجہ ریاض احمد، اعجاز احمد سہاں، شیخ اعجاز احمد، شیخ امجد عزیز، احسان الحق، علی حسن رضا قاضی، ملک اصغر علی قیصر، ڈاکٹر احمد اشرف، مس عظمیٰ زاہد، بخاری تشریف نہیں رکھتیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اس بل کو پنجاب اسمبلی نے پاس کرنا ہے۔ حکومت پنجاب نے پیش کیا ہے اور یہ ادارہ پنجاب میں قائم ہو رہا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اگر گورنمنٹ کا لفظ لکھ دیا جائے تو چونکہ یہ سارا کام پنجاب اسمبلی کر رہی ہے اور حکومت کا پیش کردہ بل ہے اور یہاں پر گورنمنٹ نہ بھی لکھا جائے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ حکومت پنجاب، پنجاب سے مراد یہی سمجھا جائے گا اس لئے مزید کسی definition کی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, in sub clause (1), after the word "Foundation", appearing at the end, the words "by the Government" be added."

(The motion was lost.)

The question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR SPEAKE: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Wasoem Akhtar, Ch Asghar Ali Gujjar, Mrs Tahira Munir, and Mr Muhammad Waqas. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

سید احسان اللہ وقاص، یہ جو clause 4 میں پہلی amendment ہے ہم اس کو واپس لیتے ہیں اس کی بجائے ہم دوسری amendment پر بات کرنا چاہیں گے جس کا نوٹس 13 تاریخ کو دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، اس کا مطلب ہے کہ تمام محرکین اس پر بات نہیں کرنا چاہ رہے بلکہ اس کو واپس لینا چاہتے ہیں لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr. Arshad Mehmood Baggu,....

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! کلاز 4 میں ہم نے دو ترمیم دی ہیں اس میں سے ایک واپس لی ہے اور دوسری پر ہم بات کریں گے۔

جناب سپیکر، یہی میں نے کہا کہ کلاز 4 کی ترمیم آپ move کریں اور میں نے آپ کا نام بھی پکارا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ایک ہم نے دوسری ترمیم بھی دی ہوئی ہے۔ وہ میں move کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، احسان اللہ وقاص صاحب! اگر آپ اس پر بات کر لیں گے تو پھر اگلی ترمیم پر بات نہیں کر سکیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ہم اس پر بات کریں گے جو میں move کر رہا ہوں۔

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

That in Clause 4 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education after para (iv), the following new para (iv-a) be added:-

"(iv-a) taking appropriate measures for integration , consolidation and regulation of fees of those privately managed institutions receiving financial assistance from the Foundation."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 4 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education after para (iv), the following new para (iv-a) be added:-

"(iv-a) taking appropriate measures for integration , consolidation and regulation of fees of those privately managed institutions receiving financial assistance from the Foundation."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون اس کو oppose کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم 13-ستمبر کو

12-55 بجے موصول ہوئی ہے اور یہ short of time ہے۔ چونکہ میں نے اس پر oppose کیا ہے اس لئے میں ایک چیز point out کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری ان کے ساتھ جو بات طے ہوئی تھی وہ صرف یونیورسٹی آف گجرات کی حد تک تھی کیونکہ ان کو وقت کم ملا تھا اور یہ اپنی ترمیم دینا چاہتے تھے اس لئے ہم نے کہا تھا کہ ہم اس پر اعتراض نہیں کریں گے لیکن میری صرف استدعا یہ ہے کہ اس کو ہمیشہ کے لئے precedent نہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! اگر آپ اس وقت یہ پوائنٹ اٹھاتے تو اس وقت ہم ان کو پڑھنے کی اجازت ہی نہ دیتے اب تو وقت گزر چکا ہے۔ جی سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں آپ کا اور وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی اہم ترمیم move کرنے کی اجازت دی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ترمیم کے ذریعے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی ورکنگ بستر ہوگی اور لوگوں کا اعتماد بھی بڑھے گا۔ کل ہمارے علیم شاہ صاحب بت کر رہے تھے کہ سکولوں کی فیسوں کے متعلق بات نہیں کی جاتی۔ اس ترمیم کے ذریعے ہم یہ چاہتے ہیں کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن جن اداروں کو financial assistance مہیا کرتی ہے ان کی یوشن فیس پر بھی نگرانی کرے۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے بڑے بڑے اداروں کو پیسے تو دے دئے جاتے ہیں لیکن بعد میں وہ ادارے لوگوں سے تین تین اور پانچ پانچ ہزار روپے فیسیں وصول کرتے ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے جو ادارے امداد وصول کریں ان کی فیسوں کی نگرانی کا اختیار ہم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو دینا چاہتے ہیں اور یہ بڑی اہم بات ہے کیونکہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن جن اداروں کو financially مدد کرے گا اس کے بعد بھی وہ ادارے اگر چار چار ہزار یا پانچ پانچ ہزار کی فیسیں مقرر کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت زیادتی ہوگی۔ چونکہ اس فاؤنڈیشن کو پنجاب کا خزانہ ملا ہوگا اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے پاس اس چیز کا اختیار ہو کہ وہ اس چیز کی نگرانی کرے کہ جن اداروں کو تین لاکھ چار لاکھ یا دس لاکھ کی مدد دی ہے وہ ادارے ایک limit سے زیادہ فیسیں نہ بڑھائیں۔ یہ اختیار ہم خود نہیں لینا چاہتے بلکہ فاؤنڈیشن کو دینا چاہتے ہیں۔ عوام جنہوں نے اس فاؤنڈیشن کو منتخب کیا ہے جن کے دئے ہوئے ٹیکسز سے یہ فاؤنڈیشن مختلف اداروں کو امداد مہیا کرے گی اس کے بعد وہ ادارے اگر لوگوں کی جیبیں کاٹنا شروع کر دیں اور لوگوں کو لوٹنا شروع کر

دیں تو ہم اس کی روک تھام کے لئے یہ چاہتے ہیں کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نگرانی کرے۔ جب اس فاؤنڈیشن کو لوگوں کے پیسوں اور ٹیکسوں سے مدد دی جائے تو اس کو اختیار حاصل ہو کہ وہ اداروں کو کمرشل بنیادوں پر نہ چلنے دے وہ لوگوں کو لوٹنا شروع کر دیں اسی لئے ہم نے یہ ترمیم دی ہے۔ میں ہاؤس میں بیٹھے دونوں جانب کے ممبران سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اس کے امین ہیں کہ آپ کے پاس جو لوگوں کا پیسا ہے وہ اگر کسی کو دیا جائے تو اس کے بعد آپ نگرانی کریں کہ وہ پیسا صحیح جگہ استعمال ہو اس لئے میری گزارش ہے کہ اس ترمیم کو ضرور consider کریں۔

جناب سپیکر، جی، شکر۔ جناب ارشد محمود بگو وہ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! محترمہ گلشن ملک، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ! آپ فرمائیے!

محترمہ گلشن ملک، جناب سپیکر! ہمارے شہرہ میں پرائیویٹ سکول ہیں وہ ہر سال دو دو تین تین ہزار روپے والدین سے لیتے ہیں۔ وہ ایڈمیشن فیس بھی لیتے ہیں اور کتابوں کے پیسے بھی لیتے ہیں لیکن کتابیں نہیں دیتے۔ اکثر والدین شکایتیں کرتے ہیں اور ہم لوگوں کے پاس بھی آتے ہیں کہ ان سکولوں کا کچھ کیا جانے۔

جناب سپیکر، جی، شکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ وزیر تعلیم نے آپ کا مسدہ سن لیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا کوئی حل نکالیں گے۔ جی، سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! مجلس عمل نے بہت ہی اہم ترمیم اس حوالے سے پیش کی ہے۔ لیکن جو ریٹل روایت بنی ہوئی ہے مجھے معلوم ہے کہ اس کا حشر بھی ساجد ترمیم کی طرح ہونا ہے لیکن بہر حال ارکان اسمبلی کے نوٹس میں لانے کے لئے اور اسمبلی کے ریکارڈ میں درج کرانے کے لئے چند باتیں کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ functions of foundation میں آٹھ functions دئے ہوئے ہیں اس میں کہیں بھی چیک کا سسٹم نہیں ہے۔ اس حوالے سے ہم نے جو ترمیم پیش کی ہے سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا غریب کے بچے کا مسدہ رہی ہے کہ وہ ہمیشہ ٹاٹ والے سکولوں میں تعلیم حاصل کرتا رہے۔ یہ جو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہے اس کو حکومت پنجاب فنڈز

دے گی اور اس وقت المیہ یہ ہے کہ ملک کی سو فیصد آبادی ٹیکس ادا کرتی ہے۔ ایک فقیر جو معذور ہے ہاتھ پھیلا کر چندہ لٹھا کر کے اور بھیک مانگ کر اپنا گزارا کرتا ہے وہ بھی ٹیکس ادا کرتا ہے۔ مجال کے طور پر ہر وہ آدمی جو ہوش و حواس رکھتا ہے اسے ہاتھ منہ دھونے کے لئے صابن کی ضرورت پڑتی ہے۔ کسی بھی قسم کا صابن خریدنے چلے جائیں اس صابن پر لکھا ہوتا ہے کہ صابن کی قیمت یہ ہے اور اس پر سیل ٹیکس یہ ہے نتیجتاً اس ملک کا ہر آدمی 'ہر پچہ' ہر شہری ٹیکس ادا کرتا ہے۔ اس ٹیکس سے اس پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو فنڈ میا کئے جاتے ہیں اس لئے غریب کے بچے کا بھی حق ہے کہ وہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ اگر یہ کلار اس میں adjust ہو جانے گی تو حکومت اور فاؤنڈیشن کو بڑا wide range purview مل جانے کا کہ وہ اس کے ذریعے سے ان چیزوں کو regulate کر سکیں گے۔ مثلاً اس کے ذریعے سے یہ بات بھی طے ہو سکتی ہے کہ ایک خاص percentage مخصوص کر دی جائے کہ جو بھی تعلیمی ادارے اس فاؤنڈیشن سے فنڈز حاصل کریں گے وہ کم از کم غرباء کے بچوں کو بھی لیں گے اور ان کو فری ایجوکیشن فراہم کریں گے اور اس چیز کو ascertain کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے کہ محلے میں 'گاؤں میں یا اس علاقے کے اندر کون کون کون غرباء رہتے ہیں۔ اس کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی بن سکتی ہے جو اس کو ascertain کر سکتی ہے کہ یہ بچہ جس گھرانے سے آیا ہے ان کی مالی حالت کیسی ہے؟ اس کے ذریعے سے اس ملک کے غرباء کا بھلا ہو گا۔ حکومت کے اپنے statistic ہیں اس وقت ملک کے اندر کیفیت یہ ہے کہ اس ملک کی 40 فیصد آبادی غربت کی لائن سے بھی نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ حکومت تو بڑا ڈھنڈورا پیٹتی ہے، وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی بانگ دہل اس بات کا اعلان کیا کہ ہم میٹرک تک free education فراہم کر رہے ہیں اور اگلے سال سے ہم کناہیں اور یونیورسٹی بھی میا کریں گے۔ اس قسم کے نعرے تو لگانے جاتے ہیں لیکن اگر آپ field میں جا کر معلوم کریں تو سب کچھ الٹ ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کے سکول فیس کی مد میں جو پانچ روپے وصول کرتے تھے صرف وہی معاف کئے گئے ہیں باقی فنڈز مثلاً داغ فیس، سپورٹس فنڈز وغیرہ سب کے سب لاگو ہیں۔ محض ایک اعلان اہلاد کے اندر اچھال کر اپنی سیاست کو بھکانے کے حوالے سے جو باتیں ہوتی ہیں وہ مناسب نہیں ہیں۔ ہم نے اپنی جو ترمیم دی ہے اگر اسے منظور کر لیا جائے تو اس کے ذریعے حقیقتاً اس ملک کے غریب بچوں کا کچھ بھلا ہو سکتا ہے اس لئے میری وزیر قانون صاحب سے

درد مندانہ درخواست ہے کہ اس پر غور فرمائیں۔ ظاہر ہے کہ انھوں نے ایوزیشن کی کسی درخواست کو سنا تو نہیں ہے اور اس کے خلاف دلائل کا انبار لگا کر دو ٹوٹ کر دوائی ہے اور "ہاں" کا جو سبق انھوں نے اپنے دوستوں کو پڑھایا ہوا ہے اس کے ذریعے سے ہماری ترمیم کو رد کر دینا ہے اور اپنا بل پاس کروالینا ہے۔ بہر حال مہربانی کریں چونکہ غریبوں کی بات ہے اس لئے اس پر غور فرمائیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ چودھری اصغر علی گجر۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر: جناب سپیکر! پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن چونکہ اداروں کو فنڈز مہیا کرے گا لہذا اسے اس بات کا بھی حق ہونا چاہئے کہ وہ ان اداروں کی نگرانی کرے۔ اگر وہ ادارے زیادہ فیسیں وصول کر رہے ہیں تو ان کی فیسوں کو moderate کیا جائے۔ اس طریقے سے غریب والدین کے ذہن بچے جو ان فیسوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے انہیں 20/25 فیصد تک فیس کی شرح میں رعایت دیتے ہوئے یہ سہولت مہیا کی جاسکتی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد وقاص!

جناب محمد وقاص: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے حوالے سے میں آپ سے اور آپ کے توسط سے اس ایوان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ تعلیم ایک بنیادی ضرورت ہے اور اسلامی لحاظ سے بھی اس کی بڑی اہمیت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ" علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اُطْلَبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالسُّنَيْنِ" علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں سین تک جانا پڑے۔ لہذا یہ حکومت کا بنیادی فرض ہے کہ وہ عوام کو facilitate کرے کہ وہ تعلیم حاصل کر سکیں۔ چونکہ اکیلی حکومت اپنے وسائل سے یہ سب کچھ نہیں کر سکتی اس لئے وہ پرائیویٹ سیکٹر کو اپنے ساتھ لے کر چلتی ہے اور باقاعدہ پرائیویٹ سیکٹر کو finance کرتی ہے کہ وہ تعلیم کو رواج دیں اور حکومت کے بوجھ کو کم کریں۔ حکومت کے ہاتھ میں یہ ایک موثر ذریعہ ہو سکتا ہے اور اس کے ذریعے غریب لوگوں کو facilitate کیا جاسکتا ہے۔ آج ہمارے ملک میں حال یہ ہے کہ جو ادارے این۔سی۔ اوز کے تحت چلتے ہیں یا انھوں نے مختلف ٹرسٹ بنائے ہوئے ہیں وہ یہاں ایجوکیشن

فاؤنڈیشن سے بھی قرض لیتے ہیں، گرانٹس وصول کرتے ہیں جبکہ بیرونی اداروں سے بھی وہ قرضے لیتے ہیں اور گرانٹس وصول کرتے ہیں۔ اس طرح وہ کروڑوں روپے کی عملیات بنا لیتے ہیں لیکن ان کی فیس پانچ، دس ہزار سے کم نہیں ہے۔ لہذا اس میں کسی غریب کے بچے کے پڑھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اس ترمیم کے ذریعے اپنے آپ کو صرف ان اداروں تک محدود رکھے گی جن کی فیس چھ سو سات سو یا ایک ہزار سے کم ہو۔ یہ فاؤنڈیشن صرف ان سکولوں کو گرانٹس مہیا کرے اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں پابند کرے کہ کم از کم دس فیصد، بیس فیصد یا جتنی ان کی گنجائش ہے یا جتنی گرانٹ کی مقدار ہے اس کے مطابق بچوں کو accommodate کریں اور ان کو مفت تعلیم مہیا کریں۔

جناب والا! تعلیم کا معاملہ ہمارا دینی معاملہ ہے۔ اس کی اہمیت کے حوالے سے میں صرف ایک مثال دے کر اٹنی بات ختم کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بدر کے قیدیوں کو گرفتار کیا تو انہیں اس شرط پر رہا کیا کہ ہر ایک شخص مہینہ کے دس دس بچوں کو تعلیم دے گا۔ وہ قیدی مشرک تھے، وہ قرآن حدیث تو نہیں پڑھتے ہوں گے انہوں نے تو دنیاوی تعلیم دینی تھی۔ لہذا دنیاوی تعلیم بھی شرعی تقاضا ہے کہ بچوں کو فراہم کی جائے اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لہذا ہماری ترمیم کو منظور کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں تقوری سی وحات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تقوری سی نہیں بلکہ آپ پوری ہی کر لیں۔ چونکہ تعلیم سے متعلقہ معاملہ ہے اس لئے آپ ہی جواب دیں۔ جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں معزز اراکین ایجوکیشن کی باتوں کے حوالے سے عرض کروں گا کہ آج سے ایک سال پہلے سید احسان اللہ و قاص صاحب اور ان کے دوستوں نے متعدد مرتبہ اس ایوان میں یہ کہا کہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی performance بہتر نہیں ہے۔ That is not up to the mark. کئی meetings کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم اس فاؤنڈیشن کو

re-structure کریں گے۔ یہاں پر اپوزیشن کے کچھ دوستوں نے مفت تعلیم کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ صرف پانچ روپے کی معافی دی گئی ہے۔ حقائق یہ ہیں کہ ہم نے یوشن فیس کی معافی دی، ہمیں اس میں 42 کروڑ روپے کی آمدن ہوتی تھی جسے ختم کر دیا گیا ہے۔ اب ہمارے کسی بھی سکول میں یوشن فیس نہیں لی جا رہی۔ یہ درست ہے کہ کچھ فنڈز ہلال امر، سپورٹس فنڈز وغیرہ لے جاتے ہیں۔ اس فاؤنڈیشن کو re-structure اس نظریے سے کیا گیا ہے کہ ایک تو اس کی performance کو ٹھیک کرنا ہے اور دوسرا اب سارا پیسا pro-poor schools کو جانے گا۔ یہ facility کسی بھی امیر سکول کو نہیں دی جائے گی جو کہ تین تین ہزار روپے فیس لیتے ہیں۔ اس فاؤنڈیشن کو re-structure کرنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ یہ فنڈز pro-poor schools کو ملے گا۔ یہ فنڈز قرضے کی صورت میں اور گرانٹ کی صورت میں بھی مل سکتا ہے۔ اس کے rules بورڈ آف گورنرز جانے گا۔ بورڈ آف گورنرز کو ہم نے خلاصی یہ دی ہے کہ جو لوگ دیہاتوں میں سکول کھولنا چاہتے ہیں ان کے لئے فاؤنڈیشن قرضہ یا گرانٹ جاری کرے گی۔ لہذا میں گزارش کروں گا کہ اس ترمیم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں تو پہلے ہی یہ provision موجود ہے لہذا اسے مسترد فرمایا جائے۔

سید احسان اللہ و قاص: جناب سپیکر! وزیر موصوف بتادیں کہ یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن صرف غریب اور متوسط طبقے کے سکولوں کو گرانٹ دے گی؟ اس بل کے اندر مجھے بتادیں کہ کس جگہ لکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ وقت سوالات تو نہیں ہے۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ یہ فاؤنڈیشن امیر سکولوں کو قرضہ یا گرانٹ دے گی؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں اب question put کرنے لگا ہوں۔

The amendment moved and the question is:

That in Clause 4 of the bill as recommended by Standing Committee on Education, after para (iv), the following new para (iv-a) be added:-

"(iv-a) taking appropriate measures for integration , consolidation and regulation of fees of those privately managed institutions receiving financial assistance from the Foundation;"

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Ch Muhammad Shaukat, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi.

This amendment was withdrawn so it was disposed of.

MR SPEAKER: The question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There are five amendments in it. The first amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Rana Aftab Ahmad Khan, Rana Sana Ullah Khan,

Mr Sami Ullah Khan, Raja Riaz Ahmad, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sh Ijaz Ahmad, Sh Amjad Aziz, Mr Ehsan ul Haq Ahsan Naulatia, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Malik Asghar Ali Qaiser, Dr Asad Ashraf and Ms Azama Zahid Bokhari.

Rana Sana Ullah Khan ... not present. Mr Sami Ullah may move it.

MR SAMI ULLAH KHAN: Sir, I move:

That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education in sub-clause (2), before the existing para (i), the following new paras (i), (ii) and (iii) be added, and the subsequent paras be renumbered accordingly:-

- *(i) Minister for Education, Punjab,
- (ii) Leader of Opposition, Punjab Assembly,
- (iii) Four Members to be nominated by the Government,".

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education in sub-clause (2), before the existing para (i), the following new paras (i), (ii) and (iii) be added, and the subsequent paras be renumbered accordingly:-

- *(i) Minister for Education, Punjab,
- (ii) Leader of Opposition, Punjab Assembly,
- (iii) Four MPAs to be nominated by the Government,".

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون اسے oppose کرتے ہیں۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی تشریف نہیں رکھتے۔

رانا آفتاب احمد خان صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے۔ رانا حمزہ اللہ خان صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے۔

جی، سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سییکر! جیسے و سیم صاحب کہ رہے تھے کہ یہ بالکل حکومتی بنجر کا حق ہے کہ چونکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ان کی اکثریت ہے تو وہ کسی بھی بل پر اپنی حکومت کے پروگرام اور پالیسی کے حوالے سے جو رائے آنے وہ اسے پاس کریں اور اگر ضروری سمجھیں تو سلیک کمیٹی کے پاس سمجھیں اگر ضروری نہ سمجھیں تو بے شک نہ سمجھیں۔ یہ ایسی ترمیم ہے جو چار سالہ دور کے تسلسل کے حوالے سے جیسے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن جایا جا رہا ہے ہم اس حوالے سے یہ ترمیم لے کر آئے ہیں۔ اس ملک میں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ اگر ماضی میں کسی ادارے میں کوئی بے صلاحیت ہونی ہے، کرشن ہونی ہے تو اس کے ذمہ دار صرف اور صرف عوامی نمائندے ہیں۔ آپ 1991 میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ممبرز دیکھیں۔ پہلے ممبر وزیر اعلیٰ پنجاب، دوسرے ممبر وزیر تعلیم پنجاب تیسرے ممبر قائد حزب اختلاف پھر اس میں دو ایم۔ این۔ اے اور دو ایم۔ پی۔ اے تھے۔ اب اس ملک میں غیر جمہوری قوتوں کا یہ رویہ ہے کہ اس ملک میں عوامی نمائندے چاہے وہ تقی کی شکل میں ہوں۔

محترمہ انبساط خان، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب سییکر، محترمہ تشریف رکھیں۔ پہلے ہی بہت کم ٹائم ہے آپ ایوان کو چلنے دیں۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! عوامی نمائندے چاہے ان کا تعلق حکومتی بنجر سے ہی کیوں نہ ہو وہ غیر جمہوری قوتیں قطعیہ برداشت نہیں کرتیں کہ یہ عوامی نمائندے کسی ادارے میں جائیں اس لئے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ پنجاب کے اندر یہ کھیل زیادہ تیزی کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے اور اس کی ایک مثال ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے پہلے TEVTA میں بنائی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایجوکیشن اور باقی ادارے آہستہ آہستہ عوامی نمائندوں کے لئے no go areas بنانے جا رہے ہیں۔

جناب! اگر آپ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی formation دیکھیں کہ جو میں نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ، وزیر تعلیم، قائد حزب اختلاف، دو ایم۔ این۔ اے اور دو ایم۔ پی۔ اے۔ اگر بورڈ آف ڈائریکٹرز میں تبدیلی آئی ہے تو وہ صرف ایک آئی ہے کہ یہ جو سات ممبر تھے جو اس ایوان میں جواب دہ تھے ان کو بڑی صفائی کے ساتھ بورڈ آف ڈائریکٹرز سے نکالا گیا ہے اور اس کی جگہ کیا تھا کیا گیا ہے؟ بورڈ کرینٹ تو پہلے

بھی 1991 میں پنجاب ایجوکیشن میں تھے لیکن اب وزیر اعلیٰ 'قائد حزب اختلاف' وزیر تعلیم ایم۔ این۔ اے اور ایم۔ پی۔ اے کو replace کرنے کی یہ غور فرمانے والی بات ہے کہ یہ عوامی نمائندوں سے مستتر 'عوامی نمائندوں سے زیادہ ذمہ دار اور عوامی نمائندوں سے زیادہ پاک صاف 8 لوگ ان کی جگہ لسنے گئے ہیں۔ اس ترمیم میں لکھا گیا ہے کہ ان کا تعلق N.G.O سے ہو گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ جو انٹرنیشنل صورتحال ہے اس میں جو عالمی N.G.Os ورلڈ بینک اور اس طرح کی ہیں وہ ہمارے ملک کو چلا رہی ہیں لیکن میری درخواست ہو گی کہ کم از کم اس ایوان کے اختیار کے لئے بلا امتیاز پارٹی ہم سب مل کر اس کو resist کریں اور اگر کہیں اوپر سے ایسا پریشر آیا ہے تو ہم ایوزیشن کی طرف سے یقین دلاتے ہیں کہ یہ ہم نے جو ترمیم دی ہے اس میں تو ایوزیشن کی طرف سے صرف ایک قائد حزب اختلاف ہے۔ باقی ایوزیشن سے کوئی ممبر نہیں ہے۔ میں نے کہا ہے کہ پار ایم۔ پی۔ ایز ہونے چاہئیں 'قائد حزب اختلاف اور وزیر تعلیم ہونے چاہئیں۔ میں نے جو سات عوامی نمائندوں کا کہا ہے ان میں ایوزیشن کا صرف ایک نمائندہ ہے۔ چھ ممبر حکومتی بنجر سے ہوں گے۔ میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ جب اس پر ووٹنگ ہو تو جیسے شروع میں ووٹنگ ہوئی تو وہاں سے اس ترمیم کے حق میں ایک آواز آئی وہ چاہے شوری یا خیر شوری طور پر تھی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جب آپ اس ترمیم پر counting کروائیں تو بڑی آواز کو بڑے دھیان سے سنا ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ ترمیم ایسی ہے جو صرف ایوزیشن یا مخالفت برائے مخالفت کے لئے نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کل اس ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں کوئی بے ضابطگی ہو گی، کوئی کرپشن ہو گی تو یہاں کوئی ممبر کس سے پوچھے گا؟ یہاں اس ایوان میں N.G.Os کے نمائندے جواب دہ نہیں ہیں۔ اگر ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے تو ہم اس ایوان کے نمائندے جا کر کس سے پوچھیں گے؟ وقاص صاحب نے بات کی کہ 1991 والے ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں کچھ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو ہم یہاں سوال کرتے ہیں اور وزیر تعلیم اٹھ کر اس کا جواب دیتے ہیں لیکن اس بل کے بعد میرا یہ سوال ہے کہ اگر ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں N.G.Os یہ کھیلیں اس ملک میں کھیلیں گی، کرپشن کریں گی تو اس کا جواب اس ایوان میں کون دے گا؟ جبکہ اس میں اکثریت N.G.Os کی ہے اس لئے میں یہاں پر بیٹھے تمام ایم۔ پی۔ ایز حضرات سے گزارش کروں گا کہ یہ ایسی ترمیم ہے جو اس جمہوری نظام کو مضبوط کرے گی اور اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کے اس ایوان کو بھی

مضبوط کرے گی اس لئے میری گزارش ہے کہ اس ترمیم کو منظور کیا جائے۔

جناب سیکر، جی شکر۔ راجہ ریاض احمد۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب اعجاز احمد سل۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ اعجاز احمد۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ امجد عزیز۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب احسان الحق۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب علی حسن رضا قاضی۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ملک اصغر علی قصیر۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر امہ اشرف۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ گلٹی زاہد بخاری صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتی۔

معزز اراکین اسمبلی سے میری گزارش ہے کہ جو دوست اپوزیشن یا حکومتی بنچر کی طرف سے زراعت پر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے نام کی چٹ میرے پاس بھجوادیں تاکہ مجھے یہ اندازہ ہو جائے کہ کتنے دوست بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور میں اس کے مطابق ایوان کا وقت بڑھا سکوں۔ جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سیکر! اس ترمیم میں جس بات کا ذکر کیا گیا کہ بورڈ آف گورنرز کو effective بنا دیا جائے اور اس میں وزیر تعلیم 'قائد حزب اختلاف اور ایم۔ پی۔ اے' حضرات کی نامزدگی رکھی جائے۔

جناب والا! previously جب 1991 میں یہ فاؤنڈیشن کابل یہاں سے پاس ہوا تھا اس میں بورڈ آف گورنرز کو وزیر تعلیم head کرتا تھا۔ ہم نے جو ابھی نئی فاؤنڈیشن کی restructuring کی اور اس کی working کے لئے بورڈ بنایا۔ اس میں یہاں پر سمیع صاحب نے ایک ایک بات کی کہ اس بورڈ کو accountable کس طرح بنانا ہے؟ یہ چونکہ حکومت پنجاب کا پیسا خرچ کیا جانے کا این۔ جی۔ اوز کی صورت میں یہ پیسا خرچ کیا جائے گا۔

جناب سیکر، ایوان کا وقت مزید ایک گھنٹہ extend کیا جاتا ہے۔

وزیر تعلیم، کیونکہ اس ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا جو concept ہے وہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ہے۔ ہم یہ پیسا سرکاری سکولوں میں نہیں دیتے ہم یہ پرائیویٹ سیکٹر میں این۔ جی۔ اوز کے ذریعے سکول establish کرتے ہیں اور اس سکول کی establishment میں چاہے وہ گرانٹ کی صورت میں لے لے یا وہ قرضے کی صورت میں لے لے۔ لیکن اس میں جو اہم بات نوٹ کرنے والی ہے کہ وہ تمام پیسا جو صوبائی حکومت مختص کرتی ہے وہ accountable بھی ہے 'auditable بھی ہے اور ہماری پبلک

اکاؤنٹس کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے جو ایک بہت بڑا اور strong forum ہے جس میں عوامی نمائندوں کی نمائندگی ہے۔ اس کے بارے میں audit paras بھی بن سکتے ہیں اس کو ہم لوگ accountable بھی بنا سکتے ہیں۔ para کے ذریعے اس کو answerable بھی کر دیا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں حکومت کی طرف سے تمام officials کو اس کا ممبر بنا دیا گیا۔ اس کے بعد یہ بورڈ کسی اور کو بھی cope کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی effectivity بڑھانے کے لئے اس کو خود مختار بنانے کے لئے اور free hand دینے کے لئے وزیر تعلیم کو بھی اس میں نہ رکھا گیا۔ چونکہ ہم چاہتے کہ honestly as a concept یہ بعد میں بھی کام کرے۔ اگر کوئی حکومت نہیں رہتی تو ایک ایسا structure بنا دیا جائے تاکہ یہ بعد میں pro-poor school کھلتے رہیں۔ لہذا میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ اس ترمیم کو رد کیا جائے کیونکہ اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, in sub-clause (2), before the existing para (i), the following new paras (i), (ii) and (iii) be added, and the subsequent paras be renumbered accordingly:-

- (i) Minister for Education, Punjab;
- (ii) Leader of Opposition, Punjab Assembly;
- (iii) Four MPAs to be nominated by the Governor.

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Ch Muhammad Shaukat, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi.

Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, in sub-clause (2):

- (i) in para (i), for the word "eight", occurring in line 1, the word "seven" be substituted and the word "N.G.O" appearing in line 2, be deleted.
- (ii) in para (vii), for the words "Vice Chancellor", appearing in line 1, the words "any Vice Chancellor preferably of the University of the Punjab" be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, in sub-clause (2):

- (i) in para (i), for the word "eight", occurring in line 1, the word "seven" be substituted and the word "N.G.O" appearing in line 2, be deleted.
- (ii) in para (vii), for the words "Vice Chancellor", appearing in line 1, the words "any Vice Chancellor preferably of the University of the Punjab" be substituted.

MINISTER FOR EDUCATION: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر تعلیم اسے oppose کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص! سید احسان اللہ وقاص، جناب والا یہ جو ترمیم میں نے پیش کی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر جو قوانین ہیں وہ اچھے قوانین نہیں perfect قوانین نہیں اور اس میں

اختیارات کا ارتکاز عوامی نمائندوں کے پاس ہو۔ لیکن محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہماری حکومت سارے کے سارے معاملات یا تو یہ بیورو کریسی کے ذریعے سے چلانا چاہتے ہیں یا ایک اور نیا گروہ ان کو نظر آ گیا ہے وہ N.G.Os کا ہے۔ ان دونوں کے ذریعے سے یہ معاملات کو چلانا چاہتے ہیں۔ نہ تو یہ اسمبلیوں کو نمائندگی دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کسی بل میں ہم یہ ترمیم پیش کریں کہ اس کی رپورٹ اسمبلی کے اندر پیش کی جائے تو اس کے لئے بھی یہ تیار نہیں ہیں۔ کسی بل میں اگر ہم یہ ترمیم دیں کہ اس کے اندر صوبائی اسمبلی کے ممبران کو بھی رکھا جائے اس کے لئے بھی یہ تیار نہیں ہیں۔ یہ ترمیم دی جائے کہ وزیر تعلیم کو ہی اس میں رکھ لیں تو اس کے لئے بھی یہ تیار نہیں ہیں۔ اب ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سارے ادارے کس کے حوالے کرنا چاہتے ہیں؟ اب ہم نے جو یہ دو ترمیمیں اس میں پیش کی ہیں، اس میں ایک تو یہ ہے کہ N.G.Os کو اس میں سے نکالا جائے۔ N.G.Os کا رویہ آپ خود دیکھ رہے ہیں۔ ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ ایک N.G.O کے نمائندے نے دو ہزار ڈالر لے اور لے کر فرانسسہ صحافیوں کو ساتھ لیا اور کوئٹہ کے اندر بیٹھ کر ایک جعلی طالبان کی فہم بنائی اور پوری دنیا کے اندر یہ پراپیگنڈہ کیا جاتا تھا کہ پاکستان کے اندر طالبان کو ٹریننگ دی جا رہی ہے اور یہ سارا کچھ کیا جا رہا ہے۔ یہ ہے N.G.Os کا حال۔ ایک N.G.O ایسی ہے کہ جس کے دس نمائندے تھے کروڑوں روپے کی انہوں نے بیرونی ممالک سے امداد حاصل کی اور یہاں پر ایوان کے فلور پر میرے ایک سوال کے جواب میں خود وزیر موصوف نے یہ فرمایا کہ وہ سارے کے سارے اب ملک سے چلے گئے ہیں۔ پھر ان N.G.O کا یہ حال ہے کہ ایک N.G.O نے سیالکوٹ میں بھی ایک جعلی فہم بنائی۔ وزیر صنعت یہاں تشریف رکھتے ہیں یا نہیں؟ اس N.G.O نے یہ فہم بنائی اور یہ بتایا کہ سیالکوٹ کے اندر بنتا کھیلوں کا سالن بنتا ہے یہ پھولے پھولے مصوم بچے جاتے ہیں اور بنوا کر ان کے ساتھ بڑا ظلم کرتے ہیں اور آپ کو چاہو گا کہ ایک پھولے سے بچے کو وہ ہمانے سے جرمنی لے گئے آٹھ سال کا وہ صیقلی بچہ تھا جس سے یہ کھلوا یا گیا کہ مجھ سے چوبیس گھنٹے مشقت کرائی جاتی ہے اور مجھ سے یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ یہ N.G.Os یہاں پر کر رہی ہیں۔ اس ملک کے اندر ایک N.G.O ایسی ہے کہ جس کی سربراہ کو 40 کروڑ روپے کی رقم ناروے اور سویڈن سے نیوین کنٹریز سے آتی ہے۔ صرف یہاں پر اس نے ایک ادارہ بنایا ہوا ہے جہاں سے مصوم بچیوں کو وہ بھگوا کر وہاں رکھتی ہیں اور ان کو اس پر تیار

کرتی ہیں کہ آپ اپنے ماں باپ سے عبادت کریں۔ اپنے ماں باپ کے خلاف باتیں کریں۔
جناب سیکر، شاہ صاحب! آپ اپنی ترمیم پر بات کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب میں N.G.Os کے متعلق بات کر رہا ہوں آپ نے N.G.Os کو اس میں شامل کیا ہے۔ میں N.G.Os کی تصویر آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ آپ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو کن کے حوالے کرنا چاہتے ہیں؟ یہ تو میں آپ کو اس دیگ کے چند چاول دکھا رہا ہوں کہ ان کا یہ حال ہے۔ انہوں نے لوٹ مار کی اتھا کی ہوئی ہے۔ اس ملک کے لیے ناز صحافی جناب مجید نظامی صاحب نے اور جناب ہمایہ شاہ صاحب نے دونوں نے یہ کہا کہ اس ملک کے اندر پورو کر بیسی نے بیڑہ غرق کیا ہے اور پاکستان کا ملک سے باہر بیڑہ غرق ان N.G.Os نے کیا ہے۔ ہماری یہ شکل انہوں نے باہر کے مالک کے اندر بنائی ہے اب آپ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن بھی ان N.G.Os کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ یہاں پر بھی جعلی تمہیں بنائیں گے اور بنا کر باہر کے ملکوں میں بھیجیں گے کہ یہاں پر اس ملک کی یہ حالت ہے۔ سکولوں میں ماسٹر صاحب کرسی پر بیٹھ کر سونے ہوتے ہیں۔ بچے وہاں کھیلیں کھیل رہے ہوتے ہیں۔ یہ وہاں پر ان کی تمہیں بنائیں گے اور باہر کے ممالک میں بھجوائیں گے۔

جناب سیکر، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، اس نے میری گزارش یہ ہے کہ اس میں جو N.G.Os کا لفظ شامل کیا گیا ہے اس کو نکالا جائے۔

دوسری جو ترمیم ہے اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ وائس چانسلر ایجوکیشن یونیورسٹی اس کا ممبر ہوگا۔ اس ایجوکیشن یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی 72 سال عمر ہے ایک جنرل صاحب کا وہ رشتہ دار ہے اس کو ایجوکیشن کی الف ب نہیں آتی ہے mathematics کا اس کا career ہے اور وزیر تعلیم صاحب بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ وہ ایجوکیشن کی الف ب سے بھی آگاہ نہیں ہے اس کو صرف ایک جنرل سے رشتہ داری کی بنیاد پر ایجوکیشن یونیورسٹی کا وائس چانسلر بنا دیا گیا ہے۔ اب یہ اس کو مستقل طور پر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا بھی ممبر رکھنا چاہتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں

اس کو نہ رکھیں اس کی بجائے یہ کر لیں کہ کوئی وائس چانسلر ہو جس وائس چانسلر کو آپ بہتر سمجھیں
 بنالیں۔ پنجاب یونیورسٹی اس ملک کی سب سے قدیم یونیورسٹی ہے۔ اس کے اندر انسٹیٹیوٹ آف
 ایجوکیشن اینڈ ریسرچ ایک ممتاز ادارہ ہے جس کا پوری دنیا کے اندر ایک نام ہے، ایک مقام ہے اور ایک
 شہرت ہے۔ جہاں پر ایجوکیشن کے لئے ٹریننگ کا کام کیا جاتا ہے اس ادارے کے سربراہ کو رکھ لیں
 یا کسی وائس چانسلر کو رکھ لیں۔ ایجوکیشن یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے طور پر انہیں رکھنے کی کیا
 ضرورت ہے؟ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ میں نے سینیٹنگ کمیٹی کے اندر 14 amendments
 پیش کی تھیں ان میں سے ایک accept نہیں کی گئی۔ آج ہم جو amendments پیش کر رہے ہیں
 ان میں سے یہ کوئی ایک بھی سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم اس ایوان کے اندر acts کو بہتر بنانا
 چاہتے ہیں اور ان کی اتھارٹی قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی اور ہماری یہ بد قسمتی ہے کہ ہم
 جن کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں انہیں کسی قسم کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، مہربانی جی۔ جناب ارشد محمود بگوا۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر۔۔۔ بات نہیں
 کرنا چاہ رہے۔ چودھری محمد شوکت۔۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ۔۔۔ تشریف
 نہیں رکھتیں۔ مسز طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! اصل میں یہ جو قوانین اسمبلی کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اس کا
 مقصد یہی ہوتا ہے کہ اپنے قوانین بن سکیں اور عوامی نامندوں کے پاس اختیار ہو، تو یہاں پر N.G.Os
 کا جو word add کیا گیا ہے تو N.G.Os کے کردار پر میرے بھائی اسٹن اللہ وقاص صاحب نے
 روشنی ڈالی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ زیادہ تر N.G.Os کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ ایک سوچے سمجھے
 منصوبے کے تحت اس ملک سے اسلام، اسلامی روایت اور اسلامی کلچر کی بیخ کنی کرنا چاہتی ہیں اور اس
 ک سے لئے بہت سارے جوت موجود ہیں۔ تعلیم ہی ایسی چیز ہے جس سے ہم چھوٹے بچوں کے
 ذہنوں میں اسلامی روایات ڈال سکتے ہیں اور اگر ہماری نوخیز نسل ان لوگوں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی
 تو آئندہ اسلام کا کیا نقص باقی رہ جائے گا اس لئے میری یہ التجا ہے کہ یہاں سے یہ N.G.Os کے الفاظ
 ہٹا دیئے جائیں۔ شکریہ

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی، پرویز صاحب!

جناب پرویز رفیق، جناب سیکر! میں یہاں معذرت سے کہنا چاہتا ہوں کہ محترم نے بھی اور احسان اللہ وقاص صاحب نے بھی یہ کہا ہے کہ N.G.Os سے اسلام کو کوئی خطرہ ہے اور محترم نے کہا ہے کہ N.G.Os اسلامی کھچر کو کسی اور کھچر میں divert کر رہی ہیں تو میں ان کے علم کے لئے جانا چاہتا ہوں کہ جب سے N.G.Os اس ملک میں کام کر رہی ہیں یا کسی بھی طریقے سے اس ملک کے باسیوں نے اس کھچر کو adopt کیا ہے تو یقین کریں کہ شعور کے حوالے سے بھی اور اخلاقیات کے حوالے سے بھی ہمارے ملک میں بہتری آئی ہے۔

جناب سیکر، جی، ٹھیک ہے۔ مجھے سمجھ آگئی ہے کہ آپ بل کو support کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب محمد وقاص!

جناب محمد وقاص، شکریہ، جناب سیکر! میں ویسے بھی بہت زیادہ طویل بات نہیں کرتا، مختصر بات کرتا ہوں۔ N.G.Os کیا کام کرتی ہیں؟ میں نام نہیں لیتا لیکن آپ کو ان کی ایک بات جانتا ہوں کہ ان کے ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ تھی اور انہوں نے کہا کہ ہم اس ملک میں اتنا زیادہ خرچ کر رہے ہیں لیکن ہمارے مقاصد حاصل نہیں ہو رہے۔ ہم سوسائٹی کو سیکولرائز کرنا چاہتے ہیں، ہم سوسائٹی کے اندر modernization کے نام پر western culture لانا چاہتے ہیں لیکن ہمیں بہت زیادہ کامیابی نہیں مل رہی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو ان کے lead of the Department نے کہا کہ ہم انہیں مکمل طور پر westernize تو نہیں کر سکتے لیکن We are creating doubt in their minds. ہم ان کے ذہنوں میں اسلام کے خلاف شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ یہ مسلمان بھی نہیں رہیں گے اور کسی کام کے بھی نہیں رہیں گے۔ لہذا ملاحظہ میں N.G.Os کے خلاف نہیں ہوں لیکن اس وقت N.G.Os کا ایک جو بہت بڑا مافیا مسلط ہے یہ اس معاشرے کو سیکولرائز کرنا چاہتا ہے، اس معاشرے کو لادینیت کی طرف لے کر جانا چاہتا ہے لہذا ہمیں اپنا کوئی ادارہ ان کے سپرد نہیں کرنا چاہئے۔ ان N.G.Os کے فنڈز میں سے 85 فیصد فنڈ ان کے ایڈمنسٹریٹو معاملات پر خرچ ہوتے ہیں اور صرف 15 فیصد ان کے مقاصد پر

خرچ ہوتا ہے لہذا یہ فضول خرچی کا ایک بہت بڑا منبع ہے۔ انہوں نے بڑی بڑی گاڑیاں رکھی ہوتی ہیں، بڑی بڑی عمارت بنائی ہوتی ہیں اور ان کا ایڈمنسٹریٹو سٹرکچر اتنا بڑا ہوتا ہے کہ سارے فنڈز اس پر خرچ ہو جاتے ہیں ان میں وہ اپنے رشتہ داروں کو بھرتی کرتے ہیں اور مقاصد حاصل نہیں ہوتے۔ ہم ان کے مخالف ہیں لہذا N.G.Os کا نام اس سے نکالا جائے۔

جناب سپیکر، راجہ محمد شفقت خان عباسی۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ایجوکیشن منسٹر!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس amendment کے ذریعے ایک تاثر دیا جا رہا ہے کہ تمام منجانب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ٹائپ کسی N.G.O کے حوالے کی جا رہی ہے ایسی ہر گز بات نہیں ہے۔ ہم نے اس فاؤنڈیشن کے بورڈ آف گورنرز اور اپنے بورڈ میں جو ڈائریکٹرز رکھنے ہیں وہ ہم نے پرائیویٹ سیکٹر سے بھی لینے ہیں اور یہاں پر بیشتر دوستوں نے کہا کہ N.G.Os کا رول اچھا نہیں ہے۔ یہاں پر N.G.Os کی credibility کے بارے میں بے شمار باتیں کی گئیں تو جناب! کچھ اچھی اچھی N.G.Os بھی ہیں جن کی بہت زیادہ credibility ہے مثلاً ایڈمی ویلفیئر سوسائٹی بھی ایک N.G.O ہے۔ ایک ادارہ 'فاؤنڈیشن یا ٹرسٹ جو گورنمنٹ سے ہٹ کر کام کرے اسے آپ naturally N.G.O ہی کہتے ہیں۔ بے شمار ایسی فاؤنڈیشنز اور ٹرسٹ کام کر رہے ہیں مثلاً عید کے دن کھالیں بھی لوگ N.G.Os کو دیتے ہیں۔ پھر ہسپتالوں میں جو خیراتی اور غیر نفع بخش ادارے ہیں انہیں بھی لوگ پیسے دیتے ہیں۔ ہر N.G.O کی اپنی اپنی credibility ہے تو اس ترمیم میں جس میز کا ذکر یا تاثر دیا گیا ہے ایسی ہر گز بات نہیں ہے۔ N.G.Os کے concept کو سمجھنا پڑے گا۔ یہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ان طریقہ بیچوں کے لئے بنائی گئی ہے جنہیں پرائیویٹ سیکٹر کے ذریعے تعلیم دلوانی ہے۔ یہ فنڈ سرکاری سکولوں میں نہیں جانے کا۔ اس فاؤنڈیشن کی تلاش یہ ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں لوگوں کو ایسے incentives اور ایسی support دی جانے تاکہ وہ سکول کھولیں۔ وقاص صاحب کا اپنا ایک ادارہ ہے وہ بھی ایک N.G.O ہے۔ وہ ادارہ گورنمنٹ کا نہیں ہے۔ ان کا ایک اپنا ادارہ ہے وہ بھی ایک سوسائٹی ہے۔ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں وہاں بیچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں ہم اس میں ایسی N.G.Os کو invite کریں گے اور ممبرز بنائیں گے جن سے ہم ان کے تجربے کی out put لے سکیں۔ انہوں نے دوسری بات ایجوکیشن یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی کی ہے۔ ہم نے اس فاؤنڈیشن کے scope کو بڑھا کر

teacher's training element ڈالا ہے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا یہ weaker area ہے۔ ہم نے وی۔ سی کو وہاں پر as a Vice Chancellor ممبر رکھا ہے۔ ہم نے کسی شخص یا کسی individual کو اس میں شامل نہیں کیا۔ ہم نے designated post of Vice Chancellor of University of Education کو اس میں شامل کیا ہے تاکہ اگر کوئی ادارہ ٹیچرز کو ٹریننگ دینا چاہے ہم اسے بھی فٹ دے سکیں۔ یہ فٹ ہم نے کسی N.G.O یا کسی ادارے کو ویسے نہیں دے دیئے۔ اگر قرض لینا ہے تو باقاعدہ اس کے لئے کوئی زمین گروی رکھوانی پڑے گی۔ اس کے سارے rules and procedure جانے ہیں۔ آئندہ بھی نہیں گے اور ہم پبلک منی کے ایک ایک پیسے کو secure کریں گے تاکہ اس میں کوئی خورد برد نہ ہو۔ ہاں جو اچھے ادارے اور اچھی credible N.G.Os ہیں انہیں ہم گرانٹس دیں گے تاکہ وہ غریبوں کے بچوں سے کوئی فیس بھی نہ لیں۔ non-profits سکولز ہوں تاکہ ہم ان کی help کر سکیں لہذا honourable ممبر سے میری گزارش ہو گی کہ اسے پر لیں نہ کریں اور اس ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, in sub-clause (2):

- (i) in para (i), for the word "eight", occurring in line 1, the word "seven" be substituted and the word "N. G. Os" appearing in line 2, be deleted.
- (ii) in para (vii), for the words "Vice Chancellor", appearing in line 1, the words "any Vice Chancellor preferably of the University of the Punjab" be substituted.

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The third amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Rana Aftab Ahmad Khan, Rana Sana Ullah Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Riaz Ahmad, Mr Ejaz Ahmad Samma, Sh Ijaz Ahmad, Sh Amjad

Aziz, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Naulatia, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Malik Asghar Ali Qaiser, Dr Asad Ashraf and Ms Azma Zahid Bokhari.

جناب سپیکر، راجہ محمد شفقت خان عباسی۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ رانا آفتاب احمد خان۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ رانا محمد اللہ خان۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مسٹر سمیع اللہ خان۔

جناب سمیع اللہ خان، اب تک ہم نے جو ترامیم دی تھیں ان میں کچھ ترامیم ایسی تھیں جو ٹیکنیکل تھیں کہ سینیٹنگ کمیٹی کی بجائے سلیٹ کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔ اس کے بعد حوام کی رائے کے لئے مشورہ کیا جائے۔ یہ یقینی بات ہے کہ حکومتی بیچوں نے اکثریت رائے سے ان ترامیم کو مسترد کر دیا لیکن ایک ترمیم جو اس ایوان، اس ایوان کے ممبران، وزیر تعلیم اور جمہوری اداروں کی صوبہ کی حوالے سے تھی۔ اس کو بھی اگر اس ایوان کے ممبرز نے اپنی طاقت کو بڑھانے کے حوالے سے رائے نہیں دی ہے تو احتجاجاً ہم نے جو آگے ترامیم کلڈ 2.5 اور 7 میں دی ہیں، وہ ہم واپس لیتے ہیں کہ یہ تو بائبل ٹیکنیکل ہیں۔ اگر اس ایوان کے قابل احترام اور معزز ممبران اپنی طاقت کو بڑھانے کے لئے اس ایوان کی عزت اور وقار کی بجائے وہ N.G.Os کی عزت اور وقار کو ترجیح دیتے ہیں تو اس کے آگے ترامیم تو بائبل ٹیکنیکل ہیں۔ اگر وہ یہ مانتے کے لئے تیار نہیں تو بطور احتجاج ہم اپنی وہ ترامیم واپس لیتے ہیں۔

جناب سپیکر، راجہ ریاض احمد، تشریف نہیں رکھتے۔ جناب احسان الحق تشریف نہیں رکھتے۔ جناب علی حسن رضا قاضی، تشریف نہیں رکھتے۔ ملک امجد علی قیصر، تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر امجد اشرف، تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ سٹی زاہد بخاری، تشریف نہیں رکھتیں۔ جی، وزیر تعلیم! وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اگر معزز ممبران اس کو press نہیں کرتے تو ان کی مہربانی ہے۔ انہوں نے تو پہلے ہی withdraw کر لیا ہے اس لئے اس کو dispose of کر دیا جائے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Ch Muhammad Shaukat, Ms Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr

Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi.

Syed Ehsan Ullah Waqas may move it.

SYED EHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, for sub-clause (7), the following be substituted:-

"(7) The meetings of the Board shall be held at such time and place as may be specified:

Provided that ninety days shall not intervene between two meetings of the Board."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, for sub-clause (7), the following be substituted:-

"(7) The meetings of the Board shall be held at such time and place as may be specified:

Provided that ninety days shall not intervene between two meetings of the Board."

MINISTER FOR EDUCATION: I oppose it, sir.

جناب سپیکر، وزیر تعلیم اس کو oppose کرتے ہیں۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب! سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! جیسا کہ ہمارے فاضل وزیر تعلیم نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ادارہ تباہ و برباد ہو چکا تھا اور اسی وجہ سے انھیں تے سرے سے بل پیش کرنا پڑا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا دو دو سال اجلاس ہی منعقد نہیں ہوتا

تھا۔ جیسے کہتے ہیں کہ ”دودھ دے سڑے لسی نوں پھو کاں مار دے نیں“ ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اب پھر اس کا وہی حشر نہ ہو کہ اس کا دو دو سال اجلاس ہی نہ ہو، آخری فیصلہ بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ہونا ہوتا ہے۔ اگر بورڈ کا اجلاس ہی نہیں ہو گا تو لوگوں کے کیس کہاں پیش ہوں گے اور کہاں سے منظوری ہوگی اور اس پر کیا بات ہو سکے گی؟ اس لئے ہم نے یہ ترمیم دی ہے کہ۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب: سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس ایوان کے بہت قابل وزیر صاحب گیری میں جا کر ایک ایڈیشنل سیکرٹری صاحب سے درخواست پر دستخط کروا رہے ہیں۔ سے خیال میں اس بات کا آپ کو نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر، وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی اپنی ہر تشریف لے آئیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی meeting کے اندر نوے دن سے زائد کا وقفہ نہ ہو تاکہ توازن اور تسلسل کے ساتھ اس کی meetings ہوں۔ جس مقصد کے لئے یہ ادارہ قائم کیا جا رہا ہے اس ادارے کے مقاصد پورے ہوں۔ اس وقت یہ ادارہ لاہور کے اندر سرکاری افسران کی چراگاہ بنا ہوا ہے۔ جس نے لاہور رہنا ہوتا ہے وہ اس ادارے کے اندر اپنی تبدیلی کروا لینا ہے۔ اس کو سارا دن کوئی کام نہیں ہوتا، کوئی مصروفیت نہیں ہوتی، گاڑیاں استعمال کرتے ہیں، فہرز استعمال کرتے ہیں، اوور ٹائم لیتے ہیں اور کام کوئی نہیں ہوتا۔ کام اس وقت ہو گا جب بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس ہوں گے اور اس میں مختلف کیس منظور ہوں گے۔ اگر سال سال اجلاس نہیں ہو گا تو پھر مشکل ہو جائے گی اس لئے ہم نے اس فاؤنڈیشن کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے یہ ترمیم دی ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی meetings میں نوے دن سے زیادہ وقفہ نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری آپ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ بیٹھ جائیں تو ہم فوراً بیٹھ جاتے ہیں لیکن وزیر موصوف کو آپ نے کہا ہے کہ اپنی سیٹ پر آئیں لیکن آپ دیکھ لیں کہ تین منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب سیکرٹری، آجائیں گے۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے futile exercise میں تو مجھے شریک ہونا ہی ہے۔ یقیناً احسان اللہ و قاص صاحب نے کچھ نہ کچھ باتیں اس حوالے سے رکھی ہیں۔

وزیر صاحب اپنی گفت و شنید کے اندر بھی اس بات کو رکھ چکے ہیں اور آف دی ریکارڈ meetings میں بھی ہم آپس میں discuss کرتے ہیں کہ یہ ادارہ دس بارہ سال سے باطل عضو محفل بن کے رہا ہے۔

اسکے نتیجے میں مختلف ترامیم اس کو ٹھیک کرنے کے لئے گورنمنٹ نے پیش کیں، یقیناً اس میں جو چیزیں سلیکٹ کمیٹی نے پیش کر دی ہیں ان پر پہلے بہت ساری باتیں ہو چکی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ

یہ ادارہ کام کرے۔ یہ ایوان پنجاب کا سب سے معزز ایوان ہے۔ اسی طرح قومی سطح پر قومی اسمبلی اور سینیٹ ہے۔ ان سب اہم ترین اداروں کے لئے specified ہے کہ پنجاب اسمبلی کے لئے ستر دن

mandatory ہیں کہ یہ اجلاس کرے گا اور عوام کی مشکلات کے ازالے کے لئے قانون سازی اور دوسرے measures جو لے جاتے ہیں وہ لے گا۔ جب ملک کے معزز ترین اداروں کے لئے دن مقرر ہیں

تو اس حوالے سے اگر ہم نے یہ ترمیم دے دی ہے کہ یہ ادارہ مسلسل کام کرے اور اگر ادارے کا سربراہ کسی وجہ سے یہ کام نہ کر رہا ہو تو ایک تصویر سامنے آجانے گی، جب ایوان کے اندر ایجوکیشن فاؤنڈیشن

کی رپورٹ آنے گی۔ اس کے ذریعے سے ہمیں معلوم ہو جانے گا کہ اسمبلی میں تو یہ پاس کیا ہوا تھا کہ اتنے اتنے عرصے کے بعد meeting ہونی ہے اور اس ادارے نے meetings نہیں کی ہیں۔ اسی طرح ادارے

کو چلانے والوں کو پورا پورا احساس رہے گا کہ جب ان کی نظر کے سامنے سے یہ باتیں گزریں گی کہ ہم نے اس کی meetings کرنی ہیں اور ظاہر ہے کہ جب چار دس آدمی میٹنگز کے اندر بیٹھیں گے کوئی نہ

کوئی ایجنڈا ہو گا تو اس کے ذریعے سے اس فاؤنڈیشن کی کاڑی آگے چلے گی۔ اسی مثبت نقطہ نظر سے ہم

مثبت نظر سے ہم نے بہت اچھی ترمیم دی ہے ظاہر ہے کہ جناب وزیر تعلیم صاحب نے اپنی ذہنی کے مطابق کھڑے ہو کر اس کی مخالفت کرنی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری محمد شوکت صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ، تشریف نہیں رکھتیں۔ مسز طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! اجلاسوں کے درمیان وقفہ نوے دن سے زیادہ نہ رکھا جائے۔ اس پر میرے جہانی بہت بات کر چکے ہیں۔

جناب سیکر، شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب، تشریف نہیں رکھتے۔ وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! معزز ممبران نے جس ترمیم کی یہاں پر خواہش کی ہے۔ میں ان کی خواہش کا احترام کرتا ہوں۔ بے شک ان کی بھی یہی کوشش ہے کہ یہ فاؤنڈیشن بہتر انداز میں کام کرے۔ اسی spirit کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نے اس فاؤنڈیشن کو restructure کیا ہے لیکن ایک چیز ذہن میں ضرور رکھنی چاہئے کہ یہ public private partnership کا ایک concept ہے۔ جہاں گورنمنٹ کے اداروں کی بات ہے تو آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے اچھی جو یونیورسٹیوں کے bills میں جو ترمیم پاس کی ہیں تو اس میں ہم نے صوبائی اسمبلی کی اتھارٹی، ممبران کی نمائندگی to act upon the advice of the Govt of Punjab وہاں پر موجود تھیں۔ جن میں نہیں تھیں ہم نے اتھارٹی کو establish کیا، وہ ایک گورنمنٹ کے ادارے کی بات تھی۔ اس میں معزز ممبر نے کہا کہ ایم۔ پی۔ ایز کو نہیں رکھا گیا تو یہ ایک public private partnership کا ادارہ ہے۔ جس میں ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کو زیادہ ساتھ لے کر چلانا ہے اور ان کے ذریعے سکولوں کو establish کروانا ہے۔ جہاں تک ترمیم کی بات ہے تو وہ اس بل کی کلارز 13 اور 14 میں یہ حق موجود ہے۔ یہ day to day procedure کی بات ہے۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ جو قانون و قاعدہ یا rules of procedure ہیں، وہ ہم اس میں devise کر لیں گے۔ جناب سپیکر! اہذا میری یہ خواہش ہے کہ اسے consider نہ کیا جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 5 of the Bill as recommended by Standing Committee on Education, for sub-clause (7), the following be substituted:-

"(7) The meetings of the Board shall be held at such time and place as may be specified:

Provided that ninety days shall not intervene between two meetings of the Board."

(The motion was lost.)

The question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کورم کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کورم پورا نہ ہے۔
گنتی کروالیں۔

جناب سپیکر، کورم کی نٹن دہی کی گنتی ہے۔ لہذا گنتی کی جانے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گنتی)

جناب سپیکر، کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب ہم زراعت پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

تحریک زیر قاعدہ 150(a)

مجالس قائمہ میں طے کی گئی ترامیم کی فہرست اور مجالس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کرنے کے لئے تحریک وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر ۱ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 150(a) کے تحت قائمہ ایوان اور قائمہ حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے جن مجالس قائمہ میں ترامیم کی گئی ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان مجالس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 150(a) کے تحت قائمہ ایوان اور قائمہ حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے جن مجالس قائمہ میں ترامیم کی گئی ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان مجالس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(نعرہ ہانے تحسین)

زراعت پر عام بحث

جناب سپیکر، اب ہم زراعت پر بحث کا آغاز کرتے ہیں اور میں سید احسان اللہ وقاص صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ میں آپ کا بھی اور فریڈری پجز کے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس حوالے سے میری تحریک التواء کی تائید کی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ہمارے ملک کے اندر کیپاس کی فصل ایک نہایت اہم ترین فصل ہے اس کی بنیاد پر ہمارے ملک کی انڈسٹری چلتی ہے۔ ہمارے ملک کی اکانومی کا انحصار اسی فصل پر ہے۔ جس سال یہ فصل زیادہ ہوتی ہے اس سال اکانومی بہتر ہو جاتی ہے جس سال یہ فصل کم ہوتی ہے اس سال اکانومی بھی خراب ہو جاتی ہے۔ اس سال چونکہ موسمی حالات ایسے رہے ہیں جس کی وجہ سے pesticides کی بہت زیادہ ضرورت تھی اور انہی دنوں میں pesticides کی قلت پیدا کر دی گئی اور ان کی قیمتیں اتنی زیادہ بڑھ گئیں کہ کاشتکار کے لئے خریدنا مشکل ہو گیا۔ اس وجہ سے کاشتکاروں کو ابروں روپے کا نقصان ہوا ان کی فصل تباہ ہو گئی اور pesticide مافیانے اس سے کروڑوں روپیہ کھایا ہے۔ راتوں رات اس کی قیمتیں زمین سے آسمان تک پہنچ گئیں۔ کسانوں کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں خاص طور پر کسان بورڈ پاکستان جو کہ کسانوں کی سب سے بڑی اور سب سے منظم تنظیم ہے اس نے بھی اس پر شدید احتجاج کیا اس کے نائنڈے سڑکوں پر نکلے۔ (قطع کلامیوں)

جناب سپیکر، آرڈر بیگز، آرڈر بیگز۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ان نائنڈوں کا یہ مطالبہ تھا کہ pesticide مافیانے نے ادویات کی قلت پیدا کر کے اور قیمتیں بڑھا کر کسانوں کا نقصان کیا ہے ان لوگوں کا محاسبہ کیا جائے۔ میں صرف اتنی بات مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے اس ملک کی زراعت کو سنبھالنا دیا، اس ملک کی اہم فصلوں خصوصاً طور پر کیپاس کو سنبھالنا دیا تو اس ملک کی اکانومی بری طرح کلاب ہو جائے گی۔ ہمارے کسان کی یہ بد قسمتی ہے کہ انڈیا میں مشرقی پنجاب جو کہ پنجاب کا ایک بہت بھوننا حصہ ہے۔ اس وقت چونکہ وہاں پر حکومت نے زراعت کو بہت زیادہ سوتیں مہیا کر رکھی ہیں۔ ان کو بجلی تک

مفت مہیا کی جاتی ہے۔ ان کو pesticides خاص اور نہایت ارزاں نرخوں پر مہیا کی جاتی ہیں اس کی وجہ سے مشرقی پنجاب کا مجموعاً سا حصہ اس وقت پورے انڈیا کو خوراک مہیا کر رہا ہے وہ اناج کا گھر بنا ہوا ہے۔ لیکن مغربی پنجاب جو اس وقت پاکستان کا حصہ ہے یہاں پر ہمارے کسانوں کو ہمارے محب وطن کاشتکاروں کو اور زراعت کے ساتھ وابستہ لوگوں کو حکومت کی طرف سے کوئی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ کھاد کی قیمتیں آسمان تک پہنچ چکی ہیں۔ pesticides جعلی فروخت ہوتی ہیں۔ اس میں پانی ڈال ڈال کر اس کی اصل طاقت کو ختم کر دیا گیا ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ pesticides جانے والے راتوں رات کروڑ جتنی سے ارب جتنی ہو گئے ہیں۔ یہاں پر pesticides جانے والی بو ملنی نیشنل کمپنیاں ہیں۔۔۔

جناب محمد ابراہیم خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سینیگر، جی، فرمائیں!

جناب محمد ابراہیم خان، جناب سینیگر! میں وقاص صاحب کو وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ pesticides میں پانی نہیں ملتا جب ملاوت کرتے ہیں تو اس میں زائمن ملادیتے ہیں کیونکہ اگر پانی ملائیں تو اس کا رنگ سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ میں ان کے knowledge کے لئے ان کو technically explain کرنا چاہ رہا تھا کہ ان کے knowledge میں تھوڑا سا اضافہ ہو۔

سید احسان اللہ وقاص، شکر۔ میری معلومات کے مطابق تو کچھ ایسی pesticides بھی ہیں کہ جس میں تیل ملتا ہے، کچھ میں پانی ملتا ہے اس طرح مختلف چیزیں ملتا ہے۔ آپ نے میری اصلاح کی ہے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اصل بات کہ جس پر مجھے اصرار ہے اور جو بات میں کہنا چاہتا ہوں کہ مغربی پنجاب بھی پاکستان کے لئے سونے کا گھر بن سکتا ہے۔ اس کا راستہ صرف اور صرف یہ ہے کہ یہاں کے کاشتکاروں کو 'یہاں کے زمینداروں کو سہولتیں مہیا کی جائیں۔ یہاں پر بھی اناج کا ایک ذمیر لگ سکتا ہے ہمارے ملک کی اکانومی صرف پنجاب کی وجہ سے boost کر کے کہل سے کہل پہنچ سکتی ہے اگر یہاں پر زمینداروں کو مکمل سہولیات مہیا کی جائیں تو پھر ہی یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ محکمہ زراعت پوری طرح دلچسپی لے، کسانوں کی فصلات کی مناسب قیمت ملے اور middle man جو کہ ان کسانوں کے پیسے کھا جاتے ہیں کسان بڑی محنت سے اپنی فصل اکٹا رہے اور اس کو فروخت کرنے

کے لئے جب لے کر جاتا ہے تو اس میں دس مختلف لوگ ہیں جو فصل کی قیمت کی کٹریوت میں لگ جاتے ہیں اس وجہ سے کسان کو فصل کی مناسب قیمت نہیں ملتی وہ hand to mouth ہو جاتا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس چیز کا اہتمام کرے کہ پنجاب میں کسانوں کو مفت بجلی مہیا کی جائے۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ حکومت اس چیز کا بھی اہتمام کرے کہ جتنی pesticides ہیں ان کا بنیادی میٹریل انڈیا، چائینہ اور مختلف ممالک سے سہل ہو کر آ رہا ہے۔ اس بنیادی میٹریل کو پاکستان میں بنانے کے لئے حکومت خود انڈسٹریاں لگانے تاکہ اس کی بنیاد پر pesticides سستی اور مناسب قیمت پر ملیں۔ اسی طرح میرا یہ مطالبہ بھی ہے کہ کسانوں کو کھلا subsidized rate پر مہیا کی جانے اور ایک ایسا مستحکم ادارہ بنایا جائے جو کسانوں کو مناسب قیمت پر اچھا بیج مہیا کرے۔ کیونکہ اچھا بیج ہی فصل کی پیداوار بڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح میں یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ جو کسان اپنی فصلات کو فروخت کریں ان کو مناسب قیمت ملے۔ جس ملک میں یہ حال ہو کہ ابھی تک کسانوں کو ان کے گئے کی فصل کی قیمت نہ ملی ہو اس ملک میں کسان کیوں گنا کاشت کرے گا، وہ کیوں زراعت میں دلچسپی لے گا؟ اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے زراعت کی بہتری کے لئے کئی اعلانات بھی کئے ہیں۔ میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس صوبے کو زراعت کے لحاظ سے ایک مثالی صوبہ بنا دیں۔ اس پر اپنی پوری توجہ دیں تو انشاء اللہ العزیز اگر وہ یہ کام کریں گے تو پوری قوم ان کا یہ احسان کبھی بھی نہیں بھولے گی لیکن اگر انہوں نے بھی یہ نہ کیا اور زراعت کی ترقی کی طرف توجہ نہ دی تو اس کا خمیازہ آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی بھگتنا پڑے گا اور آپ کی جماعت کو بھی بھگتنا پڑے گا۔

بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، مخدوم سید مختار حسین شاہ صاحب!

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سپیکر! شکریہ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے اس ایوان سے تقریباً 80 فیصد معزز ممبران زراعت سے متعلق ہیں۔ جب سے ملٹری regime آئی ہے اور ہم سیاسی لوگ آنے ہوئے ہیں تب سے زراعت کے شعبہ کا کوئی پرسلن حائل نہیں ہے۔ میرے محترم دوست ادویات کے

متعلق فرما چکے ہیں۔ اگر چین اور روس کے ملکوں میں کپاس خراب نہ ہوتی تو ہماری کپاس کاریت چھ سو سات سو روپے فی من سے زیادہ نہ ہوتا۔ اب کلا کا سیزن ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ ایک تو اس کا سیزن کم از کم ڈیڑھ ماہ تاخیر سے شروع ہوا جس کی وجہ سے اس کا اثر گندم کی کاشت پر پڑا۔ گنے کی فصل کی payment تو درگھار شوگر مزر والوں نے اپنے اجنت جلتے ہوئے ہیں یہاں پر جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ 10 فیصد کاٹتے ہیں مگر ہمارے علاقے میں 20 فیصد کاٹتے ہیں اور نقد رقم ادا کر دیتے ہیں۔ اگر 20 فیصد نہ کٹوائیں تو پھر ڈیڑھ ماہ بعد رقم کی ادائیگی ہو گی یا اس کے بھی بعد ادائیگی ہو گی اس طرح کسانوں کو خراب کرتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کا خاطر خواہ کوئی انتظام کیا جائے کہ جو payment ہو کم از کم ایک ہفتے بعد یا زیادہ سے زیادہ دو ہفتے بعد وہ بنگ کے ذریعے ادا کر دی جائے۔ دوسری بات یہ کہ مزر والے وزن بھی کم کرتے ہیں مثلاً 5 سو من کی ٹرائل گنی ہے تو وہ 4 سو من وزن کریں گے اور کہیں گے کہ اگر آپ نے دینا ہے تو دیں ورنہ لے جائیں۔

جناب سپیکر! شوگر ملکوں کے تاخیر سے چلنے کی وجہ سے گنے کی فصل بھی دیر سے کٹی گئی اس وجہ سے سوانے مکئی اور سورج مکھی کے اور کوئی فصل ایسی نہیں جو فوری طور پر کاشت کی جاسکے۔ سورج مکھی کی کئی اقسام ایسی ہیں کہ جن پر پھرے بھی نہیں ہوتا۔

(اس مرحلے پر ایوان میں عصر کی اذان سنائی دی)

(اذان عصر کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ شوگر ملکوں کے دیر سے چلنے کی وجہ سے اور ہماری حکومت کی غلط پلاننگ کی وجہ سے اب وہاں پر کٹائی ہو رہی ہے اور اب گندم کا وقت تو گزر چکا ہے صرف سن غلاور اور مکئی کا وقت ہے۔ سن غلاور پر کم خرچ ہے اور اس کا return زیادہ ہے لیکن سن غلاور کا بیج مارکیٹ میں بالکل نہیں ہے اور ہائی سن 33 برانڈ کا بیج یا اس کے علاوہ جو اور ایک دو بیج ہیں وہ بالکل مارکیٹ میں نہیں مل رہے۔ جن کی قیمت 400 روپے کلو کے حساب سے ہے وہ 1200 روپے کلو پر

بیک میں ملتا ہے اور وہ بھی بڑی تنگ و دو اور فنوں کے ساتھ ملتا ہے۔ سن فلاور کی صورت حال یہ ہے کہ وقت ختم ہو رہا ہے کیونکہ جنوری میں ہی اس کی کاشت ہوتی ہے اور فروری کے پہلے بنتے ہیں اس کا وقت ختم ہو جانے کا کیونکہ عام کاشتکاروں اور لوگوں نے زمینیں مزارع گیری یا ٹھیکے پر لی ہوتی ہیں اور جون میں نیا ٹھیکہ ملے ہوتا ہے تو جون میں مزارع اور ٹھیکیدار نے مالک کو عالی زمین دینی ہے تو اس وقت سن فلاور یا مکئی کے علاوہ کوئی ایسی فصل نہیں ہے جو کاشت کر کے اسے فارغ کرے۔ اگر مکئی کاشت کرے تو اس کی ادویات صحیح نہیں اور جو کھادیں ہیں وہ بھی صحیح نہیں مل رہی ہیں۔ سن فلاور کا بیج بھی ناپید ہے۔

جناب سیکرٹری ایوان ایوان میں، میں نے پہلے بھی عرض کیا اللہ کے فضل و کرم سے جب بل کا معاملہ چل رہا تھا تو جی۔ ایم سکندر اور سارے وزراء بھی موجود تھے لیکن اب تشریف لے گئے ہیں۔ وزیر آبپاشی نے اپنے کمرے میں بلا کر ہمارے ساتھ میٹنگ کی، ایک کمیٹی بنی۔ واٹر ریٹ آبیانہ جو کہ fix کیا گیا ہے یہ انتہائی زیادتی ہے۔ باہر لوگ کہتے ہیں کہ کاشتکاروں کے 80 فیصد ٹائم سے ایوان میں بیٹھے ہیں مگر یہ واٹر ریٹ fix لگا ہوا ہے۔ چاہے آپ کاشت کریں یا نہ کریں۔ زمین کی اقسام ہیں مل نہری ہے، بخر ہے، بخر قدیم ہے، بخر جدید ہے جو بھی قسم ہے سب پر برابر کا واٹر ریٹ لگا دیا گیا ہے جو کہ کسانوں کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے۔ واٹر ریٹ پر ہم نے گزارش کی تھی کہ اس کو revise کیا جائے۔ دوبارہ review کر کے اس کو نیچے لے آئیں۔

انہوں نے کہا کہ بنواری کھچر ختم کرنا ہے لیکن ملی بنواری کے متعلق بات ہوتی ہے اور نہری بنواری کا تو role ہی کم ہوتا ہے تو اس پر بھی میری گزارش ہے کہ اس پر بھی review کریں۔ زرعی بینک کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ انڈسٹری میں جائیں تو 3 سے 5 فیصد تک interest دیتے ہیں اور آپ کو قرضے مل جاتے ہیں لیکن زراعت کے متعلق جو کہ اس ملک کے لئے ریٹھ کی بڑی کی حیثیت رکھتی ہے اس پر 12 سے 14 فیصد rate of interest ہے۔ اس کو بھی revise کیا جائے اور اسے بھی انڈسٹری کے برابر لایا جائے۔ زراعت پر فیکس تو تمام قسم کے لگ گئے، زرعی فیکس بھی لگ گیا اور کئی قسم کے فیکس لگے ہونے ہیں تو پھر ادھر بھی زرعی بینک کا rate of interest کم ہونا چاہئے اور حکومت کو یہ مسئلہ بھی take up کرنا چاہئے۔

یوب ویلوں کے بلوں کے متعلق شاہ صاحب بھی عرض کر چکے ہیں تو میں بھی عرض کرتا

ہوں کہ ہمارے ساتھ بھارتی منجانب میں پانی مفت ہے مگر یہاں کوئی سبڈی نہیں ہے بلکہ کھاد پر بھی سبڈی ختم کر دی گئی ہے۔ بجز زمین کو آباد کرنے کے لئے کھاد استعمال کرنی پڑے تو اس پر بھی کوئی خصوصی سبڈی نہیں ہے۔ بجلی کے یوب ویلوں پر بھی ہمیں سبڈی مٹی چاہئے۔ اگر آپ نے internationally compete کرنا ہے اور ملک میں کسان اور کاشتکار کی حالت بہتر کرنی ہے تو یہ مراعات حکومت کو دینی چاہئیں اور اس طرف بھی اسے توجہ کرنی چاہئے۔ یہی میری عرض ہے۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر، منزل عباسی صاحب!

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، شکریہ جناب سپیکر! میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں زراعت کے ٹککے میں یونین کونسل کی سطح پر agriculture officers موجود ہیں۔ معزز وزیر زراعت بھی یہاں پر موجود ہیں جو نوٹ فرمائیں کہ ان زراعت آفیسرز کی وہاں پر کیا ڈیوٹیز ہیں؟ آئندہ جب اس موضوع پر بحث ہو تو یہ kindly ہمیں بتائیں گے کہ یہ کس مد میں حکومت منجانب یا حکومت پاکستان سے تنخواہ لیتے ہیں؟ ان کے فرائض کیا ہیں؟ کس طرح سے یہ وہاں کے زمینداروں کو educate کرتے ہیں؟ کس طرح سے pest counting کی ٹریننگ provide کرتے ہیں؟ کیا ان لوگوں نے کبھی زمیندار کو یونین کونسل میں پہنچ کر اس کو pest counting کی تربیت دی؟ کسان کو کبھی یہ بتایا کہ انہوں نے کس فصل کو کس وقت پر کیا کھاد دینی ہے یا اس کی requirements کیا ہیں؟ اس کی pest counting کیسے کی جاتی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر ہماری crops failure کے ذمہ دار ہیں ہمیں ان کا احتساب کرنا چاہئے اور ان سے پوچھا جانے کہ یہ ہمیں کیا results دیتے ہیں؟ جبکہ Government of Pakistan انہیں heavy pay کرتی ہے۔

دوسری بات oil seeds کے حوالے سے ہے کہ جس پر ہماری حکومت پاکستان اربوں لاکھوں ڈالر امپورٹ پر خرچ کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ہماری ریسرچ نے کاشتکار کو کیا سوتیں فراہم کی ہیں۔ either اس پر کوئی ریسرچ ہو بھی رہی ہے یا صرف جمع خرچ ہے؟ اگر ہو رہی ہے تو وزیر زراعت kindly جب اس کو wind up کریں گے تو اس کی نشاندہی کریں گے اور بتائیں گے کہ کون کون سے آئل سیڈز کی مد میں ہمارے ریسرچ سنٹر نے farmers کو یہ seeds provide کئے ہیں اور اس بارے میں کیا انفارمیشن provide کی ہے۔

جناب سیکرٹری سے اہم موضوع pesticides کا تھا اور اس دفعہ ہماری کاٹن failure کا subject اور ذمہ داری pesticide تھا جس کی وجہ سے ہم ریکارڈ مارگٹ حاصل نہ کر پائے۔ اس سلسلے میں ہمیں ایک سنجیدہ قسم کی پالیسی کی ضرورت ہے۔ پورے analysis کے ساتھ farmers کو involve کر کے pesticides کے سلسلے میں farmer کی رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے price control کمپنی بنائی جائے اور اس میں بے ضابطگیوں کے ذمہ داروں کے خلاف ایکشن لیا جائے تاکہ آنے والی crops اور ان کے pest کے کنٹرول کے سلسلے میں ہم ایک اہم پالیسی بنا سکیں۔ دوسرے نمبر پر معزز وزیر زراعت ensure کریں گے کہ آنے والے وقت میں اور آنے والی فصل پر اس قسم کے جو damages جو pesticides available نہ ہونے کی وجہ سے face کرنے پڑے ہیں وہ آئندہ نہ کرنا پڑیں۔ secondly میں اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب پرویز الہی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس دفعہ اس سیشن میں اس دور میں انہوں نے ایگریکلچر مارکیٹنگ ہی اہم شعبہ ہے اس کے لئے ایک طیبہ وزارت قائم کی اور میں توقع رکھتا ہوں کہ محترم وزیر مارکیٹنگ سے کہ وہ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے کاشتکار بھائیوں کے لئے کوئی ایسی پالیسی وضع کریں گے کہ جو ان کو آنے والے وقت میں اور ان کے لئے بہتر ہوتا کہ ان کو اچھے سنہری حروف میں یاد رکھا جائے۔ بات یہ ہے کہ جب مارکیٹ میں pesticides ---

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اجلاس کا وقت آدھے گھنٹے تک کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سیکرٹری اصل مسئلہ مارکیٹ میں demand & supply کا ہے۔ مارکیٹنگ ہی اس کو manage کر سکتی ہے کہ ہم نے کس طرح کاشتکار کو educate کرنا ہے کہ اس وقت ہمارے ملک یا اس سیزن میں کون سی سبزی یا کون سے پھلوں کی demand ہے اور اس کی سپلائی کیسے ہوگی؟

جناب سیکرٹری ایگریکلچر مارکیٹنگ بڑی اہم منسٹری ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کو سنجیدہ اور بہتر طریقے سے لیا جائے گا۔ میں توقع کرتا ہوں کہ جو reforms زراعت کے میدان میں ہماری government کر رہی ہے اور جیسا کہ ایک نعرہ آیا ہے کہ جناب ہماری حکومت چودھری پرویز الہی کی قیادت میں ایک کسان دوست قیادت ہے اور ہم انشاء اللہ اپنے رویے اور اپنی پالیسی سے یہ ثابت بھی

کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ جی، اچھے مقرر ہیں ملک محمد احمد خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، شکریہ، جناب سپیکر! اس سلسلے میں کتنا چاہوں گا کہ

pesticides کا تعلق زراعت سے ہے اس میں کچھ ٹیکنیکل تقریر تو ہم نہیں کر سکتے لیکن as a macro

fact کچھ چیزیں ایسی ہیں جو عام فہم ہیں۔ اب کون کون سی ingredient ایسی ہیں جہاں پر pest

attack ہو، وہاں کس کس فصل کو اس کی pesticide کی جاسکتی ہے تو یہ خاصاً بڑا ٹیکنیکل سا سوال

ہے جس کے لئے باقاعدہ exact science ہے۔ جو لوگ اس کا دوبارہ سے منسلک ہیں۔۔۔

What concerns us here is the laws. کہ جن قوانین کے تحت ہم پنجاب کے اندر جو ہمارا pest

control کا سلسلہ ہے یا Punjab Agricultural Pest Ordinance کے حوالے سے ہم آج بات

کرنا چاہیں گے۔ Punjab Agricultural Pest Ordinance 1959 اور اس کے اندر 2002 تک جو

ہونے والی subsequent amendments ہیں ان کو اگر ہم clause by clause دیکھتے جائیں تو

کسی جگہ پر بھی ہم یہ نہیں سمجھتے کہ حکمہ زراعت کی ذمہ داری میں control and power کا ذکر کیا گیا

ہے اور نہ ہی responsibility of department بیان کی گئی۔ now as a changing trend

کل ہمارے معزز ابراہیم خان بات کر رہے تھے and he was very right when he said کہ یہ

ایسی بات ہے کہ جب کسی ٹی بی کے مریض کو دل کی بیماری کی دوائی دی جائے تو اس کا اثر کیا

ہوگا؟ ہمارے معزز وزیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ بڑا unusual weather تھا بارشیں بہت زیادہ ہوئیں

تو جو بھی ہم سیرے کرتے تھے وہ wash out ہو جاتا تھا اب بڑی strange بات ہے کہ جو قانون

ہے اس کی بڑی واضح provisions ہیں۔ leaving the part of preamble, leaving the part of

definitions ہم preventive measures کے آرڈیننس، Agricultural Pest Ordinance 1959 کے

part H کی طرف refer کرتے ہیں۔ preventive measure کا مطلب ہے۔

measures means measures prescribed by the Government to eradicate and

prevent of the spread of any agricultural pest. Now, I have failed to

understand. I belong to an agricultural class...

میں ایک پھونسا موٹا کاشتکار ہوں۔ pesticides کی ضرورت ہمیں بھی ہے۔ اب اس آرڈیننس میں جس کی 2002 تک ترامیم ہوئیں اور part H remained intact اس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تو preventive measures کے لئے وہ کون سے اقدامات ہیں جو محکمہ زراعت کرتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی اپنی بات میں عرض کیا کہ ہمارا قلعی طور پر یہ مفہد نہیں ہے کہ ہم کسی ایک وزیر کو یا کسی محکمے کے سیکرٹری کو یا لوگوں کو embarrass کریں لیکن what we want to ensure here now ہماری بات بڑی واضح ہے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو چیز جس ambit میں fall کرتی ہے وہیں پر کھڑی ہو جانی چاہئے۔ اس کی واضح طور پر محکمہ کی طرف سے جو marginalized opinion ہے وہ کاشتکار تک پہنچی چاہئے۔ after devolution جب Agriculture E.D.O ضلعوں میں گئے اور انہوں نے دفتر قائم کئے تو پنجاب کے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس pesticides control کے لئے وہ کون سے measures تھے جو وہ کر سکتے تھے؛ نمبر 1 - broad policy line - preventive measures کو واضح ہونا چاہئے تھا۔ now I fail to understand آپ یہ بات کرتے ہیں کہ انسپکٹرز موجود ہیں اس Punjab Agricultural Pest Ordinance 1995 with all its subsequent amendments جو کہ ہم دیکھتے ہیں کہ سیکشن 6 کے تحت کسی ایک جگہ پر بھی پنجاب حکومت اور محکمہ زراعت کے دائرہ کار میں کہ انسپکٹر جا کر اس کسان کو ضرور دیکھے جو سپرے کر رہا ہے کہ کیا کہیں وہ ایسی چیز تو کاشت نہیں کر رہا جس کی وجہ سے pest attack زیادہ ہو جائے؛ کیا کہیں وہ ایسا sub-standard seeds تو استعمال نہیں کر رہا جس کی وجہ سے pest attack زیادہ ہو جائے؛ لیکن ground reality یہ نہیں تھی کہ ہم Punjab Agricultural Pest Ordinance 1959 کے ساتھ اس چیز کو in line نہ لاسکیں کہ جو لوگ pest سپلائی کر رہے ہیں ان کے بارے میں میں نے ویب سائٹ پر تفصیل دیکھی وہ بھی اسی آرڈیننس میں تفصیل تھی جو پوری تفصیل کے ساتھ لکھا گیا کہ cut worms کس چیز کے لئے ہیں؛ citrus blood fly کس چیز کے لئے ہے یہ پوری تفصیل ہے۔ قطع نظر کہ یہ تفصیل آپ کے سامنے پیش کریں اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ broad line policy ہو جائے۔ اگر preventive measures کو اور اس کے اس آرڈیننس کی adoption constitution کے اندر کر لی گئی۔ آئین کے آرٹیکل

and these ordinances. اب جو چیز ایک آئین میں موجود ہے اس کی اگر by laws فریم کرتے ہوئے ایک محکمہ کے پاس متعلقہ صاف ہی پورا نہ ہو۔ ہم نے آج تک انسپکٹر تو دیکھا مگر اس کا رول as preventive officer نہیں دیکھا۔ we fail to understand again کہ ایک تحریری واضح قانون موجود ہے جس کے اندر کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اور محکمہ زراعت یہ preventive measures لے گئے جیسے احسان اللہ واقص صاحب south کے کسان کی بات کر رہے تھے میں ان کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کر رہا ہوں جس کے ساتھ میں کسی ایک specified class کا حوالہ دے کر بات کروں میں تمام کاشتکاروں کی جہل بات کر رہا ہوں اور اس قانون کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ جو pest control کے لئے ہے۔ اب کوئی ایسا preventing officer کیا وہ انسپکٹر جو وہاں جاتا ہے۔ They belong to different fields of the agriculture department ان کا prevention of pesticides کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ They don't know how to educate the farmers. ان کو یہ نہیں پتا کہ اس کو کنٹرول کس طرح کیا جائے گا یہ اس کا ایک پہلو رہ گیا۔

اب جملی دوائیاں بنانے والے اور ان کی سپلائی کرنے والے جس چیز سے یہ بات شروع ہوئی تھی۔ now we stand here کہ جب یہ بات کی جاتی ہے کہ جملی دوائیاں بناتے کون ہیں، ان کی سپلائی کون کرتے ہیں اب ہمیں اس کی کیمیکل کارمولیشن کا بھی اندازہ نہیں ہے لیکن ایک vague idea نے ضرور نکال لیا ہے۔ We have come to the conclusion that اس پر بات کیسے ہو سکتی ہے اور اس کا political reason ہم کیسے ڈھونڈ سکتے ہیں؟ یہ کام تو scientists کا ہے لیکن اس کا بنیادی سیاسی حل کیا ہو سکتا ہے؟ How we can just formulate it? میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس pest control کرنے کے لئے preventive measures کی پالیسی دی آج یہاں general discussion ہے یہ ایجنڈا پر ہے،

I think it was the concerned department whether it may be the agricultural marketing department, if it falls into the ambit of agricultural marketing or whether it was the concern of the Agricultural Ministry. There should have been some sort of.....

آج اس موقع پر ۱۲ ایوان کو کوئی نہ کوئی ایسی بریفنگ یا کوئی نہ کوئی ایسا piece of paper متعلقہ محکمے سے ہم نے ذاتی طور پر پوچھا ہے۔ کسی کو نہیں پتا کہ preventive measures کے طور پر انہوں نے راولپنڈی سے لے کر ڈی۔ جی۔ خان تک یا رحیم یار خان تک کون سے preventive measures کے لئے campaign چلائی۔ حکومت پنجاب کی وہ پالیسی کیا تھی؟ اب اس چیز کو کنٹرول کرنے کے لئے "Vision the Programme" paper جب agricultural marketing department قائم کیا گیا تو میں نے demand & supply کے concept کو سامنے رکھ کر پڑھا کہ بے شک اس میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا concept بڑا واضح ہے He has a very right intention وہ چاہتے ہیں کہ پنجاب کے اندر زراعت کے محکمے کو اس طریقے سے آگے لے کر جایا جانے کہ باقی دنیا کے ساتھ compatible ہو اس کی comparativeness سامنے آنے۔ اس کے agricultural producers باہر جائیں۔ آج ہم جو specific بات کر رہے ہیں وہ pesticides کے حوالے سے ہے۔ زرعی ادویات کی سپلائی کو روک کر جعلی قلت پیدا کی جاتی ہے تاکہ اسے گراں نرخوں پر بیچ سکیں اس کے زیادہ سے زیادہ پیسے وصول کئے جا سکیں۔ دوسرا بعض اوقات ایسی دوائی دی جاتی ہے جو ایک آدھ سیرے میں کام نہیں کرتی بلکہ بعض اوقات تو پورا کورس مکمل کرنے کے بعد بھی وہ effective نہیں ہوتی یعنی وہ ادویات جعلی ہوتی ہیں۔ میں اس پورے معزز ایوان کے سامنے اپنی submission رکھنا چاہتا ہوں۔ I have substantiated it. I have just gone into the law of Punjab Agricultural Pest Ordinance 1959 اور اس کی ساری subsequent amendments تفصیل کے ساتھ مد نظر رکھیں تو pesticide سے concern جو اس وقت بنیادی issue ہے وہ demand and supply کے حوالے سے ہے کہ کس جگہ پر کتنی demand ہے۔ اس کے preventive measures کیا ہیں؟ جہاں تک demand and supply کے حوالے سے بات ہے، کل محترم احسان اللہ وقاص صاحب نے ایک قرار داد پیش کی تھی اس کی بنیاد پر آپ نے مہربانی کرتے ہوئے آج اس پر دو گھنٹے بحث کے لئے وقت مقرر فرمایا۔ ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب کے vision کا ذکر ہو رہا تھا، اس vision پر و گرام کے اندر محکمہ کی طرف سے ان کو جو بریفنگ دی گئی میں نے وہ بھی پڑھی ہے کیونکہ وہ printed papers میں دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ جو پریس کانفرنس وزیر زراعت اور وزیر زرعی مارکیٹنگ نے کی اس میں

بھی تفصیل سے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے۔ pesticides کا کنٹرول demand and supply کی مارکیٹ کے حوالے سے ہونا چاہئے کہ کہاں پر کتنی ضرورت ہے۔ جعلی ادویات بنانے والوں اور وہ لوگ جو ادویات میں مصنوعی قلت پیدا کرتے ہیں ان کا سدراک کیا جانے، انہیں کنٹرول کیا جائے۔ اس حوالے سے میں اپنی آخری submission یہ دوں گا کہ pesticides کے حوالے سے جو federal laws ہیں ان کو provincial laws کے ساتھ in collaborate ہونا چاہئے۔ As long as we have seen for the last two months کہ ایگریکلچرل مارکیٹنگ کے محکمے کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کا دائرہ کار مختص کیا گیا۔ جب ہم pesticide جیسے اہم issue پر بات کریں تو یہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ 'It is a huge industry.' یہ ایک بہت بڑا کاروباری سلسلہ بھی ہے جس کا direct اثر پاکستانی معیشت پر پڑتا ہے، زراعت کے شعبہ پر پڑتا ہے۔ اس میں یہ بھی معلوم کرنا ہو گا کہ local formulation کے اندر کتنے پلانٹس ہیں؛ ویسے تو یہ محکمہ زرعی مارکیٹنگ کے ambit میں آتا ہے لیکن وزیر زراعت چونکہ تشریف فرما ہیں، یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ local formulation میں پاکستان کے اندر کتنی pesticides بنائی جا رہی ہیں؛ یہ بہت اہم issues ہیں جن کے ذریعے ہم settle کر سکتے ہیں کہ کسان کی حالت بہتر کیسے ہوگی اور جعلی زرعی ادویات کے ذریعے جو قلت پیدا کی جاتی ہے اس کا بھی غاتمہ کر سکیں گے۔ میں محترم وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ Punjab Agricultural Pest Ordinance کو in line رکھتے ہوئے federal laws کے ساتھ in collaborate کیا جائے۔ جب تک کوئی ایسی task force constitute نہیں ہوتی جو کہ pesticides کو کنٹرول کرے، جو جعلی ادویات بنانے والوں کو کنٹرول کرے اس وقت تک بات نہیں بنے گی کیونکہ میری نظر میں حکومت پنجاب کے موجودہ قوانین کا pesticide کے ساتھ کوئی direct concern نہیں ہے۔ And eighty

percent of the pesticides ingredient imported in Pakistan is basically used in

Punjab یعنی 80 فیصد زرعی ادویات پنجاب کے اندر استعمال ہوتی ہیں۔ اگر یہ فکڑ غلط ہیں تو نو دومی صاحب بیٹھے ہیں وہ میری صحیح کر سکتے ہیں کہ کہیں میں exaggerate تو نہیں کر رہا ہوں۔ تو میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی winding up speech میں ضرور بتائیں گے کہ ان جعلی ادویات کو روکنے کے لئے، قلع قمع کرنے کے لئے، ادویات کی جو مصنوعی قلت کی جاتی ہے اس

کو روکنے کے لئے کیا measures لے جا رہے ہیں؟ آخر میں یہ کون گا کہ یہ جو categories دی گئی ہیں یہ 1959 سے لے کر آج تک ویسے ہی چل رہی ہیں۔ یہ قانون 1960 میں promulgate ہوا تھا۔ 1960 سے لے کر 2004 تک اس حوالے سے میں نے ایک رپورٹ دکھی ہے This Report says that after each 3 years new ingredient of chemical is being introduced after research. یعنی ہر

تین سال کے بعد جو ingredient ہوتا ہے اس کی جگہ پر ریسرچ میں نیا لے آتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا کوئی ایسی ریسرچ لیبارٹریز قائم کی گئی ہیں جو ingredient آپ 1969 سے آج تک منگواتے چلے آ رہے ہیں 2004 میں بھی وہی آ رہا ہے۔ 1959 میں جو قانون دے دیا گیا ہے آج تک ہم اس کے اندر نہ left سے right ہونے میں اور نہ left سے right ہونے ہیں۔ آج بھی import list وہی ہے۔ میرے پاس یہ لسٹ موجود ہے۔ Here it is۔ براہ کرم وزیر زراعت اور وزیر زرعی مارکیٹنگ ہم کسانوں کے حوالے پر کوئی سرکاری فرمائیں۔ Thank you very much. (نعرہ ہانے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری ذاتی رائے ہے کہ pesticide کے subject کو under the purview of the Provincial Government لایا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ استعمال یہاں ہوتی ہیں۔ پارلیمانی سپیکر ٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کے جو laws ہیں جو import laws ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ کے ambit میں ہیں۔ حکومت پنجاب کے محکمہ زراعت نے ابھی تک اس کے کنٹرول کے حوالے سے کوئی efforts نہیں کیں۔ زرعی مارکیٹنگ کے پکڑیں یہ جو زرعی مارکیٹنگ کا دائرہ کار بنایا گیا ہے، وزیر اعلیٰ صاحب نے اس بات اپنا vision دے دیا ہے۔ which we have read clearly اس میں pesticide کے کنٹرول کے حوالے سے کوئی task force constitute جا رہی ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ اس کو in line کریں۔ اس کے laws جو repeal ہونے والے ہیں وزیر زرعی مارکیٹنگ ان کو legislation کے لئے لے کر آئیں اور وزیر زراعت اس معاملے میں ان کی پوری معاونت کر سکتے ہیں۔

LT COL (Retd) SHUJAIT AHMAD KHAN: Sir, point of order

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کرنل صاحب!

LT COL (Retd) SHUJAIT AHMAD KHAN: Sir, I am very glad and must admire the speech made by Malik Ahmad.

جناب والا! ان کی تعریف میں دو چار الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے بڑی اچھی باتیں کی

ہیں لیکن اس پر عمل کے لئے۔ It is pamstaking task.

جناب ڈپٹی سپیکر: You can give your suggestions in your debate

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ 'its a pity' ہر آدمی کہتا ہے کہ یہ زرعی ملک ہے۔ زراعت ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ یہ قومی سطح کا issue ہے۔ میں وزیر زراعت سے پوچھنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں pesticide کتنا بنتا ہے؟ 'Not even out of the demand' جو بات demand and supply کے حوالے سے کی گئی ہے۔ پچھلے سال کیپاس کا جو debacle ہوا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہوتی کہ ایک وباء کی صورت میں pests کا attack early ہو گیا۔ زمیندار کو تین سیر سے پتلے کرنے پڑے اور جو چیز import ہوتی تھی وہ پتلے خرچ ہو گئی 'demand بڑھ گئی۔ چونکہ ہم جاتے نہیں ہیں اور نہ ہی reserve ہیں۔ تو پھر کہل سے لائیں 'ہوائی جہاز سے لے آئیں؟ ہمیں یہ بات سوچنی چاہئے کہ ہمارے ملک میں کچھ بنتا ہی نہیں ہے۔ اگر کچھ formulators or manufacturers بنا رہے ہیں تو انھیں بھی multi-national مانایا کھا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید مجاہد علی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آج آخر کار آپ نے ہماری درخواست پر غور فرماتے ہوئے اسے منظور کیا اور اسی اجلاس میں ہی زراعت کے مسائل کو سننے کے لئے وقت مختص کیا۔ میرے کچھ دوستوں نے مجھ سے پتلے چند باتیں کی ہیں۔ یقیناً زراعت کا شعبہ ہمارے ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے اور اسی کے اوپر ہماری 80 فیصد آبادی انحصار کر رہی ہے، ملکی معیشت بھی اسی کے اوپر base کر رہی ہے۔ کیپاس کے حوالے سے کافی باتیں ہوتی ہیں۔ دو تین مرتبہ مجھے جب موقع ملا تو میں نے بھی اس بات گزارشات کیں۔ اس کے جواب میں لودھی صاحب، وزیر زراعت جو ہمارے بزرگ ہیں انھوں نے یہ کہا کہ شاہ صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ کیپاس اچھی

ہے 'ہمارا ہدف پورا ہو جانے کا۔ مسند target achieve ہونے کا نہیں ہے۔ اصل مسند یہ ہے کہ آیا ہمارا جو cotton season گزرا ہے اس میں ہمارے محکمہ زراعت کی کیا قابلیت کارکردگی سامنے آئی ہے' انہوں نے کسانوں کے لئے کیا active part ادا کیا ہے؟ کسانوں کے مسائل کے حل کے لئے اور کپاس کی پیداوار کے لئے زرعی ادویات اس کے لئے کھادوں، ڈیزل، بجلی کے بل اور اس کی مارکیٹنگ کے لئے ہمارے وزیر موصوف یا محکمے نے کیا کیا ہے؟

جناب والا! میں نے اس ایوان میں بروقت آواز اٹھائی تھی جب کائن کی کاشت ہو چکی تھی اور pesticides کا وقت شروع ہو چکا تھا اور مجھے پتا تھا کہ کیا ہونے والا ہے؟ اسی لئے میں نے بار بار وزیر موصوف کی توجہ اس طرف مبذول کرانی کہ جناب! اب وقت ہے کہ آپ زرعی ادویات کا بندوبست کریں۔ آپ دیکھیں کہ جو pesticides موجود ہیں جو درآمد ہوتی ہیں آیا ہمارے ملک میں جو cotton کاشت ہوتی ہے اس کے لئے یہ کافی ہیں یا نہیں اور کیا ایمرجنسی کے لئے بھی ادویات موجود ہیں؟ کیونکہ پچھلے پانچ سات سال سے یہی کچھ ہو رہا ہے کہ بیماری اچانک حملہ کرتی ہے اور اس وقت arrangement مشکل ہو جاتے ہیں۔

جناب سیکریٹری! اس سال ہمارے ساتھ یہ حشر ہوا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی اتنی دو اور تین نمبر ادویات فروخت نہیں ہوئیں جتنی اس سیزن میں ہوئی ہیں۔ اتنی بے حسی ہے کہ بجائے ہم اس پر کوئی توجہ دیتے اس پر کچھ عمل کرتے اور کسانوں کو کچھ کر کے دکھاتے۔ ہم آج بھی یہاں پر اٹھ کر صرف یہی کہتے ہیں کہ جناب مارگٹ پورا ہو جانے کا۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان کے لئے یہ سنہری موقع تھا کیونکہ اس دھماکہ نیشنل مارکیٹ اتنی high ہوتی کہ دنیا کی تاریخ میں اتنی high نہیں ہوتی۔ اگر ہم ابھی فصل پیدا کر لیتے تو آج ہمارے لیڈران ہمارے وزیر اعظم ہمارے صدر امریکہ کے آگے جو ہاتھ پھیلا رہے ہیں کہ ہمیں امداد دیں اور word bank سے جو امداد مانگ رہے ہیں۔ یقین کریں کہ اگر یہ اس وقت pesticides پر توجہ دیتے اور کسانوں کا ساتھ دیتے تو آج ہم اتنے خوشحال ہوتے کہ ہمیں ورلڈ بینک کی طرف نہ دیکھنا پڑتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پاکستان کی معیشت کو سو ارب روپے سے زیادہ نقصان ہوا ہے لیکن انہوں نے یہ ہے کہ اتنے بڑے عمران اور ملک کو اتنے بڑے نقصان کے بعد بھی آج تک نہ تو اس کے متعلق کوئی کمیٹی بنی اور نہ ہی کوئی

انکوائری ہوئی کہ جناب ہم سے کہاں پر کوتاہی ہوئی ہے؟ ہم نے pesticides کا پہلے arrangement کیوں نہیں کیا؟ ہم نے کنٹرول کیوں نہیں کیا؟ جب بات کرتے ہیں تو پھر دکھ ہوتا ہے اور ہمیں پھر وہی شباز شریف یاد آتے ہیں جنہوں نے pesticides پر کنٹرول کر کے دکھایا۔ جناب والا! یہ حقیقتیں ہیں۔ یقین کریں کہ جب آپ کوئی اچھا کام کریں گے تو میں یہاں کھڑا ہو کر خراج تحسین پیش کروں گا اور کہوں گا کہ آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں حق کی بات آپ کے لئے بھی ضرور کروں گا۔ جو کوئی کام کرتا ہے وہ خود بولتا ہے۔ جتنا نہیں پڑتا کہ ہم نے یہ کام کیا ہے بلکہ عوام بولتی ہے اور وہ کام بولتا ہے۔ افسوس ہوتا ہے کہ آج کاشتکاروں کی حالت اتنی بری ہوئی ہے۔ ہمیں بزرگ جانتے ہیں کہ کوئی وقت تھا جب کسان خوشحال تھا اور اگر کسی کسان کسی زمیندار کے بیٹے کے لئے کوئی کہیں رشتہ مانگنے جاتا تھا تو first performance زمیندار کو دیتے تھے کہ شاید یہ خوشحال لوگ ہیں لیکن آج ہم اس پوزیشن پر پہنچ چکے ہیں؟ یہ facts ہیں۔ اگر آج کوئی کسان یا زمیندار اپنے بچے کا رشتہ لے کر جاتا ہے تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ بد حال لوگ ہیں، یہ مانگنے والے لوگ ہیں، یہ لوگ زرعی بنک اور کوآپریٹو بنک کے مقروض ہیں۔ آج وہ حالت نہیں رہے اس لئے میری گزارش ہے کہ ہمیں ان حالات کا بغور جائزہ لینا ہو گا۔ میں ان بھائیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو اس وقت تک زراعت کے متعلق بات کرنے کے لئے یہاں تشریف فرما ہیں۔ جیسے پہلے میرے دوستوں نے کہا ہے 80 فیصد ممبران اسمبلی زراعت پیشہ ہیں۔ ان کے بچے زراعت سے کھائی کھاتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ان کو بنایا گیا کہ زراعت کے متعلق بات ہوئی ہے لیکن وہ آرام سے اٹھ کر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! ادویات کے حوالے سے جو بات ہوئی تھی اور یہاں پر ابھی ہمارے ایک دوست ابراہیم خان صاحب نے پیر مختار شاہ صاحب کو point out کیا تھا کہ پانی نہیں ملتے بلکہ زمین ملتے ہیں۔ اس وقت pesticides کا کاروبار بیرون کے کاروبار سے بڑا ہے۔ جو بیرون کا کاروبار کرتا ہے یہ ادویات کا کاروبار اس سے کہیں زیادہ اچھا کاروبار ہے۔ وہ اس طریقے سے کہ بیرون کا کاروبار کرنے والا پکڑا جاتا ہے تو اس کے لئے سزائیں ہیں حالانکہ وہ ایک شخص اور ایک خانہ ان کا معاشی قتل کر رہا ہوتا ہے جبکہ ادویات کا کاروبار کرنے والے جو جعلی ادویات بیچتے ہیں وہ نہ صرف اس گھر کو برباد کرتے ہیں جسے جعلی ادویات دیتے ہیں بلکہ وہ ملک کی معیشت اور ملک کو برباد کرتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہمارے وزیر قانون

اس کے لئے کوئی ایسا قانون لائیں جو قتل کی سزا سے بھی بڑا ہو پھر جا کر ان چیزوں پر کنٹرول ہو گا اور یہ ضروری ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر! اسلام میں اسی لئے سنت سزائیں رکھی گئی ہیں۔ اگر ہم اسلام والی سخت سزائیں اس ملک میں نافذ کرتے تو آج شاید ہمارے ملک میں اس قدر جرائم نہ ہوتے۔ آپ وزیر صاحب کو کہیں کہ وہ ایک کمپنی بنائیں یا جو بھی طریقہ ہو۔ اگر آپ نے زراعت میں کوئی اچھا کام کرنا ہے تو سب سے پہلے pesticides dealer جسے کل تک سائیکل نصیب نہیں تھا آج وہ جہاز خرید سکتا ہے۔ اس کا محاسبہ کریں اور اس سے پوچھیں کہ یہ پیسا اس ملک کے غریب کسان کا ہے۔ آپ نے کسان کو برباد کیا۔ آپ نے ملک کے زمیندار کو برباد کیا۔ آپ نے اس ملک کو برباد کیا۔ آپ یہ پیسا کہاں سے لائے ہیں اور وہ پیسا بحق سرکار ضبط کیا جانے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی ایسا کاروبار نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! گندم کے حوالے سے پہلے بھی باتیں ہوتی ہیں۔ پھر وہی بات آجاتی ہے کہ اگر آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو 1991, 1992, 1993, 1994 اور 1995 میں ہم چالیس ارب روپے کی گندم درآمد کرتے تھے لیکن 1997 میں میاں شہباز شریف صاحب کی حکومت نے کچھ ایسے اقدامات اٹھائے کہ ہم جو چالیس ارب روپے کی گندم درآمد کرتے تھے ایک ہی سال کے اقدامات کے نتیجے میں کسان نے محنت کر کے نہ صرف وہ چالیس ارب روپے کی گندم پوری کی بلکہ ہم exporter بن گئے۔ پھر بعد میں اس کسان کا یہ حال ہوا جس نے محنت کر کے گندم کی پیداوار بڑھائی اس کا جو فوڈ کے گوداموں میں حشر ہوا۔ آپ آج انھیں حالات کو face کر رہے ہیں۔ وہ گندم جسے پہلے ہم import کرتے تھے پھر export کرنا شروع کی آج آپ پھر اس کے importer بن رہے ہیں۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم اچھائی کی طرف جا رہے ہیں۔ اگر آپ اچھے کام کریں گے تو آپ کو وہ اچھے کام نود بخود نظر آئیں گے۔ خدا کے لئے ایسے منصوبہ جات بنائیں جیسے اور ملکوں میں بنتے ہیں کہ اگر ایک حکومت جاتی ہے تو اس کے اچھے اقدامات کو ختم نہیں کر دیا جاتا۔ جب تک ہمارا ملک اس راہ پر نہیں چلے گا اور ہماری حکومتیں ان راہوں پر نہیں چلیں گی کہ ہم جب تک سابقہ حکومت کے اچھے اقدامات کا تسلسل جاری نہیں رکھیں گے اس وقت تک اس ملک کی بہتری نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! اس وقت وزیر صاحب موجود ہیں آپ ان کو ہدایات دیں کہ آئندہ جو ہماری

گندم کی فصل آرہی ہے کہیں ایسا نہ ہو، اس وقت تک تو موسمی حالات بھی بہتر نہیں ہیں اور کوئی اتنی سردی نہیں پڑ رہی، بارشیں بھی نہیں ہوئیں اللہ کرے بارشیں آجائیں۔ میرے خیال میں اس دفعہ گندم کی کاشت بھی کم ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی تو ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ بجائے اس وقت کسان ذیل و غوار ہو اور وہ اپنی گندم کو اٹھا کر پھر رہا ہو کہ ہم نے کہا دینی ہے اس لئے وقت سے پہلے گندم خریدنے کا بندوبست کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس دفعہ۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایوان کا وقت مزید آدھے گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، مجھے امید ہے کہ اس دفعہ انشاء اللہ تعالیٰ ویسے بھی گندم short ہے آپ پولیس کے ذریعے گندم خریدیں گے جیسا کہ آپ کرتے ہیں کہ جب فصل کم ہوتی ہے تو پولیس آتی ہے گن مین آتا ہے وہ کہتا ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! شکریہ سب نے بولنا ہے۔ دوسروں کو بھی موقع دیں۔

سید مجاہد علی شاہ، میں نے ابھی صرف دو items پر بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کو میں نے بیس منٹ دے دیئے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، مجھے جناب! آپ wind up کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کسی اور کو بھی موقع دیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میرے دوست گئے کی فصل کے متعلق باتیں کرتے رہے ہیں۔ جو بھی جواب آتے رہے ہیں وہ آپ بھی سنتے رہے ہیں۔ اس وقت سن غلاور کی کاشت ہو رہی ہے۔ ہمارے جو علاقے ہیں وہاں پر 15- جنوری سے لے کر 30- جنوری تک اس کی کاشت ہوتی ہے۔ اسی سن غلاور والی زمین پر ہم دوبارہ کانن کاشت کرتے ہیں۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ مارکیٹ میں سن غلاور کا بیج نہیں مل رہا۔ پہلے بھی میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ ہائی ستر 33 آئی۔ سی۔ آئی کا جو سیڈ ہے وہ سب سے اچھا سیڈ ہوتا ہے۔ وہ اس وقت ملک میں available نہیں ہے۔ میں نے خود بھی کاشت کرنا تھا میں نے اپنی طرف سے پورا زور لگایا ہے کہ کہیں سے مجھے وہ بیج مل جائے۔ مگر اس وقت اس کی پوزیشن یہ ہے کہ اگر کسی نے رکھا ہوا بھی ہے وہ بیج پہلے 400/- روپے میں بکنا تھا اب ایک ہزار روپے کو بک رہا ہے۔ یہ

پھر ہماری نائنٹی ہے یہ ہماری نائنٹی ہے کہ ایک فصل کی بیجانی کا وقت آیا تھا ہمیں سٹے پائے تھا کہ ہم اس کا بندوبست کرتے ہم دیکھتے کہ ہمارے ملک میں کتنی فصل کاشت ہوتی ہے۔ آئل کو آپ دیکھیں اس کی import پر ہم اربوں روپے خرچ کرتے ہیں جبکہ ہم اسی ملک میں اتنا آئل پیدا کر سکتے ہیں کہ آپ کو import کی ضرورت نہ ہو۔ مگر یہ ہماری بے حسی ہے کہ آج بھی سن غلاور کاشت کرنے کے لئے ہمارے پاس بیج بھی موجود نہیں ہے جبکہ اس کی کاشت میں دس پندرہ دن رہ گئے ہیں اور کسان بیچارے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ مجھے پندرہ بیس فون روزانہ اپنے علاقے سے دوستوں کے آتے ہیں کہ جناب مہربانی فرمائیں اور سٹارش کروا کر ہمیں سن غلاور کا بیج لے کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ جناب اعجاز سول!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! مہربانی فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ کسی اور کو بھی موقع دیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! پھر میری یہ گزارش ہے کہ آپ وعدہ فرمائیں یا اعلان کریں کہ اگلا اجلاس جب بھی ہو گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں آپ کو موقع دیا جائے گا۔

سید مجاہد علی شاہ، اس میں سب سے پہلا دن جو ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کو موقع دیا جائے گا۔

سید مجاہد علی شاہ، کہ اگلا اجلاس جو بھی ہو گا اس میں سب سے پہلا دن جو ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کو دیا جائے گا۔

سید مجاہد علی شاہ، اور اس طرح سے نہیں ہو گا کہ نہ تو اس وقت ہمارے ایم۔ پی۔ ایز صاحبان ہیں نہ ہمارے وزراء صاحبان پورے ہیں اور پریس والے بھی تنگ کر چلے گئے ہیں۔ اس وقت جناب نے زراعت کے لئے ٹائم رکھا ہے جب سب لوگ تنگ کر چلے گئے ہیں اور گھروں میں جا کر کھانا کھا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اصل چیز وزیر زراعت صاحب تو بیٹھے ہوئے ہیں وزیر آب پاشی بھی موجود ہیں، مارکیٹنگ منسٹر موجود ہیں جنہوں نے اس کو نوٹ کرنا ہے۔ پریس والے اگر نہ بھی ہوں تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ یہ اپنے اپنے ٹکٹوں کے انچارج ہیں انہوں نے نوٹ کرنا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، میں وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مارکیٹنگ کا شعبہ زراعت سے علیحدہ کیا۔ یہ بہت اچھا اقدام ہے میں اس کو زراعت کے لئے خوش آئند تصور کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ مارکیٹنگ کے وزیر ہم جو مسائل بنا رہے ہیں ان پر بروقت توجہ دیں گے۔ بے وقت کی راگنی کا کوئی کامدہ نہیں ہوتا اور ان کا آئس میں فیصد بھی کروا دیتے کہ pesticide لود صی صاحب کے پاس ہے یا رانا قاسم نون صاحب کے پاس ہے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شکر یہ، شاہ صاحب۔ جناب اعجاز احمد سیول!

جناب اعجاز احمد سیول، جناب والا! بڑی باتیں کانن کی ہوئیں، بڑی باتیں sugarcane کی ہوئیں۔ میرا تعلق چونکہ rice growing area سے ہے میں rice کے حوالے سے 'paddy کے حوالے سے اور paddy pesticides کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ جناب ڈسٹرکٹ چیئرمین، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ نارووال اور ڈسٹرکٹ لاہور کا partially area paddy grow کرتا ہے۔ جس سے دنیا کا سب سے بہترین چاول پاکستان میں اور دنیا کی مارکیٹوں میں اس کا نام ہے۔ بد قسمتی جو ہمارے ساتھ اس سال ہوئی ہے۔ باہمی کا نام انڈیا نے اپنے نام سے اپنے ٹریڈ مارک کے طور پر دنیا کی مارکیٹ میں رجسٹرڈ کروا لیا ہے اور پاکستان کا نام باہمی کے brand کے نام سے out کروا دیا گیا ہے۔ اس سے اس سال جو برا حال export rice کا ہونا ہے جو ہماری agri product کی second largest export ہے۔ اس کا دنیا کی مارکیٹ میں جو برا حال ہونا ہے وہ اس سال کے جب export figure سامنے آئیں گے تو بت چتا پلے گا۔ یہ میرے خیال میں پاکستان کے وزیر زراعت اور پنجاب کے وزیر زراعت صاحبان کو اس چیز کا خیال رکھنا چاہئے تھا کہ اس میں انڈیا نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے ہمیں اپنے معاملات کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔ ہم دنیا کا بہترین چاول پیدا کرتے ہیں لیکن اس سارے ایریا کو پنجاب میں سب سے کم جو وائر ریٹ اس ایریا میں دیا جاتا ہے۔ ایک تو ان چاروں اضلاع

کے ساتھ یہ سب سے بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ under UCC irrigation system ہے۔ وزیر آبپاشی بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس سارے نظام کو جانتے ہیں۔ ہمیں 3.7 cusec per thousand acre پانی ملتا ہے جبکہ دوسرے علاقوں میں اس کی جو distribution ہے وہ 5.5 cusec per thousand acre کی ہے۔ میں وزیر آبپاشی سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو تبدیل کروائیں اور U.C.C کا جو ایریا ہے irrigated area ہے اس کو اس میں شامل کروائیں۔

دوسرا جناب ہمارے جو pesticide paddy کے حوالے سے مارکیٹ میں available ہوتی ہیں اگر لوگ اس کو mostly جانتے ہیں وہ call tape کے نام سے، کال ڈان call dawn کے نام سے مارکیٹ ان کی ہوتی ہے۔ basic ingredient ان میں ایک ہی ہیں اور وہ call tape ہے۔ اگر آپ ان کی قیمتیں دیکھیں سو سے لے کر پانچ سو تک جاتی ہیں۔ اسی کی دو نمبر دو اینیں during season اتنی مارکیٹ میں آتی ہیں کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے اور اس کا جو duration مشکل 8 سے 15 دن ہوتا ہے۔ اس فصل کی جو پوری duration ہے وہ 90 to 130 days تک چلتی ہے۔ تین چار دفعہ اس کا سپرے کرنا پڑتا ہے اس کو دانے دار دوائی جو call tape کے نام سے استعمال کرنی پڑتی ہے اور اس کا کوئی چیک بھی نہیں ہے۔ اس کا پتا اس وقت لگتا ہے جب فصل پکتی ہے۔ باقی فصلوں کا تو دو چار دن میں پتا چل جاتا ہے کہ pesticide نے کنٹرول کیا ہے یا نہیں؛ لیکن اس کا جب دانہ باہر نکلتا ہے تو پتا لگتا ہے کہ اس دانے میں کوئی دانہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک damage مکمل ہو چکا ہوتا ہے۔ کنٹرول کا یہ حال ہے کہ E.D.O Agriculture جو ڈسٹرکٹ میں اب devolve ہونے کے بعد بیٹھے ہوئے ہیں ان کے پاس کوئی ایسا نظام نہیں ہے کہ وہ اس کو چیک کر سکیں۔ agri inspector جو چھوٹی جگہوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے پاس کوئی powers نہیں ہیں اگر ہیں تو وہ ان کو implement نہیں کرتے۔ دو نمبر دوائیاں میرے ان دو تین اضلاع میں وافر مقدار میں ملتی ہیں۔ اس حوالے سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے جو اقدام اٹھانے ہیں میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے زراعت کے نظام کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ دو وزارتیں بنا دی ہیں۔ مہربانی فرما کر اس کی کوئی پالیسی بنائیں کیونکہ pesticides کے متعلق اپورٹ پالیسی غیر متوازن ہے۔ اپورٹ پر جو pesticides ہیں ان پر بھی وہی ٹیکس ہے جو local formulate ہیں ان پر

بھی وہی ڈیوٹی ہے۔ مہربانی کر کے میں گزارش کروں گا وزیر زراعت سے وزیر مارکیٹنگ سے اب تو ماشاء اللہ دو ہیں اب یہ جس کا بھی ambit آتا ہے اگر یہ مارکیٹنگ کے ٹکسے کا ہے تو میں رانا قاسم نون سے اور اگر وزیر زراعت سے متعلق ہے تو لودھی صاحب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے ایک تو ان پر حامد ڈیوٹی کو کم کیا جائے۔ گویہ ambit basically وفاقی حکومت کا ہے اس کو کنٹرول میں لائیں اور اس کو چیک کریں اور دوسرا اس کی جو سزائیں ہیں وہ مہربانی کر کے جو دو نمبر دوائیوں کا کاروبار کرتے ہیں ان کو سخت سزائیں دی جائیں اور ان کو کنٹرول کریں۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جاوید گجر صاحب!

جناب جاوید حسن گجر، جناب سپیکر! ایگریکلچر کے بارے میں بہت سی بحث ہو چکی ہے۔ میرے بھائیوں نے کافی ٹیکنیکل باتیں کی ہیں اور سب نے ایگریکلچر مارکیٹنگ اور بیسک ایگریکلچر دو منسٹریز پر زور دیا لیکن میں یہ کہوں گا کہ تمام منسٹرز کا ایگریکلچر کے ساتھ concern ہے اس لئے کہ اس کے ساتھ ایکسٹرنل بھی ضرورت ہے، irrigation والوں کی بھی ضرورت ہے اور اگر ایگریکلچر مارکیٹنگ کے حوالے سے دیکھا جائے تو منسٹروں کی بھی وہاں ضرورت ہے۔ جتنی اچھی سزائیں ہوں گی اتنی اچھی ایگریکلچر مارکیٹنگ ہوگی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے بھائیوں نے سارے کا سارا الزام ایگریکلچر سٹاف پر تو لگا دیا لیکن یہ نہیں دیکھا کہ سب نے کان، وین اور شوگر کے بارے میں بات شروع کی، جبکہ ایگریکلچر کی اچھی yield لینے کے لئے basic requirements اس کی inputs ہیں۔ اس میں اریگیشن آجاتا ہے۔ irrigation کے حوالے سے میں جناب منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ request کروں گا کہ جہاں پر اور بے شمار فنڈز اکٹھے کئے جاتے ہیں، اریگیشن کے پاس بے شمار فنڈز ہیں اس کے باوجود سب کی سب نہروں کے پتے کچے ہیں اور جہاں اس نہر کا پتہ تھا اور اس کے بعد سڑک شروع ہوتی تھی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ سڑک ختم ہو گئی ہے اور وہاں صرف پتھر رہ گیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ وزیر صاحب تمام نہروں کا دورہ کر کے دیکھیں کہ نہروں کی کیا پوزیشن ہے؟ نہر کے پانی کے بہاؤ کی جتنی requirement ہے وہاں سے نہر جتنی چوڑی ہوگی اس کا بہاؤ اتنا کم ہوگا اور جب بہاؤ اچھا ہوگا تو definitely irrigation requirements پوری ہوں گی۔ جب آپ کی land irrigate ہو چکی ہوگی تو اس کے بعد ایک اچھے سیڈ کی ضرورت ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر

موصوف سے یہ ضرور پوچھوں گا اور پتھلی دفعہ میں نے یہ کہا تھا کہ آپ ہمیں requirement کے مطابق ایچا سیڈ دیں۔ سیڈ ورائٹرز بہت کم ہیں لیکن selected lines بہت زیادہ ہیں۔ سال کے بعد ہر ورائٹی جو بیٹھ جاتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہمارے پاس ورائٹرز بہت کم ہیں اور selected lines بہت زیادہ ہیں۔ اچھی ورائٹی بننے میں 6 سے 7 سال لگتے ہیں۔ جیسے ابھی سن فلاور کے سیڈ کی shortage کے بارے میں سارے لوگ کہہ رہے ہیں لیکن آج ہم زمینداروں کو ضرورت پڑ گئی ہے۔ پتا نہیں ہم گورنمنٹ پر متقید کرنا چاہ رہے ہیں یا کیا بات ہے؟ ان زمینداروں سے یہ پوچھا جائے کہ کتنے لوگ ہیں جو سن فلاور کاشت کرتے ہیں؟ جب زمینداروں کے پاس سیڈ سن فلاور کمپنیاں جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری requirement ہی نہیں ہے۔ سن فلاور ہماری زمین کی ضرورت ہی نہیں ہے اس لئے کہ اس کی مارکیٹنگ ہی نہیں ہے تو میں ایگریکلچر مارکیٹنگ منسٹر سے بھی یہ ایک request کروں گا کہ سن فلاور اور corn کی مارکیٹنگ کا دوبارہ بندوبست کیا جائے تاکہ زمیندار multi crops کو grow کر سکے اور میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت، وزیر زرعی مارکیٹنگ، باقی منسٹرز زراعت کے ٹیکنیکل لوگوں اور اپنے زمیندار بھائیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ صرف کائن، گندم، شوگر کین اور رائس پر نہ زور دیں۔ اگر آب و ہوا میں تبدیلی کی وجہ سے آپ کے کائن زون میں کائن ٹاپ ہو رہی ہے تو آپ وہاں پر multi crops شروع کریں تاکہ کائن میں آپ کا جو short fall آیا ہے وہ دوسری crops سے لیا جاسکے۔

جناب سپیکر! سیڈ کے بعد pesticides کی بات آتی ہے۔ ابھی ملک صاحب نے اس پر بڑی اچھی debate کی ہے۔ اس میں دیکھنا یہ ہے کہ سارے کا سارا ممبر importer or formulator پر ہی چلا جاتا ہے اور 80 فیصد definitely ان کا fault ہے۔ میں آپ کی وساطت سے سنٹرل گورنمنٹ سے یہ ضرور کہوں گا کہ جب وہ import کی اجازت دیتے ہیں تو آیا وہ at the time of import اس کی quality check کرتے ہیں؟ میں آپ کو یہ ضرور کہوں گا کہ 1999 میں چائیز delegation یہاں پر آیا تو میں نے جب import کے سلسلے میں ان سے ریٹ اور کوائٹی پوچھی تو انہوں نے کہا کہ کوائٹی کے سلسلے میں ہم آپ سے promise نہیں کرتے۔ آپ جتنے اچھے ڈار دیں گے ہم اتنی اچھی کوائٹی دے دیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے importers اس product کو سستا لینے اور سستا بیچنے کے

چکر میں انہیں کم ڈالر pay کر رہے ہیں۔ وہ ڈالر کم pay کریں تو definitely وہ آپ کو low quality دے گا۔ اس کے بعد formulation آ جاتی ہے گورنمنٹ نے پالیسی بنائی ہے۔ ہمارے مقامی formulation والے علی اکبر انٹرپرائزز کے کرنل شجاع صاحب ہیں۔ ان کا formulation system بہت اچھا ہے لیکن کافی سارے pesticides ایسے ہیں کہ یہاں پر formulate کر کے بھی وہ کامیاب نہیں ہو رہے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب منسٹر صاحب سے یہ ضرور کہوں گا اور پتھلی دفتر بھی میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ quality of products and range of products ہیریٹنگ میں set up نہیں ہتے۔ کچھ پروڈکٹ اور کچھ generations ایسی ہیں کہ جو pet bottle and plastic bottle میں آتی ہیں لہذا آپ کو اپنی کنٹرول پر دوبارہ زور دیں اور اس کی پیکنگ پر زور دیں۔ گورنمنٹ نے جتنی سختی کی ہے اب دو نمبر جانے والے اتنے لوگ نہیں رہے۔ میں نے دو سال expire product کیا ہے اور اس کے اچھے رزلٹ لے رہے ہیں لیکن اس کی time of application کا ہمارے اکثر کاشتکاروں کو علم نہیں ہے۔ ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ pet کے against کون سا pesticide استعمال کرنا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ ضرور کہوں گا، ان کے ایڈیشنل سیکرٹری صاحب اور ڈی جی صاحب پیٹھے ہوئے ہیں، فیڈ اسسٹنٹ کلاس کو اس طرح سے trained کیا جائے کہ وہ کم از کم بارہ ایکڑ کے زمیندار کو ہر چیز پر educate کریں۔ آپ یقین کر کے جائیں کہ 3/3 سو مربع کے زمیندار بھی ایسے ہیں کہ انہیں پتا ہی نہیں، 'How to use pesticides?' انہیں time of application کا نہیں پتا۔ جب انہیں time of application کا پتا چلتا ہے تو انہیں type of application کا نہیں پتا۔ آپ against any pest 100 percent pesticides use کر لیں، وہ اس وقت تک کام نہیں کرے گا جب تک اس کے ساتھ water formulation نہیں ملتی۔ جب تک پانی کے ساتھ اس کا ٹینک مکچر نہیں بنتا اس وقت تک آپ 100 percent result نہیں لے سکتے۔ pesticides نے skin کے ذریعے vaporize کرنا ہوتا ہے لیکن جب pesticide thick ہوتا ہے تو اسے نرم کرنے کے لئے اس میں پانی کی ملاوٹ بہت ضروری ہے۔ پانی جتنا اچھا لگے گا efficiency of pesticides اتنی زیادہ ہوگی۔ اس کے بعد کانن کی low yield and shortage کی بات ہے تو میں بتاتا ہوں کہ آپ کی منسٹر گورنمنٹ کے لوگ اور optima importers and exporters کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اس

ایک کے ساتھ کہتے ہیں اور ہرزہ کی wrong figures دے دیتے ہیں کہ اتنے ہرزہ کے پاس کائن آگنی ہے۔ لہذا اسی دن کائن کے ریٹ گر جاتے ہیں۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کے بارے میں بھی کوئی چیک رکھیں۔ اس کے بعد میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ ضرور کہوں گا کہ جہاں پر باقی چیزوں کی سبڈی ہے تو وہاں فریلائزر میں بھی سبڈی دی جائے اور زمیندار کے ساتھ انتہا کی زیادتی ہے کہ سارے کے سارے انڈسٹریلٹ ہوں یا جو بھی ہوں، وہ زمیندار پر بوجھ ہیں، ایک ایکٹر کے زمیندار پر بھی بوجھ ہیں اور سو ایکٹر کے زمیندار پر بھی بوجھ ہیں اس لئے کہ fertilizer input صحیح نہیں ملے گی، مٹل کے طور پر آج D.A.P. نو سو روپے کی بوری مل رہی ہے جو بہت بڑی زیادتی ہے اس لئے میں گورنمنٹ سے درخواست کروں گا کہ فریلائزر کے لئے سبڈی دی جائے اور نیوب وٹیلوں کے لئے بھی سبڈی دی جائے تاکہ اس کا ریٹ کم ہو اور زمیندار اپنے نیوب وٹیلوں کو چلا سکیں اور زیادہ پیداوار لے سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد زرعی قرضے ہیں جن کے متعلق میں نے پچھلی دفعہ بھی عرض کیا تھا کہ A.D.B.P. کا rate of interest 11 سے لے کر 14/15 فیصد ہے۔ آپ بھی زمیندار ہیں اور یہاں بہت سے زمیندار بھائی بیٹھے ہوئے ہیں تو میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کو 5 سے 6 فیصد ہونا چاہئے۔ جتنا rate of interest کم ہو گا تو اتنا ہی loaning زیادہ ہوگی اور rotation زیادہ ہوگی اور اتنی ہی A.D.B.P. اپنی income لے سکے گا۔ اگر یہی ریٹ رہے گا اور agriculture loaning کم ہوگی تو بینک اس سے اپنی تنخواہیں بھی پوری نہیں کر سکے گا اس لئے میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ ضرور کہوں گا کہ آپ irrigation کا سسٹم بھی صحیح کریں۔

Agriculture Marketing کے حوالے سے رانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بھی درخواست کروں گا کہ جہاں پر کائن، چاول اور گندم کے لئے marketing کا بندوبست کیا جاتا ہے وہاں پر آپ minor crops کی marketing کے لئے بھی بات کریں۔ جس میں sun flower and corn-flower بہت ضروری ہیں۔ آلو کی marketing دو سال صحیح ہوتی ہے اور دو سال کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! marketing اچھی کرنے کے لئے communication system صحیح ہونا چاہئے، یہ تب ہی صحیح ہو گا جب ہمارے دیہات کی سڑکیں اچھی ہوں گی اور سڑکیں زیادہ ہوں تو ہماری پیدوار منڈی میں پہنچ سکے گی اور ہم ریٹ اچھالے سکیں گے۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر، گجر صاحب، شکریہ۔ محمد عظیم گھمن صاحب!

محترمہ زاہدہ سرفراز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عظیم گھمن، جناب سپیکر! میرا وقت محترمہ کو دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی!

محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے ناٹم دیا۔ اللہ کے فضل سے کہ ہم صبح سے بیٹھے ہوئے ہیں اور سن رہے ہیں۔ زراعت ایک بڑا سلاہ اور کھلا پیشہ ہے مگر میرے تمام بھائیوں نے اتنی ٹیکنیکل اور مشکل زبان اپنی تقریروں میں استعمال کی ہے کہ کچھ بات پلے پڑی ہے اور کچھ بات پلے نہیں پڑی۔ مجھے اس وقت یہ احساس ہو رہا ہے کہ ہم نے وقت کو ضائع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی ایک بات پیش کرنا چاہتی ہوں۔ ابھی دیکھنے کا کہ سب کو سمجھ آجانے کی۔ میرا تعلق سرگودھا سے ہے تو میں یہ بتانا چاہوں گی کہ سب بھائیوں نے بات کی ہے لیکن کینو کے متعلق کسی نے بات نہیں کی۔ کینو پاکستان کا سب سے زیادہ زرمبادلہ کمانے والا محل ہے۔ جب شہباز شریف کا دور اقتدار تھا تو ایک کارڈن سکیم آئی تھی۔ اس کے تحت انھوں نے اپنے تمام بندوں کے بلغات کا پانی بڑھا دیا تھا۔ اس میں یہ تھا کہ جس کسی کو ایک مرے پر بارہ بارہ گھنٹے کا پانی ملا تو وہ ابھی تک مل رہا ہے۔ اس کے بعد وہ سکیم ختم ہو گئی۔ اب ہمارا وقت آیا ہے تو بھی ہم ایک مرے پر دو گھنٹے کا پانی لے رہے ہیں جس سے آدھے مرے کا باغ تقریباً سوک جاتا ہے اس تک پانی نہیں پہنچتا اور ہمارے وہ بھائی جو اپوزیشن کے ہیں۔ ہم سے اختلاف رائے بھی رکھتے ہیں ہمارے بلوں کو بھی نامنظور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ بارہ بارہ گھنٹے کا پانی لے رہے ہیں۔ ان کا پانی بھی بند کر دیا جائے یا ہمیں بھی اتنا پانی دیا جائے اور balance قائم کیا جائے۔ میں اپنے وزیر آبپاشی کو اپوزیشن کے ان لوگوں کے نام بھی دینے کو تیار ہوں جو بارہ بارہ گھنٹے کا پانی لے رہے ہیں اور ان کے مطالبے میں ہمارے بلغات

سو کھ رہے ہیں۔ میں یہ ایڈیشن کو جتنا چاہ رہی ہوں کہ وہ اتنے مفادات ہم سے لے رہے ہیں۔ وہ ہمیں اسمبلی کے اندر بولنے نہیں دیتے۔ ہمارے بلوں کے منظور ہونے میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں تو وہ کیوں ہم سے مفادات لیتے ہیں؟ وہ حرام کا کھارہے ہیں۔

اس کے علاوہ سرگودھا میں ڈرائی پورٹ بھی جلد از جلد بننی چاہئے۔ ہمارے وزیر زراعت جب سرگودھا کے ایک گاؤں میں فوتیڈ گی کے سلسلے میں تشریف لے گئے تھے تو انھوں نے کہا تھا کہ گجرات میں ڈرائی پورٹ بعد میں بنے گی سرگودھا میں پہلے بنے گی۔ ڈرائی پورٹ نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا کسان جو زرعی قرضہ ایک سال کے لئے لیتا ہے تو وہ ایک سال میں قرضہ ادا نہیں کر سکتا کیونکہ بیوپاری اس سے دو روپے کا کینو خرید کر کراچی میں بارہ روپے کا فروخت کرتا ہے۔ ہمارے لئے ڈرائی پورٹ کا بننا بہت ضروری ہے تب ہی کسان قرضہ اتار سکتے ہیں ورنہ نہیں اتار سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے 'یہ ہونی چاہئے۔ شکر یہ۔ بی بی!

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'فرمائیے!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! معزز رکن نے واقعی سادہ سادہ اور کھلی باتیں کی ہیں کہ پانی کے کھنڈے اسی بنیاد پر تقسیم کئے جائیں کہ جو حق میں بولنا ہے اور جو حق میں نہیں بولنا اسی حساب سے پانی تقسیم کیا جائے۔ ہم نے کینو کی بات اس لئے نہیں کی تھی کہ انھوں نے بات کرنی تھی کیونکہ یہ اس علاقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر ہمارے علاقے میں کینو ہوتا تو ہم بھی بات کرتے۔ ان کی یہ بھی مہربانی ہے کہ انھوں نے مانا ہے کہ شہباز شریف نے کینو کے لئے یہ کام کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکر یہ۔ افتخار حسین مچھمر صاحب!

میاں افتخار حسین مچھمر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ۔ جناب سپیکر! موضوع کو شروع کرنے سے پہلے میں یہ مناسب سمجھوں گا کہ ہماری یہ بد قسمتی رہی ہے کہ ہم تنقید برائے تنقید پر زیادہ زور دیتے رہے ہیں اور کبھی بھی تنقید کے ساتھ جو اصلاح کا پہلو ہے اس کے متعلق بشورہ بہت کم دیا جاتا رہا ہے۔ میرے کچھ معزز ممبران نے یہاں زراعت و آبپاشی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

میرے خیال میں 1985 سے لے کر 2000 تک کسی بھی پنجاب کے حکمران یا پاکستان کے حکمران نے نہ تو محکمہ زراعت پر کوئی کام کیا اور نہ ہی محکمہ آبپاشی پر کوئی کام کیا تو جب سوہ سترہ سال کا گند کسی محکمے میں اکٹھا ہو جائے گا تو کسی وزیر کے پاس، کسی وزیر اعلیٰ کے پاس کوئی اردین کا چراغ نہیں ہے کہ وہ گند ایک دن میں، ایک مہینے میں یا سال میں وہ نکال سکے۔ وہ گند آہستہ آہستہ نکلے گا۔ میں زمیندار فیسی سے تعلق رکھتا ہوں۔

جناب محمد عظیم کھنن، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! فاضل رکن چھٹے پندرہ سوہ سال کی بات کر رہے ہیں لیکن آج کا pesticide پر ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اس پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، پیچھے صاحب!

میاں افتخار حسین پیچھے، جناب سپیکر! میں زراعت کی سینیڈنگ کمیٹی کا چیئرمین بھی ہوں۔ یہاں پر دو دن پہلے ہم نے کسانوں سے اپوزیشن کا کاغذ دیکھا کہ جب یہاں پر قرارداد پیش کی گئی کہ سود کی شرح تین سے پانچ فیصد کر دی جائے تو بڑے اچھے طریقے سے اس کو oppose کیا گیا۔ یہ تو ان کا conduct ہے۔ میں نے جب پہلے یہاں پر اپنی تقریر کی تھی تو اس وقت بھی میں نے pesticides کے متعلق کافی کہا تھا۔ میں وزیر زراعت اور وزیر زرعی مارکیٹنگ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ابھی ایک سال۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انہوں نے سود کی حد تک اختلاف کیا تھا لیکن قرارداد منظور پاس کی تھی۔

(نعرہ ہانے تحسین)

میاں افتخار حسین پیچھے، جناب سپیکر! انہوں نے اچھا کیا ہے کہ یہ آج کسان کے حق میں ہوئے ہیں۔ جناب والا! میں وزیر زراعت اور وزیر زرعی مارکیٹنگ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ اس پر کافی کام ہو رہا ہے میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر ہم کسی بھی پہلو کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے متعلق تجاویز دیں کہ اس کو اس طریقے سے بہتر کیا جاسکتا ہے نل کہ on the floor of the House میں اس بات کو بنیاد بنالیں کہ غلط ہو رہا ہے۔ ایک چیز اگر غلط ہو رہی ہے تو اس کو صحیح کرنے کا طریقہ بتایا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ حکومت جو کہ چودھری پرویز الہی صاحب کی قیادت میں چل رہی ہے

تو ہم وزیر زراعت اور وزیر زرعی مارکیٹنگ سے امید کریں گے کہ جو اچھی تجاویز آئیں گی ان پر عمل کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری خضر ایاس ورک صاحب!

چودھری خضر ایاس ورک، جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اجلاس کا وقت مزید آڈھا کھنڈ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، ورک صاحب!

چودھری خضر ایاس ورک، جناب سپیکر! pesticides اور زراعت کے موضوع پر بحث کرنے

سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہ مسئلہ اس خطے میں جب سے یہ

تظام معرض وجود میں آیا ہے کاشتکار حضرات بھی یہاں موجود ہیں اور دوسرے لوگ بھی موجود ہیں۔

میں ایک کسان کے بیٹے کا واقعہ بیان کروں گا جو اچھی پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا تو اس کسان کے

بیٹے کو پھنسی جماعت میں داخلے کے لئے اس بیٹے کے پاس جانا پڑا۔ اس بیٹے نے اس کو شرح سوڈ پر

پیسے تو دے دیئے لیکن ساتھ اس کی حویلی اور جائیداد بھی لکھوالی۔ اس لڑکے کا نام پہلے جمھونورام تھا

جو بعد میں چودھری سر جمھونورام کے نام سے مشہور ہوا۔ اسی کی اصلاحات کی وجہ سے آج جو تھوڑی

بہت زمینیں کاشت کاروں کے پاس ہیں۔ اس کا باپ جب اسی کے مذہب ہندو بیٹے کے پاس گیا تو

اس نے اس کی حویلی اور تمام جائیداد لکھوالی اور پیسے بھی تین دن کے بعد دیئے۔ جب وہ بچہ بڑا ہوا تو

اس نے اس خطے میں زرعی اصلاحات کا بندوبست کیا اور اس نے قرار دیا کہ اگر کوئی ہندو بنیا کاشتکار کی

زمین لے لے گا تو بغیر کچھ دینے بیس سال کے بعد وہ زمین خود بخود کاشتکار کے پاس واپس چلی جائے گی

اور یہ چیز آج تک رائج ہے۔ اس شخص نے جو اس خطے کے کسانوں کے لئے خدمات انجام دیں وہ آج تک

کسانوں کے دلوں میں رہتی ہی ہوئی ہیں۔ قبل اس کے کہ ہمارا کسان یہ کہے کہ ہم شہروں کو دودھ سبزیاں

اور دوسری چیزیں ایک سال کے لئے بند کر دیں گے تو میں دیکھوں گا کہ زندگی کا سفر کیسے جاری رکھیں

گئے؟

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے جو کچھ کیا ہے ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے

سازے بادہ ایکڑ پر فیکس منافع کیا ہے۔ انہوں نے آیاتے کا کلیٹ ریٹ مقرر کیا ہے اور قرضوں پر

شرح سود 15 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کیا ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ اس سلسلے میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ کہیں وہ بچہ بھونو رام کی طرح اس کسان کے گھر پرورش نہ پارہا ہو جو اس نظام کی کاپیٹ دے اور ہم سب دیکھتے رہ جائیں۔ جن لوگوں نے ہمیں منتخب کر کے ان ایوانوں تک بھیجا ہے ہم ان کے حقوق کی بات کریں۔ ہمیں یہ بات زیب نہیں دیتی کہ ہم یہاں پر مزاجیہ ماحول بنا کر ان کے حقوق کے لئے بات ہی نہ کریں تو میرے یہ الفاظ تحریر کئے جائیں کہ وہ وقت دور نہیں کہ جب وہ پیدا ہو گا اس ظالمانہ نظام کو بدلے گا۔ اس ظالمانہ نظام کو جس میں جو شخص ضل پیدا کرتا ہے اسے 9 فیصد مارک اپ پر قرضہ دیا جاتا ہے اور جو صرف اس کی فصل پر لیبل لگا کر شہر میں بیٹھ کر export کرتا ہے اسے ایک فیصد پر قرضہ دیا جاتا ہے۔

جناب سیکرٹری میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب یا وزیر زراعت کی سربراہی میں صوبائی اسمبلی کی ایک خصوصی ٹاسک فورس بنائیں جو نیچے سے لے کر تمام کاشت کاروں کے مسائل کا حل نکالے اور وہ ایسا حل ہو کہ جیسا کہ بھونو رام نے مل پیش کیا تھا کہ ان لوگوں کو نجات ملی تھی۔ کب تک ہم غریب کسان کو جو کہ تنگے پاؤں ہماری خدمت کرتا ہے اور اسی کے بل بوتے پر یہ ملک کھڑا ہے اسی کے بل بوتے پر یہ عوام چل رہے ہیں۔ اس کے لئے ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کا victim بنا ہوا ہے۔ ایک کمپنی آتی ہے ڈسٹری بیوٹر کو پکڑتی ہے وہ جعلی دوائیاں تقسیم کرنے لگ جاتا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور میں بہت سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں کہ پہلے ان کے پاس ایف ایکس سوزوکی کار تھی جبکہ وہ کاشتکار جن کے پاس گاڑیاں تھیں وہ اب ایس ایکس سوزوکی میں گھوم رہے ہیں اور ایف ایکس سوزوکی میں گھومنے والے اب بڑی بڑی لینڈ کروزرز میں گھوم رہے ہیں۔ یہ سب ان جعلی دوائیوں کے محض ہے۔ ہمیں اس کچھ کو ختم کرنا ہو گا ہمیں اس سلسلے میں قانون سازی کرنی چاہئے وزیر زراعت بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں ایسی legislation کرنی چاہئے کہ ہم بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں کو بلائیں۔ اس میں کاشتکاروں کے نمائندے 'ایم۔ پی۔ ایز کے نمائندے سب شامل ہوں اور ان سے یہ کہا جائے کہ آپ کو اس شرط پر یہاں آپریشن کرنے کی اجازت دی جائے گی، یہاں فیکٹری لگانے کی اجازت دی جائے گی۔ اگر کسان کی فصل کا نقصان ہوا تو اس کی ذمہ داری بڑی کمپنی ہو گی اور اسی کے کھاتے سے پیسے کاٹے جائیں گے۔ میرے

خیال میں آپ خود بھی کاشتکار ہیں آپ خود کاشتکاروں ان کے فرق کا جائزہ لیں۔ ہم کب تک اس استحصال کو برداشت کرتے رہیں گے؟ کسان اور اس کے جانوروں میں بس اتنا فرق رہ گیا ہے کہ گندم کے اوپر والا حصہ کسان کھا لیتا ہے اور نیچے والا حصہ اس کے جانور کھا لیتے ہیں۔ آپ کتنی دیر تک شہری اور دیہی کا فرق برداشت کریں گے؟ اس سلسلے میں ایک ٹاسک فورس قائم کر کے کچھ اقدامات کئے جائیں۔ اس میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ جب سے یہ ملک معرض وجود میں آیا ہے صرف ایک ہی طبقہ جس پر یہ ملک چل رہا ہے جس نے اس کے لئے قربانی دی ہے وہ کاشتکار ہے۔ at the end of the day آپ دیکھیں کہ جب سے یہ ملک بنا ہے ہر شخص نے مل کھایا ہے۔ خواہ وہ یورو کرپسی ہو یا کوئی اور ہر ایک نے مل کھایا ہے لیکن غریب کاشتکار کا اسی دن سے استحصال جاری ہے۔ اس استحصال کو بند ہونا چاہئے میں کہتا ہوں کہ enough is enough اب اس کو بند ہونا چاہئے۔ زراعت کے شعبے میں خدمت کے جذبہ سے سرشار ہونا چاہئے اس سلسلے میں میں آپ کو ایک مثال دوں گا کہ جب یہاں پر انگریز ہوتے تھے تو ان کا پانچ ہزار بندہ اس پورے نخلے کو کنٹرول کرتا تھا لیکن جب وہ وہاں واپس گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بڑے تجربہ کار لوگ ہیں ان کو نو کری سے ریٹائرڈ نہ کریں لیکن انکھینڈ کی پارلیمنٹ نے ان کو ریٹائرڈ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تجربہ کار ہیں colonial لوگوں کے لئے یہ حکمرانی کے لئے ہیں جذبہ خدمت کے لئے نہیں ہیں۔ زراعت کے شعبہ میں جو ملازم ہیں اس سلسلے میں صوبائی اسمبلی کی جو سیشنل ٹاسک فورس وزیر اعلیٰ کی قیادت میں بنائی جائے وہ اس بات کا جائزہ لے کہ آیا زراعت کا عمدہ انہی لانتوں پر چل رہا ہے؟ جیسا کہ انگریزوں نے ان کو ریٹائرڈ کیا تھا یا کہ نئے جذبے کے ساتھ اور جذبہ خدمت کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں اور اگر نہیں چاہتے تو ان کو فارغ کر کے نئے لوگوں کو بھرتی کیا جائے۔ جو تہہ دل سے اس صوبے کی خدمت کر سکیں۔ جناب میں اسی کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ اگلے مقرر جناب ابراہیم خان صاحب ہیں۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ بریگیڈر

(ر) اکرم جاوید صاحب۔۔۔ نہیں ہیں۔ ملک جاوید اعوان صاحب!

ملک محمد جاوید اعوان، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کل کیونکہ گئے کا سیزن ہے اور میرے ملنے میں ایک گئے کی مل ہے جس کا نام یوسف شوگر مل ہے۔

جناب محمد عظیم کھمن، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی فرمائیں!

جناب محمد عظیم کھمن، جناب سیکرٹری زراعت کے موضوع پر بحث ہو رہی ہے اور سیکرٹری زراعت تشریف نہیں رکھتے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وزیر زراعت موجود ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری ہمارے ڈی۔ جی صاحب بھٹلے نے الٹی انتہا فرمائے ہیں۔ سیکرٹری صاحب ان کے ناز جنازہ میں شرکت کے لئے گئے ہیں۔

ملک محمد جاوید اعران، جناب سیکرٹری! گنے کے مالکان کو ان کی فصل کی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ قیمت نہیں مل رہی۔ مل مالکان نے اپنے ایجنٹ محمود سے ہونے ہیں جو مل کے گیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں جو حکومت کی مقرر کردہ قیمت سے آٹھ روپے کم دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر نقد رقم وصول کرنی ہے تو فی من کے حساب سے آٹھ روپے کم دیں گے۔ جو کسان نقد رقم وصول کرنا چاہتے ہیں وہ 32 روپے فی من کے حساب سے رقم وصول کرتے ہیں جبکہ حکومت نے 40 روپے فی من مقرر کی ہے۔ حکومت سے میری گزارش ہے کہ مل مالکان سے کہا جائے کہ وہ کسانوں کے ساتھ ہمدردی کریں اور اس کی صحیح قیمت دیں۔ دنیا میں ہر چیز تیار کرنے والا اپنی قیمت مقرر کرتا ہے لیکن ایک کسان ہے۔ جو کہ اپنی قیمت مقرر نہیں کر سکتا۔ میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ جب کسان مونجی مارکیٹ میں لے کر گیا تو اس کو اس کی قیمت چار سو روپے ملی جبکہ حکومت نے اس کی قیمت پانچ سو روپے مقرر کی تھی۔ کیونکہ اس کے ایکسپورٹ کی اجازت نہیں دی گئی۔ میں حکومت کو ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ چاروں صوبے گندم باہر سے منگوا رہے ہیں پنجاب میں گندم کی کوئی کمی نہیں ہے زرمبادلہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے میں لودھی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ حکومت وقت سے گزارش کریں کہ صرف دو ماہ رہ گئے ہیں دو ماہ کے بعد نئی گندم آجانے گی اور پنجاب میں گندم کی کوئی کمی نہیں ہے اس لئے ہمیں زرمبادلہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپییکر، جناب محمد علی صاحب!

راجہ محمد علی، جناب سپییکر! آپ کا بہت بہت شکریہ اور مہربانی۔ بڑی تفصیلاً بحث ہوئی ہے۔ زراعت سے متعلق جتنے بھی factors تھے تمام بھائیوں نے بڑی تفصیلی بات کی ہے۔ میں صرف ایک پوائنٹ pesticides پر بات کمروں کا۔ گزارش یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نے اس حوالے سے ایک الگ وزارت زرعی مارکیٹنگ قائم کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس شعبہ کے وزیر صاحب کے لئے یہ بہت بڑا چیلنج ہے اور pesticides زرعی مارکیٹنگ ہی سے متعلق ہے۔ گزارش یہ ہے کہ زمیندار کے ذہن میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے کہ موجودہ حکومت زمیندار دوست ہے اور یہاں پر زمینداروں کے حق کی بات ہو گی۔

جناب سپییکر! میں آپ کے توسط سے معزز وزیر زرعی مارکیٹنگ کو یہ بات گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے زمیندار کی اور پنجاب کے کسان کی نظریں اب اس وزارت پر اور اس محکمے پر پڑی ہوئی ہیں۔ میں ایک چیز کھینچ کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ اگر وہ زمینداروں یا کسانوں کی داد رسی نہ کر سکے تو زمیندار کا ہاتھ ان کے گریبان پر ہو گا۔ ہمیں یقین ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس اقدام کو اور اس فیصلے کو انشاء اللہ تعالیٰ رانا قاسم نون صاحب ضرور آگے لے کر چلیں گے اور عوام کی امیدوں پر پورے اتریں گے اور اگر کسان کی امیدوں پر پورے نہ اترے تو ان کا نام اور ان کی اس وزارت کا نام کسان کے خون کے ساتھ لکھا جائے گا۔ مہربانی۔ (نعرہ ہانپتے تحسین)

جناب ڈپٹی سپییکر، جناب غازیادہ شجاع صاحب!

وزیر سی۔ ایم۔ آئی۔ ٹی، جناب سپییکر! میں نے اپنا نام نہیں دیا تھا چنانچہ کس نے میرا نام دے دیا ہے لیکن پھر بھی میں کچھ نہ کچھ اس موضوع پر عرض کر دوں۔ زراعت پر کافی discussion ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو ایوان بھی پورا نہیں ہے اور دوسری یہ بات کہ جب آئندہ ایوان مکمل ہو تو میری آپ سے گزارش ہے کہ زراعت کے لئے آپ پورا ایک دن مختص فرمائیں کیونکہ پاکستان کے لئے زراعت بہت اہم موضوع ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ شعبہ بہت ہی اہم ہے۔ اس حوالے سے میری ایک تجویز ہے جس پر انشاء اللہ میں آئندہ اجلاس میں بات کروں گا۔ ہماری ساری focus اس وقت pesticides پر ہے۔

یہاں پر جتنی بھی تقریریں ہوئی ہیں ان کے مطابق تمام دوستوں نے pesticides کی سپلائی اور اس کی کوالٹی کو unsatisfied قرار دیا ہے۔ اگر ہم یہاں پر یہ decide کرتے ہیں کہ یہ unsatisfactory ہے تو اس کے لئے ہمیں ایک نئی organisation قائم کرنی چاہئے اور زرعی مارکیٹنگ کی وزارت کو تین سیکشن میں تقسیم کرنا چاہئے۔ ایک وزارت agricultural growth کی ہونی چاہئے دوسری وزارت agricultural marketing کی ہو اور ایک وزارت pesticides and fertilizer کی ہونی چاہئے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سیکرٹری! اس دفعہ اس پر میں زیادہ بات نہیں کروں گا مگر آئندہ جب ہم ملیں گے اور اگر آپ مجھے وقت دیں گے تو میں یہ ثابت کر دوں گا کہ اس میں ہمیں کیا فائدے ہو سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی' شاہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ جناب سیکرٹری! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ کافی دوستوں نے تفصیل سے باتیں کی ہیں اور یہ ابھی تجویز ہے کہ زراعت جو کہ ہماری معیشت میں ریزہ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس بارے میں ہم اس کو جتنا بھی develop کریں گے تو یہ ملک اور قوم کے لئے فائدہ مند ہے جہاں تک دوستوں نے سابقہ ادوار کے بارے میں باتیں کی ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے کے فوراً بعد زراعت اور کسان کے لئے خصوصی توجہ دی اور سب سے پہلے انہوں نے بارہ ایکڑ رقبہ پر لیکس کی پھوٹ دی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے بنکوں کے قرضوں پر شرح سود 14 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد پر لے آئے۔ دوستوں کی تجویز تھی کہ اس کو تین یا پانچ فیصد پر آنا چاہئے۔ لیکن یہ سب کچھ یکدم نہیں ہو جاتا آہستہ آہستہ جیسا کہ زراعت پر کام ہو رہا ہے اور حکومت پنجاب اس بارے میں دلچسپی لے رہی ہے تو انشاء اللہ میں بھی توقع کرتا ہوں کیونکہ میں بھی ایک چھوٹا سا زمیندار ہوں کہ اس بارے میں قرضوں پر شرح سود کم ہونا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ آبیانہ کی شرح میں اس میں ہٹواری کچھ کو ختم کرنے کے لئے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے خصوصی طور پر یہ ریٹ fix کئے۔ اس میں بعض دوستوں کے اعتراضات ہیں کہ جو رقبہ خالی رہتا ہے اس پر بھی لیکس لگنا ہے لیکن میرے خیال میں جس حد تک اس وقت زراعت ترقی کر چکی ہے تو کوئی بھی زمیندار حتیٰ الوسع ایسے ہی رقبہ کو نہیں چھوڑتا بلکہ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس رقبہ کو کاشت کرے۔ میرے خیال

میں اس بارے میں بھی زمیندار کے فائدے کو ہی مد نظر رکھا گیا ہے کہ اس کی شرح کو fix کر دیا گیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کے ان اقدامات کی تعریف کرتے ہوئے ان کو اور زراعت کے محکمے کو داد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی انشاء اللہ وہ زراعت کے شعبے میں مزید بہتری کے لئے اقدامات کریں گے۔

جناب سینیٹر! جہاں تک اس دفعہ pesticides کا مسئلہ پیدا ہونے کا تعلق ہے تو اس پر پہلے بھی بحث ہو چکی ہے اور اس سلسلے میں خصوصی meetings بھی کی گئیں۔ متعلقہ علاقے کا معائنہ کروا کر ادویات کی کمی کو پورا کیا گیا۔ چونکہ اس دفعہ پچھلے سال کی نسبت زیادہ نقصان ہوا ہے تو اس بارے میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے بارے میں ہمیں خصوصی اقدامات کرنے ہیں۔ جہاں تک pesticides کا تعلق ہے تو اس بارے میں میرے بھائی ملک صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ بہت اہم بھی گفتگو کی ہے۔ اس بارے میں کچھ اصلاح طلب معاملات ہیں تو وزیر موصوف بھی بیٹھے ہیں، وزیر قانون صاحب بھی ہیں تو میرا خیال ہے اس بارے میں دوستوں کی اہم تجاویز کو مد نظر رکھتے ہوئے زراعت کے شعبے میں جتنی بھی بہتری ممکن ہو سکے، ہمیں ضرور کرنی چاہئے۔ میں توقع بھی کرتا ہوں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی اس معاملے میں انتہائی سنجیدہ ہیں۔ انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سینیٹر، اگلے مقرر چودھری زاہد پرویز صاحب 'not present' اچھا تو ڈاکٹر وسیم اختر صاحب! ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سینیٹر! ہمارے بہت سارے ممبران پریشان ہیں کہ بحث کافی طول پکڑ گئی ہے لیکن پھر بھی مجھے دو چار باتیں اس حوالے سے کرنی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بہاولپور ضلع کپاس کے حوالے سے بہت زیادہ ریونیو فرام کرنا ہے اور اس وقت صورت حال یہ ہے کہ پنجاب کے بہت سارے اضلاع میں سے دو دو، تین تین، چار چار وزراء پنجاب کی کابینہ میں موجود ہیں لیکن بہاولپور ضلع ہے کوئی وزیر نہیں لیا گیا ہے۔ تو میں وزیر قانون سے گزارش کرتا ہوں کہ بہاولپور کے حوام کا یہ مطالبہ ہے کہ ایک وزیر بہاولپور سے بھی کابینہ میں شامل کیا جائے اور میں مزمل عباسی صاحب کا نام اس کے لئے پیش کرتا ہوں۔ pesticides کے حوالے سے بہت ساری باتیں اس ایوان میں ہونیں۔ کوئی ایسی چوڑی تقریر نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، غلام حسین وٹو صاحب بہاولپور کے وزیر ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب وہ بہاولنگر سے ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وہ بہاولپور ہی ضلع ہواناجی یعنی ڈویرن تو ایک ہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری یہ دو مختلف اضلاع ہیں۔ بہاولنگر اور بہاولپور دو علیحدہ علیحدہ اضلاع

ہیں۔ اس میں ایک چیز تو یہ ضروری ہے کہ pesticides کی valuation کے نئے ضلعی سطح پر

لیبارٹریاں قائم کی جانی چاہئیں۔ دنیا کے بہت سارے ممالک کاٹن پیدا کرتے ہیں ان میں سے پاکستان

ایک ممتاز اہمیت کا حامل ہے اور بہت سارے ممالک سے زیادہ یہاں کپاس پیدا ہوتی ہے۔ لیکن المیہ یہ

ہے کہ ہماری یورو کرنسی نے کبھی بھی اس بات کا نوٹس نہیں لیا کہ زرعی pesticides کی base کی

تیاری ملک کے اندر ہو۔ اس سلسلے میں ہمارے وزیر موصوف کو proper arrange کرنا چاہئے۔

pesticides کی کمپنیاں پچھلے کچھ سالوں سے کمپنیوں کی طرح آگے ہیں اور ٹیکنیکل لوگوں کے ساتھ

ساتھ بہت سے نئے ٹیکنیکل لوگوں نے بھی یہ pesticides کی کمپنیاں میدان کے اندر launch کی

ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض کمپنیوں کے اندر میٹریکولٹ اور انٹر میڈیٹ سطح کے لوگ بھی ان کے

سیز ریپ ہیں اور ہر ایک کے پاس گاڑیاں بھی موجود ہیں۔

(اس مرحلے پر ناز مغرب کی اذان ہوئی)

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری میں عرض کر رہا تھا کہ میٹرک اور انٹر میڈیٹ یول کے جو سیز ریپ

ہیں وہ بھی pesticides کمپنیوں کے ذریعے سے enter ہیں جنہیں گاڑیاں دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اجلاس کا وقت فریڈ آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پھر یہ ہے کہ اگر وہ زیادہ sale کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں انہیں ہزاروں اور

لاکھوں روپے کے incentive دینے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کمپنیوں کے مالکان بھی کروڑوں

روپے کھاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سب چیزیں اسی pesticides کی فروخت سے وہ حاصل کرتے

ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتنی لوٹ مار pesticides کے حوالے سے فیڈ کے اندر موجود ہے اور اس

طرح کسانوں کا اختصاں کیا جا رہا ہے اور میں پورے وفاق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ محکمے کے افسران کے ساتھ ہی بھگت کر کے ہوتا ہے۔ انہیں سب معلوم ہے کہ باہر سے کتنی قیمت پر دوانی آتی ہے اور کس طرح re-packing ہوتی ہے اور اپنے share لینے کے نتیجے میں کسانوں کو لوٹا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سبزیوں پر سپرے کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ جو ملک دنیا کے اندر ترقی یافتہ ہیں وہاں پھلوں اور سبزیوں پر pesticides سپرے کی پابندی ہے۔ وہاں یہ ہوتا ہے کہ جو فروٹ یا سبزی کی فصل کیزے یا کسی اور بیماری کی وجہ سے خراب ہو جاتی ہے تو کسان محکمے کو اطلاع کرتا ہے اور محکمے کے افسران وہاں آتے ہیں وزٹ کرتے ہیں اور کسان کے سارے اخراجات جو فصل پر آنے ہوتے ہیں اس کو ادا کرتے ہیں لیکن سبزیوں اور پھلوں کے اوپر pesticides کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ہمارے ملک میں چونکہ ہر کوئی ملاز پر آزاد ہے اور ہمارے سسٹم کی مثال ایسی ہے جیسے پرانی بسوں پر لکھا ہوتا ہے،

نہ خوبی انجن ' نہ کمال ڈرائیور

چلی جا رہی ہے ہمارے

اسی طرح ہمارا سسٹم چل رہا ہے جس کی جو مرضی آنے وہ کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ جو سپرے سبزیوں اور پھلوں پر کیا جاتا ہے یہ سپرے اس میں داخل ہو کر کس ہو جاتے ہیں اور اس سبزی کو دھو کر پھیل کر اور دو دو چار چار گھنٹے تک پکائیں بھی تو تب بھی pesticides کا اثر سبزی سے ختم نہیں ہوتا۔ جب اس کو ہم کھاتے ہیں تو وہ pesticides اپنا کردار ہمارے جسم پر بھی کرتا ہے۔ میں میڈیکل ڈاکٹر ہونے کے ناطے سے اور اس مختلف میگزین میں جو نیشنل اور انٹرنیشنل ریسرچ آتے ہیں اس کی رو سے میں یہ بات وزیر زراعت صاحب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں جو اس وقت گپ شپ میں مصروف ہیں اور انہیں اس کا بعد میں خیال بھی نہیں رہے گا کہ کیا باتیں ہوئیں؟ جب میں طالب علم تھا تو میں نے جو پانچ سال میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کی تو پانچ سال میں صرف ایک کینسر کا مریض دیکھا اور جب وہ کینسر کا مریض diagnose ہوا تو وہ ہمارے لئے مجھ پر تھا اور سارے میڈیکل کے طالب علم اسے دیکھنے کے لئے جوق در جوق گروپوں کی شکل میں گئے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ میں ایک in practice doctor ہوں، اپنی پریکٹس کے دوران مہینے میں دو تین کینسر کے مریض میں خود diagnose کر لیتا ہوں۔ یعنی بغیر کسی

testing کے دیکھنے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کینسر کا مریض ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجوہات میں ہمارا اٹریسچر اور ریسرچ یہ کہتی ہے کہ یہ pesticides ایک بڑی وجہ ہے۔ اسی طرح سانس کی بیماری بڑھتی چلی جا رہی ہے اس میں بھی یہ pesticides اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ اسی طرح بہت سی الرجی بیماریاں جو آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہیں ان میں بھی pesticides کا بہت بڑا کردار ہے اس لئے میں جناب وزیر زراعت کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس بارے میں بھی اس کو دیکھا جانے اور انسانی جانوں سے کھینچنے کا جو عمل ہے اس پر کوئی قدغن لگنی چاہئے اور اس حوالے سے کوئی نہ کوئی پیش بندی ہونی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اہم معاملہ یہ ہے جو کہ سارا ایوان recognize کرتا ہے کہ جب کسان کپاس پیدا کر لیتا ہے تو پھر وہ کپاس کو فیکٹریوں کو فروخت کرتا ہے۔ جب تک کپاس کسان کے پاس فیڈ میں موجود رہتی ہے اس نے اس کو تھوڑا سا ک کرنے کی کوشش کی ہوتی ہے اس وقت تک تو ریت ڈاؤن رہتا ہے اور جیسے ہی یہ ساری کی ساری کپاس جو جیننگ فیکٹریوں میں چلی جاتی ہے تو پھر ریت بڑھ جاتا ہے اور یہ ہمارا ساہا سال کا تجربہ ہے۔ یہ جیننگ فیکٹری والے اور میکینائل مزوالے کسانوں کی محنت کو exploit کرتے ہیں۔ اس بارے میں بھی ہمیں غور کرنا چاہئے۔ امریکہ کے اندر صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر جیننگ کے موبائل یونٹس بنانے ہیں اگر ایک کاشتکار نے ایک مربع کے اوپر کاشت کیا ہے تو وہ اپنی فصل کو وہاں سے اٹھا کر جیننگ فیکٹری میں نہیں لے جاتا بلکہ وہاں پر انیویٹ سیکٹر میں ایسے یونٹس موجود ہیں جو میلیفون کرتے ہیں اور وہ آکر جیننگ کر کے گانٹھیں بنا کر کسانوں کو دے دیتے ہیں۔ جیسے پاکستان کے اندر تھریٹنگ مشینیں ہیں گندم کو تھریٹ کر دیتی ہیں اسی طرح وہاں پر یہ موبائل یونٹس موجود ہیں وہ آجاتے ہیں اور ایک مربع زمین کو ایک آدھ دن میں جیننگ کر کے گانٹھیں بنا کر کسانوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ جب وہ گانٹھیں بن جاتی ہیں اس کے نتیجے میں یہ ہوتا ہے کہ کسان اس کو سناک کے اندر رکھ سکتا ہے اس طرح سے بہت بڑی exploitation کا سدباب ہوتا ہے اس لئے میں حکومت پنجاب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس معاملے پر غور کریں اور اس قسم کی منصوبہ بندی پنجاب کے اندر بھی کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، بہت شکریہ۔ اگھے ہیں جناب زاہد سرفراز!

جناب زاہد سرفراز، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جب ہمارا ملک پاکستان بنا تو

ہمارے ملک کی پہچان دنیا میں ایک زرعی ملک کی حیثیت سے تھی۔ لیکن اب تو الحمد للہ پاکستان میں انڈسٹریاں بہت لگ گئی ہیں لیکن پھر بھی پاکستان کی بیشتر آبادی کا دارومدار زراعت پر ہی ہے۔ میں بھی چند ایک باتیں اور تجاویز آپ کے اور ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے پہلے معزز ممبروں نے زراعت کے متعلق بہت اہم اور مفید باتیں کہیں ہیں۔ زراعت کے لئے سب سے زیادہ مفید اور اہم عنصر پانی ہے۔ میرا تعلق گوجرانوہ سے ہے۔ جیسا کہ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری اعجاز صاحب نے بتایا بھی ہے کہ گوجرانوہ، سیالکوٹ یا شیخوپورہ میں مونجی کی فصل سب سے زیادہ اہم ہے جو صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ بیرون ممالک میں بھی بھجھی جاتی ہے۔ مونجی کی فصل چار یا پانچ ماہ تک پانی میں پختی اور پکتی ہے لہذا جن زمینداروں کو نہری پانی پورا میسر ہوتا ہے وہ تو کچھ فائدے میں جاتے ہیں۔ لیکن جن کاشتکاروں کو نہری پانی نہیں ملتا ان کو بجلی کے پانی یعنی یوب ویل سے اپنی فصل پکانا پڑتی ہے ان کو زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔ میری سب سے پہلے وزیر زراعت سے گزارش ہے کہ زمینداروں کے لئے جس طرح کہ ہندوستان میں بجلی فری ہے اسی طرح پاکستان میں کسانوں کے لئے بجلی فری نہیں تو نہ سی لیکن کم از کم سستی ضرور ہونی چاہئے۔ جو تیل ڈیزل ٹریکٹروں، غرض کہ پاکستان میں تمام وھیگلز میں ڈالا جاتا ہے یہ تیل اور ڈیزل بھی سستا ہونا چاہئے۔ وہ کاشتکار جن کو پانی وافر میسر آتا ہے وہ تو فائدے میں رہتے ہیں اور وہ کاشتکار جن کو وافر پانی میسر نہیں ہوتا وہ اپنی لاگت بھی پوری نہیں کر پاتے۔

میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جیسے یہاں پر معزز اراکین نے کھاد کے متعلق بہت اہم تجاویز دی ہیں۔ ایک مرتبہ جب گندم کی فصل کی اچھی بوائی شروع نہیں ہوتی تھی تو یہاں اصغر علی سگر صاحب راجہ ریاض نے اور کئی دوسرے زمینداروں نے ایوان کو بتایا تھا کہ ڈی۔ اے۔ پی کی قیمت بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اس وقت قیمت تقریباً ساڑھے آٹھ سو روپے تھی لیکن جب گندم کی بوائی ہوتی تو نو سو روپے سے بھی اوپر چلی گئی تو میری وزیر زراعت سے گزارش ہے کہ اس کو کنٹرول کریں یہ بات زمینداروں کے فائدے میں ہے۔

تیسری میری گزارش یہ ہے کہ ہماری کاشتکاری پر کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے جب ایک فصل سندھ سے چلتی ہے تو اس کی قیمت کافی زیادہ ہوتی ہے لیکن جب وہ پنجاب میں آتی ہے یعنی آکو یا پیاز

وغیرہ تو اس کی قیمت کم رہ جاتی ہے لہذا اس بارے میں منصوبہ بندی ہونی چاہئے کہ کتنے رقبے پر آکو کاشت کیا جائے اور کتنے رقبے پر دوسری فصلیں کاشت کی جائیں۔ زراعت کی ترقی کے لئے اس طرح کی منصوبہ بندی کرنا بہت ضروری ہے ہماری وزارت زراعت اس پر غور فرمائے۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Before I give the floor to the Ministers concerned, Rana Muhammad Qasim Noon and Mr Muhammad Arshad Lodhi sahib, the last speaker is Dr. Samia Amjad!

DR SAMIA AMJAD: Thank you sir, for this opportunity to express my views upon the human hazards because of the pesticides.

میرے خیال میں اس کو اردو میں ہی بیان کروں تو بہتر ہو گا۔

I would like to emphasize that unfortunately the health problems which are occurring secondary to pesticide sprays.

MR DEPUTY SPEAKER: To relax the people you should have say the 'sher' first.

DR SAMIA AMJAD: I have one. Should I say it first?

MR DEPUTY SPEAKER: Yes.

ڈاکٹر سامیہ امجد: یہ شعر حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ان کا فلسفہ یا انہوں نے جو کہہ دیا میرے خیال میں وہ صدیوں بعد بھی پرانا نہیں ہو گا۔ "خودی" کے بارے میں ان کی ایک نظم ہے جس کے دو شعر میں نے آج پڑھنے کے لئے منتخب کئے ہیں۔

آشنا اپنی حقیقت سے ہو آسے دہقان تو
دانہ تو کھیتی بھی تو باراں بھی تو حاصل بھی تو
آہ کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تو راہرو بھی تو رہبر بھی تو منزل بھی تو

جواب عالی! اس میں کوئی شک نہیں کہ ان تمام مسائل جو کافی دیر سے یہاں پر emphasize کئے جا رہے ہیں ان کا اگر کوئی حل ہے تو وہ ہم خود ہیں۔ میں اس سے disagree کرتی ہوں کہ ہمارا پاکستان خود بخود خدا کے سہارے چل رہا ہے۔ نہیں ایم نے اپنے اللہ کے فضل سے 'اس کی دی ہوئی عقل کو استعمال کر کے' اس کے حکم کے مطابق اس کے سنے بہت کچھ کیا ہے اور میں یہ کہوں گی کہ یہ ہماری اسمبلیوں کی کوششیں ہیں کہ جس کی وجہ سے ہم مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں اور پھر انہیں حل بھی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ہیلتھ کے بارے میں دو چار باتیں کی ہیں۔ انہوں نے long term diseases factors کے بارے میں بات کی ہے۔ اس وقت میں ایک دوسری بات کو emphasize کرنا چاہتی ہوں وزیر زراعت سے میری یہ درخواست ہو گی کہ جو بالکل undue and uncontrolled pesticide spraying کا un-controlled process ہے جو کسی طرح بھی monitor نہیں کیا جاتا وہ ایک انتہائی مقام تک پہنچ رہا ہے۔ میں آپ کو صرف تین مثالیں دوں گی۔ respiratory diseases کا ذکر ڈاکٹر صاحب کر چکے ہیں۔ آپ یقین کیجئے کئی بار اخبارات میں آچکا ہے کہ Oxygen level 11 فیصد سے 7 فیصد پر drop کرتا ہے اور tuberculosis, bronchitis, اور allergic, choronitis diseases کی شرح بڑھ رہی ہے۔ tuberculosis خراب آدمی کی بیماری ہے، اس بیماری سے مریض خون قموکے گنا ہے۔ اس چیز کو بالکل ignore نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے ایک special monitoring cell ہونا چاہئے جس کے لئے میں آواز اٹھاؤں گی۔ آج سے پندرہ بیس سال پہلے infertility کے cases میں female causes زیادہ prominent تھیں۔ میں آپ کو یہ بات بڑے وثوق سے جا رہی ہوں کہ اب 75 فیصد مرد حضرات کی causes سامنے آئی ہیں۔ sperm aspermia اور مردانہ کمزوری کی وجوہات اس کی leading cause spray ہے۔ وہ لوگ جو سپرے پھڑکے ہیں وہ لوگ جو اس علاقے میں موجود ہوتے ہیں جو spray کو inhale کرتے ہیں وہ اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ خصوصی طور پر وہ لوگ جو pesticides کو deal اور اس کا بزنس کر رہے ہیں ان اشخاص کی اگر آپ history دیکھیں تو لازماً pesticides سے متاثرہ ملیں گے کیونکہ اس میں hydrocarbons ہوتے ہیں they are destructive towards the germ cells اس طرح cotton-pickers خواتین میں Handicapped or mental retardation زیادہ ہوتی ہے۔ دو لے شاہ

کے چوہے، انہرا کی بیماری کی بنیادی وجہ یہی سپرے ہیں۔ میں وثوق سے کہتی ہوں کہ جو خواتین حاملہ ہوتی ہیں وہ اگر 12 مہینے سے پہلے اس سپرے سے متاثر ہو جائیں تو بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ سپرے جو بے دریغ اور بغیر کسی کنٹرول کے کیا جاتا ہے اس سے اس ملک میں لپاچ بچے پیدا ہوتے ہیں جن کی شرح فیصد دس فیصد ہے۔ یہ کوئی معمولی بات قطعاً نہیں ہے کہ ہر سو افراد میں سے 10 لوگ معذور ہوں۔ اس میں major contributing factor یہی سپرے ہیں۔ جلدی بیماریوں اور کینسر کا ذکر ہو چکا ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ بے دریغ سپرے کا استعمال ہو رہا ہے۔ اس پر کوئی quality control and quantity control نہیں ہے۔ quality کا تو یہ حال ہے کہ اگر آپ کسی سپرے کا chemical analysis کر لیں تو وہ چیز نہیں ہوتی جو کمپنی نے پاس کی ہوئی ہوتی ہے۔ multi-national companies کا تو standard control کچھ بہتر ہے لیکن جو local companies ہیں ان کا standard بہت low ہے۔ ان کا monitoring system 'سپرے کی composition کے control system کو by laws چیک کرنا چاہئے کیونکہ وہ ایسا زہر آلود hydrocarbon استعمال کر رہے ہیں اور ایسی low quality product pesticides بن رہی ہیں کہ جن کی وجہ سے food poisoning and health hazards سامنے آتے ہیں۔ لہذا میں یہ emphasize کروں گی کہ جہاں اتنا زیادہ بجٹ اس دفتر زراعت کے لئے مختص کیا گیا ہے اس میں human health کی safety کی خاطر، غریب عوام کی صحت کی خاطر بھی کچھ رقم مختص کی جائے۔ وہ صورتیں جنہیں زنجیروں سے باندھ کر "جن" قرار دیا جاتا ہے کہ ان پر "جن" آگئے ہیں یا ان کو "پاہری ہوا" ہے۔ وہ صرف اور صرف اس سپرے کی poisoning ہے جو ہوا، کھانے، پانی، گھڑکے ذریعے ہمارے اجسام میں سرایت کر رہی ہے اور ہماری صحت کو برباد کرتی جا رہی ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ ایک طریقہ set up ہونا چاہئے کہ

Quality and quantity control of pesticides must be punishable. They must be punishable, they must be controlled and there is no compromise on it.

جہاں پر agriculture کی ترقی پر آپ لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں میری یہ سفارش ہے کہ اس میں سے اگر آپ دو فیصد رقم human health control اور اس کی monitoring کے لئے خرچ کریں تو

اس سے بہت زیادہ بہتری آسکتی ہے۔ میں وزیر زراعت دوسرے متعلقہ وزراء اور اس ایوان سے یہ عہد کر دوں گی کہ اس چیز کو emphasize کر کے ضرور اور ضرور اپنے مقدر اور خودی کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج کی بحث کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ کسانوں میں مختلف بیماریاں اور خصوصی طور پر مردانہ کمزوری رونما ہوتی ہے اس کا ذمہ دار محکمہ زراعت ہے اور in return لارڈ لودمی صاحب ہیں لہذا ایوان ان کے خلاف کارروائی کی عہد کرے۔

وزیر زراعت: میرے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج کروادیں۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا آفتاب احمد خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میں زرعی مارکیٹنگ کا پارلیمانی سیکرٹری ہوں۔ میں ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں عرض کر دوں کہ میرا subject Chemistry ہے اور میں نے اس پر کافی زیادہ کام کیا ہوا ہے۔ water pollution, and pollution of food and foil crops and their effect on body organs پر بھی میں نے کام کیا ہے۔ میں ان دونوں صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ بیٹھ کر اس بارے میں سوچ و پکار کرتے ہیں۔ جن بیماریوں کا انھوں نے ذکر کیا ہے وہ نہ صرف pesticides سے آتی ہیں بلکہ بہت سارے دوسرے عوامل بھی ہیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو کنٹرول کریں گے اور محکمہ زراعت کو level پر لے کر آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا قاسم نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب والا! آج ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس ایوان میں زراعت پر اور تمام بڑی ہصلوں کے متعلق سیر حاصل گفتگو ہوتی ہے اور پھر سب سے sensitive issue پر بھی بات ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے ہماری پنجاب حکومت نے political damage بھی لیا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں پنجاب حکومت کا قصور نہیں تھا بلکہ یہ environmental facts, moisturisers

بات تھی اور بارشوں کی کمی کا مسئلہ تھا۔ میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا کہ cotton damaging میں جو سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے اس میں pesticide factor involve ہے جس کی وجہ سے ہماری exports میں خاصی کمی ہوئی ہے۔ ہمارا مارگٹ 1.2 ملین bales ہے اور ہم 10 ملین bales پیدا کرتے ہیں جبکہ پنجاب میں اب تک 6.7 ملین bales ہو چکی ہیں جبکہ 80 کا ہمارا مارگٹ تھا اور 7.6 کا اندیشہ ہے۔ اس میں واضح وجوہات ہیں جس میں غیر موافق موسم اور کیڑوں کے حملے کی وجہ سے پیداوار میں کمی آئی ہے۔ As far as sugarcane is concerned اس سلسلے میں وزیر زراعت اور ہم مل کر شوگر مین ایسوسی ایشن کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کو اور آپ کی وساطت سے فاضل ممبران کو مطمئن کرتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز عنقریب شوگر کین کے growers اور شوگر مل ایسوسی ایشن کا مسئلہ بہتر انداز میں حل ہو گا۔ شوگر مین والوں کی اپنی observations ہیں۔ ان کے اپنے مسائل ہیں اور شوگر کین کے growers کے مسائل بھی genuine ہیں۔

جناب والا! جہاں تک سیزز کا تعلق ہے as a matter of fact سب پر وفاقی حکومت کے محکمے سیزسر ٹیکسٹیشن کا کنٹرول ہے۔ پھر پرائیویٹائزیشن کی وجہ سے پرائیویٹ سیکٹر میں جو shortfall ہوا ہے ہم اس میں حکومت پنجاب کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے کیونکہ Private sector is so rich. ہم نے I.C.I کے country head سے بات کی ہے۔ غالباً وہ دوہنی میں ہے دو دن تک آنے کا اور اس سے already بات چیت چل رہی ہے اور ہم انشاء اللہ اس sensitive issue کو حل کرنے کی کوشش کریں گے اور سن غلاور کی shortage پر پوری طرح قابو پائیں گے۔

جناب والا! جہاں تک آکو کا تعلق ہے۔ آج مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اپوزیشن بیچر ہر ماہوئے تین معزز ممبران کے اور کوئی ایوان میں موجود نہیں۔ یہ ان کی زراعت میں دلچسپی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، اگر آپ ایسی بات کریں گے تو پھر ہم کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیں گے۔

وزیر زراعت مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری ہم نے اوکاڑہ اور دیپالپور کے potato growers کے مسائل کے حل کے لئے پرسوں وہاں پر میننگ رکھی ہے اور عنقریب آپ دکھیں گے کہ ہم ایکسپورٹ پر موزن بیورو کے ساتھ مل کر اور انٹرنیشنل مارکیٹ explore کر کے فوری طور پر ایکشن کر کے potato growers کو protection دیں گے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، پیاز کے growers کو بھی ضرور protect کریں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب والا! We are already working for onion. ہماری ایک ٹیم سندھ میں گئی ہے۔

جناب اعجاز احمد سیول، رائس پر بھی بات کریں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جی، محترم میں اس بارے میں بھی عرض کرتا ہوں۔ زراعت کے حوالے سے ہمارے محکمے نے ایک صوبائی ٹیم سندھ بھیجی ہے جس نے وہاں جا کر سروے کیا اور study کی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ onion کی قیمتیں بھی نہ بڑھیں اور shortage بھی نہ ہو۔ جہاں تک رائس کی بات ہے undoubtedly 94 فیصد باسٹی رائس پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے قاضی ممبر نے جو یورپی یونین کے حوالے سے بات کی تھی اس پر already وزارت تجارت نے یہ مسند یورپی یونین کے کلرر کسٹمر کے ساتھ take up کیا ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ بہتر ہو جائے گا۔

جناب والا! ہم فریلاٹرز کی طرف چلتے ہیں۔ unfortunately fertilizer is in the

private sector اس میں گورنمنٹ کا اب وہ کنٹرول نہیں ہے جو پہلے تھا۔ پہلے کھاد کی فیکٹریاں وزارت پیداوار کے ماتحت ہوا کرتی تھیں لیکن اب پرائیویٹائزیشن کی وجہ سے private sector is very rich اور کچھ فریلاٹرز فیکٹریز کی monopoly بھی ہے۔ ہم نے ایم ڈی نیشنل فریلاٹرز مارکیٹنگ سے میٹنگ کی اور categorically اسے request کی گئی کہ آپ اپنی مارکیٹنگ ٹیم کو effective کرتے ہوئے ہولڈرز، ڈیلر مین اور اپنے ڈیلرز کو تھوڑا سا کھینچیں تاکہ کسان کو proper قیمت پر کھلائے۔ over charging and over profiting نہ ہو۔

جناب والا! جہاں تک کیٹو اور آم کا تعلق ہے تو Export marketing zone is going

to be established in Multan as well as in Sargodha. عنقریب ہم وہاں پر growers اور exporters کا سیمینار کروا رہے ہیں جس سے ہمیں foreign exchange فٹنے میں بہت زیادہ مدد ملے گی۔

جناب والا! جب ہم ایگریکلچر مارکیٹنگ کی طرف آتے ہیں تو اس میں دیکھتے ہیں کہ اس وقت جو present existing marketing system میں جناب وزیر اعلیٰ کے حکم پر توجہ دی گئی۔ He is very keen as far as agriculture marketing is concerned. کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں یہ سب سے زیادہ neglected segment تھا۔ یہ ایک historically بھی ہے۔ We are in the transitional period of surplus جب ہم deficiency سے surplus کی طرف آئیں گے تو پھر automatically مارکیٹنگ involve ہو جائے گی۔ تو اس میں پنجاب کی تمام مارکیٹ کمیٹیوں کو restructure کیا جا رہا ہے revamp کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی ہم فروٹ اینڈ ویکٹریبل مارکیٹس کو streamline کر رہے ہیں grain markets کو دیکھ رہے ہیں feeding markets کو دیکھ رہے ہیں اور پھر paddy urban and rural areas specially میں سیٹلٹی اینڈ ڈیمانڈ کو بہتر کرتے ہوئے ہم ہمہ بازار، سستا بازار اور اتوار بازار کی طرف بھی توجہ دلانا چاہیں گے کہ جب ہم نے grower کو protect کرنا ہے تو ساتھ ہی ہم نے consumer کو بھی protect کرنا ہے۔ consumer protection bill is already in the pipeline اور ہماری کوشش ہے کہ price linking نہ ہو، ڈل مین کا role shrink۔ growers کو اس کی produces کا صحیح ٹریٹ۔ میں یہ اس ڈیپارٹمنٹ کو گورننگ یا حکومت کرنے کا ڈیپارٹمنٹ نہیں سمجھتا بلکہ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ کسان، کاشتکار اور زمیندار بھائی کی محنت کے ثمر کو دلانے کے لئے ہمیں deliverance دینی ہو گی۔ agriculture produces کو save کرنا ہو گا۔ بد قسمتی سے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ agriculture produces 30 to 40 percent waste ہو جاتی ہیں اس کی اصل وجہ Post harvest technology کا نہ ہونا ہے۔ جس میں warehouses آتے ہیں کوئلڈ سٹوریج ہیں labs کا قیام ہے cool chain system ہے اور ساتھ ہی ہم نے پیکنگ، گریڈنگ اور proper certification کے بعد جب ایکسپورٹ کرنا ہے تو اس سے ہمارے growers کو ہارٹیکلچر کے حوالے سے ایک بہتر موقع ملے گا اور ہم foreign exchange کا کرپاکستان کی خدمت کریں گے پنجاب کی خدمت کریں گے تو کسان کی خدمت کریں گے۔ ہمارا concept clear ہے vision is clear, intention is clear اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز short term planning and long term planning کے ہم maximum obstacles کو عبور کرتے ہوئے بڑھتے چلے جائیں

گے اور ایک وقت آنے کا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ کے اس trust and keenness کو ہمیں سنہری خواب میں بدلنے کا موقع ملے گا اور اس سے عام آدمی، کسان، کاشتکار اور زمیندار بھائی کی حالت بدلے گی۔ میں on the floor of the House ایگریکلچر مارکیٹنگ کے حوالے سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم دن رات ایک کر کے اپنے کسانوں کی حالت بدلنے کی پوری کوشش کریں گے۔ شکریہ
جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ بحث pesticides پر ہے۔ محترم وزیر صاحب pesticides کے متعلق بھی کوئی بات کریں انھوں نے تو پورے محکمے کی description دے دی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The time is further extended for half an hour and this is the last extension.

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! pesticides کی 80 فیصد consumption پنجاب میں ہوتی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس میں 296 کمپنیز involve ہیں لیکن ہمارے پاس local formulation plants 10 ہیں۔ No. of refilling units 45 ہیں اور total number of dealers 12119 ہیں۔ جب ہم refilling packing units کی طرف آتے ہیں تو لاہور میں 7، ملتان میں 27، بہاولپور میں 2، رحیم یار خان میں ایک، وہاڑی میں 5 اور ساہیوال میں 3 ہیں۔ جب ہم اس سلسلے میں local formulation plants کو اور importer کو compare کرتے ہیں تو ہماری کوشش یہ ہے کہ pesticides کے حوالے سے importers پر ذمہ داری ڈالی جائے جس طرح ہم dealers پر ڈالتے ہیں یا distributors پر ڈالتے ہیں یا sub dealers پر ڈالتے ہیں۔ یہ ایک ایسا mechanism ہے جس میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں legislation کو مزید بہتر کر کے agriculture course بنا کر ہم اس انداز میں چلیں کہ ان کا احتساب اور محاسبہ کر سکیں۔

Unfortunately there is always room for the improvement. اس میں جب ہم اپنے field officers کی طرف جاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ 2003 میں مختلف pesticides کے 861 samples لیبارٹریوں کو بھیجے گئے۔

اس میں جو result receive ہوئے وہ 3564۔

Number of samples declared fit	3321
Number of samples declared unfit	142
Percentage of unfit samples	4.28%

اس سلسلے میں ڈی۔جی۔خان اور بہاولپور میں ہم ایک اور جدید لیبارٹری کے قیام کی طرف بھی بڑھ رہے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، فرمائیں!

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! وزیر موصوف نے جو یہاں پر samples کے متعلق figures پیش کئے ہیں۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ Everything is O.K. اور ہم نے یہ سب کچھ غلط کہا ہے کاشتکار غلط کہہ رہے ہیں۔ جو ratio انہوں نے بتائی ہے اس کے حساب سے تو ایسے لگتا ہے کہ دو نمبر دو اینیل مارکیٹ میں فروخت ہی نہیں ہوتی ہیں۔ یہی چیزیں ہیں جن پر ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر ان figures میں نہ جائیں بلکہ اس پر seriously action لیں کہ اتنی بڑی دھاندلی ہوئی ہے اس کے باوجود ان کو یہ رپورٹیں دی جا رہی ہیں۔ مہربانی فرما کر اس پر seriously action لیں اور کوئی ایسے ادارے بنائے جائیں اور ایسے لوگ وہاں پر بٹھائے جائیں جو ایماندار ہوں اور جو صحیح رزلٹ دیں۔ ایسا نہ ہو کہ میرا sample وہاں جانے اور میں انہیں پانچ دس ہزار یا لاکھ روپیہ دوں اور وہ مجھے O.K. رزلٹ دے دیں۔ ہمارے ہاں یہی کچھ ہو رہا ہے اور یہی چیزیں ہماری بربادی کا موجب بن رہی ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب والا! اس سلسلے میں ہمیں یہ عرض کروں گا کہ،

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر موصوف سے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ بہت اہم پوائنٹ ہے اس کو ضرور نوٹ کریں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میں اسی طرف آتا ہوں کہ محترم وزیر اعلیٰ نے pesticides کی sensitivity کو دیکھتے ہوئے پھمکی cotton crops کی damage دیکھتے ہوئے pesticides پر ایک

special task force approve کی ہے۔ انشاء اللہ عزیز آپ دیکھیں گے اس میں بہتری ہوگی۔ 80 فیصد pesticides کے dealer پنجاب میں ہیں اور 60 فیصد سے زیادہ pesticides جنوبی پنجاب میں استعمال ہوتی ہیں۔ اگر ہم تبدیلی نہ لاسکے تو محترم شاہ صاحب بھی ادھر ہیں اور ہم بھی ادھر ہیں پھر اس کے بعد یہ ہم پر ہر قسم کا اعتراض کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم مارکیٹ کمیٹیوں کو بھی involve کر رہے ہیں۔ جناب ڈپٹی سپیکر، انہوں نے اعتراض نہیں کیا۔ انہوں نے صرف آپ کی اطلاع کے لئے عرض کیا ہے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب دانا میں صرف یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔ شکریہ
جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ میں نے کل بھی آپ کو گزارش کی تھی کہ Agriculture sector ایک ایسا سیکٹر ہے جس پر 75 فیصد آبادی depend کرتی ہے۔ ہمارے دوستوں نے گل حید کی کہ اس پر بحث ہونی چاہئے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ اس پر بحث کے لئے پورا دن رکھیں بلکہ دو دن رکھیں۔ کیونکہ ہمیشہ improvement کا راستہ کھلا رہتا ہے۔ ہمارا یہ August House اسی لئے بنا ہے۔ ہم اس لئے اللہ کی مہربانی سے اقتدار میں آئے ہیں کہ جس چیز میں بہتری کی گنجائش ہو بہتری ضرور کرنی چاہئے اور آپ کے مشورے سے کرنی چاہئے۔ لیکن شاید انہوں نے یہ حید کی کہ اس پر ضرور بحث ہو تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں تو یہ چاہ رہا تھا کہ یہ ایوان pack ہونا چاہئے تھا اور اس میں یہ بحث ہونی چاہئے تھی۔ میں تو اپنے ٹکے کے جو تقاضے ہیں وہ بھی بتانا چاہتا ہوں جو کمی ہے وہ بھی بتانا چاہتا ہوں اور جو improvement ہے وہ بھی بتانا چاہتا ہوں۔ لیکن ہمارے بھائیوں نے کہا کہ آج ہی بحث ہونی چاہئے ہم ان کے حکم کی تعمیل میں بیٹھے ہیں۔ اس بحث میں بہت سارے دوستوں نے حصہ لیا ہے۔ I am grateful to them انہوں نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں اور میں نے یہ نوٹ کی ہیں۔ میں سب سے پہلے یہ یقین دہانی کروا رہا ہوں کہ آپ کی جتنی ہونی چیزیں examine کریں گے اور اس کے بعد اس پر عملدرآمد کروا کر آپ کے سامنے لائیں گے۔ مجھے کوئی complex نہیں ہے سب دوستوں کو پتا ہے۔ کوئی pesticide mafia ہو، کوئی fertilizer mafia ہو، کوئی mislead کرتا

ہو . I will take action against them یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ (نعرہ ہانے تحسین)
 لیکن میرے بھائی مجھے بتائیں تو سہی 'مجھے teach تو کریں کہ کیا بات ہے؟ بات پر سوں سے یہ ہو رہی
 ہے کہ محکمہ زراعت کے نااہل اہلکار ملازمین کی وجہ سے 2- ارب روپے کا نقصان ہو گیا ہے۔ ضلوعوں
 کا نقصان ہو گیا۔ میں نے تو کل خود کہا ہے کہ ضلوع کا نقصان ہوا ہے میں کب اس کو conceal کرتا
 ہوں؟ میرے محکمے نے جو efforts کی ہیں تو میں یہ چاہوں گا کہ اگر نکتہ چینی کریں تو appreciate
 بھی کریں۔ پھر یہ شاہش اور سزا کا عمل ایک وقت ہونا چاہئے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کو موقع دیا گیا ہے۔ اب آپ ان کو wind up کرنے دیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! مجھے بتائیں کہ کس وجہ سے appreciate کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ آپ کو بتائیں گے آپ ان کی بات تو سنیں۔

وزیر زراعت، آپ مجھے جانے تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! ابھی تو انہوں نے start کیا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! جن لوگوں کی نالائقی کی وجہ سے ہم لوگ برباد ہوئے ہیں انہیں کتنی
 سزا دی گئی ہے؟ کتنے لوگوں کو پھانسی چڑھایا گیا ہے؟ محکمے کے کتنے لوگوں کے خلاف action لیا گیا
 ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! ان کی تقریر تو سنیں اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر اٹھائیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! یہ کونسا بیویوں کے متعلق بتائیں کہ ان کو ہم نے یہ سزا دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! ابھی تو انہوں نے ابتدا کی ہے۔ بحث کا آغاز کیا ہے اس میں اچھے
 برے points discuss ہوں گے۔ اب شروع سے کسی کو گالیاں دینا شروع نہیں کر سکتے۔ ان کو

پہلے اپنی بات تو مکمل کرنے دیں۔ جی 'فرمائیں!

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! مجھے کوئی اعتراض نہیں شاہ صاحب ہمارے colleague رہے ہیں۔ آج کل اگر نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں۔ لیکن آجائیں گے آہستہ آہستہ۔۔۔
سید مجاہد علی شاہ، جنہوں نے آنا تھا وہ آگئے ہیں۔

وزیر زراعت، شاہ صاحب! کیا بات ہے؟ We know you very well.

جناب ڈپٹی سیکرٹری! آپ چلیں۔ بسم اللہ۔ No cross talk please.

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اگر تھوڑا بہت کام محکمہ زراعت نے کیا ہے تو اس کو appreciate کرنا چاہئے۔ اس میں 'میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اور وزیر اعظم نے جہاں صحت کو رکھا، جہاں تعلیم کو رکھا وہاں زراعت کو بھی رکھا اور اس کی priority fix کی کہ ہم صوبے کی زراعت کو آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ بنیادی طور پر جب یہ ملک بنا تھا تو یہ زراعت کے نام سے ہی بنا تھا اور یہ declared تھا کہ یہ ملک agricultural country ہے اور اس میں 75 فیصد لوگ زراعت سے متعلقہ ہیں۔

جناب سیکرٹری! اگر شاہ صاحب مجھے اجازت دیں تو پھر میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس agricultural سے 45 فیصد لوگ employment search کرتے ہیں اور پورے پاکستان کی جی۔ ڈی۔ پی جس پر تمام آمدنی اگنسی ہوتی ہے اس کا agricultural department 25 percent دیتا ہے۔ اگر wheat کی پیداوار لی جانے اور آپ بھی اس زون سے تعلق رکھتے ہیں گندم 10/12 من فی ایکڑ سے بڑھ کر اگر 30 من فی ایکڑ ہو گئی، رائس اسی 12/13 من فی ایکڑ سے بڑھ کر 24/25 من ہو گیا۔ اسی طرح کیس بڑھی ہے، شوگر کین بڑھا ہے اور آج اللہ کی مہربانی سے ہم تمام اجناس میں خود کفیل ہیں اور export ہو رہا ہے۔ یہاں میری 'سٹین citrus کی بات کر رہی تھی۔ کبھی سبز کول پر پھینکا جاتا ہے آج پاکستان کا citrus ہاتھوں ہاتھ لیا جا رہا ہے اور ہم سرگودھا میں کول چین بنا رہے ہیں، ایکسپورٹ زون بنا رہے ہیں، ہم وہاں کے پھل کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آج مٹان کے علاقے میں آٹم پیدا ہو رہا ہے تو یہ credit کس کو جاتا ہے؟ یہ credit پاکستانیوں کو جاتا ہے اور agricultural department کو جاتا ہے۔ اگر یہ باتیں صحیح ہیں تو بھئی! پھر نقص بھی ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں pesticides پر آتا ہوں۔ آج اگر رائس پیدا ہوتا ہے تو آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ 95 فیصد رائس ہمارے پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ 81 فیصد گندم بھی پنجاب میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح 80 فیصد کپاس پنجاب میں پیدا ہوتی ہے اور آج اللہ کی مہربانی سے ہمارا ملک آگے بڑھ رہا ہے۔ یہاں میرے دوست انڈیا کی بات کر رہے تھے اور میں یہ نہیں کہتا کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ انڈیا میں ان کی پیداوار بڑھ رہی ہے لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ انہوں نے اسے ہر چیز میں سبڈائز کیا ہے۔ اس کے بعد ان کی پیداوار بڑھ رہی ہے لیکن پاکستان کو یہ credit جاتا ہے کہ ہم کسی فصل میں سبڈائز نہیں کر رہے ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اس کی پیداوار بڑھا رہے ہیں۔ ہمارا کسان محنت اور مشقت سے ہل چلا کر پیداوار بڑھا رہا ہے۔ لیکن کیا ہونا چاہئے؟ میں اس کی طرف آتا ہوں۔ pesticides ایک ایسا معاملہ ہے جس پر سیر حاصل، بحث ہونی چاہئے۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے کہ میں اپنے تمام بھائیوں اور خصوصی طور پر ملک صاحب کو appreciate کرتا ہوں۔ انہوں نے بڑے اچھے نکات اٹھائے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر اس میں بہتری لانی ہے تو پہلے اس کے قوانین کو دیکھنا چاہئے اور اس کے ایکٹ کو دیکھنا چاہئے کہ اس کے قوانین کس کو cover کرتے ہیں؟ آج اگر دکھیں تو اس کو سنٹر گورنمنٹ کا قانون cover کر رہا ہے۔ ہمارا پنجاب کا کوئی قانون نہیں ہے۔ اس کے بعد اگر یہ دیکھا جائے کہ ان کا قانون ہے تو آپ کی اطلاع کے لئے میں بتا دوں کہ اس وقت پاکستان میں 80 کمپنیاں pesticides deal کر رہی ہیں اور انہیں سنٹر گورنمنٹ کا قانون cover کرتا ہے لیکن ہمیں کہا گیا ہے کہ آپ اسے صرف کنٹرول کریں۔ میں نے اسے کنٹرول کرنے کے لئے ہاسک فورس بنائی ہوئی ہے اور اس کے سربراہ ہمارے ایڈیشنل سیکرٹری ہیں۔ اسی طرح ہم نے ضلع وار اختیارات دینے ہونے ہیں کہ آپ کو جہاں محسوس ہو آپ وہاں سے sample لیں، لیبارٹری میں بھیجیں، اس کا میٹ لیں اور جب رزلٹ آنے تو اسے پکڑ کر اندر دے دیں۔ میں اس دفعہ خود مختلف اضلاع میں جا کر بجز کو ملا اور ان کو request کی کہ pesticides کے حوالے سے حدتوں میں ہمارے جو کیس آئیں گے آپ وہ کسی ایک سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج کے پاس نکالیں تاکہ وہ ان کا ٹرائل کر کے متعلقہ لوگوں کو سزا نہیں دیں۔ اس حوالے سے ہم نے یہ کیا کہ ملتان، فیصل آباد اور کلاشاہہ کا کو میں ہماری لیبارٹریز کام کر رہی ہیں اور ان لیبارٹریز پر پورا monitor ہوتا ہے۔ اس سال 4385 sample draw کئے ہیں جن

میں سے 130 samples unfit رہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! پھر مجھے بولنا پڑتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ انہوں نے 4385 samples جن میں سے صرف 130 samples unfit ہوئے تو آپ غور فرمائیں کہ انہوں نے صرف ان pesticides کے samples لئے ہیں جو ٹھیک تھیں۔ جو ٹھیک نہیں تھیں ان کے انہوں نے samples ہی نہیں لئے کیونکہ ان کے ساتھ ان کا مک مکا ہو گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ question hour میں اسے discuss کریں۔ اچھی تو یہ wind up کر رہے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! آپ ہی بتائیں کیا دو نمبر زرعی ادویات مارکیٹ میں نہیں سلی ہوتی رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! اصل میں آپ بھی زمیندار ہیں میں بھی زمیندار ہوں۔ اس میں غلطی ہماری بھی ہے۔ جب کوئی پکڑا جاتا ہے وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سٹارٹ کر کے اسے پھنسا دیتے ہیں۔ اصل قصہ یہ ہے تو محکمہ زراعت کیا کرے؟

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں نے آج تک کسی دو نمبر pesticides فروخت کرنے والے کی سٹارٹ نہیں کی۔ اگر کسی کی سٹارٹ کی ہے تو یہ بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں صرف آپ کی بات نہیں کر رہا، میں جبرل بت کر رہا ہوں کہ جو یہاں ہو رہا ہے۔ آپ بھی تو ایک ایم۔ پی۔ اے ہیں نا؟ باقی ایم۔ پی۔ اے بھی آپ کے بھائی ہیں۔ آج سے آپ یہ سوچ لیں کہ کسی ایسے غلط آدمی کی سٹارٹ نہیں کرنی تو samples زیادہ آجائیں گے۔ جی، وزیر زراعت! وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں facts کی بات کر رہا ہوں۔ یہ جو samples unfit ہوئے ہیں یہ ٹوٹل کا 3 فیصد بنتے ہیں۔ ان تمام unfit samples کی ایف۔ آئی۔ آر درج کروائی گئی اور 103 آدمی فوری طور پر گرفتار کئے گئے۔ یہ اسے روکنے کا طریقہ ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! آپ ذرا غور فرمائیں کہ صرف 3 percent samples unfit ہوتے ہیں؟ کتنے ظلم کی بات ہے کہ پچھلی مرتبہ دو نمبر pesticides کی وجہ سے پورے پنجاب کی کائن تباہ و برباد ہو گئی اور یہ بتا رہے ہیں کہ صرف 3 percent samples unfit ہوتے ہیں یہ samples لیتے ہی صحیح دوانیوں کے ہیں اور ان سے مک مکا کر لیتے ہیں۔

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری انہوں نے اگر wind up نہیں کرنے دینا تو ہم پھر چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شاہ صاحب! آپ انہیں wind up نہیں کرنے دے رہے۔ آخر آپ کیا چاہتے ہیں؟

You should ask the information to the Chair. You start talking to him. Shah sahib, that is no way.

دیکھیں نا، آپ کی بات سنی گئی ہے۔ اب ان کو بات کرنے دیں۔ آپ نے جو اعتراضات کئے ہیں انہوں نے نوٹ کئے ہیں اور اب وہ ان کے جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سیکرٹری! میرے محترم بھائی نے کسی بھی ایک ممبر کی proper speech نہیں ہونے دی۔ ہر ایک کی speech میں مداخلت کی ہے۔ اب جبکہ لودھی صاحب conclude کرتے ہوئے اپنے points پر بات کر رہے ہیں تو وہ conclude بھی نہیں کرنے دے رہے۔ آخر وہ کیا چاہتے ہیں؟

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری انہوں نے اتنے samples لے ان میں سے جتنے samples ضبط ثابت ہونے تو یہی بنا دیں کہ ان میں کتنے لوگوں کو سزا ہوئی؟ میری information کے مطابق کسی کو سزا نہیں ہوئی۔

وزیر زراعت، پھر اس کے بارے میں آپ question کر لیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شاہ صاحب! دیکھیں، سزا دینا ان کا کام تو نہیں ہوتا۔ سزا تو courts نے دینی ہوتی ہے۔ شاہ صاحب! آپ ایک honourable member of the House میں پڑھے لکھے بندے ہیں، آپ نے اپنی speech کے دوران جو سوالات کئے ہیں تو اب آپ انہیں wind up کرنے دیں۔ آپ کو آخر میں معلوم ہو جانے کا کہ کس کو سزا ہوئی اور کس کو نہیں ہوئی؟ آپ wind up تو ہونے دیں نا۔ اب آپ کو out of the way تو نہیں بنا سکتے نا۔ Let him complete first. جی، فرمائیے!

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! I am sorry to say کل میں نے آپ کے حکم کے مطابق صہ دیا تھا۔ کل بھی شاہ صاحب یہاں پر موجود نہیں تھے۔ میرا خیال ہے کہ رات ان کو کوئی ٹیلیفون باہر سے آیا ہے۔ ان

کو یہ پتا ہوگا کہ آج لودھی صاحب نے بوننا ہے تو یہ بے چارے مجبور ہیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ اس لئے بول رہے ہیں کہ یہ ایک ہی زمیندار اور کاشتکار ہیں باقی اور کوئی نہیں ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، یہ جو figures پیش کر رہے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کو کوئی اعتراض ہے تو باہر جا کر آپ پریس کانفرنس کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ایوان کو چلانے کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ کیا یہ طریقہ ہے کہ آپ سے اجازت لئے بغیر conclude کرنے والے معزز وزیر کو interrupt کیا گیا ہے۔ آپ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے انہیں سمجھائیں۔ اگر یہ خاموش نہیں ہوتے تو آپ کے پاس اور بھی اختیارات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس ایوان کی ہمیشہ یہ روایات رہی ہیں کہ جب کوئی بھی وزیر عام بحث کے بعد conclude کر رہا ہوتا ہے تو اس کو interrupt نہیں کیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر زراعت! آپ جاری رکھیں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ کہہ رہے تھے کہ جھکے نے ایکشن نہیں لیا۔ میں اس کے جواب میں بتا رہا ہوں کہ ہم نے ایکشن لیا ہے۔ کچھ دوستوں نے رائے دی ہے۔ میں ان کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ دو انیاں کم امپورٹ کی گئیں جس وجہ سے اس کی کمی واقع ہو گئی۔ میں اس کے figures آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اس سال 2002 میں 43.1 ملین ٹن زہریں ملک میں موجود تھیں۔ جن میں سے صرف 34.1 ملین ٹن استعمال ہو سکیں اور 9.7 ملین ٹن پچھلے سال بیچ گئیں۔ زہریں بیچ جانے کی وجہ سے پرائیویٹ کمپنیوں نے کم زہریں درآمد کیں لیکن پھر بھی 33.5 ملین ٹن دو انیاں اس سال موجود رہیں اور وہ استعمال کے لئے کافی ہیں لیکن کپاس پر موسم کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیاں کپاس کو تباہ بھی کرتی ہیں اور اس کو بہتر بھی کرتی ہیں۔ وہی کل والی بات کہ بارش اتنی ہوتی کہ۔۔۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ آپ پہلے ہی بات کر چکے ہیں۔ یہ سب لوگ آپ کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ مارے صاحبان آپ کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ اس سٹیج پر آ کر یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ آپ واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بات کر چکے ہیں اور اپوزیشن کے وہ ممبر جو یہاں پر موجود تھے مارے بات کر چکے ہیں۔ اب وزیر صاحب کو تقریر کرنے کا موقع دیں۔ اصول کی بات ہوتی ہے، آپ نے تقریر کر لی ہیں اور اب ان کی باری ہے۔ آپ انہیں بات کرنے دیں۔ اس میں بد مزگی پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (قطع کلامیوں)

سید مجاہد علی شاہ، یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر غلط بیانی ہوگی تو میں آپ کو آخر پر بولنے کی پوری اجازت دوں گا۔ بس آپ بات کرنے دیں۔

وزیر زراعت، اس سال 33.5 ملین ٹن دوائی دستیاب رہی، جتنی پچھلے سال تھی اتنی ہی اس دفعہ رہی۔ لیکن unfortunately موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے زیادہ دوائیاں استعمال کرنا پڑیں، جیسا کہ میں نے گل سماعت۔ اس سے کمی ہوئی اور لوگوں کو پریشانی ہوئی۔۔۔

سید مجاہد علی شاہ، یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ پہلے بات کر لیں۔ ایوان کا وقت آدھا گھنٹہ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! آپ بھی کاشنکار ہیں، آپ بھی کائن ایریا سے آئے ہیں، آپ کو پتا ہے کہ دوائی شارٹ ہوئی ہے، آپ کو یہ پتا ہے کہ دوائیاں جعلی کی ہیں، یہاں یہ رپورٹ پیش کی جا رہی ہے کہ کوئی کمی نہیں ہوئی اور دوائیاں وافر تھیں اب بھی نیچی پڑی ہیں اور جو sampling ہوئی ہے اس میں سے بھی 3 فیصد جعلی ادویات ثابت ہوئی ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ سب کسان بھوٹ بول رہے ہیں، مارے ممبران اسمبلی بھوٹ بول رہے ہیں اور یہ جو رپورٹ گلے نے پیش کی ہے یہ صحیح ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ غلط بیانی کر رہے ہیں یا کسان غلط بیانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ شاہ صاحب، وہ صرف وضاحت کر رہے تھے کہ ہمارے

estimates میں اتنی کمی ہوتی ہے۔ یہ کمی جہاں بارشوں کی وجہ سے ہوتی وہاں پر pesticides کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ pesticides کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ وہ دونوں باتیں کر رہے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! جو کمی ہوتی ہے تو اس کا انتظام کرنا حکومت وقت کا فرض ہے۔ معمولاً کسان ڈائریکٹ ادویات کو import نہیں کر سکتا۔ یہ حکومت وقت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ دیکھے کہ کتنی pesticides ہمارے پاس موجود ہیں اور کتنی کام کرنے کے لئے بند و بست کرنا ہے اور ایئر جیسی کے لئے بھی ہمارے پاس کچھ ہے یا نہیں ہے؟ یہ ان کا فرض ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر زراعت! آپ بات کریں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! جب فصل شروع ہوتی ہے تو estimates لگانے جاتے ہیں کہ اتنی فصل اکٹلی ہے تو کتنی پیداوار ہوگی، کتنی زہروں کی ضرورت ہوگی تو میں مجموعی طور پر بتا رہا ہوں کہ پچھلے سال بھی اتنی زہریں تھیں اور اس دفعہ بھی ان سے اتنی زہریں پوری کرانی ہیں پھر بارشوں کی زیادتی سے یہ دوانی کم ہو گئی۔ میں کب کہتا ہوں کہ کم نہیں ہوتی کیوں کم ہوتی میں نے اس کی تفصیل مل جاتی تھی۔ ہم نے اسی بنیاد پر فوری طور پر جو ڈیل کرتے تھے ان کی 9- ستمبر کو میٹنگ بلانی اور ان سے میٹنگ کی۔ اس میں تمام ٹکے سپیکر نے 'ڈی۔ جی' 'every body was there and myself' was there میں نے ان سے یہ کہا کہ یہ بہت بری بات ہے، آپ اس کا انتظام کریں۔ اس کے نتیجے میں 165 ٹن زہریں بذریعہ ہوائی جہاز اور 1285 ٹن بذریعہ بحری جہاز کینز سے مار زہریں منگوائی گئیں لیکن اس کے بعد بھی زہروں کی کمی محسوس ہوئی۔

جناب سپیکر! I am speaking on the floor of the House کہ ہم نے یہ ادویات کو شش کر کے منگوائی ہیں۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یعنی بارشوں کی وجہ سے کمی ہوئی تو آپ نے دوبارہ منگوائیں۔ اس دوران نقصان ہو گیا۔ شاہ صاحب! اب آپ سمجھ گئے ہیں۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سییکرا اس کے باوجود میرا ڈیپارٹمنٹ میرا فیڈ سٹاف کھیت کھیت گیا ایکڑ ایکڑ کیا، دیہات دیہات گیا اور ڈی۔ جی ایکسٹینشن کابینہ کو ان میں نے سٹاپ ٹنٹ کیا ہے اور انہوں نے کوشش کی کہ ہر چیز کو protect کیا جائے۔ اتنی تکلیفوں کے باوجود میں کہتا ہوں کہ ہماری production ٹیم جنوری کو 67 لاکھ کانٹہ ہو چکی ہے۔ کل 15۔ جنوری کو اس کے مزید ٹکڑے آرہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ پچھلے سال 76 لاکھ کانٹہ ہوئی تھی لیکن اب بھی مجھے امید ہے کہ 76 لاکھ کانٹہ ضرور ہوگی اور زیادہ امید یہ ہے کہ 80 لاکھ کانٹہ ہوگی اور ہمارا ٹارگٹ پورا ہوگا۔ میں کوئی چیز چھپا نہیں رہا۔ مجھے پتا ہے کہ میں on the floor of the House بول رہا ہوں۔ میں اس کا جوابہ ہوں تو کوئی طریقہ نہیں کہ اگر آپ کو کوئی ٹیلی فون کرے، آپ کو اگر کوئی پڑھانے اور آپ یہاں آکر اس ایوان کا تقدس خراب کریں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سییکرا میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ مجھے کسی نے باہر سے فون نہیں کیا، مجھے کسی نے یہ نہیں کہا کہ آپ اس کے متعلق بات کریں۔ میں اپنے ضمیر کی آواز بول رہا ہوں، کسانوں کی آواز بول رہا ہوں۔ یہ سراسر زیادتی ہوتی ہے میں نے ٹکڑے تو بات ہی نہیں کی۔ آپ کی جو مرضی آنے آپ ٹکڑے پیش کریں۔ اصل حقائق تو یہ ہیں کہ آپ پیچھے جا کر دیکھیں کہ ہوا کیا ہے لوگوں سے پوچھیں اور کسانوں سے پوچھیں۔ آپ خود بھی اس چیز کے گواہ ہیں کہ کیا ہوا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ ہمارا فیڈ سٹاف ایک ایکڑ گیا ہے کون کہتا ہے کہ ایسا ہوا ہے؟ یہاں پر جتنے معزز اراکین بولے ہیں کیا سب نے جھوٹ بولا ہے؟ سب نے غلط کہا ہے؟ کیا سب غلط بیانی کر رہے ہیں؟ صرف محکمہ صحت کہہ رہا ہے۔ طریقہ کار یہ ہونا چاہئے کہ یہاں کھڑے ہو کر اس چیز کو قبول کرنا چاہئے کہ نہیں جناب ہمارے اندر یہ کوتاہیاں تھیں، یہ غلطیاں تھیں ہم اس کو cover کریں گے۔ اس چیز کو ہٹا کر یہاں پر صرف ٹکڑے پیش کی جا رہی ہیں کہ کانٹے بھی پوری ہو رہی ہیں، جلی دوانیاں بھی نہیں فروخت ہوئیں اور دوانیاں short بھی نہیں ہوئیں۔

جناب ڈپٹی سییکرا، شاہ صاحب ایہ بات نہیں ہو رہی تھی وہ بات اور ہو رہی تھی۔ آپ غلط کہتے ہیں۔ اگر آپ cross talk کریں گے تو بات اور ہو جائے گی۔ وہ بات یہ ہوئی تھی اور وہ یہ کہ رہے تھے کہ ہم نے

جو ٹکڑز پیش کئے ہیں اور یہ جو ٹکڑز پیش کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ممبران نے جو باتیں کہیں ہیں وہ غلط ہیں۔ وہ آپ کو نہیں کہہ رہے تھے۔ مگر لوہی صاحب جو بات کر رہے ہیں ان کی بات بھی کسی حد تک صحیح ہے کہ اگر pesticides کی قلت ہو گئی تھی اگر حکمہ ہمت کر کے اور وہاں جا کر نہ بیٹھتا تو شاید اس سے مزید قلت ہو جاتی اور یہ زیادہ نقصان دہ تھی۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! ملک صاحب نے جو ذکر کیا ہے کہ اس میں جو قانون ہے ایک ایڈوائزری کونسل ہے A.P.T.E.C ہے جس کو سب سنٹرز deal کرتے ہیں۔ ہمارے سپیکر ٹری صاحب گئے اور میں بھی گیا ان کو میں نے کہا ہے اور میں اپنے دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ اگر ہمارے بس میں ہوا تو ہم اس قانون میں ترمیم کر کے اس کو اپنے کنٹرول میں لائیں گے تاکہ کبھی شکایت بھی نہ ہونے پائے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! آپ کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! جو ادویات import کی جاتی ہیں کوئی importers ہیں، کوئی formulators ہیں، کوئی distributors ہیں، لیکن A.P.T.E.C میں ہم خود گئے ہیں۔ ہم نے ان کو خود کہا اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ رجسٹر نمبر 1 میں دوئی import کی جاتی ہے سنٹر اس کو اجازت دیتا ہے۔ import کرنے کے بعد اس کو آرمایا جاتا ہے کہ یہ دوئی کیسی ہے۔ جب یہ مکمل ہو جانے تو پھر اس کو اجازت دی جاتی ہے کہ آپ اس کو منگوائیں۔ ان کا ایک رجسٹر فارم نمبر 16 ہے اس میں اگر درج ہو جانے تو پھر محدود مخصوص قسم کی کمپنیاں نہیں منگوا سکتیں بلکہ ساری کمپنیاں منگواتی ہیں۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس دائرے کو وسیع کیا جانے ایک دو یا تین کمپنیوں کی monopoly نہ رہے۔ میں نے اسی لئے ان کو کہا تھا شاہ صاحب! آپ میرے پاس تشریف لائیں اور اگر کوئی تجویز ہے تو مجھے بتائیں۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اس کو کنٹرول کریں، ہم اس پر grip ڈالیں اور پھر ہم ان کو سزائیں دیں۔ چاہے وہ جس قسم کا بھی مافیا ہو۔ میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ ہم اس کو دیکھیں گے کہ یہ پوری طرح کنٹرول ہو گا۔

جناب سیکرٹری! یہاں پر آکو کی بات کی گئی۔ آکو ایک منافع بخش فصل ہے اور ہمارے کاشتکار اس میں involve ہیں۔ پہلے ہمیشہ crop reporting کا اندازہ جنوری میں ہوا کرتا تھا لیکن اس دفعہ ہم نے ایک سیل پہلے ہی سے بنا دیا تھا جو اس کو calculate کر رہا تھا کہ کتنی کاشت ہے اور کتنی پیداوار ہو گی۔ ہمارے پاس جو latest رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق پندرہ لاکھ ٹن آکو پنجاب میں پیدا ہو رہا ہے۔ بارہ لاکھ ٹن آکو تو ہماری اپنی ضرورت ہے باقی انشاء اللہ تعالیٰ ہم کو شش کر رہے ہیں کہ اس کو export کریں کیونکہ growers کا مجھے علم ہے۔ اگر ہم نے گندم کی پالیسی بنائی تھی تو اس سلسلے میں ہمیں وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ انہوں نے دانہ دانہ خریدیا۔ میں آکو کے حوالے سے بات کر رہا تھا تو میں نے رات ہی ہمارے وزیر تجارت ہمایوں انتر صاحب سے بات کی ہے کہ ہم اس فصل کو export کریں۔ جب یہ انتظام ہو گئے ہیں تو اوکاڑہ میں جو جلوس نکل رہے ہیں جب مجھے پتا چلا تو میں نے ان کو یہ کہا کہ آپ مطمئن رہیں آپ کی وافر فصل کو ہم ایکسپورٹ کریں گے۔ اس کے علاوہ میں نے سیکرٹری صاحب سے یہ کہا ہے کہ آپ تین چار دن کے اندر اندر کاشتکاروں کی اور exporters کی ایک میٹنگ بلائیں جس میں ہم سب شامل ہوں گے اور ان سے پوچھیں گے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ کوشش پھر سنٹر کی ہے۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ ہماری وافر فصل باہر جائے اور ہمارا کاشتکار خوشحال ہو۔ یہاں پر باسنتی چاول کا ایک پوائنٹ اٹھایا گیا تھا۔ ہماری براؤن باسنتی جو export ہوتی تھی اور یہ بڑی اہم بات ہے کہ ہماری باسنتی ہر جگہ مشہور ہے اور وہ ایکسپورٹ ہوتی ہے لیکن آپ کی اطلاع کے لئے یورپی یونین نے اس کی ایکسپورٹ پر ڈیوٹی لگا دی تھی۔ یہ چاہے کوئی سازش تھی یا کچھ بھی تھا لیکن ہم نے ایک وفد تشکیل دیا اور ہم نے ان کو ٹاسک دیا اور سیکرٹری زراعت جو بیس کھٹے اس سے inline ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ چند دنوں میں ٹھیک ہو جائے گا اور اسی طرح براؤن باسنتی اسی طرح جائے گی اور باقی رہا دوسرا چاول 385 کرنل باسنتی پر تو دیے ہی کوئی ڈیوٹی نہیں ہے۔ وہ export ہو رہے ہیں۔ ہم اس پر کوشش کر رہے ہیں کہ کاشتکار کو وہاں پر دے قیمت ملے۔

جناب سیکرٹری! اب میں سورج کھی کا ذکر کروں گا۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ اس کو ملٹی نیشنل کمپنیاں deal کرتی ہیں اس کا بیج import ہوتا ہے جس میں کمی ہوئی ہے اور ہم نے

اس پر سخت نوٹس لیا ہے۔ میں نے ڈی۔ جی صاحب کو مامور کیا ہے کہ فوری طور پر اس کا انتظام کیا جائے اور جہاں سے بھی بیج مہیا ہو سکے آپ زمینداروں کو بیج مہیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کے بیج کی جو shortage کی بات ہو رہی ہے آپ اس کو کنٹرول کریں کیونکہ اس کا موسم یہی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! سورج مکھی کا بیج مل ہی نہیں رہا۔ حتیٰ سزاوے کہتے ہیں کہ import ہو ہی نہیں رہا جبکہ پہلے کہتے رہے ہیں کہ کل آجانے کا، پھٹنے کے بعد آنے کا اب یہ کہتے ہیں کہ اس کی کوالٹی ٹھیک نہیں تھی اس لئے ہم نے اس کو import ہی نہیں کیا۔ باقی جو بیج ہے وہ بھی کہیں سے available نہیں ہے۔ وزیر موصوف on the floor of the House یہ بتائیں کہ اس کے بیج کا کتنے دنوں میں انتظام ہو جائے گا اور ہم نے کہاں سے اٹھانا ہے؟

وزیر زراعت، جناب سپیکر! آخر میں، میں تمام بھائیوں کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں اور مجھے جو بھی انظار میں آئی ہے یا رانے آئی ہے میں آپ کی وساطت سے ایوان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر پوری کوشش کر کے چاہے ہمیں قانون ٹھیک کرنا پڑے، چاہے اسہنے department کو ٹھیک کرنا پڑے، چاہے ہمیں بنانی پڑیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو کبھی repeat نہیں ہونے دیں گے۔

(نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے خود یہ محسوس کیا تھا کہ میں جہاں جاتا تھا تو میرا رویہ یہ تھا کہ آپ پیداوار کی enhancement کریں۔ لوگ مجھ سے سوال کرتے تھے کہ لودھی صاحب enhancement تو کریں گے پہلے بھی کر رہے ہیں لیکن لے کر کہاں جانا ہے اس کو کوئی خریدتا ہی نہیں ہے۔ لیکن میں نے خود تحریک کیا اور میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو گزارش کی کہ اکنامک اینڈ مارکیٹنگ کا بہت ہی اہم شعبہ ہے ہمیں اس پر توجہ دینی چاہئے۔ اس پر independent autonomous body بنانے کا سوچا گیا اس کے بعد ایک وزارت بنی۔ میں وزیر اعلیٰ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے زرعی مارکیٹنگ کی ایک الگ وزارت بنائی اس کا کام یہ ہو گا کہ یہ تمام ٹکوں میں ہماری زرعی اجناس کی مارکیٹ ڈھونڈے گی اور اندرونی مارکیٹ کو revamp کریں گے اور اس کو reorganise کریں گے۔ جو ہنسی ہماری commodity آنے گی اسی وقت

اس کو مارکیٹ فراہم کریں گے تاکہ کسان کو نقصان نہ ہو جو کسان دن رات پانی کا کرہل چلا کر اس فصل کو اکاتا ہے ہماری جان بھی ان کے لئے حاضر ہے۔ شکریہ (نعرہ ہانے تحسین)

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! وزیر زراعت نے ابھی کہا ہے کہ وزیر مارکیٹنگ باہر کے ممالک میں مارکیٹ ڈھونڈیں گے۔ کیا ان کا صرف یہی کام ہے 'براہ مہربانی اس بات کی وضاحت کر دیں کہ وہ ملک کے اندر بھی کام کریں گے یا ملک سے باہر؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ یہاں کی لوکل مارکیٹ کو بھی revamp کریں گے اور باہر بھی آپ سے لئے مارکیٹ ڈھونڈیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے یہاں پر ایک بات جانی ہے کہ یہ ملک زراعت کے نام پر بنایا گیا ہے میں ریکارڈ کی تصحیح کروادوں کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا۔

وزیر زراعت، اگر مجھ سے ایسے کوئی الفاظ نکل گئے ہیں تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ یہ ملک اسلام کے نام پر بنایا گیا لیکن یہ کہا گیا کہ یہ ملک زرعی ملک ہے۔ شکریہ جناب سپیکر!

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool, Governor of the Punjab hereby prorogue the Assembly w. e. f 14th January, 2004 on the conclusion of sitting on that day.

Dated Lahore,

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL.

13-01-2004

Governor of the Punjab"

	Issue No.	Page No.
Z		
ZAEHER UD DIN KHAN, CHAUDHRY (Minister for Communication & Works)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Use of substandard material in the construction of Fatch Jang Dhalian Road	9	1076
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Cost and status of construction work of Press Club Tandlianwala (Question No. 2827*)	9	1053
-Criteria for distribution of Government advertisement in newspapers and magazines (Question No. 2127*)	9	1046
-Detail of cases registered in High Court Benches (Question No. 2022*)	9	1045
-Detail of computers purchased for Lahore Museum (Question No. 2265*)	9	1047
-Detail of cost, area and committee of "Bab-e-Pakistan" Walton (Question No. 1779*)	9	1043
-Detail of issuance of accreditation cards to the journalists of Faisalabad (Question No. 3286*)	9	1054
-Detail of resignations/forced retirement of staff of Lahore Museum (Question No. 2266*)	9	1050
-Government steps to reduce prices of newspapers (Question No. 2010*)	9	1044
-Grant for the establishment of new cinema in Shahdara Lahore (Question No. 2597*)	9	1052
-Media list of local newspapers of Faisalabad, Policy of advertisements and their distribution (Question No. 3284*)	9	1054
ZAHIDA SARFRAZ, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1465,1477
ZAIHOOR AIMED KHAN DAILA, MR -		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding abolishment of demand of advance marriage certificate before provision of Zakat Fund for dowery	10	1269
ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of budget provided for Veterinary Hospitals area and buildings in District Multan (Question No. 2751*)	7	850
-Detail of Veterinary Hospitals and staff in District Multan (Question No. 2750*)	7	850
-Restoration and upgradation of maternity centre in Multan (Question No. 1870*)	10	1225

	Issue No.	Page No.
-Seats reserved on self finance basis and expenditure in medical colleges (<i>Question No. 1823*</i>)	10	1217
-Situation of medicines and health facilities in Sheikhpura Hospital (<i>Question No. 1638*</i>)	10	1210
-Upgradation of Rural Health Centre Malakwal as Tehsil Headquarter Hospital (<i>Question No. 1483*</i>)	10	1196
TAHIR HUSSAIN KHAN MALAZAI, MR		
REPORTS regarding-		
-Extension in period for presentation of reports of the Standing Committees	8	979
-Regarding Adjournment Motion No. 576	10	1229
TAHIRA MUNIR, MRS		
BILL regarding- (<i>Considered in the House</i>)		
-The University of Gujrat Bill, 2003	11	1394
RESOLUTION (In Public Interest) regarding-		
-Abolishment of demand of advance marriage certificate before provision of Zakat Fund for dowry	10	1268
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of compilation of curriculum (<i>Question No. 976*</i>)	8	955
-Development work and other problems in Union Council 42, Lahore (<i>Question No. 914*</i>)	11	1337
-Provision of sewerage system in Union Council Shadi Pura Lahore (<i>Question No. 915*</i>)	11	1343
TALIB HUSSAIN CH, MR		
QUESTION regarding-		
-Construction of Government Girls Degree College, Safdar Dial Lahore (<i>Question No. 1246*</i>)	8	973
TALLAT YAQOOB, MISS		
QUESTION regarding-		
-Detail of cost, area and committee of "Bab-e-Pakistan" Walton (<i>Question No. 1779*</i>)	9	1042
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Show of obscene movies under the pretence of video centres in Panarwal, Pind Dadan Khan	9	1078
-Use of substandard material in the construction of Fatch Jang Dhalian Road	9	1075
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Medical Superintendent and merit in District Headquarter Hospital Jhelum (<i>Question No. 1584*</i>)	10	1208
-Detail of hospitals and available facilities in Jhelum (<i>Question No. 1572*</i>)	10	1202
W		
WALLAYAT SHAH KHAGGA, MR (<i>Parliamentary Secretary for Agriculture</i>)		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1473
WASEEM AKHTAR, DR SYED		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1474
-Resolution regarding abolishment of demand of advance marriage certificate before provision of Zakat Fund for dowry	10	1270
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1286
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (<i>Bill No. 42 of 2003</i>)	11	1406,06,1415,1436
CONDOLENCE ON-		
-The death of persons died in a bus fallen in Thal Canal	8	908

	Issue No.	Page No.
-Detail of inquiry against M.S Iqbal Memorial Hospital Sialkot (<i>Question No. 1754*</i>)	10	1213
-Detail of hospitals and available facilities in Jhelum (<i>Question No. 1572*</i>)	10	1203
-Detail of hospitals and other facilities in Rawalpindi (<i>Question No. 1569*</i>)	10	1201
-Detail of hospitals, staff and facilities in PP-95 Gujranwala (<i>Question No. 1580*</i>)	10	1206
-Detail of illegal medical stores and practitioners in District Pakpattan Sharif (<i>Question No. 1347*</i>)	10	1188
-Detail of postmortem and other medical reports in T.H.Q Hospital Taxila (<i>Question No. 189</i>)	10	1229
-Detail of posts in Sardar Begum and Allama Iqbal Memorial Hospitals (<i>Question No. 1467*</i>)	10	1195
-Detail of posts of Senior Registrars in Health Department (<i>Question No. 1210*</i>)	10	1185
-Detail of Radiologist in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1653*</i>)	10	1211
-Detail of staff and funds of Government Hospital Phool Nagar and other problems (<i>Question No. 1408*</i>)	10	1189
-Detail of staff in Jand Hospital Attock (<i>Question No. 965*</i>)	10	1184
-Detail of upgraded Tehsil Headquarter Hospitals (<i>Question No. 1462*</i>)	10	1193
-Detail of vacant posts of teachers in Medical colleges (<i>Question No. 1209*</i>)	10	1178
-Detail regarding income from tests and purchase of medicines in T.H.Q Hospital Taxila (<i>Question No. 188</i>)	10	1228
-Detail regarding policy for mental patients and strength of Mental Hospitals, capacity and facilities (<i>Question No. 1323*</i>)	10	1186
-Establishment of B.H.U in Bhianwala Chinniot (<i>Question No. 1763-A*</i>)	10	1214
-Establishment of B.H.U in Mouza Jogeera Jhang (<i>Question No. 1867*</i>)	10	1225
-Establishment of Health Centre for Township and adjacent localities (<i>Question No. 747*</i>)	10	1172
-Establishment of model burn centre at Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 1433*</i>)	10	1192
-Establishment of new medical colleges and increase in seats (<i>Question No. 1802*</i>)	10	1215
-Increase in grant of Victoria Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 1860*</i>)	10	1220
-Infringement of rights of senior doctors in Dental Hospital Lahore (<i>Question No. 1517*</i>)	10	1199
-Number and situation of sound-proof boxes in Hospitals (<i>Question No. 1652*</i>)	10	1211
-Particulars of Medical Superintendent Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 732*</i>)	10	1168
-Problem regarding establishment of rural health centre in Athara Hazari District Jhang (<i>Question No. 1833*</i>)	10	1218
-Problem regarding medicines and staff for health centres established in villages of Tehsil Sohawa Jhelum (<i>Question No. 166</i>)	10	1227
-Problems regarding increase in fee and hostel charges of medical Colleges (<i>Question No. 1734*</i>)	10	1212
-Restoration and upgradation of maternity centre in Multan (<i>Question No. 1870*</i>)	10	1226
-Salaries and benefits to the Hospital Chief Executives in Lahore (<i>Question No. 1837*</i>)	10	1219
-Sale and purchase of medicines in godown of medical store (<i>Question No. 325*</i>)	10	1160

	Issue No.	Page No.
-Detail of experts, poultry research Departments and Development plans (<i>Question No. 2375*</i>)	7	834
-Detail of staff and funds of Government Hospital Phool Nagar and other problems (<i>Question No. 1408*</i>)	10	1189
-Development steps taken by Population Welfare Department in District Kasur and detail of staff (<i>Question No. 2373*</i>)	7	826
SAUD HASSAN DAR, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Detail of hospitals, staff and facilities in PP-95 Gujranwala (<i>Question No. 1580*</i>)	10	1206
SHAGUFTA ANWAR, MS		
REPORT regarding-		
-Extension in period for presentation of report of the Standing Committee for Law and Parliamentary Affairs regarding the Punjab Revision of emoluments of Public Representative Bill, 2003	11	1374
SHAHNAZ SALEEM, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Approved schemes of District Nazim Dera Ghazi Khan for Union Councils (<i>Question No. 1248*</i>)	11	1358
-Steps taken for restoration and decoration of Manika Canal Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 1247*</i>)	11	1356
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Hesitation by the police to capture the culprits involved in gang rape	11	1379
QUESTIONS regarding-		
-Problem of sewerage in main bazar Ghoray Shah, Gujranwala (<i>Question No. 1073*</i>)	11	1347
-Provision of basic facilities in the towns of PP-92 Gujranwala (<i>Question No. 1072*</i>)	11	1345
SHAMIM AKHTAR, MS		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding ban on preparing and putting on the garland made with new currency notes	10	1262
SULTAN SURKHRO AWAN, COL(RETD)		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding ban on preparing and putting on the garland made with new currency notes	10	1262
T		
TAHIR AKHTAR MALIK, MR		
QUESTION regarding-		
-Salaries and benefits to the Hospital Chief Executives in Lahore (<i>Question No. 1837*</i>)	10	1219
TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Miserable condition of Wabdal Colony Hospital	9	1072
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Medical Superintendent and merit in District headquarter hospital Jhelum (<i>Question No. 1584*</i>)	10	1208
-Detail of annual grant to Victoria Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 1515*</i>)	10	1197
-Detail of appointments and purchase of equipment in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1862*</i>)	10	1221
-Detail of B.H.U.s and staff in PP-67 Faisalabad (<i>Question No. 1822*</i>)	10	1217
-Detail of contracts of Lady Wellington Hospital (<i>Question No. 628*</i>)	10	1165

	Issue No.	Page No.
RIAZ AHMAD, RAJA		
POINT OF ORDER regarding-		
-Progress regarding the release of provincial Minister for sports	11	1296
S		
SABA SADIQ, MISS		
QUESTION regarding-		
-Restoration of the facility of admission in educational institutions on the basis of extracurricular activities (<i>Question No. 1231*</i>)	8	971
SAGHIRA ISLAM, MS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of expenditure incurred on Government vehicles under use of District Nazim Sheikhupura (<i>Question No. 176</i>)	11	1369
-Detail of sweepers and situation of cleanliness in PP-167 Sheikhupura (<i>Question No. 172</i>)	11	1368
-Situation of medicines and health facilities in Sheikhupura Hospital (<i>Question No. 1638*</i>)	10	1209
SAJEELA ANSAR BAJWA, MRS		
-Leave of absence	9	1066
SAJJAD HAIDER GUJJAR, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Construction of road from Mirza Warkan to Garmola Warkan through Makia Warkan Sheikhupura (<i>Question No. 1128*</i>)	11	1350
SAMIA AMJAD, DR		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1479
SAMINA NAVEED, MISS		
QUESTION regarding-		
-Detail of Veterinary Hospitals, available facilities and dairy farms in Bahawalnagar (<i>Question No. 2729*</i>)	7	849
SAMI ULLAH KHAN, MR		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Miserable condition of Wahdat Colony Hospital	8	985
-Practice of monthly system in traffic sectors	8	987
BILL regarding-		
-The University of Gujrat Bill, 2003 (<i>Considered in the House</i>)	9	1087
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1291
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (<i>Bill No. 42 of 2003</i>)	11	1403,1410,1433
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Assistant Tehsil Officers and development works of T.M.A. Ferozwala in the year 2000-2001 (<i>Question No. 198</i>)	11	1369
-Grant for the establishment of new cinema in Shahdara Lahore (<i>Question No. 2597*</i>)	9	1052
RESOLUTION (In Public Interest) regarding-		
-Ban on preparing and putting on the garland made with new currency notes	10	1258
SANAULLAH KHAN, RANA		
QUESTION regarding-		
-Criteria for distribution of Government advertisement in newspapers and magazines (<i>Question No. 2127*</i>)	9	1046
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Availability of fresh drinking water to the public in District Kasur (<i>Question No. 1321*</i>)	11	1364
-Detail of courts and number of judges in Kasur (<i>Question No. 1438*</i>)	9	1041

	Issue No.	Page No.
R		
RAB NAWAZ, RAI		
-Leave of absence	9	1069
RECITATION-		
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 8 th January, 2004	7	811
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 9 th January, 2004	8	907
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 12 th January, 2004	9	1001
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 13 th January, 2004	10	1153
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 14 th January, 2004	11	1295
REHANA JAMIL, BEGUM		
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of staff in Local Government & Rural Development Department in District Lahore (<i>Question No. 121*</i>)	11	1301
-Detail of contracts of Lady Wellington Hospital (<i>Question No. 628*</i>)	10	1165
-Development work of Local Government Department in District Lahore (<i>Question No. 122*</i>)	11	1303
-Merit in girls colleges of Lahore (<i>Question No. 424*</i>)	8	944
-Particulars of Medical Superintendent Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 732*</i>)	10	1168
REPORTS regarding-		
-Extension in period for presentation of report of the Standing Committee for Home Affairs (<i>Submitted in the House</i>)	9	1085
-Extension in period for presentation of report of the Standing Committee on Home Affairs regarding implementation of Laws relating to Marriage Bill, 2003	11	1375
-Extension in period for presentation of report of the Standing Committee on Industries (<i>Submitted in the House</i>)	9	1085
-Extension in period for presentation of report of the Standing Committee for Law and Parliamentary Affairs regarding the Punjab Revision of emoluments of Public Representative Bill, 2003	11	1374
-Extension in period for presentation of reports of the Standing Committee on Privileges	11	1374
-Extension in period for presentation of reports of the Standing Committees (<i>Submitted in the House</i>)	8	979
-Regarding Adjournment Motion No. 576 (<i>Submitted in the House</i>)	10	1229
-The finance accounts, appropriation accounts and the report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2000-2001 (<i>Submitted in the House</i>)	9	1086
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (<i>Submitted in the House</i>)	7	904
RESOLUTIONS (In Public Interest) regarding-		
-Abolishment of demand of advance marriage certificate before provision of Zakat Fund for dowry	10	1268
-Attribution to the services of Ex Secretary Assembly Dr Syed Abul Hassan Najmce	10	1251
-Ban on preparing and putting on the garland made with new currency notes	10	1258
-Change in the name of ARID Agricultural University Rawalpindi	10	1254
-Extension in period for six months for making of identity cards	10	1274
-Provision of loans for agricultural purposes	10	1276
-Suspension of rules for taking up resolution out of turn	10	1275

	Issue No.	Page No.
-Provision of basic facilities in Rodo Sultan Town Jhang (<i>Question No. 1264*</i>)	11	1359
-Provision of basic facilities in the towns of PP-92 Gujranwala (<i>Question No. 1072*</i>)	11	1345
-Provision of sewerage system in Union Council Shadi Pura Lahore (<i>Question No. 915*</i>)	11	1343
-Removal of encroachments from the front of Ganga Ram Hospital (<i>Question No. 1134*</i>)	11	1351
-Share of cantonment in the income of octroi (<i>Question No. 738*</i>)	11	1330
-Steps taken by Government to prevent losses caused from kite flying (<i>Question No. 2309*</i>)	9	1031
-Steps taken by Law & Parliamentary Affairs Department and its aims and objectives in District Okara (<i>Question No. 1192*</i>)	9	1039
-Steps taken for restoration and decoration of Manika Canal Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 1247*</i>)	11	1356
-Transportation problems in Bogahad Tehsil Sohawa District Jhelum (<i>Question No. 169</i>)	11	1367
LIVESOTCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT		
-Appointment of doctor in Veterinary Hospital Haveli Goranga Tehsil Kabirwala (<i>Question No. 3568*</i>)	7	855
-Availability of facilities and staff in Veterinary Hospitals, District Khushab (<i>Question No. 3586*</i>)	7	856
-Cattle farms under Government control and other related detail (<i>Question No. 2425*</i>)	7	835
-Changes in service structure of Veterinary Assistant and other problems (<i>Question No. 2181*</i>)	7	815
-Detail of available facilities for the treatment of cattles in PP-4 Gujjar Khan (<i>Question No. 3341*</i>)	7	853
-Detail of budget provided for Veterinary Hospitals area and buildings in District Multan (<i>Question No. 2751*</i>)	7	850
-Detail of Cattle theft cases and lease of agricultural land in Fazilpur Cattle Farm Rajanpur (<i>Question No. 3436*</i>)	7	854
-Detail of Doctors, Veterinary Hospitals and dispensaries established in Pakpattan (<i>Question No. 2369*</i>)	7	819
-Detail of experts, poultry research Departments and Development plans (<i>Question No. 2375*</i>)	7	834
-Detail of income and expenditure of veterinary hospitals and dairy farms in the Province (<i>Question No. 2976*</i>)	7	851
-Detail of model Districts equipped with modern facilities of livestock (<i>Question No. 3292*</i>)	7	852
-Detail of Veterinary Hospitals and staff in District Multan (<i>Question No. 2750*</i>)	7	850
-Detail of Veterinary Hospitals, available facilities and dairy farms in Bahawalnagar (<i>Question No. 2729*</i>)	7	849
-Detail of Veterinary Hospitals, dispensaries, sanctioned and vacant posts in District Lodhran (<i>Question No. 2663*</i>)	7	847
-Establishment of a livestock laboratory in District Lodhran (<i>Question No. 127</i>)	7	858
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and staff in Toba Tek Singh and other detail (<i>Question No. 2492*</i>)	7	841
-Reasons of loss in income of Fazilpur Cattle Farm Rajanpur and Government steps (<i>Question No. 3437*</i>)	7	854
POPULATION WELFARE DEPARTMENT		
-Administrative structure of Population Welfare Department in Toba Tek Singh and detail of development steps (<i>Question No. 2493*</i>)	7	843
-Development steps taken by Population Welfare Department in District Kasur and detail of staff (<i>Question No. 2373*</i>)	7	826

	Issue No.	Page No.
-Detail of Assistant Tehsil Officers and development works of T.M.A Ferozwala in the year 2000-2001 (Question No. 198)	11	1369
-Detail of construction and repair of roads in PP-139 (Question No. 524*)	11	1341
-Detail of contractors and conditions of contracts for collection of fee in T.M.A Faisalabad (Question No. 1146*)	11	1352
-Detail of courts and number of judges in Kasur (Question No. 1438*)	9	1041
-Detail of development plans in PP-139 (Question No. 525*)	11	1342
-Detail of development plans in PP-164 (Question No. 1036*)	11	1344
-Detail of expenditure incurred on Government vehicles under use of District Nazim Sheikhupura (Question No. 176)	11	1369
-Detail of funds provided for construction of roads in PP-164 during year 2002-03 (Question No. 1021*)	11	1344
-Detail of legal advisors and funds given to Bar Associations (Question No. 50)	9	1056
-Detail of money reserved for T.A/D.A of councillors and development funds for Union Council 15, Faisalabad (Question No. 1332*)	11	1365
-Detail of soiling in the streets of Union Council 37, Shalamar Town (Question No. 687*)	11	1326
-Detail of sweepers and situation of cleanliness in PP-167 Sheikhupura (Question No. 172)	11	1368
-Detail of vacancies for the judges in Lahore (Question No. 565*)	9	1028
-Detail of water supply and sewerage schemes completed in Hujra Shah Muqem (Question No. 1178*)	11	1354
-Development plans of District Government Faisalabad in PP-68 (Question No. 1147*)	11	1353
-Development work and other problems in Union Council 42, Lahore (Question No. 914*)	11	1337
-Development work of Local Government Department in District Lahore (Question No. 122*)	11	1303
-Discriminatory attitude in the development works of PP- 146 (Question No. 734*)	11	1329
-Dues payable to Cantonment Board Sargodha by T.M.A Sargodha (Question No. 1274*)	11	1361
-Encroachments in main bazars of Ghazi Abad and Tajpura (Question No. 466*)	11	1307
-Establishment of High Court Bench in Faisalabad (Question No. 1329*)	9	1040
-Illegal possession on the plots of Gawala Colony Kotli Ghazi Lahore Cantt (Question No. 741*)	11	1334
-Implementation of the Local Government Ordinance in District Council Sargodha (Question No. 1273*)	11	1360
-Incomplete development work in Union Council 113, Iqbal Town (Question No. 1294*)	11	1363
-Jurisdiction and powers of marriage registration (Question No. 1353*)	11	1366
-Number of public prosecutors and their performance (Question No. 324*)	9	1016
-Number of session and civil judges in District Okara (Question No. 1588*)	9	1041
-Poor performance of Allama Iqbal Town administration (Question No. 561*)	11	1321
-Problem of sewerage in main bazar Ghoray Stah, Gujranwala (Question No. 1073*)	11	1347
-Provision of basic facilities in Hawan Sharif Rawalpindi (Question No. 1244*)	11	1356

	Issue No.	Page No.
-Establishment of B.H.U in Bhianwala Chinniot (<i>Question No. 1763-A*</i>)	10	1214
-Establishment of B.H.U in Mouza Jogeera Jhang (<i>Question No. 1857*</i>)	10	1224
-Establishment of Health Centre for Township and adjacent localities (<i>Question No. 747*</i>)	10	1172
-Establishment of model buru centre at Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 1433*</i>)	10	1191
-Establishment of new medical colleges and increase in seats (<i>Question No. 1802*</i>)	10	1215
-Increase in grant of Victoria Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 1860*</i>)	10	1219
-Infringement of rights of senior doctors in Dental Hospital Lahore (<i>Question No. 1517*</i>)	10	1198
-Number and situation of sound-proof boxes in Hospitals (<i>Question No. 1652*</i>)	10	1210
-Particulars of Medical Superintendent Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 732*</i>)	10	1168
-Problem regarding establishment of rural health centre in Athara Hazari District Jhang (<i>Question No. 1833*</i>)	10	1213
-Problem regarding medicines and staff for health centres established in villages of Tehsil Sohawa Jhelum (<i>Question No. 166</i>)	10	1226
-Problems regarding increase in fee and hostel charges of medical Colleges (<i>Question No. 1734*</i>)	10	1211
-Restoration and upgradation of maternity centre in Multan (<i>Question No. 1870*</i>)	10	1225
-Salaries and benefits to the Hospital Chief Executives in Lahore (<i>Question No. 1837*</i>)	10	1219
-Sale and purchase of medicines in godown of medical store (<i>Question No. 325*</i>)	10	1159
-Seats reserved on self finance basis and expenditure in medical colleges (<i>Question No. 1823*</i>)	10	1216
-Situation of medicines and health facilities in Sheikhpura Hospital (<i>Question No. 1638*</i>)	10	1209
-Upgradation of Rural Health Centre Malakwal as Tehsil Headquarter Hospital (<i>Question No. 1483*</i>)	10	1196
LG & RD, ADD. CHG. LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT		
-Affiliation of District Pakpattan with Lahore High Court, Lahore Bench (<i>Question No. 1343*</i>)	9	1041
-Appointment of staff in Local Government & Rural Development Department in District Lahore (<i>Question No. 121*</i>)	11	1301
-Approved schemes of District Nazim Dera Ghazi Khan for Union Councils (<i>Question No. 1248*</i>)	11	1358
-Arrangements for disposal of garbage in Lahore (<i>Question No. 560*</i>)	11	1312
-Availability of fresh drinking water to the public in District Kasur (<i>Question No. 1321*</i>)	11	1364
-Change the place of toll plaza situated in Jhang city (<i>Question No. 1110*</i>)	11	1349
-Codification of laws and amendments (<i>Question No. 272*</i>)	9	1012
-Construction and repair of drains and soiling in Chak No. 5/61 Sheikhpura (<i>Question No. 469*</i>)	11	1311
-Construction of road from Ada Kahan Singh to Baparwal through Chack No. 46/SP (<i>Question No. 1109*</i>)	11	1348
-Construction of road from Mirza Warkan to Garmola Warkan through Makta Warkan Sheikhpura (<i>Question No. 1128*</i>)	11	1350

	Issue No.	Page No.
-Problems and details of Educational Institutions in PP-228 Pakpattan (Question No. 883*)	7	952
-Problems created due to the autonomy given to Government High School Pakpattan (Question No. 882*)	8	950
-Promotion of the staff of Punjab University according to rules (Question No. 669*)	8	945
-Restoration of the facility of admission in educational institutions on the basis of extracurricular activities (Question No. 1231*)	8	971
-Staff of boys and girls Degree Colleges of Haveli Lakha and other detail (Question No. 704*)	8	946
-Upgradation of Government Girls College Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad (Question No. 1261*)	8	975
-Upgradation of high schools of Barhi and Fort Munro (Question No. 931*)	8	953
-Upgradation of primary school (Question No. 173*)	8	919
-Upgradation of schools of Hawan Sharif Rawalpindi (Question No. 1245*)	8	972
HEALTH DEPARTMENT		
-Appointment of Medical Superintendent and merit in District Headquarter Hospital Jhelum (Question No. 1584*)	10	1208
-Detail of annual grant to Victoria Hospital Bahawalpur (Question No. 1515*)	10	1196
-Detail of appointments and purchase of equipment in Children Hospital Lahore (Question No. 1862*)	10	1220
-Detail of B.H.U.s and staff in PP-67 Faisalabad (Question No. 1822*)	10	1217
-Detail of contracts of Lady Wellington Hospital (Question No. 628*)	10	1165
-Detail of inquiry against M.S Iqbal Memorial Hospital Sialkot (Question No. 1754*)	10	1213
-Detail of hospitals and available facilities in Jhelum (Question No. 1572*)	10	1202
-Detail of hospitals and other facilities in Rawalpindi (Question No. 1569*)	10	1200
-Detail of hospitals, staff and facilities in PP-95 Gujranwala (Question No. 1580*)	10	1206
-Detail of illegal medical stores and practitioners in District Pakpattan Sharif (Question No. 1347*)	10	1188
-Detail of postmortem and other medical reports in T.H.Q Hospital Taxila (Question No. 189)	10	1228
-Detail of posts in Sardar Begum and Allama Iqbal Memorial Hospitals (Question No. 1467*)	10	1194
-Detail of posts of Senior Registrars in Health Department (Question No. 1210*)	10	1185
-Detail of Radiologist in Services Hospital Lahore (Question No. 1653*)	10	1211
-Detail of staff and funds of Government Hospital Phool Nagar and other problems (Question No. 1408*)	10	1189
-Detail of staff in Jand Hospital Attock (Question No. 965*)	10	1183
-Detail of upgraded Tehsil Headquarter Hospitals (Question No. 1462*)	10	1193
-Detail of vacant posts of teachers in Medical colleges (Question No. 1209*)	10	1178
-Detail regarding income from tests and purchase of medicines in T.H.Q Hospital Taxila (Question No. 188)	10	1228
-Detail regarding policy for mental patients and strength of Mental Hospitals, capacity and facilities (Question No. 1323*)	10	1186

	Issue No.	Page No.
-Detail of cases registered in High Court Benches (<i>Question No. 2022*</i>)	9	1044
-Detail of computers purchased for Lahore Museum (<i>Question No. 2265*</i>)	9	1046
-Detail of cost, area and committee of "Bab-e-Pakistan" Wallan (<i>Question No. 1779*</i>)	9	1042
-Detail of issuance of accreditation cards to the journalists of Faisalabad (<i>Question No. 3286*</i>)	9	1054
-Detail of resignations/forced retirement of staff of Lahore Museum (<i>Question No. 2266*</i>)	9	1049
-Government steps to reduce prices of newspapers (<i>Question No. 2010*</i>)	9	1044
-Grant for the establishment of new cinema in Shahdara Lahore (<i>Question No. 2597*</i>)	9	1052
-Media list of local newspapers of Faisalabad, Policy of advertisements and their distribution (<i>Question No. 3284*</i>)	9	1053
EDUCATION DEPARTMENT		
-Commencement of classes in new schools of Layyah (<i>Question No. 940*</i>)	8	953
-Commencement of classes in primary schools of Mouza Jamalkay Okara (<i>Question No. 1239*</i>)	8	971
-Construction of boundary wall of all schools in PP-120 (<i>Question No. 993*</i>)	8	956
-Construction of Government Girls Degree College, Safdar Dial Lahore (<i>Question No. 1246*</i>)	8	973
-Construction of Sports Complex in District Jhang (<i>Question No. 1092*</i>)	8	960
-Departmental negligence in the recruitment of female PTC teachers in Rajanpur (<i>Question No. 1360*</i>)	8	977
-Detail of compilation of curriculum (<i>Question No. 976*</i>)	8	955
-Detail of educational institutions, teachers and provision of goods in PP-77 Jhang (<i>Question No. 1098*</i>)	8	962
-Detail of schools and staff of PP-1 Rawalpindi (<i>Question No. 1142*</i>)	8	968
-Detail of staff and merit in Government Girls College, Shad Bagh, Lahore (<i>Question No. 1266*</i>)	8	976
-Detail of upgradation of schools, construction, repair and staff in PP-1 Rawalpindi (<i>Question No. 1114*</i>)	8	966
-Detail of upgraded schools in PP-120 (<i>Question No. 994*</i>)	8	957
-Detail regarding transfers of staff of higher and secondary schools in Sheikhpura since 1997 (<i>Question No. 1028*</i>)	8	960
-Establishment of girls high school in Union Council Lanbary (<i>Question No. 1230*</i>)	8	970
-Expansion of building of Millat High School (<i>Question No. 1117*</i>)	8	963
-Full details of boys and girls schools in PP-9 Rawalpindi (<i>Question No. 1124*</i>)	8	965
-Grant of sanctioned scales to the degree holders of Al-khair University (<i>Question No. 1007*</i>)	8	958
-Merit in girls colleges of Lahore (<i>Question No. 424*</i>)	8	944
-Misbehave with the intelligent student of Engineering University (<i>Question No. 286*</i>)	8	932
-Policy regarding transfer of teachers in Khushab (<i>Question No. 953*</i>)	8	954
-Problem regarding confirmation of lecturers recruited on contract basis (<i>Question No. 1375*</i>)	8	978
-Problem regarding increase of registration and examination fee under the semester system examinations (<i>Question No. 824*</i>)	8	948

	Issue No.	Page No.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOME		
<i>See under Bushra Nawaz Gardazi, Syeda</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS		
<i>See under Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PROVINCIAL PROFESSIONAL MANAGEMENT DEVELOPMENT		
<i>See under Javed Akrom, Brig (Retd) . Siara-e-Imtiaz</i>		
PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding ban on preparing and putting on the garland made with new currency notes	10	1264
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1288
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Misbehavior of Railway employee with the honourable Member of Assembly	9	1070
QUESTION regarding-		
-Increase in grant of Victoria Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 1360*</i>)	10	1219
PERVAIZ RAFIQUE, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Radiologist in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1653*</i>)	10	1211
-Number and situation of sound-proof boxes in Hospitals (<i>Question No 1652*</i>)	10	1210
POINTS OF ORDERS regarding-		
-Attribution to the services of Ex Secretary Assembly Dr Syed Abul Hassan Najmce	10	1231
-Comments on the vote of confidence for the President	9	1002
-Financial aid to the dependants of the persons died in a bus fallen in Thal Canal	8	909
-Kidnap of provincial Minister for Sports Nacem Ullah Khan Shahani	10	1154
-Progress regarding the release of provincial Minister for sports	11	1296
-Question of Quorum _____	7	812
-Sad incident in Township sector B-I	8	983
-Show cause notice to the Members of Treasury Benches for not attending the session	8	912
POPULATION WELFARE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Administrative structure of Population Welfare Department in Toba Tek Singh and detail of development steps (<i>Question No. 2493*</i>)	7	843
-Development steps taken by Population Welfare Department in District Kasur and detail of staff (<i>Question No. 2373*</i>)	7	826
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Insulting behavior of sub inspector Highways Police with Syed Nazim Hussain Shah, MPA	11	1390
-Misbehavior of Railway employee with the honourable Member of Assembly	9	1070
Q		
QASIM ZIA, MR (Leader of the Opposition)		
POINT OF ORDER regarding-		
-Comments on the vote of confidence for the President	9	1002
QUESTIONS regarding-		
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT		
-Cost and status of construction work of Press Club Tandlianwala (<i>Question No 2827*</i>)	9	1053
-Criteria for distribution of Government advertisement in newspapers and magazines (<i>Question No 2127*</i>)	9	1046

	Issue No.	Page No.
MUZAMMAL-UR-RASHID ABBASI, SAJJIBZADA		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1445
MUJAHID ALI SHAH, SYED		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1453
N		
NADIA AZIZ, DR		
QUESTIONS regarding-		
-Dues payable to Cantonment Board Sargodha by T.M.A Sargodha (Question No. 1274*)	11	1361
-Implementation of the Local Government Ordinance in District Council Sargodha (Question No. 1273*)	11	1360
NAJMI SALIM, MS		
CALL ATTENTION NOTICE regarding -		
-Detail of F.I.R of the murder of clergyman in Khanewal	9	1060
NASIM LODHI, MISS (Minister for Population Welfare)		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Defiance from the orders of Almighty Allah by Population Welfare Department	7	868
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Administrative structure of Population Welfare Department in Toba Tek Singh and detail of development steps (Question No. 2493*)	7	844
-Development steps taken by Population Welfare Department in District Kasur and detail of staff (Question No. 2373*)	7	827
NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK		
REPORT regarding:-		
-Extension in period for presentation of reports of the Standing Committee on Privileges	11	1374
NAZIM HUSSAIN SHAH, SYED		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Insulting behavior of sub inspector Highways Police with Syed Nazim Hussain Shah, MPA	11	1390
NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR		
QUESTION regarding-		
-Problem regarding confirmation of lecturers recruited on contract basis (Question No. 1375*)	8	978
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS		
QUESTION regarding-		
-Detail of income and expenditure of veterinary hospitals and dairy farms in the Province (Question No. 2976*)	7	851
NOTIFICATION regarding-		
-Prorogation of 13 th session held on 14 th January, 2004	11	1501

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURE

See under Wallayat Shah Khagga, Mr

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURAL MARKETING

See under Aftab Ahmad Khan, Mr

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES

See under Muhammad Waris Kalbu, Mr

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH

See under Farzana Nazir, Dr

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD RAFT-UD-DIN BUKHARI, SYED		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Veterinary Hospitals, dispensaries, sanctioned and vacant posts in District Lodhran (<i>Question No. 2663*</i>)	7	847
-Establishment of a livestock laboratory in District Lodhran (<i>Question No. 127</i>)	7	858
REPORT regarding- (Submitted in the House)		
-Extension in period for presentation of report of the Standing Committee on Industries	9	1085
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
BILL regarding-		
-The University of Gujrat Bill, 2003 (<i>Considered in the House</i>)	9	1105
QUESTIONS regarding-		
-Detail of cases registered in High Court Benches (<i>Question No. 2022*</i>)	9	1044
-Detail of schools and staff of PP-1 Rawalpindi (<i>Question No. 1142*</i>)	8	968
-Detail of upgradation of schools, construction, repair and staff in PP-1 Rawalpindi (<i>Question No. 1114*</i>)	8	966
-Detail regarding policy for mental patients and strength of Mental Hospitals, capacity and facilities (<i>Question No. 1323*</i>)	10	1186
-Establishment of new medical colleges and increase in seats (<i>Question No. 1802*</i>)	10	1215
MUHAMMAD SHAUKAT, CHAUDHRY		
-Leave of absence	9	1067
QUESTION regarding-		
-Detail of staff and merit in Government Girls College, Shad Bagh, Lahore (<i>Question No. 1266*</i>)	8	976
MUHAMMAD WARIS KALLU, MR (Parliamentary Secretary for Colonies)		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1281
MUHAMMAD WAQAS, MR		
DISCUSSION ON-		
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (<i>Bill No. 42 of 2003</i>)	11	1403,1417,1430
QUESTIONS regarding-		
-Detail of postmortem and other medical reports in T.H.Q Hospital Taxila (<i>Question No. 189</i>)	10	1228
-Detail regarding income from tests and purchase of medicines in T.H.Q Hospital Taxila (<i>Question No. 188</i>)	10	1228
-Government steps to reduce prices of newspapers (<i>Question No. 2010*</i>)	9	1044
-Grant of sanctioned scales to the degree holders of Al-khair University (<i>Question No. 1007*</i>)	8	958
-Jurisdiction and powers of marriage registration (<i>Question No. 1353*</i>)	11	1366
RESOLUTION (In Public Interest) regarding-		
-Extension in period for six months for making of identity cards	10	1274
MUSHTAQ AHMAD, ADVOCATE, MR		
QUESTION regarding		
-Establishment of girls high school in Union Council Lanbary (<i>Question No. 1230*</i>)	8	970
MUZAFFAR ALI SHEIKH, DR		
QUESTION regarding-		
-Detail of appointments and purchase of equipment in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1862*</i>)	10	1220

	Issue No.	Page No.
-Discriminatory attitude in the development works of PP- 146 (<i>Question No. 734*</i>)	11	1329
-Expansion of building of Millat High School (<i>Question No. 1117*</i>)	8	963
-Problem regarding increase of registration and examination fee under the semester system examinations (<i>Question No. 824*</i>)	8	948
-Problems regarding increase in fee and hostel charges of medical Colleges (<i>Question No. 1734*</i>)	10	1211
-Steps taken by Government to prevent losses caused from kite flying (<i>Question No. 2309*</i>)	9	1031
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)		
QUESTION regarding-		
-Detail of available facilities for the treatment of cattles in PP-4 Gujar Khan (<i>Question No. 3341*</i>)	7	853
MUHAMMAD IBRAHIM KHAN, MR		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1284
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Detail of annual grant to Victoria Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 1515*</i>)	10	1196
MUHAMMAD IQBAL RAIS, MR		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding ban on preparing and putting on the garland made with new currency notes	10	1263
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY (Minister for Food)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Non-payment of sugarcane price by sugar mill Chinniot (...Contd)	11	1378
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1470
QUESTIONS regarding-		
-Availability of facilities and staff in Veterinary Hospitals, District Khushab (<i>Question No. 3586*</i>)	7	856
-Policy regarding transfer of teachers in Khushab (<i>Question No. 953*</i>)	8	954
MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI, MR		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1277
REPORT regarding-		
-Extension in period for presentation of report of the Standing Committee on Home Affairs regarding implementation of Laws relating to Marriage Bill, 2003	11	1375
MUHAMMAD MUKHTAR HUSSAIN, MAKHDOOM SYED		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1442
QUESTION regarding		
-Appointment of doctor in Veterinary Hospital Haveli Goranga Tehsil Kabirwala (<i>Question No. 3568*</i>)	7	855
MUHAMMAD NAWAZ MALIK, MR		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1283
QUESTION regarding-		
-Upgradation of Government Girls College Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad (<i>Question No. 1261*</i>)	8	975
MUHAMMAD QASIM NOON, RANA (Minister for Agricultural Marketing)		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1482

	Issue No.	Page No.
-Implementation of the Local Government Ordinance in District Council Sargodha (Question No. 1273*)	11	1361
-Incomplete development work in Union Council 113, Iqbal Town (Question No. 1294*)	11	1363
-Jurisdiction and powers of marriage registration (Question No. 1353*)	11	1367
-Number of public prosecutors and their performance (Question No. 324*)	9	1016
-Number of session and civil judges in District Okara (Question No. 1588*)	9	1042
-Poor performance of Allama Iqbal Town administration (Question No. 561*)	11	1322
-Problem of sewerage in main bazar Ghoray Shah, Gujranwala (Question No. 1073*)	11	1347
-Provision of basic facilities in Hawan Sharif Rawalpindi (Question No. 1244*)	11	1356
-Provision of basic facilities in Rodo Sultan Town Jhang (Question No. 1264*)	11	1360
-Provision of basic facilities in the towns of PP-92 Gujranwala (Question No. 1072*)	11	1346
-Provision of sewerage system in Union Council Shadi Pura Lahore (Question No. 915*)	11	1343
-Removal of encroachments from the front of Ganga Ram Hospital (Question No. 1134*)	11	1351
-Share of cantonment in the income of octroi (Question No. 738*)	11	1331
-Steps taken by Government to prevent losses caused from kite flying (Question No. 2309*)	9	1031
-Steps taken by Law & Parliamentary Affairs Department and its aims and objectives in District Okara (Question No. 1192*)	9	1039
-Steps taken for restoration and decoration of Manika Canal Dera Ghazi Khan (Question No. 1247*)	11	1357
-Transportation problems in Bogahad Tehsil Sohawa District Jhelum (Question No. 169)	11	1368
BILLS regarding-		
-The Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi (Amendment) Bill, 2003 (Considered in the House)	7	897
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (Bill No. 42 of 2003)	11	1400
-The University of Engineering and Technology Taxila (Amendment) Bill, 2003 (Considered in the House)	7	892
-The University of Gujrat Bill, 2003 (Considered in the House)	8	996
-The University of Sargodha (Amendment) Bill, 2003 (Considered in the House)	7	872
CALL ATTENTION NOTICE (Answer) regarding -		
-Detail of F.I.R of the murder of clergyman in Khanewal	9	1060
MOTION UNDER RULE 150 (A) regarding-		
-List of amendments of standing committees and election thereof	11	1439
POINTS OF ORDER (Answers) regarding-		
-Attribution to the services of Ex Secretary Assembly Dr Syed Abul Hassan Najmce	10	1231
-Kidnap of provincial Minister for Sports Nacem Ullah Khan Shahani	10	1154
-Progress regarding the release of provincial Minister for sports	11	1298
RESOLUTION (In Public Interest) regarding-		
-Attribution to the services of Ex Secretary Assembly Dr Syed Abul Hassan Najmce	10	1251
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of soiling in the streets of Union Council 37, Shalimar Town (Question No. 687*)	11	1326

	Issue No.	Page No.
-Approved schemes of District Nazim Dera Ghazi Khan for Union Councils (Question No. 1248*)	11	1358
-Arrangements for disposal of garbage in Lahore (Question No. 560*)	11	1313
-Availability of fresh drinking water to the public in District Kasur (Question No. 1321*)	11	1364
-Change the place of toll plaza situated in Jhang city (Question No. 1110*)	11	1349
-Codification of laws and amendments (Question No. 272*)	9	1012
-Construction and repair of drains and soiling in Chak No. 5/61 Sheikhupura (Question No. 469*)	11	1311
-Construction of road from Ada Kahan Singh to Baparwal through Chack No. 46/SP (Question No. 1109*)	11	1349
-Construction of road from Mirza Warkan to Garmola Warkan through Makta Warkan Sheikhupura (Question No. 1128*)	11	1350
-Detail of Assistant Tehsil Officers and development works of T.M.A Ferozwala in the year 2000-2001 (Question No. 198)	11	1370
-Detail of construction and repair of roads in PP-139 (Question No. 524*)	11	1342
-Detail of contractors and conditions of contracts for collection of fee in T.M.A Faisalabad (Question No. 1146*)	11	1352
-Detail of development plans in PP-164 (Question No. 1036*)	11	1345
-Detail of courts and number of judges in Kasur (Question No. 1438*)	9	1041
-Detail of development plans in PP-139 (Question No. 525*)	11	1343
-Detail of expenditure incurred on Government vehicles under use of District Nazim Sheikhupura (Question No. 176)	11	1369
-Detail of funds provided for construction of roads in PP-164 during year 2002-03 (Question No. 1021*)	11	1344
-Detail of legal advisors and funds given to Bar Associations (Question No. 50)	9	1056
-Detail of money reserved for T.A/D.A of councillors and development funds for Union Council 15, Faisalabad (Question No. 1332*)	11	1365
-Detail of soiling in the streets of Union Council 37, Shalamar Town (Question No. 687*)	11	1327
-Detail of sweepers and situation of cleanliness in PP-167 Sheikhupura (Question No. 172)	11	1368
-Detail of vacancies for the judges in Lahore (Question No. 565*)	9	1029
-Detail of water supply and sewerage schemes completed in Hujra Shah Muqem (Question No. 1178*)	11	1355
-Development plans of District Government Faisalabad in PP-68 (Question No. 1147*)	11	1353
-Development work and other problems in Union Council 42, Lahore (Question No. 914*)	11	1338
-Development work of Local Government Department in District Lahore (Question No. 122*)	11	1304
-Discriminatory attitude in the development works of PP- 146 (Question No. 734*)	11	1330
-Dues payable to Cantonment Board Sargodha by T.M.A Sargodha (Question No. 1274*)	11	1362
-Encroachments in main bazars of Ghazi Abad and Tajpura (Question No. 466*)	11	1307
-Establishment of High Court Bench in Faisalabad (Question No. 1329*)	9	1040
-Illegal possession on the plots of Gawala Colony Kotli Ghazi Lahore Cantt. (Question No. 741*)	11	1335

	Issue No.	Page No.
RESOLUTIONS (In Public Interest) (Answers) regarding-		
-Abolishment of demand of advance marriage certificate before provision of Zakat Fund for dowery	10	1271
-Ban on preparing and putting on the garland made with new currency notes	10	1259
MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Changes in service structure of Veterinary Assistant and other problems (Question No. 2181*)	7	815
-Removal of encroachments from the front of Ganga Ram Hospital (Question No. 1134*)	11	1351
MUHAMMAD ALI, RAJA		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1472
MUHAMMAD ARIF GONDAL CHIMOANA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of boundary wall of all schools in PP-120 (Question No. 993*)	8	956
-Detail of upgraded schools in PP-120 (Question No. 994*)	8	957
MUHAMMAD ARSHAD, CHAUDHRY		
REPORT regarding- (Submitted in the House)		
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003	7	904
MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR (Minister for Agriculture)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Shortage of agricultural medicines	10	1233
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1488
RESOLUTION (In Public Interest)(Answer) regarding-		
-Change in the name of ARID Agricultural University Rawalpindi	10	1255
MUHAMMAD ASHRAF KHAN, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of posts of Senior Registrars in Health Department (Question No. 1210*)	10	1185
-Detail of vacant posts of teachers in Medical colleges (Question No. 1209*)	10	1178
MUHAMMAD ASLAM, ADVOCATE, MIAN		
QUESTIONS regarding		
-Detail of Cattle theft cases and lease of agricultural land in Fazilpur Cattle Farm Rajanpur (Question No. 3436*)	7	854
-Reasons of loss in income of Fazilpur Cattle Farm Rajanpur and Government steps (Question No. 3437*)	7	854
MUHAMMAD AYAZ, CHAUDHRY		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of hospitals and other facilities in Rawalpindi (Question No. 1569*)	10	1200
-Full details of boys and girls schools in PP-9 Rawalpindi (Question No. 1124*)	8	965
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Problem of law and order in Donga Bonga Town Bahawalnagar	8	992
-Tense situation in the surrounding town of Pakpattan for not taking immediate action on the issue of bus stand	8	989
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Affiliation of District Pakpattan with Lahore High Court, Lahore Bench (Question No. 1343*)	9	1041
-Appointment of staff in Local Government & Rural Development Department in District Lahore (Question No. 121*)	11	1301

	Issue No.	Page No.
-Detail of experts, poultry research Departments and Development plans (Question No. 2375*)	7	834
-Detail of income and expenditure of veterinary hospitals and dairy farms in the Province (Question No. 2976*)	7	851
-Detail of model Districts equipped with modern facilities of livestock (Question No. 3292*)	7	852
-Detail of Veterinary Hospitals and staff in District Multan (Question No. 2750*)	7	850
-Detail of Veterinary Hospitals, available facilities and dairy farms in Bahawalnagar (Question No. 2729*)	7	849
-Detail of Veterinary Hospitals, dispensaries, sanctioned and vacant posts in District Lodhran (Question No. 2663*)	7	847
-Establishment of a livestock laboratory in District Lodhran (Question No. 127)	7	858
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and staff in Toba Tek Singh and other Detail (Question No. 2492*)	7	841
-Reasons of loss in income of Fazilpur Cattle Farm Rajanpur and Government steps (Question No. 3437*)	7	854

M

MARIA TARIQ, MS

DISCUSSION ON-

-Resolution regarding change in the name of ARID Agricultural University Rawalpindi	10	1255
---	----	------

MEMONA NABEEL, MRS

-Leave of absence	9	1067
-------------------	---	------

MINISTER FOR AGRICULTURE

See under Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr

MINISTER FOR AGRICULTURE MARKETING

See under Muhammad Qasim Noon, Rana

MINISTER FOR COMMUNICATION AND WORKS

See under Zaheer ud Din Khan, Chaudhry

MINISTER FOR EDUCATION

See under Imran Masood, Mian

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION

See under Muhammad Shafique Chaudhry, Dr

MINISTER FOR FINANCE

See under Hasnain Bahadur Dreshak, Sardar

MINISTER FOR FOOD

See under Muhammad Iqbal, Chaudhry

MINISTER FOR HEALTH

See under Tahir Ali Javed, Dr

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

See under Muhammad Basharat Raja, Mr

MINISTER FOR LIVESOTCK & DAIRY DEVELOPMENT

See under Haroon Ahmad Sultan Bukhari, Syed

MINISTER FOR POPULATION WELFARE

See under Nasim Lodhi, Miss

MINISTER FOR REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS

See under Gul Hameed Khan Rokhri, Mr

MOTION UNDER RULE 150 (A) regarding-

-List of amendments of standing committees and election thereof	11	1439
---	----	------

MUHAMMAD AHMED KHAN, MALIK, ADVOCATE (Parliamentary Secretary for Parliamentary Affairs)

DISCUSSION ON-

-Agriculture	11	1447
--------------	----	------

	Issue No.	Page No.
-Encroachments in main bazars of Ghazi Abad and Tajpura (Question No. 466*)	11	1307
-Establishment of High Court Bench in Faisalabad (Question No. 1329*)	9	1040
-Illegal possession on the plots of Gawala Colony Kotli Ghazi Lahore Cantt. (Question No. 741*)	11	1334
-Implementation of the Local Government Ordinance in District Council Sargodha (Question No. 1273*)	11	1360
-Incomplete development work in Union Council 113, Iqbal Town (Question No. 1294*)	11	1363
-Jurisdiction and powers of marriage registration (Question No. 1353*)	11	1366
-Number of public prosecutors and their performance (Question No. 324*)	9	1016
-Number of session and civil judges in District Okara (Question No. 1588*)	9	1041
-Poor performance of Allama Iqbal Town administration (Question No. 561*)	11	1321
-Problem of sewerage in main bazar Ghoray Shah, Gujranwala (Question No. 1073*)	11	1347
-Provision of basic facilities in Hawan Sharif Rawalpindi (Question No. 1244*)	11	1356
-Provision of basic facilities in Rodo Sultan Town Jhang (Question No. 1264*)	11	1359
-Provision of basic facilities in the towns of PP-92 Gujranwala (Question No. 1072*)	11	1345
-Provision of sewerage system in Union Council Shadi Pura Lahore (Question No. 915*)	11	1343
-Removal of encroachments from the front of Ganga Ram Hospital (Question No. 1134*)	11	1351
-Share of cantonment in the income of octroi (Question No. 738*)	11	1330
-Steps taken by Government to prevent losses caused from kite flying (Question No. 2309*)	9	1031
-Steps taken by Law & Parliamentary Affairs Department and its aims and objectives in District Okara (Question No. 1192*)	9	1039
-Steps taken for restoration and decoration of Manika Canal Dera Ghazi Khan (Question No. 1247*)	11	1356
-Transportation problems in Bogahad Tehsil Sohawa District Jhelum (Question No. 169)	11	1367

LEADER OF THE OPPOSITION

See under Qasim Zia, Mr

LIVESOTCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT**QUESTIONS regarding-**

-Appointment of doctor in Veterinary Hospital Haveli Goranga Tehsil Kabirwala (Question No. 3568*)	7	855
-Availability of facilities and staff in Veterinary Hospitals, District Khushab (Question No. 3586*)	7	856
-Cattle farms under Government control and other related detail (Question No. 2425*)	7	835
-Changes in service structure of Veterinary Assistant and other problems (Question No. 2181*)	7	815
-Detail of available facilities for the treatment of cattles in PP-4 Gujjar Khan (Question No. 3341*)	7	853
-Detail of budget provided for Veterinary Hospitals area and buildings in District Multan (Question No. 2751*)	7	850
-Detail of Cattle theft cases and lease of agricultural land in Fazilpur Cattle Farm Rajanpur (Question No. 3436*)	7	854
-Detail of Doctors, Veterinary Hospitals and dispensaries established in Pakpattan (Question No. 2369*)	7	819

	Issue No.	Page No.
-Mumona Nabcel, Mrs	9	1067
-Muhammad Shaukat, Chaudhry	9	1067
-Rab Nawaz, Rai	9	1069
-Sajeela Ansar Bajwa, Mrs	9	1066
LG & RD, ADD. CHG. LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Affiliation of District Pakpattan with Lahore High Court, Lahore Bench (<i>Question No. 1343*</i>)	9	1040
-Appointment of staff in Local Government & Rural Development Department in District Lahore (<i>Question No. 121*</i>)	11	1301
-Approved schemes of District Nazim Dera Ghazi Khan for Union Councils (<i>Question No. 1248*</i>)	11	1358
-Arrangements for disposal of garbage in Lahore (<i>Question No. 560*</i>)	11	1312
-Availability of fresh drinking water to the public in District Kasur (<i>Question No. 1321*</i>)	11	1364
-Change the place of toll plaza situated in Jhang city (<i>Question No. 1110*</i>)	11	1349
-Codification of laws and amendments (<i>Question No. 272*</i>)	9	1012
-Construction and repair of drains and soiling in Chak No. 5/61 Sheikhupura (<i>Question No. 469*</i>)	11	1311
-Construction of road from Ada Kahan Singh to Baparwal through Chack No. 46/SP (<i>Question No. 1109*</i>)	11	1348
-Construction of road from Mirza Warkan to Garmola Warkan through Makta Warkan Sheikhupura (<i>Question No. 1128*</i>)	11	1350
-Detail of Assistant Tehsil Officers and development works of T.M.A Ferozwala in the year 2000-2001 (<i>Question No. 198</i>)	11	1369
-Detail of construction and repair of roads in PP-139 (<i>Question No. 524*</i>)	11	1341
-Detail of contractors and conditions of contracts for collection of fee in T.M.A Faisalabad (<i>Question No. 1146*</i>)	11	1352
-Detail of courts and number of judges in Kasur (<i>Question No. 1438*</i>)	9	1041
-Detail of development plans in PP-139 (<i>Question No. 525*</i>)	11	1342
-Detail of development plans in PP-164 (<i>Question No. 1036*</i>)	11	1344
-Detail of expenditure incurred on Government vehicles under use of District Nazim Sheikhupura (<i>Question No. 176</i>)	11	1369
-Detail of funds provided for construction of roads in PP-164 during year 2002-03 (<i>Question No. 1021*</i>)	11	1344
-Detail of legal advisors and funds given to Bar Associations (<i>Question No. 50</i>)	9	1056
-Detail of money reserved for T.A/D.A of councillors and development funds for Union Council 15, Faisalabad (<i>Question No. 1332*</i>)	11	1365
-Detail of soiling in the streets of Union Council 37, Shalamar Town (<i>Question No. 687*</i>)	11	1326
-Detail of sweepers and situation of cleanliness in PP-167 Sheikhupura (<i>Question No. 172</i>)	11	1368
-Detail of vacancies for the judges in Lahore (<i>Question No. 565*</i>)	9	1028
-Detail of water supply and sewerage schemes completed in Hujra Shah Muqem (<i>Question No. 1178*</i>)	11	1354
-Development plans of District Government Faisalabad in PP-68 (<i>Question No. 1147*</i>)	11	1353
-Development work and other problems in Union Council 42, Lahore (<i>Question No. 914*</i>)	11	1337
-Development work of Local Government Department in District Lahore (<i>Question No. 122*</i>)	11	1303
-Discriminatory attitude in the development works of PP- 146 (<i>Question No. 734*</i>)	11	1329
-Dues payable to Cantonment Board Sargodha by T.M.A Sargodha (<i>Question No. 1274*</i>)	11	1361

	Issue No.	Page No.
JAVAID AHMED, CH		
QUESTIONS regarding-		
-Affiliation of District Pakpattan with Lahore High Court, Lahore Bench (<i>Question No. 1343*</i>)	9	1040
-Detail of Doctors, Veterinary Hospitals and dispensaries established in Pakpattan (<i>Question No. 2369*</i>)	7	819
-Detail of illegal medical stores and practitioners in District Pakpattan Sharif (<i>Question No. 1347*</i>)	10	1188
-Problems and details of Educational Institutions in PP-228 Pakpattan (<i>Question No. 883*</i>)	8	952
-Problems created due to the autonomy given to Government High School Pakpattan (<i>Question No. 882*</i>)	8	950
JAVED AKHTAR, MR		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1277
JAVED AKRAM, BRIG (RETD), SITARA-E-IMTAIZ (Parliamentary Secretary for Provincial Professional Management Development)		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1280
JAVED HASSAN GUJAR, MR		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1461
K		
KHALIDA MANSOOR, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of money reserved for T.A/D.A of councillors and development funds for Union Council 15, Faisalabad (<i>Question No.1332*</i>)	11	1365
-Establishment of High Court Bench in Faisalabad (<i>Question No. 1329*</i>)	9	1040
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR		
QUESTIONS regarding-		
-Change the place of toll plaza situated in Jhang city (<i>Question No. 1110*</i>)	11	1349
-Construction of road from Ada Kahan Singh to Baparwal through Chack No. 46/SP (<i>Question No. 1109*</i>)	11	1348
-Construction of Sports Complex in District Jhang (<i>Question No. 1092*</i>)	8	960
-Detail of educational institutions, teachers and provision of goods in PP-77 Jhang (<i>Question No. 1098*</i>)	8	962
KHALID MEHMOOD WATTOO, ADVOCATE, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Cost and status of construction work of Press Club Tandlianwala (<i>Question No. 2827*</i>)	9	1053
KHIZAR ILYAS VIRK, CH		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1468
L		
LEAVE OF ABSENCE OF-		
-Abbas Mohi ud Din, Syed	9	1068
-Anjyd Hameed Khan Dasti, Sardar	9	1065
-Anjum Anjyd, Dr	9	1067
-Ejaz Ahmad Noon, Rana	9	1066
-Farzana Nazir, Dr	9	1068

	Issue No.	Page No.
-Detail of upgraded schools in PP-120 (<i>Question No. 994*</i>)	8	958
-Detail regarding transfers of staff of higher and secondary schools in Sheikhpura since 1997 (<i>Question No. 1028*</i>)	8	960
-Establishment of girls high school in Union Council Lanbary (<i>Question No. 1230*</i>)	8	970
-Expansion of building of Millat High School (<i>Question No. 1117*</i>)	8	964
-Full details of boys and girls schools in PP-9 Rawalpindi (<i>Question No. 1124*</i>)	8	965
-Grant of sanctioned scales to the degree holders of Al-khair University (<i>Question No. 1007*</i>)	8	959
-Merit in girls colleges of Lahore (<i>Question No. 424*</i>)	8	945
-Misbehave with the intelligent student of Engineering University (<i>Question No. 286*</i>)	8	933
-Policy regarding transfer of teachers in Khushab (<i>Question No. 953*</i>)	8	955
-Problem regarding confirmation of lecturers recruited on contract basis (<i>Question No. 1375*</i>)	8	979
-Problem regarding increase of registration and examination fee under the semester system examinations (<i>Question No. 824*</i>)	8	949
-Problems and details of Educational Institutions in PP-228 Pakpattan (<i>Question No. 883*</i>)	8	952
-Problems created due to the autonomy given to Government High School Pakpattan (<i>Question No. 882*</i>)	8	951
-Promotion of the staff of Punjab University according to rules (<i>Question No. 669*</i>)	8	945
-Restoration of the facility of admission in educational institutions on the basis of extracurricular activities (<i>Question No. 1231*</i>)	8	971
-Staff of boys and girls Degree Colleges of Haveli Lakha and other detail (<i>Question No. 704*</i>)	8	947
-Upgradation of Government Girls College Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad (<i>Question No. 1261*</i>)	8	975
-Upgradation of high schools of Barhi and Fort Munro (<i>Question No. 931*</i>)	8	953
-Upgradation of primary school (<i>Question No. 173*</i>)	8	919
DISCUSSION ON-		
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (<i>Bill No. 42 of 2003</i>)	11	1418,,1424,1431
ISHTIAQ AHMAD, MEHR		
QUESTION regarding-		
-Incomplete development work in Union Council 113, Iqbal Tqwn (<i>Question No. 1294*</i>)	11	1363
ISHTIAQ AHMED MIRZA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of B.H.U in Bhianwala Chunniot (<i>Question No.1763-A*</i>)	10	1214
-Provision of basic facilities in Hawan Sharif Rawalpindi (<i>Question No. 1244*</i>)	11	1356
-Upgradation of schools of Hawan Sharif Rawalpindi (<i>Question No. 1245*</i>)	8	972
J		
JAHANZEB IMTIAZ GILL, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of issuance of accreditation cards to the journalists of Faisalabad (<i>Question No. 3286*</i>)	9	1054
-Media list of local newspapers of Faisalabad, Policy of advertisements and their distribution (<i>Question No. 3284*</i>)	9	1053

	Issue No.	Page No.
HISAN ULLAH WAQAS, SYED		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Agitation against the bus driver for running bus over the students in Dhako Chishti, Pakpattan	11	1381
-Shortage of agricultural medicines	10	1233
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1440
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1279
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (<i>Bill No. 42 of 2003</i>)	11	1401
QUESTIONS regarding-		
-Arrangements for disposal of garbage in Lahore (<i>Question No. 560*</i>)	11	1312
-Cattle farms under Government control and other related detail (<i>Question No. 2425*</i>)	7	835
-Detail of legal advisors and funds given to Bar Associations (<i>Question No. 50</i>)	9	1056
-Detail of vacancies for the judges in Lahore (<i>Question No. 565*</i>)	9	1028
-Establishment of Health Centre for Township and adjacent localities (<i>Question No. 747*</i>)	10	1172
-Misbehave with the intelligent student of Engineering University (<i>Question No. 286*</i>)	8	932
-Number of public prosecutors and their performance (<i>Question No. 324*</i>)	9	1016
-Poor performance of Allama Iqbal Town administration (<i>Question No. 561*</i>)	11	1321
-Problem regarding medicines and staff for health centres established in villages of Tehsil Sohawa Jhelum (<i>Question No. 166</i>)	10	1226
-Sale and purchase of medicines in godown of medical store (<i>Question No. 325*</i>)	10	1159
-Transportation problems in Bogahad Tehsil Sohawa District Jhelum (<i>Question No. 169</i>)	11	1367
-Upgradation of primary school (<i>Question No. 173*</i>)	8	919
-Upgradation of schools of Hawan Sharif Rawalpindi (<i>Question No. 1245*</i>)	8	972
IJAZ AHMED SEHOLE, MR		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1459
IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Non-payment of salary to teachers in District Attock	9	1074
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Commencement of classes in new schools of Layyah (<i>Question No. 940*</i>)	8	954
-Commencement of classes in primary schools of Mouza Jamalkay Okara (<i>Question No. 1239*</i>)	8	972
-Construction of boundary wall of all schools in PP-120 (<i>Question No. 993*</i>)	8	957
-Construction of Government Girls Degree College, Safdar Dial Lahore (<i>Question No. 1246*</i>)	8	973
-Construction of Sports Complex in District Jhang (<i>Question No. 1092*</i>)	8	961
-Departmental negligence in the recruitment of female PTC teachers in Rajanpur (<i>Question No. 1360*</i>)	8	978
-Detail of compilation of curriculum (<i>Question No. 976*</i>)	8	956
-Detail of educational institutions, teachers and provision of goods in PP-77 Jhang (<i>Question No. 1098*</i>)	8	962
-Detail of schools and staff of PP-1 Rawalpindi (<i>Question No. 1142*</i>)	8	969
-Detail of staff and merit in Government Girls College, Shad Bagh, Lahore (<i>Question No. 1266*</i>)	8	976
-Detail of upgradation of schools, construction, repair and staff in PP-1 Rawalpindi (<i>Question No. 1114*</i>)	8	967

	Issue No.	Page No.
-Detail of posts of Senior Registrars in Health Department (<i>Question No. 1210*</i>)	10	1185
-Detail of Radiologist in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1653*</i>)	10	1211
-Detail of staff and funds of Government Hospital Phool Nagar and other problems (<i>Question No. 1408*</i>)	10	1189
-Detail of staff in Jand Hospital Attock (<i>Question No. 965*</i>)	10	1183
-Detail of upgraded Tehsil Headquarter Hospitals (<i>Question No. 1462*</i>)	10	1193
-Detail of vacant posts of teachers in Medical colleges (<i>Question No. 1209*</i>)	10	1178
-Detail regarding income from tests and purchase of medicines in T.H.Q Hospital Taxila (<i>Question No. 188</i>)	10	1228
-Detail regarding policy for mental patients and strength of Mental Hospitals, capacity and facilities (<i>Question No. 1323*</i>)	10	1186
-Establishment of B.H.U in Bhianwala Chinniot (<i>Question No. 1763-A*</i>)	10	1214
-Establishment of B.H.U in Mouza Jogeera Jhang (<i>Question No. 1867*</i>)	10	1224
-Establishment of Health Centre for Township and adjacent localities (<i>Question No. 747*</i>)	10	1172
-Establishment of model burn centre at Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 1433*</i>)	10	1191
-Establishment of new medical colleges and increase in seats (<i>Question No. 1802*</i>)	10	1215
-Increase in grant of Victoria Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 1860*</i>)	10	1219
-Infringement of rights of senior doctors in Dental Hospital Lahore (<i>Question No. 1517*</i>)	10	1198
-Number and situation of sound-proof boxes in Hospitals (<i>Question No. 1652*</i>)	10	1210
-Particulars of Medical Superintendent Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 732*</i>)	10	1168
-Problem regarding establishment of rural health centre in Athara Hazari District Jhang (<i>Question No. 1833*</i>)	10	1218
-Problem regarding medicines and staff for health centres established in villages of Tehsil Sohawa Jhelum (<i>Question No. 166</i>)	10	1226
-Problems regarding increase in fee and hostel charges of medical Colleges (<i>Question No. 1734*</i>)	10	1211
-Restoration and upgradation of maternity centre in Multan (<i>Question No. 1870*</i>)	10	1225
-Salaries and benefits to the Hospital Chief Executives in Lahore (<i>Question No. 1837*</i>)	10	1219
-Sale and purchase of medicines in godown of medical store (<i>Question No. 325*</i>)	10	1159
-Seats reserved on self finance basis and expenditure in medical colleges (<i>Question No. 1823*</i>)	10	1216
-Situation of medicines and health facilities in Sheikhpura Hospital (<i>Question No. 1638*</i>)	10	1209
-Upgradation of Rural Health Centre Malakwal as Tehsil Headquarter Hospital (<i>Question No. 1483*</i>)	10	1196

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, MIAN
DISCUSSION ON-

-Agriculture

11 1466

	Issue No.	Page No.
-Detail of budget provided for Veterinary Hospitals area and buildings in District Multan (Question No. 2751*)	7	851
-Detail of Cattle theft cases and lease of agricultural land in Fazilpur Cattle Farm Rajanpur (Question No. 3436*)	7	854
-Detail of Doctors, Veterinary Hospitals and dispensaries established in Pakpattan (Question No. 2369*)	7	820
-Detail of experts, poultry research Departments and Development plans (Question No. 2375*)	7	834
-Detail of income and expenditure of veterinary hospitals and dairy farms in the Province (Question No. 2976*)	7	852
-Detail of model Districts equipped with modern facilities of livestock (Question No. 3292*)	7	852
-Detail of Veterinary Hospitals and staff in District Multan (Question No. 2750*)	7	850
-Detail of Veterinary Hospitals, available facilities and dairy farms in Bahawalnagar (Question No. 2729*)	7	849
-Detail of Veterinary Hospitals, dispensaries, sanctioned and vacant posts in District Lodhran (Question No. 2663*)	7	847
-Establishment of a livestock laboratory in District Lodhran (Question No. 127)	7	858
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and staff in Toba Tek Singh and other detail (Question No. 2492*)	7	841
-Reasons of loss in income of Fazilpur Cattle Farm Rajanpur and Government steps (Question No. 3437*)	7	855
HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR (Minister for Finance)		
REPORT regarding- (Submitted in the House)		
-The finance accounts, appropriation accounts and the report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2000-2001	9	1086
HASSAN MURTAZA, SYED		
QUESTION regarding-		
-Detail of model Districts equipped with modern facilities of livestock (Question No. 3292*)	7	852
HEALTH DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Medical Superintendent and merit in District Headquarter Hospital Jhelum (Question No. 1584*)	10	1208
-Detail of annual grant to Victoria Hospital Bahawalpur (Question No. 1515*)	10	1196
-Detail of appointments and purchase of equipment in Children Hospital Lahore (Question No. 1862*)	10	1220
-Detail of B.H.U.s and staff in PP-67 Faisalabad (Question No. 1822*)	10	1217
-Detail of contracts of Lady Wellington Hospital (Question No. 628*)	10	1165
-Detail of inquiry against M.S Iqbal Memorial Hospital Sialkot (Question No. 1754*)	10	1213
-Detail of hospitals and available facilities in Jhelum (Question No. 1572*)	10	1202
-Detail of hospitals and other facilities in Rawalpindi (Question No. 1569*)	10	1200
-Detail of hospitals, staff and facilities in PP-95 Gujranwala (Question No. 1580*)	10	1206
-Detail of illegal medical stores and practitioners in District Pakpattan Sharif (Question No. 1347*)	10	1188
-Detail of postmortem and other medical reports in T.H.Q Hospital Taxila (Question No. 189)	10	1228
-Detail of posts in Sardar Begum and Allama Iqbal Memorial Hospitals (Question No. 1467*)	10	1194

	Issue No.	Page No.
-Problem regarding establishment of rural health centre in Athara Hazari District Jhang (<i>Question No. 1833*</i>)	10	1218
-Provision of basic facilities in Rodo Sultan Town Jhang (<i>Question No. 1264*</i>)	11	1359
FAIZ ULLAH KAMOKA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of contractors and conditions of contracts for collection of fee in T.M.A Faisalabad (<i>Question No. 1146*</i>)	11	1352
-Development plans of District Government Faisalabad in PP-68 (<i>Question No. 1147*</i>)	11	1353
FAIZA AHMAD, MRS		
POINT OF ORDER regarding-		
-Sad incident in Township sector B-1	8	983
FARZANA NAZIR, DR (Parliamentary Secretary for Health)		
-Leave of absence	9	1068
FATEH MUHAMMAD KHAN BUZDAR, SARDAR		
QUESTION regarding-		
-Upgradation of high schools of Barhi and Fort Munro (<i>Question No. 931*</i>)	8	953
FINANCE ACCOUNTS AND THE APPROPRIATION ACCOUNTS FOR THE YEAR 2000-2001		
-Submission of report of the Auditor General of Pakistan for the year 2000-2001	9	1086

G

GHAZALI RAHIM KHAN PITAFI, MR		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1283
QUESTION regarding-		
-Departmental negligence in the recruitment of female PTC teachers in Rajanpur (<i>Question No. 1360*</i>)	8	977
GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR (Minister for Revenue, Relief & Consolidations)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Arrest of accused person Mr. Fateh Muhammad Patwari, involved in fraud of crores of rupees	7	860
-Closure of Government tube wells of SCARP VI in Tehsil Liaquatpur (...Contd)	11	1376

H

HAFEEZ ULLAH KHAN, MR		
POINT OF ORDER regarding-		
-Financial aid to the dependants of the persons died in a bus fallen in Thal Canal	8	909
HAROON AHMAD SULTAN BUKHARI, SYED (Minister for Livestock & Dairy Development)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Appointment of doctor in Veterinary Hospital Haveli Goranga Tehsil Kabirwala (<i>Question No. 3568*</i>)	7	856
-Availability of facilities and staff in Veterinary Hospitals, District Khushab (<i>Question No. 3586*</i>)	7	857
-Cattle farms under Government control and other related detail (<i>Question No. 2425*</i>)	7	836
-Changes in service structure of Veterinary Assistant and other problems (<i>Question No. 2181*</i>)	7	816
-Detail of available facilities for the treatment of cattles in PP-4 Gujjar Khan (<i>Question No. 3341*</i>)	7	853

	Issue No.	Page No.
-Detail of staff and merit in Government Girls College, Shad Bagh, Lahore (Question No. 1266*)	9	976
-Detail of upgradation of schools, construction, repair and staff in PP-1 Rawalpindi (Question No. 1114*)	8	966
-Detail of upgraded schools in PP-120 (Question No. 994*)	8	957
-Detail regarding transfers of staff of higher and secondary schools in Shekhupura since 1997 (Question No. 1028*)	8	960
-Establishment of girls high school in Union Council Lanbary (Question No. 1230*)	8	970
-Expansion of building of Millat High School (Question No. 1117*)	8	963
-Full details of boys and girls schools in PP-9 Rawalpindi (Question No. 1124*)	8	965
-Grant of sanctioned scales to the degree holders of Al-khair University (Question No. 1007*)	8	958
-Merit in girls colleges of Lahore (Question No. 424*)	8	944
-Misbehave with the intelligent student of Engineering University (Question No. 286*)	8	932
-Policy regarding transfer of teachers in Khushab (Question No. 953*)	8	954
-Problem regarding confirmation of lecturers recruited on contract basis (Question No. 1375*)	8	978
-Problem regarding increase of registration and examination fee under the semester system examinations (Question No. 824*)	8	948
-Problems and details of Educational Institutions in PP-228 Pakpattan (Question No. 883*)	8	952
-Problems created due to the autonomy given to Government High School Pakpattan (Question No. 882*)	8	950
-Promotion of the staff of Punjab University according to rules (Question No. 669*)	8	945
-Restoration of the facility of admission in educational institutions on the basis of extracurricular activities (Question No. 1231*)	8	971
-Staff of boys and girls Degree Colleges of Haveli Lakha and other detail (Question No. 704*)	8	946
-Upgradation of Government Girls College Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad (Question No. 1261*)	8	975
-Upgradation of high schools of Barhi and Fort Muro (Question No. 931*)	8	953
-Upgradation of primary school (Question No. 173*)	8	919
-Upgradation of schools of Hawan Sharif Rawalpindi (Question No. 1245*)	8	972
EHSAN ILAHI CHAUDHRY, MAJ (RETD)		
QUESTION regarding-		
-Upgrade of Rural Health Centre Malakwal as Tehsil Headquarter Hospital (Question No. 1483*)	10	1196
EJAZ AHMAD ACHLANA, MEHER		
QUESTION regarding-		
-Commencement of classes in new schools of Layyah (Question No. 940*)	8	953
EJAZ AHMAD NOON, RANA		
-Leave of absence	9	1066
EJAZ AHMED SAMMA, CH		
QUESTION regarding-		
-Detail of upgraded Tehsil Headquarter Hospitals (Question No. 1462*)	10	1193
F		
FAISAL HAYAT JABBOANA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of B.H.U in Mouza Jogocra Jhang (Question No. 1867*)	10	1224

	Issue No.	Page No.
C		
CALL ATTENTION NOTICE regarding -		
-Detail of F.I.R of the murder of clergyman in Khanewal	9	1060
CONDOLENCE ON-		
-The death of persons died in a bus fallen in Thal Canal	8	908
-The deceased	9	1011
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Cost and status of construction work of Press Club Tandlianwala (Question No. 2827*)	9	1053
-Criteria for distribution of Government advertisement in newspapers and magazines (Question No. 2127*)	9	1046
-Detail of cases registered in High Court Benches (Question No. 2022*)	9	1044
-Detail of computers purchased for Lahore Museum (Question No. 2265*)	9	1046
-Detail of cost, area and committee of "Bab-e-Pakistan" Waltan (Question No. 1779*)	9	1042
-Detail of issuance of accreditation cards to the journalists of Faisalabad (Question No. 3286*)	9	1054
-Detail of resignations/forced retirement of staff of Lahore Museum (Question No. 2266*)	9	1049
-Government steps to reduce prices of newspapers (Question No. 2010*)	9	1044
-Grant for the establishment of new cinema in Shahdara Lahore (Question No. 2597*)	9	1052
-Media list of local newspapers of Faisalabad, Policy of advertisements and their distribution (Question No. 3284*)	9	1053
D		
DISCUSSION ON-		
-Agriculture	11	1440
DURR-E-SHAHWAR NEELUM, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1285
E		
EDUCATION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Commencement of classes in new schools of Layyah (Question No. 940*)	8	953
-Commencement of classes in primary schools of Mouza Jamalkay Okara (Question No. 1239*)	8	971
-Construction of boundary wall of all schools in PP-120 (Question No. 993*)	8	956
-Construction of Government Girls Degree College, Safdar Dial Lahore (Question No. 1246*)	8	973
-Construction of Sports Complex in District Jhang (Question No. 1092*)	8	960
-Departmental negligence in the recruitment of female PTC teachers in Rajanpur (Question No. 1360*)	8	977
-Detail of compilation of curriculum (Question No. 976*)	8	955
-Detail of educational institutions, teachers and provision of goods in PP-77 Jhang (Question No. 1098*)	8	962
-Detail of schools and staff of PP-1 Rawalpindi (Question No. 1142*)	8	968

	Issue No.	Page No.
BILL regarding-		
-The University of Gujrat Bill, 2003 (<i>Considered in the House</i>)	9	1102
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding abolishment of demand of advance marriage certificate before provision of Zakat Fund for dowery	10	1269
-Resolution regarding ban on preparing and putting on the garland made with new currency notes	10	1258
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1285
POINT OF ORDER regarding-		
-Show cause notice to the Members of Treasury Benches for not attending the session	8	912
QUESTIONS regarding-		
-Detail of inquiry against M.S Iqbal Memorial Hospital Sialkot (<i>Question No. 1754*</i>)	10	1213
-Detail of posts in Sardar Begum and Allama Iqbal Memorial Hospitals (<i>Question No. 1467*</i>)	10	1194
-Staff of boys and girls Degree Colleges of Haveli Lakha and other detail (<i>Question No. 704*</i>)	8	946
ASAD MUZZAM, DR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of B.H.Us and staff in PP-67 Faisalabad (<i>Question No. 1822*</i>)	10	1217
-Seats reserved on self finance basis and expenditure in medical colleges (<i>Question No. 1823*</i>)	10	1216
B		
BILAL ASGHAR, CH.		
QUESTIONS regarding-		
-Administrative structure of Population Welfare Department in Toba Tek Singh and detail of development steps (<i>Question No. 2493*</i>)	7	843
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and staff in Toba Tek Singh and other detail (<i>Question No. 2492*</i>)	7	841
BILAL YASIN, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of construction and repair of roads in PP-139 (<i>Question No. 524*</i>)	11	1341
-Detail of development plans in PP-139 (<i>Question No. 525*</i>)	11	1342
BILLS regarding- (<i>Considered in the House</i>)		
-The Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi (Amendment) Bill, 2003	7	897
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (<i>Bill No. 42 of 2003</i>)	11	1400
-The University of Engineering and Technology Taxila (Amendment) Bill, 2003	7	892
-The University of Gujrat Bill, 2003	8,9,11	996,1086,1394
-The University of Sargodha (Amendment) Bill, 2003	7	872
BUSHRA NAWAZ GARDEZI, SYEDA (<i>Parliamentary Secretary for Home</i>)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Agitation against the bus driver for running bus over the students in Dhako Chishti, Pakpattan	11	1381
-Hesitation by the police to capture the culprits involved in gang rape	11	1379
-Murder of innocent citizen by Township police	9	1081
-Show of obscene movies under the pretence of video centres in Pananwai, Pind Dadan Khan	9	1078
REPORT regarding- (<i>Submitted in the House</i>)		
-Extension in period for presentation of reports of the Standing Committee for Home Affairs	9	1085

	Issue No.	Page No.
POINTS OF ORDER regarding-		
-Attribution to the services of Ex Secretary Assembly Dr Syed Abul Hassan Nageem	10	1231
-Kidnap of provincial Minister for Sports Naeem Ullah Khan Shaham	10	1154
QUESTION regarding-		
-Codification of laws and amendments (<i>Question No. 272*</i>)	9	1012
AGENDA-		
-For the session held on 8 th January 2004	7	809
-For the session held on 9 th January 2004	8	905
-For the session held on 12 th January 2004	9	999
-For the session held on 13 th January 2004	10	1151
-For the session held on 14 th January 2004	11	1293
ALI ABBAS, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Commencement of classes in primary schools of Mouza Jamalkay Okara (<i>Question No. 1239*</i>)	8	971
-Detail of development plans in PP-164 (<i>Question No. 1036*</i>)	11	1344
-Detail of funds provided for construction of roads in PP-164 during year 2002-03 (<i>Question No. 1021*</i>)	11	1344
-Detail regarding transfers of staff of higher and secondary schools in Sheikhpura since 1997 (<i>Question No. 1028*</i>)	8	960
ALI HASSAN RAZA QAZI, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Non-payment of sugarcane price by sugar mill Chinnot	9	1071
AMJAD AZIZ, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of computers purchased for Lahore Museum (<i>Question No. 2265*</i>)	9	1046
-Detail of resignations/forced retirement of staff of Lahore Museum (<i>Question No. 2266*</i>)	9	1049
-Illegal possession of the plots of Gawala Colony Kotli Ghassi Lahore Cantt. (<i>Question No. 111*</i>)	11	1334
-Infringement of rights of senior doctors in Dental Hospital Lahore (<i>Question No. 1517*</i>)	10	1198
-Promotion of the staff of Punjab University according to rules (<i>Question No. 669*</i>)	8	945
-Share of cantonment in the income of octroi (<i>Question No. 738*</i>)	11	1330
AMJID HAMEED KILAN DASTI, SARDAR		
-Leave of absence	9	1065
ANJUM AMJAD, DR		
-Leave of absence	9	1067
QUESTION regarding-		
-Establishment of model burn centre at Mayo Hospital Lahore (<i>Question No. 1433*</i>)	10	1191
ANJUM SULTANA, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of water supply and sewerage schemes completed in Hujra Shahi Muqem (<i>Question No. 1178*</i>)	11	1354
-Number of session and civil judges in District Okara (<i>Question No. 1588*</i>)	9	1041
-Steps taken by Law & Parliamentary Affairs Department and its aims and objectives in District Okara (<i>Question No. 1192*</i>)	9	1039
ARSHAD MEHMOOD BAGGU		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Murder of innocent citizen by Township police	9	1081
-Non-payment of salary to teachers in District Attock	9	1074
-Problem of law and order in Donga Bonga Town Bahawalnagar	8	991
-Tense situation in the surrounding town of Pakpattan for not taking immediate action on the issue of bus stand	8	988

INDEX

A	Issue No.	Page No.
ABBAS MOHI UD DIN, SYED		
-Leave of absence	9	1068
QUESTION regarding-		
-Detail of staff in Jand Hospital Attock (<i>Question No. 965*</i>)	10	1183
ABDUL ALEEM SHAH, SYED		
RESOLUTIONS (In Public Interest) regarding-		
-Provision of loans for agricultural purposes	10	1276
-Suspension of rules for taking up resolution out of turn	10	1275
ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
CONDOLENCE ON-		
-The deceased	9	1011
QUESTIONS regarding-		
-Construction and repair of drains and soiling in Chak No. 5/61 Sheikhupura (<i>Question No. 469*</i>)	11	1311
-Encroachments in main bazars of Ghazi Abad and Tajpura (<i>Question No. 466*</i>)	11	1307
ABIDA JAVID, MRS		
CONDOLENCE ON-		
-The deceased	9	1011
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding change in the name of ARID Agricultural University Rawalpindi	10	1256
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Agitation against the bus driver for running bus over the students in Dhako Chishti, Pakpattan	11	1381
-Arrest of accused person Mr. Fatch Muhammad Patwari, involved in fraud of crores of rupees	7	860
-Closure of Government tube wells of SCARP VI in Tehsil Liaquatpur (... <i>Contd</i>)	11	1376
-Defiance from the orders of Almighty Allah by Population Welfare Department	7	868
-Hesitation by the police to capture the culprits involved in gang rape	11	1379
-Miserable condition of Wahdat Colony Hospital	8,9	985,1072
-Murder of innocent citizen by Township police	9	1081
-Non-payment of sugarcane price by sugar mill Chinniot (... <i>Contd</i>)	9,11	1071,1377
-Non-payment of salary to teachers in District Attock	9	1074
-Practice of monthly system in traffic sectors	8	987
-Problem of law and order in Donga Bonga Town Bahawalnagar	8	991
-Shortage of agricultural medicines	10	1233
-Show of obscene movies under the pretence of video centres in Panawal, Pind Dadan Khan	9	1078
-Tense situation in the surrounding town of Pakpattan for not taking immediate action on the issue of bus stand	8	988
-Use of substandard material in the construction of Fatch Jang Dhalian Road	9	1075
AFTAB AHMAD KHAN, MR (Parliamentary Secretary for Agricultural Marketing)		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding provision of loans for agricultural purposes	10	1289
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding attribution to the services of Ex Secretary Assembly Dr Syed Abul Hassan Najmce	10	1251